

تَسْهِلَاتُ

اُردو شرح

سَبْعَ الْمُعَلِّقَاتِ

شایع: مولانا محمد ناصر صاحب دہلوی



مکتبہ رحمانیہ

اِقرأ سنتر عَرَبی سَٹریٹ، اُردو بازار، لاہور
فون: 042-7224228-7221395

تَسْهِلَات

اُردو شرح

سَبْعَ الْمُحَلِّقَاتِ

شایع: مولانا محمد ناصر صاحب دہلوی

مکتب رحمانیہ

اقرا سنٹر عذری سٹریٹ، اردو بازار لاہور
فون: 042-7224228-7221395



MANTADA-E-RAHMANIA



مکتبہ رحمانیہ

نام کتاب: تہذیبِ اسلامیات اور سببِ المعلقات

شایع: مولانا محمد ناصر صاحب مدظلہ العالی

ناشر: مکتبہ رحمانیہ

مطبع: لعل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

فهرست

مقدمه	۵
امرو القیس بن حجر بن عمرو الکندی	۷
لطفه بن العبد البکری	۴۱
زهیر بن ابی سلمی	۷۸
حضرت لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ	۱۰۰
عمرو بن کلثوم التغلبی	۱۳۲
عنتره بن شداد العبسی	۱۶۵
حارث بن حلزہ الیشکری	۱۹۰

مقدمہ

ادب اور اس کی مختلف تعریفیں

”ادب“ کیا ہے اس کا جواب مختلف علماء مختلف پہلوؤں سے دیتے چلے آئے ہیں، پہلے سمجھا جاتا تھا کہ ادب نام ہے ایک امیزہ کا جس میں زبان سے متعلق جملہ علوم ہو مثلاً صرف و نحو، معانی و بیان و بدیع و لغت و اہتقاق، خط و تحریر، عروض و قافیہ، شعر و نثر وغیرہ۔

لیکن علماء عرب کا ایک گروہ ادب کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ ان تمام علوم و معارف اور جملہ معلومات پر حاوی ہے جو انسان تعلیم و تدریس کے ذریعے حاصل کرتا ہے اور اس میں صرف و نحو، علوم و بلاغت، شعر و نثر، امثال و حکم، تاریخ و فلسفہ، سیاسیات و اجتماعیات سب ہی کو شامل کیا ہے۔

ابن قتیبہ نے ”ادب الکاتب“ میں ادیب کے لئے ریاضیات اور دیگر صنعتیں جاننے کی بھی شرط لگائی ہے۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ کوئی ایسا لفظ نہیں جس کے معنی معین و محدود ہو، بلکہ اس کا اطلاق ہر اس لفظ پر ہو جاتا ہے جس کے ذریعے انسان اخلاق و آداب سیکھے، تعلیم و تربیت حاصل کر کے اپنے نفس کو شائستہ بنا کر کردار کی بلندی پیدا کرے۔ صاحب تاج العروس ادب کی بحث میں رقمطراز ہے کہ یہ لفظ علوم عربیہ کے معنوں میں بعد کی پیداوار ہے یعنی عہد اسلام میں یہ لفظ اس معنی میں استعمال کیا جانے لگا آگے لکھتا ہے کہ عجمیوں سے اختلاط کے باعث اس لفظ کو مسلم قوم نے وسیع مفہوم میں استعمال کرنا شروع کر دیا کہ ”ادب“ کا اطلاق جہاں علوم و اخلاق، فنون و صنعت پر ہوتا ہے وہاں اس لفظ کا اطلاق موسیقی، شطرنج، طب، انجینئری، فوجی علوم نیز دیگر علوم و ادب کے سوا گفتگو کے اقتباسات، کہانیوں اور مجلسی باتوں پر بھی ہو جاتا ہے۔

علامہ ابن خلدون اپنے مقدمہ میں ادب پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ادب سے مراد ہے زبان کا خلاصہ اور اس کا نچوڑ۔ نیز اسالیب عرب کے مطابق نظم و نثر میں عمدگی پیدا کرنا، آگے چل کر وہ لکھتا ہے کہ جب عرب اس فن کی معین تعریف کرنا چاہتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ادب ”عربوں کی شاعری اور ان کی تاریخ و اخبار کو حفظ کرنے نیز ہر علم میں سے کچھ حصہ اخذ کر نیکا کا نام ہے۔“ اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ دراصل اس علم سے عرض یہ ہے کہ عربی عبارت اور اس کے اسالیب سمجھنے کا ملکہ پیدا ہو جائے تاکہ جب کلام عرب سامنے آئے تو اس کا کوئی پہلو نہ ہوں سے اوچھل نہ رہ سکے۔ ایک جگہ وہ لکھتے ہیں کہ ہم نے اثنائے درس میں اپنے

اساتذہ کی زبانی سنا ہے کہ اس فن کے اصول و ارکان چار کتابوں میں جمع ہیں اور وہ ابن القتیبہ کی ”ادب الکاتب“ مبرد کی ”اکامل“، جاحظ کی ”البیان والتبیین“ اور ابو علی قالی کی ”کتاب النوادر“ ہیں۔

کشف الظنون میں ادب کی تعریف کے تحت لکھا ہے ”ادب وہ علم ہے جس کے ذریعے عربی زبان بولنے اور لکھنے میں غلطیوں سے محفوظ رہ جائے۔“

علامہ جرجانی نے اپنی تعریفات میں لکھا ہے: ”یہ لفظ ان تمام معلومات پر بولا جاتا ہے جس کے ذریعے ہر قسم کی خطا سے محفوظ رہا جاسکے۔ (ماخوذ از تاریخ الادب الاعربی)

ان تمام تعریفات کو مد نظر رکھتے ہوئے آدمی اس حقیقت کو پہنچ جاتا ہے کہ ادب علوم و فنون کی روح، ہماری زندگیوں کا ماحصل، ہمارے افکار و جذبات و احساسات کا خلاصہ اور انسانی عقول و نفوس اور قلوب و اجسام پر حکمرانی کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

امرؤ القیس کے حالات اور شاعری کا مختصر جائزہ

امرؤ القیس کا شمار زمانہ جاہلیت کے نامور شعراء میں ہوتا ہے جب بھی اس زمانہ کے مشہور و معروف اور قادر الکلام شعرا کا ذکر ہوتا ہے تو امرؤ القیس کا نام سرفہرست ہوتا ہے ان تمام باتوں کے باوجود اس شخص کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ ”اشعر الشعراء وقائدہم الی النادر“ (او کمال قال) یعنی تمام شاعروں سے اچھا شاعر ہے اور ان سب کو آگ کی طرف لے جانے والا ہے۔

پیدائش اور زندگی کے حالات

اصل نام ذوالقروح حدج بن حجر کندی ہے کنیت ابوالمحرث اور لقب ملک الصلیل ہے ملک الصلیل لقب رکھنے کی دو وجوہات منقول ہیں۔

- (۱) چونکہ یہ بادشاہ کا بیٹا تھا اور اپنے باپ کی شہنشاہی کو اپنے شراب و شباب میں غرق رہنے کی وجہ سے برباد کر دیا تھا۔
- (۲) یا تو اس لئے کہ اس کے اندر حسن پرستی بہت زیادہ تھی اور حسین و جمیل عورتوں کی عشق کی گمراہی ہر وقت اس کے دل و دماغ میں چھائی رہتی تھی۔

ان وجوہات کی بنا پر اس کو اس لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ بہر حال یہ معزز خاندان کا نجیب الطرفین بچہ تھا اس کا باپ قبیلہ بنو اسد کا بادشاہ اور شاہان کندہ کی نسل سے تھا، ماں کلیب و مہلب کی بہن تھی، بچپن نہایت ناز و نعمت میں گزرا۔ سرداری کے ماحول میں بڑھا۔ لیکن جیسے ہی جوانی میں قدم رکھا اس کی عادتیں بگڑ گئیں اور شراب نوشی، عشق بازی، کھیل کود اور شعر و شاعری میں لگ گیا۔ آوارگی و دل لگی بازی اپنا شیوہ بنالیا اور مجدد و سروری کے بلند کاموں میں حصہ لینے سے گریز کرنے لگا۔ باپ کے سمجھانے اور ہزار نصیحتوں کے باوجود یہ اپنے غلط کاریوں سے باز نہیں آیا۔ تو باپ نے اسے گھر سے نکال دیا۔ وہ اپنے باپ کا سب سے چھوٹا لڑکا تھا۔ گھر سے نکلنے کے چند ہی دنوں بعد ناز و نعمت سے پلا ہوا یہ شہزادہ در بدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہو گیا اور یوں اس نے آوارہ گردوں اور اوباشوں کے گروہ میں شرکت کر لی۔ جو چوری، ڈکیتی اور لوٹ مار کے ساتھ ساتھ باغوں اور تالابوں کی تلاش میں پھرتے تھے، جہاں تالاب ملتا وہاں خیمہ ڈال دیتے کھیلنے کودتے، شراب کا دور چلاتے، شکار کرتے اور جب پانی خشک ہو جاتا، گھاس ختم ہو جاتی تو وہ بھی دوسرے علاقہ کا رخ کر لیتے۔ اپنے انہیں ڈھنگوں میں وہ یمن کے ایک علاقہ ”دمون“ میں پہنچا، یہاں ایک دن اپنے خلقہ احباب میں بیٹھا حوادث زمانہ سے مطمئن مے نوشی میں مصروف تھا کہ اپنے باپ کے قتل ہونے کی اندوہناک خبر اس کو ملی، جس کو بنو اسد نے اس کے ظالمانہ رویے کی بناء پر قتل کر ڈالا تھا۔ اپنے باپ کی موت کی خبر سن کر امرؤ القیس نے کہا

”میرے باپ نے کم سنی میں تو مجھے گھر سے نکال دیا اور بڑا ہونے پر اپنا خون مجھ سے اٹھوایا۔ آج ہوش نہیں اور کل کا نشہ نہیں۔ آج شراب اور کل معالے کی بات۔“ پھر قسم کھائی کہ جب تک اپنے باپ کے عوض بنو اسد کے سوا آدمیوں کو قتل نہ کر لوں اور سو کے سر موٹ کر ان کو ذلیل نہ کر لوں اس وقت تک نہ گوشت کھاؤں گا، نہ شراب پیوں گا، نہ سر میں تیل ڈالوں گا۔

اگلے روز اس نے اپنے منصوبے کی تکمیل کیلئے اپنے ننھیالی خاندان بنو بکرو بنی تغلب سے مدد مانگی اور اسد کی طرف کوچ کیا اور ان پر ہلہ بول دیا اس پر بنو اسد نے اس سے درخواست کی کہ وہ اپنے باپ کے عوض ان میں سے سو معزز آدمی بطور فدیہ قبول کر لے۔ لیکن وہ نہ مانا اور جنگ پر مصرر ہا۔ تب بنو تغلب اور بنو بکر نے بھی اس کی مدد چھوڑ دی۔ ادھر منذر بن ماء السماء نے اپنی دیرینہ عداوت کی وجہ سے ایک بھاری لشکر کے ساتھ امرؤ القیس پر حملہ کر دیا۔ جس پر اس کی حامی جماعتیں جو اس کے ساتھ دیتے چلے آ رہے تھے وہ منذر کے ڈر سے منتشر ہو گئیں اور امرؤ القیس بے یار و مددگار عرب کے مختلف قبائل میں مدد مانگنے کیلئے پھرنے لگا۔ لیکن اسے کہیں بھی پناہ نہ مل سکی، بالآخر اس نے سؤل بن عادیاہ کی پناہ لی۔ اس کے پاس اپنی جنگی ساز و سامان امانت رکھوائیں اور اس سے شمر غسانی کے نام سفارشی خط لکھوایا تاکہ وہ اسے قیصر تک پہنچا دے۔ اس زمانے میں قیصر روم مقام ہستیاں میں تھا۔ جب امرؤ القیس اس کے پاس پہنچا۔ تو اس نے نہایت گرم جوشی اور احترام سے اس کو خوش آمدید کہا۔ قیصر کا خیال تھا کہ اس کو اپنا بنالے۔ اس کے بعد عربوں میں وہ اپنی قوت بڑھا کر ایرانی حکومت کا زور توڑ سکے گا۔ چنانچہ اس نے ایک بڑا لشکر امرؤ القیس کے ساتھ روانہ کر دیا لیکن بعد میں خیال بدل جانے کی وجہ سے قیصر نے اس لشکر کو واپس بلا لیا۔ اس اثناء میں امرؤ القیس کسی جلدی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ جس کی وجہ سے اس کے بدن پر زخم پڑ گئے اور گوشت گل گیا۔ مورخوں کا یہ بھی خیال ہے کہ جب امرؤ القیس لشکر لیکر چلا گیا تو طماح اسدی نے قیصر سے اس کے خلاف شکایتیں کی اور قیصر کو اس کے خلاف ورغلا یا، تاکہ اس طرح طماح اسدی امرؤ القیس سے اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لے سکے، چنانچہ قیصر نے امرؤ القیس کو ایک زہر آلود پوشاک بھیجا امرؤ القیس اس وقت انقرہ پہنچ چکا تھا اور اس جوڑے کے پہننے کے بعد اس کی وہ حالت ہوئی جو اوپر بیان کی گئی۔

موت کی مدہوشی میں اس کی زبان پر یہ کلمات رواں تھے، کتنے لبریز پیالے، نیزوں کے تیز طعنے اور فصیح و بلیغ خطبے کل انقرہ میں رہ جائیں گے۔“ پھر اس نے جان دیدی اور جبل عسب میں دفن ہوا۔

امرو القیس کی شاعری

امرو القیس گویمینی تھا، لیکن اس کی تربیت و پرورش نجد میں ہوئی تھی۔ وہ خاندان بنو اسد کے خالص عربی ماحول میں پروان چڑھا اور جوان ہوا۔ اس نے شعر سننے اور ان کی روایت کی۔ اسے شعر و شاعری سے بڑا شغف اور شاعروں سے مقابلہ کرنے کا بھی شوق تھا۔ بچپن ہی سے شعر کہنے لگا تھا۔ طبیعت کا تیز اور ذہین تھا، اس کی شاعری میں الفاظ کی شوکت، مشکل الفاظ کی کثرت، شعروں کی عمدہ بندش، اور حسن تشبیہ پائی جاتی ہے۔ مسلسل سفروں، خطرات کے مقابلوں اور مختلف معاشروں میں اختلاط نے اس

کے دماغ کو کھول کر تیز کر دیا تھا چنانچہ وہ نئے نئے معانی و مضامین پیدا کرنا۔ انوکھے اور جدید اسالیب اختیار کرتا۔ اس کی شہرت و برتری، غیر معمولی ذہانت اور بلند مرتبہ کی وجہ سے اس کے زمانہ کے بہت سے دوسرے لوگوں کے اشعار بھی اس کی شاعری میں جگہ پا گئے ہیں کہتے ہیں کہ یہ سب سے پہلا شاعر ہے جس نے لبوب کے کھنڈروں پر کھڑے ہونے اور رونے کی رسم ایجاد کی، شاعری میں عورتوں سے عشق کیا، انہیں نیل گایوں اور ہر نیوں سے تشبیہ دی۔ پیہم سفروں اور گھوڑے کی سواری کرتے رہنے کی وجہ سے اس نے رات اور گھوڑے کا وصف نہایت خوش اسلوبی سے بیان کیا ہے۔ آپ کو اس کی شاعری میں اس کی پوری زندگی اور اس کے اخلاق عادات کی زندہ تصویر نظر آئے گی۔ اس میں شاہی شوکت و عظمت، فقیرانہ تواضع و مسکنت، قلندرانہ مستی، پھرتے شیر کی حمیت، آوارگی کی ذلت و بے حیاتی زخم خوردہ کے شکوے اور نالے سب ہی یک جا ملیں گے۔ امرؤ القیس کے متعلق تمام راویوں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ وہ مذکورہ وجوہ کی بنا پر تمام جاہلی دور کے شاعروں کا امام و قائد تھا۔





قال امرؤ القیس بن حُجْر بن عمرو الکندی:

(۱) قِفَانَبْکَ مِنْ ذِکْرَی حَبِیْبٍ وَمَنْزِلٍ بِسَقْطِ اللَّوْی بَیْنَ الدَّخُولِ فَحَوْملِ
تَرْجَمَت: (اے دونوں دوستو!) ٹھہرو تاکہ ہم محبوبہ اور (اس کے اس) گھر کو یاد کر کے رو لیں جو ریت کے ٹیلے کے آخر پر
(مقام) دخول اور حوّل کے درمیان واقع ہے۔

حَلَّی عِبَارَت: (قفّا) امر حاضر صیغہ تشبیہ مصدر و قوفا سے بمعنی ٹھہرنا۔ (نَبْکَ) صیغہ متکلم از بکسی، بیکی، بُکاء، بمعنی
رونا (سَقْطُ) قاف کے سکون اور سین حرکات ثلاثہ کے ساتھ، السَقْطُ عَنْ کِلِ شَیْءٍ بمعنی ہر چیز کا کنارہ جمع، اسْقَاطُ، ریت کا
پتلا سرا یا کنارہ (لوئی) مڑا ہوا یا بل کھاتا ہوا ریت یا ریت کا کنارہ، جمع الواء (دخول اور حوّل) جگہوں کے نام ہیں۔
تَشْرِیح: امرؤ القیس کو جب وہ کھنڈرات نظر آئے جہاں اس کی محبوبہ رہا کرتی تھی، تو اسے محبوبہ یاد آگئی اور اس نے خود بھی رونا
شروع کر دیا اور اپنے ساتھیوں کو بھی اس غم میں شریک ہونے کو کہا۔

(۲) فَتَوْضَحُ فَاَلْمَقْرَآةِ، لَمْ یَعْفُ رَسْمُهَا لِمَانَسَجَتْهَا مِنْ جُنُوبٍ وَشَمَالِ
تَرْجَمَت: اور تو وضّح اور مقراۃ کے درمیان واقع ہے جس کے نشانات اس وجہ سے نہیں مٹے کہ اس پر جنوبی اور شمالی ہوائیں
(برابر) چلتی رہیں۔

حَلَّی عِبَارَت: (توضّح اور مقراۃ) جگہوں کے نام ہیں (یَعْفُ) عَفُوٌّ وَعُفُوٌّ وَعُفَاءٌ سے بمعنی مٹنے کے۔ (رَسْمُ)
بمعنی نشان جمع: رُسُومَاتٌ وَرُؤُوسُ (نَسَجَتْ) واحد مؤنث غائب از نَسَجَ، یُنْسَجُ، نَسَجًا بمعنی بُننا یہاں مراد ہواؤں
کا چلنا ہے۔

تَشْرِیح: اگر باد جنوبی کچھ مٹی اڑا کر لے جاتی تھی تو باد شمالی پھر اس مٹی کو وہاں لا کر ڈال دیتی تھی۔ اس وجہ سے وہ آثار قائم رہے۔
(۳) تَرَى بَعْرَ الْأَرَامِ فِی عَرَصَاتِهَا وَقِيعَانِهَا كَانَتْهَا حَبُّ فَلْفَلٍ
تَرْجَمَت: سفید ہرنوں کی میٹنیاں اس (مکان) کے میدانوں اور ہموار زمینوں میں تو ایسی (پڑی) دیکھے گا جیسے سیاہ مرچ کے
دانے۔

حَلَّی عِبَارَت: (أَرَامٌ) رِیم کی جمع: خالص سفید رنگ کا ہرن (البَعْرُ) البَعْرَةُ ایک میٹنی، جمع: بَعْرَاتُ اسی ہے

(عَرَصَات) یا عَرَاصُ، عَرَصَةٌ کی جمع: (۱) گھر کا صحن (۲) گھروں کے درمیان کشادہ کھلی جگہ جس میں عمارت نہ ہو۔ (قِيعَانُ) قَاع کی جمع ہے بمعنی ہموار زمین (فُلْفُلُ) فُلْفُلُ، جمع: فُلْفُلَةٌ کی بمعنی مَرَج (حَبُّ) حَبَّة کی جمع: بمعنی ایک دانہ، ایک عدد (حَبُّ فُلْفُلُ) سیاہ مَرَج کے دانے۔

تَنْهِيَج: شاعر دیار محبوبہ کے اجاڑ ہو جانے کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ معشوقہ کے کوچ کر جانے کی وجہ سے وہ مکانات وحشی جانوروں کا مسکن بن گئے ہیں چنانچہ کسی جگہ وحشی جانوروں کی میٹنیوں کا پایا جانا اس کے ویران ہو جانے کی ظاہر دلیل ہے اور ارام تخصیص اس لئے کہ سفید ہرن بہ نسبت دوسرے جانوروں کے زیادہ ویرانہ میں رہتا ہے۔

(۴) كَانِي غَدَاةَ الْبَيْنِ يَوْمَ تَحْمَلُوا لَدَى سَمُرَاتِ الْحَيِّ نَاقِفُ حَنْظَلٍ تَرْجَمُ: یوم فراق کی صبح کو جب کہ وہ (معشوقہ کے ہمراہی) روانہ ہوئے تو گویا میں قبیلہ کے بول کے درختوں کے نزدیک اندرائن توڑنے والا تھا۔

حَنْظَلُ عِبَارَتٌ: صبح، طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان کا وقت، جمع: غَدَوَاتُ ہے (الْبَيْنُ) جدائی، فاصلہ (تَحْمَلُوا) جمع مذکر غائب باب تَفْعَل سے تَحْمَلُ بمعنی لا دانا، کوچ کرنا (لَدَى) بمعنی عند، لدی کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب چیز پاس موجود ہو اور یہ اسم جامد ہے (سَمُرَات) واحد سَمُرَةٌ بمعنی بول کا درخت، جمع: سَمُرٌ وَّ اَسْمُرٌ (حَيٌّ) بمعنی قبیلہ، محلہ جمع: اَحْيَاءُ (نَاقِفٌ) تَقِفُ مصدر سے اسم فاعل، توڑنے والا۔ (حَنْظَلُ) اندرائن، اندرائین کا درخت جس کا پھل نارنگی جیسا مگر اندر سے انتہائی تلخ ہوتا ہے۔

تَنْهِيَج: اس تشبیہ سے یہ بتلانا مقصود ہے کہ فراق محبوبہ میں بے اختیار آنسو جاری تھے جیسا کہ حَنْظَل توڑنے والے کی آنکھ سے بے اختیار پانی جاری ہوتا ہے۔

(۵) وَقُوفًا بِهَا صَحْبِي عَلَى مَطِيئِهِمْ يَقُولُونَ لَا تَهْلِكُ اَسَى وَتَجْمَلُ تَرْجَمُ: (میں رورہا تھا) اور احباب میرے پاس ان میدانوں میں اپنے سوار یوں کو روکے ہوئے کہہ رہے تھے کہ (غم فراق سے) ہلاک نہ ہو اور صبر جمیل اختیار کر۔

حَنْظَلُ عِبَارَتٌ: (وَقُوفًا) وَقَفَ، وَقُوفًا سے بیٹھے ہوئے کا کھڑا ہونا، چلنے کے بعد کھڑا ہونا، بٹھرنا (صَحْبٌ) ہم نشین ساتھی، جمع: صَاحِبٌ (مَطِيئٌ) وَمَطَايَا جمع مَطِيئَةٌ کی بمعنی سواری یا سواری کا جانور (لَا تَهْلِكُ) نہیں حاضر، هَلَاكَ اَوْ هُلُوْكَ اَوْ مَهْلِكًا سے، مرجانا، فنا ہونا، ہلاک ہونا۔ (اَسَى) بمعنی غم کرنا، رنجیدہ ہونا۔ (تَجْمَلُ) از باب تَفْعَلُ مصدر تَجْمَلُ سے مصائب پر صبر کرنا، صبر و جمیل سے مزین ہونا۔

تَنْهِيَج: شاعر فراق محبوب کی وجہ سے آنسو بہا رہا تھا اور شاعر کے ہمراہی بھی اپنی اپنی سوار یوں کو وہاں روکے ان کو صبر و جمیل کی تلقین کر رہے تھے۔

(۶) وَإِنَّ شَفَائِي عَبْرَةً مُهْرَاقَةً فَهَلْ عُنْدَ سَمِ دَارِسٍ مِنْ مُعَوَّلٍ

ترجمہ: (جواباً کہتا ہے کہ میں رونے سے کیسے باز آسکتا ہوں جبکہ) میری شفا یہی ہے ہوئے آنسو ہیں۔ (پھر ذرا ہوش میں آکر کہتا ہے کہ) کیا ان مٹے ہوئے نشانوں کے پاس کوئی قابلِ اعتماد (فریادرس) ہے؟ (نہیں ہے تو رونا بھی بے سود ہے۔)
حَلَّ عِبَارَتٍ: (عَبْرَةً) عَبْرٌ، يَعْبُرُ، عَبْرًا سے کسی کی آنکھ میں آنسو آنا، اسی سے عَبْرَةٌ بمعنی ایک آنسو، جمع عَبْرٌ (مُهْرَاقَةٌ) اصل میں ”مُراقَظَةٌ“ ہے کیونکہ اس کی مصدر ’إِرَاقَةٌ‘ آتی ہے۔ بمعنی بہانا (دَارِسٍ) دَرَسَ، يَدْرُسُ، دَرَسًا وَ دُرُوسًا سے، معنی نشانوں کا مٹنا، نام و نشان مٹ جانا، کپڑے وغیرہ بوسیدہ اور پرانا ہونا، اسی سے دَارِسٌ مٹا ہوا (مُعَوَّلٌ) بھروسہ، قابلِ اعتماد ”مُعَوَّلٌ علیہ“ جس پر دار و مدار ہو۔

تثنیہ: یہ کہ فراقِ محبوبہ کی وجہ سے میری جو حالت ہوئی ہے۔ میری اس حالت پر میرے دوست رحم کھائے اور مجھے سہارا دے۔

(۷) كَذَابِكَ مِنْ أُمِّ الْخُوَيْرِثِ قَبْلَهَا وَجَارِكُهَا أُمُّ الرَّبَابِ بِمَا سَلِ

ترجمہ: (تیری عادتِ عزیزہ کے عشق میں ٹھیک) اس عادت کے مانند ہے جو اس سے پہلے امِ الحویرث اور اس کی پڑوسن امِ رباب کے ساتھ (کوہ) ماسل میں تھی۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (دَابُّ) دَابٌّ، يَذَّابُّ، دَابًّا سے بمعنی جانفشانی سے کام کرنا، ”ذَابَ الشَّيْءُ دَابًّا“ عادت بنا لینا (أُمُّ الْخُوَيْرِثِ) حارث بن حصین کلبی کی بیٹی کی کنیت ہے۔ (جَارِكَةُ) همسانی (أُمُّ الرَّبَابِ) قبیلہ بنی طے کی ایک خاتون (مَا سَلِ) جگہ کا نام ہے۔

تثنیہ: عشق کی ان پہلی داستانوں کو ذکر کرنے سے شاعر کا مقصد اپنے رنج کو ہلکا کرنا ہے۔

(۸) إِذَا قَامَتَا تَضَوُّعَ الْمِسْكِ مِنْهُمَا نَسِيْمَ الصَّبَا جَاءَتْ بِرِيَا الْقَرْنَفِلِ

ترجمہ: جب وہ دونوں (امِ حویرث اور امِ رباب) متانہ انداز سے (کھڑی ہوتی تھیں تو ان دونوں سے مشک) (کی خوشبو) ایسی مہکتی تھی گویا بادِ صبا لوگ کی خوشبو لئے آتی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (قَامَتَا) صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، بمعنی کھڑی ہوتی تھیں (تَضَوُّعٌ) مصدر (تَضَوُّعٌ سے بمعنی خوشبو کا مہکنا، پھیلنا۔ (الْمِسْكُ) (مذکر) ہرن کے نافہ سے نکلنے والا خوشبودار مادہ، جمع: مِسْكٌ اُسے مؤنث بھی کہا گیا ہے کہ یہ مِسْكَةٌ کی جمع ہے۔ نَسِيْمٌ) دھیمی ہوا جس سے نہ نشان مٹے اور پتہ ملے، لطیف و خوشگوار ہوا۔ (صَبَا) وہ ہوا جو مشرق سے مغرب کی طرف چلے (رِیَا) بمعنی خوشبو (قَرْنَفِلٌ) قَرْنَفُلَةٌ کی جمع بمعنی لوگ۔

تثنیہ: یعنی وہ دونوں خواتین اتنی نفاست پسند تھیں کہ ہر وقت خوشبو میں بسی رہتی تھیں۔

(۹) فَفَاصَتْ دُمُوعُ الْعَيْنِ مِنِّي صَابَةً عَلَى النَّحْرِ حَتَّى بَلَ دُمُعِي مَحْمَلِي
تَرْجَمَت: پس عشق کی وجہ سے میری آنکھ کے آنسو یہاں تک سینہ پر پہنچے کہ میرے آنسوؤں نے میری (تلوار کے) پرتلہ کو تر کر

دیا۔

حَلَّ عِبَارَت: (فَاصَتْ) فَاضٌ، فَيْضًا وَ فَيُوضًا سے بمعنی کثرت سے بہنا، صیغہ واحد مَوْث غائب۔ (دُمُوعُ) دُمُعٌ کی جمع بمعنی آنسو (صَبَابَةٌ) سوزش، عشق، شوق، گرویدگی، عشق و محبت (النَّحْرُ) سینہ کا بالائی حصہ، سینہ (مَحْمَلٌ) تلوار کا پرتلہ، تلوار لٹکانے کا پٹایا بیٹی، جمع: حَمَائِلُ۔

تَشْرِیح: یہ ہے کہ شدت عشق میں اس قدر رویا کہ سیل اشک نے میرے سینہ اور میرے تلوار کے ہر تلہ کو بھی تر کر دیا۔

(۱۰) الْأَرْبُ يَوْمٍ كَانَ مِنْهُمْ صَالِحٌ وَلَا سِيَمًا يَوْمٌ بَدَارَقَ جُلْجُلُ
تَرْجَمَت: سنو! بہت سے دن ان (حسین عورتوں) کی جانب سے بہت اچھے تھے، خصوصاً وہ دن جو دارِ جُلْجُل میں گزرا۔
حَلَّ عِبَارَت: (رُبُّ) حرف جر جو صرف نکرہ کو مجرور کرتا ہے زائد حرف کے حکم میں ہوتا ہے۔ کسی لفظ سے متعلق نہیں ہوتا کبھی اسے مخفف بھی کر دیا جاتا ہے۔ شاید ممکن ہے، بعض اوقات، جیسے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ (لَا سِيَمًا) برائے استثناء خصوصی طور پر۔ سی کے بعد زائد ہے اس لئے یہ مضاف ہو گیا موصولہ اور سی مبتدا اور ما کا مابعد خبر ہے۔ اس پر اعراب اس صورت میں ضمہ ہوگا۔ (دَارَةُ جُلْجُل) حوض کا نام ہے۔

تَشْرِیح: شاعر چونکہ پہلے درد عشق کی داستان بیان کر چکا ہے۔ اس لئے بمقتضائے ”حکایت درد تابی“ اپنے نفس سے خطاب کرتے ہوئے کچھ ایام گزشتہ کے عیش کا ذکر کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ امر و القیس! اگر تجھے ان دوستوں سے رنج و غم پہنچا تو کیا مضائقہ انہی سے بہت سی مرتبہ تو مسرت وصال بھی حاصل کر چکا ہے۔ خاص کردارۃ جُلْجُل میں وہ دن بہت کیف افزا گزرا۔ دارۃ جُلْجُل میں یوں واقعہ پیش آیا تھا کہ امر و القیس کی چچا کی ایک بیٹی عزیزہ نامی تھی جس پر فریفتہ تھا اور ہر وقت اس کو شش میں رہتا کہ اس سے کچھ لمحے ملاقات کے میسر آجائیں۔ وہاں کے لوگ ہر سال یوم غدیر کے نام سے جشن منانے کے لئے آبادی سے دور چلے جاتے اور صرف چھوٹے بچے اور خواتین باقی رہ جاتیں اور اس دن خواتین ”دارۃ جُلْجُل“ نامی حوض جو آبادی سے کچھ فاصلہ پر تھی جا کر نہاتیں۔ چونکہ وہاں مردوں کے آنے کا تو خطرہ نہیں ہوتا تھا اس لئے وہ خواتین سارے کپڑے اتار کر پوری آزادی کے ساتھ گھنٹوں پانی میں نہاتیں۔ تو اس دن امر و القیس کہیں چھپ گیا اور خواتین کے حوض پر جانے کا انتظار کرنے لگا۔ جب سب مرد جا چکے تو خواتین اطمینان کے ساتھ اس حوض کی طرف روانہ ہو گئیں جن میں عزیزہ بھی شامل تھی۔ ادھر امر و القیس بھی اپنی اونٹنی پر ان کے پیچھے جا پہنچا اور چھپ کر بیٹھ گیا۔ ان عورتوں نے جیسے ہی کپڑے اتار کر کنارے پر رکھے تو یہ آگے بڑھ کر سب کے کپڑے سمیٹ کر اپنے قبضے میں لے لئے اور ان عورتوں سے کہا کہ تم سب تنگی باہر آؤ اور اپنے اپنے کپڑے لیتی جاؤ اور کسی صورت کپڑے دینے کے لئے تیار نہ تھا تو مجبوراً ایک ایک نے ٹکنا شروع کر دیا اور یہ ان کے کپڑے ان کو دیتا رہا۔ سب کے آخر میں عزیزہ نکلی جس کا اسے انتظار تھا۔

جب وہ آئی تو امرء القیس نے اسے پوری طرح بے لباس دیکھ کر اپنی بھوکی آنکھوں کی پیاس بجھائی۔ اس لئے ”دارۃ جلیجل“ میں گزرنے والا یہ دن اس کے لئے تاریخی بن گیا۔ اس کے بعد ان عورتوں نے اس سے کہا کہ تو نے آج بہت بری حرکت کی ہے۔ تیری وجہ سے آج ہمیں دیر ہوگئی ہے اور بھوک نے ہمیں نڈھال کر دیا ہے۔ یہ سن کر امرء القیس نے کہا کہ میں تمہارے لئے اپنی اونٹنی ذبح کر دیتا ہوں۔ چنانچہ اگلے اشعار میں اپنے اس ایثار کا ذکر کرتا ہے۔

(۱۱) وَيَوْمَ عَقَرْتُ لِلْعَذَارَى مَطِيئِي فَيَا عَجَبًا مِنْ كُورِهَا الْمُتَحَمِّلِ
ترجمہ: اور (یہ وہ) دن تھا کہ جب میں نے دو شیرہ لڑکیوں کے لئے اپنی ناقہ ذبح کر دی تھی تو اے لوگو! میری حیرت کو دیکھو جو اس (ناقہ) کے (اس) کجاوے سے (پیدا ہوئی) جو دوسری ناقہ پر لدا ہوا تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (عَقَرْتُ) عَقَرٌ، يَعْقُرُ، عَقْرًا سے بمعنی اونٹ کو بوقت ذبح قابو میں کرنے کیلئے ایک ٹانگ کاٹ دینا تا کہ وہ گر جائے۔ (عَذَارَى) عَذْرَاءُ کی جمع ہے بمعنی باکرہ عورت (مَطِيئَةُ) سواری (مَذْرُومُوْنَتْ) جمع: مَطَايَا و مَطِيئٌ (كُورٌ) كاف کے ضمہ کے ساتھ بمعنی پالان، کجاوہ، جمع: اَكْوَارٌ (مُتَحَمِّلٌ) از باب تَفْعُلُ سے اسم مفعول مصدر تَحَمَّلُ بمعنی لادنا یعنی لدا ہوا۔

تَفْہِیْلٌ: دارۃ جلیجل میں امرء القیس نے جب اپنی ناقہ دو شیرہ لڑکیوں کے لئے ذبح کر دی تو اس کا کجاوہ لڑکیوں کے ایک اونٹ پر لدا دیا اور اس کی محبوبہ عنیزہ نے بحجوری امرء القیس کو اپنی اونٹنی پر سوار کر لیا۔ آگے اسی کا ذکر ہے۔

(۱۲) فَظَلَّ الْعَذَارَى يَرْتَمِينَ بِلَحْمِهَا وَشَحْمِ كَهْدَابِ الدِّمْقِسِ الْمُفْتَلِّ
ترجمہ: یعنی وہ دو شیرہ عورتیں اس کے گوشت اور اسی چربی کو جو بنے ہوئے ریشم کی جھار کی طرح تھی، آپس میں ایک دوسرے پر پھینکتے گئے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (ظَلَّ)، يَظَلُّ، ظِلًّا سے کرتے رہنا جیسے کہا جاتا ہے ”ظَلَّ عَلَى مَوْفِقِهِ“ وہ اپنے موقف پر جما رہا۔ (يَرْتَمِينَ) باب افتعال مصدر اِرْتَمَاءً سے ایک دوسرے پر، پھینکنا (شَحْمٌ) بمعنی چربی (كَهْدَابٌ) هُدْيَةٌ کی جمع بمعنی، پھندنا یعنی کپڑے کا جھار (دِمْسُقٌ) سفید ریشم (مُفْتَلٌّ) فَتَّلَ، يَفْتُلُّ، فَتْلًا سے اسم مفعول، بمعنی رسی، کوڑا وغیرہ کو بٹنا، بل دے کر مضبوط کرنا۔

تَفْہِیْلٌ: یعنی وہ لڑکیاں بغایت سرور اونٹ کے گوشت کو ایک دوسرے کے اوپر اس طرح پھینک رہی تھیں جیسے بنے ہوئے ریشم کے جھار۔

(۱۳) وَيَوْمَ دَخَلْتُ الْخَدْرَ خَدْرَ عُنَيْزَةَ فَقَالَ لَكَ الْوَيْلَاتُ إِنَّكَ مُرْجِلِي
ترجمہ: اور جس دن کہ میں ہودج میں یعنی عنیزہ کے ہودج میں داخل ہوا، تو اس نے مجھ سے کہا تیرا برا ہو تو مجھے پیادہ پا کرنے

والا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (حَلَّ) بمعنی کجاہ، پاکی، جمع: حُلُودٌ (عُنِيزَه) اس لڑکی کا نام ہے جس پر یہ فریفتہ تھا۔ (وَيْلٌ) اہل عرب بدعا کیلئے استعمال کرتے ہیں اور کبھی اس کے آخر میں تائے تانیث بھی داخل کر دیا جاتا ہے۔ تب اس کی جمع ”وَيْلَاتٌ“ آتی ہے (وِجَلٌ) رَجُلٌ، يَرْجُلٌ، رَجُلًا سے پیادہ کرنے والا۔

تَشْبِيحٌ: یعنی میری ناقہ دو سوار یوں کا بوجھ نہ برداشت کر سکے گی اور اس کی کمر زخمی ہو جائیگی تو مجبوراً پیدل چلنا پڑے گا۔

(۱۴) تَقُولُ وَقَدْ مَالَ الْغَبِيطُ بِنَامِعًا عَقَرْتُ بَعْرِي يَا امْرَأَ الْقَيْسِ فَاَنْزِلِ تَرْجُمَنِي: در احوالیکہ، ہودج ہم دونوں کو جھکائے دے رہا تھا۔ وہ کہنے لگی اے امر و القیس! تو نے میرے اونٹنی کی کمر لگا دی، پس تو اتر پڑ۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (مَالَ) مَالٌ، يَوْمِلٌ، مَيْلًا و مَيْلَانًا سے ایک طرف مائل ہونا، جھکنا، ٹیڑا ہونا، سیدھا نہ ہونا۔ (غَبِيطٌ) بمعنی کجاہ، جمع: غَبِطٌ (عَقَرْتُ) عَقَرٌ، يَعْقُرُ، عَقْرًا و عَقْرًا سے کمر زخمی کرنا۔ عَقَرْتُ تو نے میرے اونٹ کی کمر زخمی کر دی۔ (بَعْرِي) بمعنی اونٹ یا اونٹنی جو سواری اور بار برداری کے قابل ہو۔ جمع: بُعْرَانٌ و ابَا عَيْرُ و ابَا عَيْرُ۔

تَشْبِيحٌ: یعنی جب وہ کجاہ ہم دونوں سمیت جھکتا تھا تو وہ کہتی کہ اے امر و القیس! تیری وجہ سے میری اونٹنی زخمی ہو رہی ہے لہذا تو اتر جا ورنہ مجھے بھی پیدل چلنا پڑے گا۔

(۱۵) فَقُلْتُ لَهَا: سِيرِي وَأَرْخِي زِمَامَهُ وَلَا تُبْعِدِيْنِي مِنْ جَنَاحِ الْمُعَلَّلِ تَرْجُمَنِي: میں نے اس سے کہا کہ چل اور اونٹ کی مہار کو ڈھیلی چھوڑ اور مجھ کو اپنے مکرر چنے ہوئے میوہ سے دور نہ کر۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (سَارِي) سَارٌ، يَسِيرُ، سَيْرًا و سَيْرَةً سے چلنا، چالو ہونا، جانا، حرکت کرنا وغیرہ (أَرْخِي) مصدر اَرْخَاءً سے بمعنی ڈھیل چھوڑنا (زِمَامَهُ) مہار، لگام (جَنَاحٌ) پھل، میوہ (الْمُعَلَّلِ) جسے دوبارہ پانی پلایا گیا ہو۔ عَلَّلَ النَّفْسُ بَكَدًا۔ دل بہلانا۔

تَشْبِيحٌ: یعنی جب عنیزہ نے مجھ کو اتر جانے کیلئے کہا تو میں نے التجا کی کہ ایسا نہ کر اور مجھ کو بہلانے والے میوے یعنی بوس و کنار سے لطف اندوز ہونے دے۔

(۱۶) فَمِثْلِكَ حُبْلَى قَدْ طَرَقْتُ وَمُرْضِعٌ فَالْهَيْتُهَا عَنْ ذِي تَمَلَّيْمٍ مُحَوَّلٍ تَرْجُمَنِي: تجھ جیسی بہت سی حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں ہیں۔ جن کے پاس میں رات کے وقت گیا اور ان کو تعویذ والے ایک سالہ بچہ سے عامل بنا دیا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (فَمِثْلِكَ) یہاں فا کے بعد رُبَّ مَقْدَرِ ہے۔ اس لئے معنی ہوگا بہت سی، تجھ جیسی وغیرہ (حُبْلَى) بمعنی حاملہ

جَع: حَبَالِي (طَرَقْتُ) طَرَقٌ، يَطْرُقُ، طُرُوقًا سے بمعنی رات کو نمودار ہونا۔ واحد متکلم، رات کو ایامیں (الْهَيْتُهُمَا) مصدر الهَاء سے واحد متکلم، اعراض کرنا۔ لَهِيَ فَلَانًا عَنِ الشَّيْءِ لَهِيًّا وَلِهَيْتَانَا، غافل کرنا، ذکر چھوڑنا، کسی چیز سے توجہ ہٹانا (تَمَائِمُ) تَمِيمَةٌ کی جمع بمعنی تعویذ (مُحَوَّل) ایک سالہ بچہ۔

تَشْبِيْح: یہ ہے کہ عذیرہ کے کنارہ کش ہونے پر اپنی بڑائی جتلاتے ہوئے اور معشوقہ کو غرور حسن سے باز رکھنے کیلئے کہتا ہے کہ میں نے حاملہ اور مرضعہ تک کو جو جماع سے متنفر ہوتی ہیں۔ اپنی طرف مائل کر لیا۔ عذیرہ کی حاملہ اور مرضعہ سے مشابہت حاملہ اور مرضعہ ہونے میں نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ بہت سی عورتیں جو خوبصورتی اور حسن و جمال میں عذیرہ کے مثل ہونے کے ساتھ ساتھ حاملہ اور مرضعہ بھی تھیں۔

(۱۷) اِذَا مَا بَكَى مِنْ خَلْفِهَا اِنْصَرَفَتْ لَهُ بِشِقٍّ وَ تَحْتَى شِقُّهَا لَمْ يُحَوَّلْ تَرْجَمَةً: جب وہ اس کے پیچھے رونے لگتا تھا تو وہ اپنے ایک حصہ کو اس کی طرف پھیر دیتی تھی اور ایک حصہ میرے نیچے رہتا تھا جو نہیں پھیرا جاتا تھا۔

خَلَعَ عِبَارَتٌ: (اِذَا مَا) میں مآزائدہ ہے (اِنْصَرَفَتْ) باب افتعال سے اِنْصَرَاثُ مصدر، صیغہ واحد مؤنث غائب بمعنی، پھیرنا (شِقٌّ) بمعنی آدھا حصہ، جمع: شُقُوٌّ (يُحَوَّلُ) حَوَّلًا سے بمعنی بدل جانا ایک حال سے دوسرے حال میں، پھیرنا یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا۔

تَشْبِيْح: یعنی جب اس کا بچہ رونے لگتا تھا تو بدن کا بالائی حصہ دودھ پلانے کیلئے بچہ کی جانب پھیر لیتی تھی اور زیرین حصہ مجھ سے غایت الفت کی بنا پر نہیں ہٹاتی تھی۔

(۱۸) وَيَوْمًا عَلَى ظَهْرِ الْكُثْبِ تَعَدَّرْتُ عَلَى وَالْتِ خَلْفَةً لَمْ تَحْلَلْ تَرْجَمَةً: اور ایک روز اس نے ایک ریت کے ٹیلے پر مجھ سے سختی کی اور ایسی قسم کھائی جس میں کوئی استثناء نہ تھا۔

خَلَعَ عِبَارَتٌ: (ظَهْرُ) بمعنی پیٹھ، زمین کا ابھرا ہوا حصہ، بالائی حصہ (كُثْبٌ) فَعِيلٌ کے وزن پر بمعنی ریٹ کا ٹیلہ، ریت کا لمبا ڈھیر، جمع: اَكْثَبَةٌ وَكُثْبٌ وَكُثْبَانٌ (تَعَدَّرْتُ) باب تفعّل سے معذرت کرنا، لیکن جب اس کا صلہ علی آجائے تو سختی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ (الْتِ) مصدر اِثْلَاءٌ سے جھوٹی قسم کھانا۔ (خَلْفَةٌ) یہ، الْتِ، کا مفعول مطلق مِنْ غَيْرِ لَفْظِہ ہے بمعنی قسم کھانا (تَحْلَلُ) مصدر تَحَلَّلٌ سے قسم کو حرف استثناء کے ذریعے کفارے سے بچنے کیلئے استعمال کرنا۔ یعنی مشروط قسم کھانا، جس کے خلاف سے کفارہ واجب نہ ہو۔

تَشْبِيْح: یہ ہے کہ عذیرہ کے اس وقت سختی کرنے پر شاعر کو اس کی وہ پرانی سختی بھی یاد آگئی جو کسی ٹیلے پر اس کے ساتھ کی تھی۔ قسم غیر محلل کا معنی یہ ہیں کہ وہ قطعی قسم تھی جس میں انشاء اللہ وغیرہ نہیں کہا گیا تھا اور جس سے گریز کی کوئی شکل نہ تھی۔

(۱۹) آفَاطُمُ مَهْلًا بَعْضَ هَذَا التَّدَلُّلِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ أَزْمَعْتَ صَرْمِي فَأَجْمَلِي

ترجمہ: اے فاطمہ! اس ناز و انداز کو ذرا چھوڑ اور اگر تو نے مجھ سے قطع تعلق کا پختہ ارادہ کر لیا ہے تو بھل نہی کے ساتھ کر۔
حانِ عبارت: (فَاطُمُ) فاطمہ کا مرخم ہے (مَهْلًا) مصدر امْهَلَّ سے بمعنی چھوڑنا (تَدَلُّلٌ) بمعنی ناز و انداز تَدَلَّلَتْ المَرْأَةُ عَلَى زَوْجِهَا "عورت کا اپنے خاوند کو خڑے دکھانا، ناز کرنا۔ (أَزْمَعْتَ) باب افعال مصدر اَزْمَعَ سے کسی چیز کا پختہ ارادہ کرنا (صَرْمٌ) صَرْمٌ، بَصْرُمٌ، صَرْمًا سے صَرْمٌ وَصَلُّہُ بمعنی قطع تعلق کرنا۔ صَرْمٌ، کا ثنا صَرْمٌ فَلَانَا، چھوڑ دینا۔ (أَجْمَلِي) اِجْمَال مصدر سے بمعنی اچھی طرح عمدگی کے ساتھ کام کرنا۔

تشریح: یہ ہے کہ شاعر اپنی محبوبہ سے کہتا ہے کہ اے محبوبہ! اگر مجھ سے تعلق رکھنا ہے تو اپنے بے جا ناز و انداز میں کمی کر کیونکہ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے اس حد تک اس کو برداشت کیا جاسکتا ہے اور اگر اس سے تیرا مقصود قطع تعلق کرنا ہے تو وہ بھی بھلائی کے ساتھ اچھی طرح ہونا چاہئے۔

(۲۰) أَغْرَكَ مِنِّي أَنْ حُبَّكَ قَاتِلِي وَأَنْكَ مَهْمًا تَأْمُرِي الْقُلْبَ يَفْعَلِ

ترجمہ: یقیناً میری جانب سے تجھ کو یہ گھمنڈ ہو گیا ہے کہ تیری محبت مجھے قتل کئے دیتی ہے اور یہ کہ جو کچھ تو میرے دل کو حکم دے گی وہ کریگا۔

حانِ عبارت: (أَغْرَكَ) میں ہمزہ استفہام انکاری ہے۔ غَرَّ، يَغُرُّ غُرًّا وَ غُرُورًا سے بمعنی دھوکہ دینا، بہکانا۔ (مَهْمًا) جو بھی جو کچھ بھی، جب بھی۔ یہ اسم شرط ہے دو فعلوں کو جزم دیتا ہے اور اس ما کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جو غیر عاقل پر دلالت کرتا ہے۔ (تَأْمُرِي) تو حکم دیگی (قُلْبٌ) بمعنی دل، جمع: قُلُوبٌ

تشریح: چونکہ تجھ کو میری مجبوری عشق کا پوری طرح احساس ہو گیا ہے اس لئے تو نے اور زیادہ ستانا شروع کر دیا ہے۔

(۲۱) وَإِنْ تَكُ قَدْ سَاءَ تِلْكَ مِنِّي خَلِيقَةً فَسُلِّي ثِيَابِي مِنْ ثِيَابِكَ تَنْسُلِ

ترجمہ: اور اگر میری کوئی عادت تجھ کو بری معلوم ہوتی ہے تو اپنے کپڑوں (یا اپنے دل) کو میرے کپڑوں یا میرے دل سے کھینچ لے تاکہ جدا ہو جائے۔

حانِ عبارت: (تَكُ) اصل میں تَكُنْ تھا لفظ اِنْ داخل ہونے کی وجہ سے نون گر گیا۔ تَوَلَّكَ ہو گیا۔ (سَاءَتْ) سُوءٌ مصدر سے بمعنی برا لگنا۔ (خَلِيقَةً) طبعی عادت، فطرت، جمع: خَلِيقٌ (سُلِّي) سَلَّ سے کھینچ کر نکالنا، امر حاضر معروف واحد مؤنث کا صیغہ، کھینچ لے۔ (تَنْسُلِ) مصدر نَسُولٌ سے جدا ہونا۔

تشریح: ثياب سے جامہ اور دل دونوں مراد ہو سکتے ہیں جیسا کہ عمرہ نے اس میں ثياب سے دل مراد لیا ہے۔ فَشَكَّكَ بِالْوَمَحِ الْأَصَمِّ ثِيَابَهُ۔ لَيْسَ الْكَرِيمُ عَلَى الْقَتْلِ لِمَحْرَمٍ۔ خلاصہ یہ کہ میں ہر حال میں تیرا مطیع ہوں اگر تو جدائی پسند کرتی

ہے تو میں بھی راضی ہوں اگرچہ وہ میرے لئے ہلاکت کا سبب ہے۔

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

(۲۲) وَمَا ذَرَفْتُ عَيْنَاكَ إِلَّا لِتَضْرِبَنِي بِسَهْمَيْكَ فِي أَغْشَارِ قُلُوبِ مُقْتَلِ تَجَمُّمًا: تیری دونوں آنکھیں اشکبار نہیں ہوئیں مگر صرف اس لئے کہ تو اپنی دونوں (نگاہوں کے) تیروں کو میرے شکستہ دل کے ٹکڑوں میں مارے۔ (یا)

تیری دونوں آنکھوں نے صرف اس لئے آنسو بہائے تاکہ تو اپنے دونوں تیروں یعنی معلیٰ اور رقیب کو میرے ٹکڑا دل کے دسوں حصوں پر مار کر پورے دل کی مالک بن جائے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (ذَرَفْتُ) ذَرَفْتُ، يَذْرِفُ، ذَرْفًا وَ ذُرُوفًا سے بمعنی آنسو بہانا (سَهْمًا) بمعنی تیر یا تیر کا نشان جو کسی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ جَمْعُ السَّهْمِ وَ السَّهْمُ (أَغْشَارُ) عَشْرُو کی جمع ہے بمعنی ٹکڑے، کہا جاتا ہے۔ قُلُوبُ أَغْشَارٍ ٹوٹ کر دس ٹکڑے ہو جانے والی ہانڈی وغیرہ۔ دسواں حصہ (مُقْتَلٌ) اسم مفعول مصدر نَقَتِلْتُ سے بمعنی ٹکڑے۔ "قُلُوبُ مُقْتَلٍ" یعنی عشق سے پارہ پارہ ہو جانے والا دل۔

تَشْبِیحٌ: مردوں کو قابو میں کرنے کیلئے عورتوں کے پاس ایک حربہ ہوتا ہے جب اور حربے ناکام ہوتے ہیں تو عورت یہ حربہ استعمال کرتی ہے اور وہ حربہ ہے رونا اور یہ عموماً کامیاب رہتا ہے شاعر اپنی محبوبہ کے اس حربے کا ذکر کر کے یہ بتانا چاہتا ہے کہ وہ آنسو بہا کر میرے دل پر قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اہل عرب کا دستور تھا کہ قمار بازی یا جو بازی کے وقت وہ لوگ اونٹ ذبح کر کے اس کے گوشت کے دس حصے کر لیتے اور جوئے کے تیر بھی دس ہوتے ہیں جن کے الگ الگ نام ہیں ان ناموں میں غالباً تیسرے کا نام رقیب اور ساتواں حصہ کا نام معلیٰ ہے تو جس خوش قسمت کے تیر معلیٰ اور رقیب نکل آئے تو وہ گوشت کے دسوں حصوں کا مالک بن جاتا اور پورا اونٹ اس کے قبضہ میں چلا جاتا۔ اسی سے استعارہ کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ تو بھی اپنی آنکھوں کے دو تیر معلیٰ اور رقیب کے ذریعے میرے پورے دل پر قبضہ کرنا چاہتی ہے اور شاعر کے خیال میں یہ اس کی خوش قسمتی ہے کہ اس کا محبوب اس کے قریب ہوتا ہے۔

(۲۳) وَبَيْضَةُ خَيْدُرٍ لَا يُرَامُ خِبَاءُهَا تَمَتَّعْتُ مِنْ لَهْوٍ بِهَا غَيْرَ مُعْجَلٍ تَجَمُّمًا: اور بہت سی پردہ نشین عورتیں ہیں جن کے خیمہ کا (بھی) قصد نہیں کیا جاسکتا۔ میں نے بہت دیر ان کی دل لگی سے فائدہ اٹھایا۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (وَأَوْتُ) رُبُّ کے معنی میں ہے (بَيْضَةُ) خود، باعصمت گوری یعنی سفید عورت، انڈا، انڈے جیسی سو جن (الْخَيْدُرُ) ہر وہ چیز جو چھپا لے جیسے گھر، پردہ، خاتون کی خلوت گاہ، یہاں "بَيْضَةُ خَيْدُرٍ" کا معنی کرینگے۔ خوبصورت پردہ نشین عورتیں۔ (لَا يُرَامُ) قصد نہیں کیا جاتا (خِبَاءُ) پشم یا دون یا بالوں کا خیمہ جو دو یا تین ستونوں پر لگایا جاتا ہے۔ جَمْعُ: أَحْبَبْتُ۔ یہ اصل

میں اُحْبِسْتُمْ تھا۔ تخفیف کے لئے ہمزہ کی تسہیل کر دی گئی۔ (تَمَتَّعْتُ) میں نے فائدہ اٹھایا۔ (لَهْوًا) لہو سے بمعنی کسی چیز سے کھیلنا، دل بہلانا، تفریح کرنا، مانوس اور فریفتہ ہونا۔

تَشْبِیْح: یہ ہے کہ بہت سی حسین و جمیل اور پردہ نشین عورتیں ایسی بھی ہیں کہ جن کے خیموں کے پاس سے گزر جانے کی کسی کو ہمت نہیں ہوتی تو میں ایسی عورتوں سے بھی دل لگی کی ہے اور ان سے اپنے دل کو بہلایا ہے۔

(۲۴) تَجَاوَزْتُ أَحْرَاسًا إِلَيْهَا وَمَعَشَرًا عَلَى حِرَاصًا لَوْ يُسْرُونَ مَقْتَلِي تَرْجَمًا: ایسے نگہبانوں اور قبیلہ سے بچ کر اس تک جا پہنچا جو میرے متعلق اس کے خواہشمند تھے کہ کاش وہ پوشیدہ طور سے مجھ کو قتل کر ڈالیں۔

حَلّٰی عِبَارَات: (تَجَاوَزْتُ) تَجَاوَزْ مصدر سے واحد متکلم کا صیغہ ہے بمعنی گزر جانا (أَحْرَاسًا) نگہبان، محافظ۔ حَرَسَ، يَحْرُسُ حَرَسًا سے حفاظت کرنا، نگہبانی کرنا، اسی سے اسم فاعل۔ حَارِسٌ حفاظت کرنے والا، نگہبانی کرنے والا۔ (مَعَشَرًا) گروہ، جماعت، ایک طرز کے لوگ جن کے مشاغل و احوال ایک جیسے ہو، جمع: مَعَاشِرُ (حِرَاصًا) حَرِیصٌ کی جمع بمعنی حرص کرنا۔ لالچ، بدنیتی (يُسْرُونَ) باب افعال مصدر اسرار سے پوشیدہ رکھنا، خفیہ رکھنا۔ (مَقْتَلِي) مصدر میسعی بمعنی قتل کرنا۔

تَشْبِیْح: شاعر اپنی بہادری کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ان پردہ نشین عورتوں کی حفاظت ایسے بہادر محافظ اور نگہبان کرتے ہیں جو مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں لیکن میں پھر بھی ایسے محافظوں سے نکل کر ان تک جا پہنچتا ہوں اور پوشیدہ طور پر قتل کی تمنا اس لئے کرتے ہیں کہ یہ شہزادہ تھا جس کو علی الاعلان نہیں قتل کیا جاسکتا تھا۔

(۲۵) إِذَا مَا الثَّرِيَّا فِي السَّمَاءِ تَعَرَّضْتُ تَعَرُّضَ اثْنَاءِ الْوِشَاحِ الْمُفَصَّلِ تَرْجَمًا: (میں ان کے پاس ایسے وقت پہنچا) جب کہ ثریا کے کنارے آسمان پر اس طرح ظاہر ہو گئے تھے جیسے کہ (تھوڑے تھوڑے) فصل سے ہر وہ ہوئے موتیوں کے ہار کے کنارے۔

حَلّٰی عِبَارَات: (إِذَا مَا) میں إِذَا حرف شرط اور مازاندہ ہے (ثَرِيَّا) چند ستاروں کے مجموعہ کو عربی زبان میں ثریا اور اردو میں ہریریاں کہتے ہیں۔ (۲) جھاڑ فانوس جو زینت کے لئے اویزاں کیا جاتا ہے۔ (تَعَرَّضْتُ) باب تفعّل مصدر تَعَرُّضٌ سے بمعنی ظاہر ہونا (اثْنَاءِ) ثنی کی جمع: بمعنی لڑی (وِشَاحِ) بمعنی دوڑ کیوں کا جو ہری ہار، جواہرات سے آراستہ وہ پیٹی جسے عورت کو کھ سے گزار کر کندھے پر ڈالتی ہے۔ جمع: وَشَحٌّ وَوَشَائِحُ (المُفَصَّلِ) وہ ہار جس کے ہر دو مہروں کے درمیان الگ قسم کا مہرہ ہو۔

تَشْبِیْح: وِشَاحِ مفصل سے وہ ہار مراد ہے جس میں آبدار موتیوں کے درمیان سیاہ پوتھ کے دانے پروئے گئے ہوں۔ ثریا کی تشبیہ ایسے ہار سے نہایت لطیف ہے کیونکہ ان چھوٹے چھوٹے ستاروں کے درمیان تاریکی حائل ہوتی ہے۔

(۲۶) فَجِئْتُ وَقَدْ نَضْتُ لِنَوْمٍ ثِيَابَهَا لَدَ السُّرِّ إِلَّا لِبَسَةَ الْمُتَفَصِّلِ
ترجمہ: میں اس کے پاس ایسے وقت میں پہنچا جب کہ وہ چلن کے پاس جامہ خواب کے علاوہ سونے کیلئے اپنے سب کپڑے نکال چکی تھی۔

حَلَّ عِبَارَت: (جِئْتُ) جَاء، یجیی سے واحد متکلم، انا (نَضْتُ) نَضَوُا سے صیغہ واحد مونث غائب بمعنی کپڑے اتار کر ڈال دینا۔ (لِبَسَةُ) با کے کسرہ کے ساتھ بمعنی لباس، پہننے کا انداز و طریقہ، (مُتَفَصِّلُ) اسم فاعل باب تَفَعَّل سے مصدر تَفَصَّلُ بمعنی زائد بِسْكَ المتفضل کا مرادی معنی ہوگا۔ شب خوابی کا لباس۔
تَشْرِیح: یعنی جب میں رات ڈھلے چھپتے چھپاتے اپنی محبوبہ کے پاس پہنچا تو وہ چلن کے پاس میرے انتظار میں تھی اور کپڑے محض اہل قبیلہ کو یہ بتانے کے واسطے اتار دیئے تھے کہ سونے کا ارادہ کر رہی ہے۔

(۲۷) فَقَالَتْ: يَمِينُ اللَّهِ مَالِكُ حِيلَةٍ وَمَا اِنْ اَرَكِي عَنْكَ الْغَوَايَةَ تَنْجَلِي
ترجمہ: تو وہ بولی خدا کی قسم تیرے لئے اب کوئی عذر نہیں ہے اور میں نہیں خیال کرتی کہ تجھ سے یہ (عشق کی) گمراہی زائل ہو جائیگی۔
حَلَّ عِبَارَت: (حِيلَةٍ) اپنے کاموں میں حیلہ اور تدبیر سے کام لینا (غَوَايَةَ) از باب صَرَب بمعنی گمراہ ہونا، گمراہی میں آگے بڑھنا۔ اس سے مراد عشق کی گمراہی ہے۔ جمع: غَوَاةٌ (تَنْجَلِي) مصدر اِنْجَلَاءُ سے دور ہونا۔

تَشْرِیح: مَالِكُ حِيلَةٍ کا ایک یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ اب میرے پاس تجھے ملانے کا کوئی حیلہ اور بہانہ نہیں ہے۔ کیونکہ تو اتنے خطرے مول لیکر یہاں پہنچ گیا اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ اگر تو اس وقت یہاں گرفتار ہو گیا اور اہل قبیلہ جاگ اٹھے تو اپنے یہاں آنے کا یا بچنے کا حیلہ و تدبیر نہیں کر سکے گا۔ یہ شعر شاعر کے بہترین اشعار میں سے سمجھا گیا ہے۔ اس قصیدہ میں بھی اس کی نظیر نہیں۔

(۲۸) خَرَجْتُ بِهَا أَهْمِي تَجُرُّ وَرَاءَنَا عَلَى آثَرَيْنَا ذَيْلُ مِرْطٍ مُرَحَّلٍ
ترجمہ: میں اس کو ایسے حال میں لے کر نکلا کہ وہ چل رہی تھی اور ہم دونوں کے نشانات (قدم) پر ہمارے پیچھے منقش چادر کے دامن کو کھینچ رہی تھی۔

حَلَّ عِبَارَت: (أَهْمِي) مَهْمِي، يَمْشِي، مَشِيًا سے واحد متکلم بمعنی چلنا، ارادے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا۔ (تَجُرُّ) جَرَّ، يَجُرُّ، جَرًّا سے جَرَّ الشئ بمعنی کھینچنا، گھسینا (آثَرُ) بمعنی قدم کے نشانات، جمع: آثَارُ (ذَيْلُ) ذُم، ہر چیز کا آخری حصہ، کنارہ، کپڑے کا دامن اور یہی مراد ہے، جمع: اَذْيَالٌ و ذُيُولٌ (مِرْطٌ) اون یا ریشم کی چادر جو کرتے کی جگہ اوڑھی جاتی ہے۔ خاص طور پر عورتیں استعمال کرتی ہیں۔ جمع: مِرْطُوطٌ (مُرَحَّلٌ) منقش: یعنی وہ کپڑا جس پر کجاووں کی تصویریں ہو۔

تَشْرِیح: یعنی وہ محبوبہ اپنی چادر کے پلوں کو زمین پر گھسیٹتی ہوئی چل رہی تھی تاکہ کوئی ہمارے پیروں کے نشانات سے پتہ نہ لگا لے۔ اس لئے کہ عرب علم قافیہ میں کمال رکھتے تھے۔

(۲۹) فَلَمَّا اجْزْنَا سَاحَةَ الْحَيِّ وَانْتَحَىٰ بِنَابِطُنْ خَبْتِ ذِي حَقَافٍ عَقَقْلٍ

ترجمہ: پس جب ہم قوم کی آبادی سے نکل گئے اور ایک وسیع ریگستان کے درمیان میں جو ٹیلوں والا تھا پہنچے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (اجزنا) مصدر اجازة سے بمعنی بڑھ جانا (ساحۃ) صحن، آبادی، جمع: ساحات (الحي) بمعنی قبیلہ، محلہ، جمع: احياء (انتحى) باب اتعال سے مصدر افتحاء بمعنی قرار پکڑنا ٹھہرنا۔ (بطن) پیٹ، ہر چیز کا اندرونی حصہ، مراد اس سے زمین کا وہ پست حصہ جس کے چاروں طرف اونچائی ہو۔ جمع ابطن و بطن و بطنان (الخبت) من الارض بمعنی پست و کشادہ زمین، نشیبی زمین جس میں ریت ہو، جمع: خبوت و اخبات (حقاف) مفرد حقف بمعنی خم دار اور لمبا ریت کا سلسلہ جمع: اخفاف وحقوف "ذی حفاف" کا معنی ہوگا ٹیلوں والا (عققل) (۱) وسیع و عریض وادی (۲) تہ بہ تہ ریت کا ٹیلہ۔

تثنیج: یہ ہے کہ میں رات کو اپنی محبوبہ کے پاس پہنچا اور محافظوں یعنی پہریداروں اور قبیلہ کے لوگوں کی آنکھوں سے بچ کر ہم قوم کی آبادی سے دور ایسی جگہ آ گئے۔ جو ہموار اور نشیبی زمین تھی جس کے چاروں طرف ریت کے اونچے اونچے ٹیلے تھے۔ یعنی وہاں ہمیں کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

(۳۰) هَصْرْتُ بِفُودَيَّ رَأْسَهَا فَمَا يَكْتُ عَلَى هَضِيمُ الْكُشْحِ رِيًّا الْمُخْلَخِلِ

ترجمہ: تو میں نے اس کی دو زلفوں کے ذریعہ (اس کو اپنی طرف) جھکایا۔ چنانچہ وہ باریک کر، گداز پنڈلی والی (معشوقہ) میری طرف جھک آئی۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (هَصْرْتُ) هَصْرٌ، يَهْصِرُ، هَصْرًا وَهَصُورًا سے واحد تنکلم بمعنی نرم شاخ کا موڑنا، جھکانا۔ (فودئ) تنسیہ مفرد فود بمعنی کپٹی کے بال یہ دونوں کانوں کے پاس ہوتے ہیں، گندھی ہوئی زلفیں، جمع: افواد (هَضِيمُ) پتلی، باریک۔ هَضِمٌ، يَهْضُمُ، هَضْمًا سے پتلی کر اور نازک کوکھ والا ہونا۔ (الکشح) بمعنی کر، پہلو، کوکھ اور پسلیوں کے درمیان کی جگہ، جمع: کشوح (ریا) موٹی، تازہ، خوشگوار (مُخْلَخِلِ) پنڈلی، پنڈلی کا وہ حصہ جس پر پازیب پہنتے ہیں۔

تثنیج: شاعر کہتا ہے کہ میں نے اس کی دونوں زلفوں کے ذریعہ اس محبوبہ کو اپنی طرف جھکایا تو وہ بلا عذر میری طرف کھج آئی۔ باریک کر اور گداز پنڈلی ہونا عورت کی بہترین خوبیوں میں ہے۔

(۳۱) مَهْفَهْفُهُ بَيْضَاءُ غَيْرُ مُفَاضَةٍ تَرَائِبُهَا مَصْقُولَةٌ كَالسَّجْنَجِلِ

ترجمہ: وہ معشوقہ نازک کر، خوب رو، سٹے ہوئے بدن کی ہے اس کا سینہ آئینہ کی طرح درخشان ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (مَهْفَهْفُهُ) پتلی کر والی، پتلا دلا، چھریے بدن کا (بَيْضَاءُ) سفید رنگ والی (مُفَاضَةٍ) ڈھیلے گوشت والی (تَرَائِبُ) تریبۃ کی جمع ہے بمعنی سینہ کا بالائی حصہ، سینہ کی ہڈی، (مَصْقُولَةٌ) اسم مفعول بمعنی چپکایا ہوا، چکنا (سَجْنَجِلِ) آئینہ، سونا، چاندی کے ڈھلے ہوئے ٹکڑے (رومی لفظ ہے اور مغرب ہے)

تَشْبِیْہَاتُ: یہ ہے کہ عاشق اپنی معشوقہ کے بدن میں پائے جانے والے حسن کی خوبیوں اور لوازم حسن کو ثابت کرتا ہے اور تَرَائِبُ کو بلفظ جمع لانے سے مقصود سینہ کے وسعت کی طرف اشارہ کرنا ہے۔

(۳۲) کِبْکُرِ الْمُقَانَاةِ الْبِیَاضِ بِصُفْرَةٍ غَذَاهَا نَوِیْرُ الْمَاءِ غَیْرُ الْمُحَلَّلِ
ترجمہ: وہ اس موتی کی طرح ہے۔ جس میں زردی اور سفیدی ملی ہوئی ہو جس کو (ایسے) صاف پانی سے سیراب کیا ہو جس پر لوگ نہ اترے ہوں۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (بکُر) اچھوتا کام جس کی نظیر نہ گزری ہو۔ نایاب چیز، اس سے مراد وہ موتی ہے جس میں سوراخ نہ کیا ہو (المُقَانَاةُ) بمعنی مخلوط کہتے ہیں ”قَلْنِ الشَّيْءِ الشَّيْءُ“ ایک چیز کا دوسرے میں ملنا (صُفْرَةٌ) زردی (غَذَا) مصدر غَذُو سے پرورش کرنا، مرادی معنی سیراب کرنا (نَوِیْرُ) صاف و شفاف پانی جو آبِ پاشی کیلئے مفید ہو (مُحَلَّلُ) وہ جگہ جہاں لوگ بکثرت قیام کرتے ہو۔

تَشْبِیْہَاتُ: چونکہ عورتوں میں سفید رنگ جو زردی کی طرف مائل ہو زیادہ پسند ہے۔ اس وجہ سے محبوبہ کو ایسے موتی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ”نَمِیرُ الْمَاءِ غَیْرُ مُحَلَّلِ“ کی تخصیص اس بنا پر ہے کہ رنگ کی خوبی میں صاف پانی کو بہت زیادہ دخل ہے اگر گدلا پانی لیا جائے تو رنگ نہیں نکھرتا۔

(۳۳) تَصُدُّوْا وَتُبْدِیْ عَنْ اُسْبُلٍ وَتَقْیِ بِسَاظِرَةٍ مِنْ وَحْشٍ وَجُرَّةٍ مَطْفِلٍ
ترجمہ: وہ اغراض کرتی ہے اور ایک دراز رخسار ظاہر کرتی ہے اور مقام وجرہ کے بچہ والے وحشی (ہرن) کی آنکھ کے ذریعے جیتی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (تَصُدُّوْا) صَدَّ وَا سے واحد مَوْثُ غَائِبِ بمعنی اغراض کرنا۔ (تُبْدِیْ) باب افعال مصدر اَبْدَاءُ سے بمعنی ظاہر کرنا (اُسْبُلُ) نرم، چمکنا، ہموار مراد دراز رخسار (تَقْیِ) باب افعال مصدر اِتَّقَاءُ سے بچنا۔ (سَاظِرَةٌ) بمعنی دیکھنے والی۔ مراد آنکھ۔ جمع: نَظَارٌ وَاوَجُرَّةُ) ایک وادی کا نام ہے۔ (مَطْفِلُ) بچہ والی عورت یا جانور مادہ جمع مَطَافِلُ۔

تَشْبِیْہَاتُ: جب وہ ہم سے روگردانی کرتی ہے تو اس کا ایک حسین و جمیل نرم اور ہموار رخسار ہمارے سامنے ہوتا ہے۔ لیکن وہ اپنی مست نگاہوں کے ذریعے ہمیں محو حیرت بنا کر اپنے دیدار سے محروم کر دیتی ہے۔ معشوقہ کی مست نگاہوں کو مقام وجرہ کے وحشی ہرن کی آنکھ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ وجرہ کے ہرن عموماً حسین ہوتے ہیں اور بڑی آنکھوں والی ہوتی ہیں اور پھر جب کہ ہرن بچہ والی ہو اور اپنے بچہ کو دیکھے تو اس کی آنکھ میں ایک خاص کیفیت محسوس ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے شاعر نے ان قیودات کا اضافہ کیا ہے۔ اسی مضمون کو ایک اردو کے شاعر نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

اونٹیلی آنکھ والے تیری آنکھیں دیکھ کر
خود بتا دے اس بھری محفل میں کس کو ہوش ہے

(۳۴) وَجَيْدٌ كَجَيْدِ الرَّثْمِ لَيْسَ بِفَاحِشٍ إِذْ هِيَ نَصَّتُهُ وَلَا بِمُعْطَلٍ تَرْجَمَتُ: اور ایک گردن (کو ظاہر کرتی ہے) جو گردن آہو کی مثل ہے جب کہ وہ اس کو بلند کرے تو لمبی (بے ڈول) اور بے زیور نہیں ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (جید) گردن، گردن کا اگلا حصہ جہاں ہار پہنا جاتا ہے۔ جمع: أَجْيَادُ وَجِيُودٌ (الرثم) سفید ہرن، ہرن کا بچہ، جمع: أَرَامٌ وَ أَرَامٌ (مؤنث) (الرثمة) بمعنی ہرنی، حسین و جمیل عورت کو حسن و نزاکت میں اس سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ (فاحش) مذموم، بد صورت، بد برا، وغیرہ معنوں میں مستعمل ہے۔ (نصت) از باب نصر سے نصاً مصدر بمعنی اوپر اٹھانا، ظاہر کرنا، نمایاں کرنا۔ نصت الطیبة جیدھا“ ہرنی نے اپنی گردن اوپر اٹھائی۔ (مُعْطَلٌ) مُعْطَلٌ بمعنی عَادَةً بے زیور ہونے والی عورت۔

تَشْرِيحٌ: ہرن کی گردن کے ساتھ محبوبہ کی گردن کو تشبیہ دینے سے جوشہ پیدا ہوتا تھا۔ اس کو ”لیس بفاحش“ اور ”لا بمعطل“ کے ذریعہ سے دور کر دیا۔ یعنی میری محبوبہ کی گردن مناسب درازی اور زیور سے مزین ہے۔

(۳۵) وَفَرْعٌ يَزِينُ الْمُتَنُّ أَسْوَدَ فَاحِمٍ أَيْبُ كَقِنُو النَخْلَةِ الْمُتَعَثِّكِلِ تَرْجَمَتُ: اور ایسے بال جو کر کو زینت دیتے ہیں۔ سخت سیاہ ہیں۔ اتنے گھنے ہیں جیسے پھلدار کھجور کا خوشہ۔ حَلَّ عِبَارَتٌ: (فروع) بمعنی پورے بال، بال، جمع فُرُوعٌ، فِرْعٌ، يَقْرَعُ فُرْعًا، بہت بالوں والا ہونا۔ (يَزِينُ) زَانٌ، يَزِينُ، زِينًا سے سجانا، آراستہ کرنا، حسین و خوبصورت بنانا۔ (مُتَنُّ) بمعنی کمر، پیٹھ (مذکر و مؤنث دونوں کیلئے) جمع: مُتَنٌّ وَ مُتُونٌ (فاحم) شدید سیاہ، سیاہ فام (أَيْبُ) (أَيْبُ) وَ اَيُّ اَيُّ الشَّعْرِ، گھنا اور لمبا ہونا، جمع اَيَّاتُ (قِنُو) قاف کے کسرہ کے ساتھ بمعنی پختہ کھجور سے بھرا ہوا کچھا، جمع أَقْنَاءُ وَ قِنَوَانٌ، قرآن پاک میں ہے۔ ”وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنَوَانٌ دَانِيَةٌ“ خوشہ (مُتَعَثِّكِلٌ) گتھا ہوا، کھجوروں یا انگوروں کا کچھا۔

تَشْرِيحٌ: شاعر ان اشعار میں اپنی محبوبہ کے بالوں کی تین صفتیں بیان کی ہے اور بالوں میں یہ تین صفتیں نہایت حسن افزا ہوتی ہیں اور وہ تین صفتیں یہ ہیں بالوں کا دراز ہونا، سیاہ ہونا اور گھنے ہونا۔

(۳۶) غَدَائِرُهُ مُسْتَشْزِرَاتٌ إِلَى الْعُلَا تَضِلُّ الْعُقَاصُ فِي مُثْنَى وَ مُرْسَلٍ تَرْجَمَتُ: اس کی مینڈھیاں اوپر کو چڑھی ہوئی ہیں۔ جوڑا گندے ہوئے اور چھوٹے ہوئے بالوں میں غائب ہو جاتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (غداير) غَدِيرَةٌ کی جمع بمعنی بالوں کا جوڑا، گندھے ہوئے بال یا چٹیا (مُسْتَشْزِرَات) باب استعفال سے مصدر اِسْتَشْزَرَ۔ اسم فاعل، لازم او متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے بمعنی اٹھنا (تَضِلُّ) ضَلَّ، يَضِلُّ، ضَلَّ وَ ضَلَالًا وَ ضَلَالَةً سے پوشیدہ ہونا، غائب ہو جانا (عُقَاصُ) عَقَصَ، يَقْصُ، عَقَصًا سے بالوں کی چوٹی بنانا، بالوں کو گوندھنا،

بالوں کو سر کے اوپر اکٹھا کر کے باندھنا۔ (مُوسِل) اگلے حصے کے لمبے اور گھنے بال۔

تَشْرِیْح: عورتیں عموماً بالوں کو تین حصوں میں منقسم کرتی ہیں۔ سر کے اگلے چھوٹے چھوٹے بالوں کو بٹ لیتی ہیں جن کو ”غدائر“ کہا جاتا ہے اور سر کے اگلے لمبے بال مرسل کہلاتے ہیں۔ پچھلے بڑے بڑے بالوں کا جوڑا باندھا جاتا ہے۔ جس کو عقیصہ کہتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ سر کے اگلے بال گندھے اور بلا گندھے۔ اس قدر کثرت سے ہیں کہ جب محبوبہ ان کو سر کے پچھلے حصہ پر ڈالتی ہے تو جوڑا غائب ہو جاتا ہے۔

(۳۷) وَكُشْحٍ لَطِيفٍ كَالْجَدِيلِ مُخَصَّرٍ وَسَاقٍ كَالنَّبُوبِ السَّقِيِّ الْمُدَلِّلِ
تَرْجَمَةٌ: اور ایسی نازک کر جو (شتر) کی مہار کی طرح ہے اور پنڈلی جو نرم اور تر بانسی کی پوری کی طرح ہے (دکھاتی ہے)۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (کُشْحٍ) پہلو، کوکھ اور پسلیوں کے درمیان کی جگہ، کر جمع: كُشُوحٌ (لَطِيفٌ) نازک اور پیاری (جَدِيلٌ) چمڑے کی بنی ہوئی لگام، اون کی بنی ہوئی لگام، جمع: جُدُلٌ (مُخَصَّرٌ) باریک کروالا (سَاقٍ) پنڈلی (النَّبُوبُ) پوری، تلکی، پائپ، نے جمع: اَنَابِيبٌ۔ (السَّقِيُّ) فَعِيلٌ کے وزن پر مفعول کے معنی میں ہے۔ سیراب کیا ہوا۔ (مُدَلِّلٌ) ہموار۔
تَشْرِیْح: محبوبہ کی کر کو مہار شتر اور پنڈلی کو سبز و شاداب نے یا گنے سے تشبیہ دی ہے جو عرب کے ذوق کے موافق نہایت خوب ہے۔

(۳۸) وَتُضْجِي فَيُثِّتُ الْمِسْكُ فَوْقَ فِرَاشِهَا نَوْمُ الضَّحْلِ لَمْ تَنْتَطِقْ عَنْ تَفَضُّلِ
تَرْجَمَةٌ: وہ (سوتے سوتے) دن پڑھا دیتی ہے۔ در آنحالیکہ مشک کے ٹکڑے اس کے بستر پر پڑے ہوتے ہیں۔ چاشت کے وقت تک خوب سونے والی ہے اور اس نے (کام دھندے کیلئے) معمولی کپڑے پہننے کے بعد پٹکا نہیں باندھا۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (تُضْجِي) باب افعال سے مصدر اِضْجَاءُ بمعنی نصف النہار کا قریبی وقت ہونا۔ یہاں چاشت کے وقت تک سونے کا بیان ہے۔ (فَيُثِّتُ) الْفَتْوُثُ بمعنی گر کر ریزہ ریزہ ہو جانے والی چیز۔ (نَوْمُ الضَّحْلِ) بمعنی خوب سونے والی چاشت کے وقت تک۔ جب فاعل کا صیغہ فاعل کے معنی میں ہو تو پھر یہ مؤنث مذکر دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسا کہ یہاں نَوْمٌ میں ہے تائید کی ضرورت نہیں رہی۔ (تَنْتَطِقُ) باب افعال سے مصدر اِنْتِطَاقٌ بمعنی تَلَاقٌ پہننا اور نَطَاقٌ کہتے ہیں۔ کر پر باندھی جانے والی پٹی یا پٹکا کو۔ پٹکا یا پٹی جسے کام کرنے والی عورت کام کرتے وقت چستی کیلئے کر پر باندھ لیتی ہے۔ (تَفَضُّلٌ) کام کاج کا معمولی کپڑا پہننا۔

تَشْرِیْح: یہ ہے کہ زیادہ دیر تک سوتے رہنا یہ بھی ایک ریاست کی شان ہے۔ مشک کے ریزوں کا بستر پر ہونا ناز و نعمت میں زندگی گزارنے کی علامت ہے اور آخری مصرعے میں بھی اسی کا اثبات مقصود ہے کیونکہ میلے لباس پر پٹکا خدام باندھتے ہیں نہ کہ مخدوم۔

(۳۹) وَتَعْطُوْ بِرْخُصٍ غَیْرِ شَنْنٍ کَاثَہُ اَسَارِیْعُ ظَبْیٍ اَوْ مَسَاوِیْکُ اِسْحَلِ
 تَرْجَمَہ: وہ ایسی نرم و نازک (انگلیوں) سے (چیزیں) پکڑتی ہے گویا کہ وہ (انگلیاں) مقامِ ظبی کے کپڑوں یا اَحْل (درخت) کی مسواکیں ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (تَعْطُوْ) پکڑتی ہے (رَخُصْ) نرم و نازک، ہناتِ رَخُصْ، نازک انگلیاں۔ غُصْنُ رَخُصْ۔ تروتازہ شاخ (شَنْنُ) موٹا، کھردرا۔ ”رَجُلٌ شَنْنُ الْأَصَابِعِ“ موٹی اور کھردری انگلیوں والا۔ (اَسَارِیْعُ) اُسْرُوْع کی جمع ہے بمعنی سرخ سر کے سفید کیڑے جن سے عورتوں کی انگلیوں کو تشبیہ دی جاتی ہے۔ (مَسَاوِیْکُ) مسواک کی جمع ہے۔ (اِسْحَلُ) وہ درخت جس کی مسواک بنائی جاتی ہے۔

تَشْرِیْح: اس شعر میں امرؤ القیس اپنی محبوبہ کی انگلیوں کو مقامِ ظبی کے کیڑوں سے تشبیہ دی۔ جن کے سر سرخ اور بقیہ جسم سفید ہوتا ہے اور اَحْل کی مسواکوں کو بھی نعمت و نرمی میں ان کا شبہ بہ قرار دیا۔ گویا کہ اپنی معشوقہ کی انگلیوں کی مختلف انداز میں تعریف کی ہے۔

(۴۰) تُضِیُّ الظَّلَامُ بِالْعِشِیِّ کَاثَہَا مَنَارَةُ مُمَسِّی زَاهِبٍ مُتَبَلِّلٍ
 تَرْجَمَہ: (حسین چہرے کے ذریعے) شام کے وقت تاریکی کو روشن کر دیتی ہے گویا کہ وہ تارک الدنیا راہب کا شام کا چراغ ہے۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (تُضِیُّ) اَضَاء سے روشن کرنا جیسا کہ قرآن پاک میں ہے۔ ”یَکَادُ زَیْطُہَا یُضِیُّ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ“ قریب ہے اس کا تیل کہ روشن ہو جائے اگرچہ نہ لگی ہو اس میں آگ، (ظَلَامٌ) ظُلْمَۃ کی جمع بمعنی تاریکی (عِشَاءُ) عِشِی سے رات (مَنَارَۃ) مَنَآئِرُ و مَنَآوِرُ کی جمع ہیں۔ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں پر چراغ جلایا جاتا ہے لیکن یہاں مرادی معنی چراغ ہے۔ (زَاهِبٌ) اسم فاعل بمعنی خدا سے ڈرنے والا۔ مراد عیسائی عابد، جمع: رَهَبَانٌ (مُتَبَلِّلٌ) تَبَلَّلٌ مصدر باب تَفَعَّلٌ سے تارک دنیا۔

تَشْرِیْح: اس زمانے میں راہب لوگ رات کے وقت کسی بلند جگہ پر آگ روشن کر دیتے تھے تاکہ گم گشتہ راہ مسافروں کی رہنمائی ہو۔ شاعر اپنی محبوبہ کے چہرے کی خوبصورتی کو اس چراغ سے تشبیہ دی ہے۔

(۴۱) اِلٰی مِثْلِہَا یَرْتُو الْحَلِیْمُ صَبَابَہُ اِذَا مَا اِسْبَکَرَتْ بَیْنَ دِرْعٍ وَ مَجْوَلٍ
 تَرْجَمَہ: اس جیسی محبوبہ کی طرف بردبار (انسان) بھی عشق کی وجہ سے نظر جما کر دیکھتا ہے جبکہ وہ قیص پہننے والی (عورتوں) اور کرتی پہننے والی (بچیوں) کے درمیان کھڑی ہو۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (یَرْتُو) دُرُوْا و دُرُوْا سے ٹھٹھکی باندھنا، لگا تار دیکھنا (حَلِیْمٌ) بردبار شخص دانش مند جمع: حُلَمَاءُ

(حَبَابَةُ) شورش عشق (اَسْبَكْرَت) باب استعمال سے مصدر اَسْبَكْرَا بمعنی سیدھا کھڑا ہونا۔ (وَرَعٌ) معنی ذرہ (مونث اور مذکر دونوں کیلئے) عورت کی قیص جمع: اَكْوَعٌ (مَجْوُولٌ) گھریلو گرتا۔ جیسا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ہے۔ ”كَانَ النَّبِيُّ إِذَا دَخَلَ عَلَيْنَا لَيْسَ يَجُولُ“ جمع: مَجَاوِلٌ۔ بریزر، سینہ بند، بلاغت کے قریب لڑکیاں استعمال کرتی ہیں۔ ان تمام معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

تَشْبِیْہَاتُ: محبوبہ کا حسن و جمال اتنا تقویٰ شکن ہے کہ عقلمند سے عقلمند انسان بھی اس کو دیکھ کر محو تماشا ہو جاتا ہے۔ ثانی مصرعہ کی غرض یہ ہے کہ محبوبہ کا سن موزوں و متوسط ہے۔ نہ کامل السن عورتوں کی صف میں داخل ہے اور نہ بالغ بچیوں کی، بلکہ اس کی ابھرتی جوانی ہے۔ اسی مضمون کو ایک ہندی شاعر بیان کرتا ہے۔

کون رکھتا ہے بھلا ایسا جگر دیکھیں تو
یار ہو سامنے دیکھے نہ ادھر دیکھیں تو

(۲۲) تَسَلَّتْ عَمَائَاثُ الرِّجَالِ عَنِ الصَّبَا وَلَيْسَ فُؤَادِي عَنْ هَوَاكَ بِمُنْسَلٍ
تَرْجَمَتُ: لوگوں کی نوخیز عمر کی (عاشقانہ) گمراہیاں زائل ہو گئیں (مگر اے محبوبہ!) میرا دل تیری محبت سے جدا ہونے والا نہیں ہے۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (تَسَلَّتْ) بمعنی دور ہونا، زائل ہونا (عَمَائَاثُ) جمع ہے، بمعنی گمراہی (عَنْ) بعد کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (هَوَا) محبت عشق (مُنْسَلٌ) جدا ہونے والا۔

تَشْبِیْہَاتُ: اس شعر میں شاعر محبت عشق میں اپنی مستقل مزاجی کو بیان کر رہا ہے۔ اس کو ایک ہندی شاعر نے یوں بیان کیا ہے۔

مر کر بھی ہمارا دل بے تاب نہ ٹھہرا
کشتہ بھی ہوا تپہ یہ سیما نہ ٹھہرا

(۲۳) الْأَرْبُ خَصْمٌ فِيمَكَ الْوَلَى رَدَدْتُهٖ نَصِيحٌ عَلَى تَعْدَالِهِ غَيْرُ مُؤْتَلٍ
تَرْجَمَتُ: سن! تیرے (عشق کے) معاملے میں بہت سے مخالف سخت جھگڑا اپنی ملامت گری میں خیر خواہ (بننے والے) اور کوتاہی نہ کرنے والے (ایسے ہیں کہ) میں نے ان کو (ناکام) واپس لوٹا دیا (اور ان کی ایک نہ سنی)

حَلَّ عِبَارَتِ: (خَصْمٌ) بمعنی مقابل، مخالف، جھگڑالو (شنیہ، جمع اور مؤنث کیلئے بھی مستعمل ہے، قرآن پاک میں ہے ”وَهَلْ آتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسُوْرُو الْمَحْوْرَابَ“ کبھی شنیہ اور جمع بنا کر بھی استعمال کرتے ہیں جیسے کہ قرآن پاک میں ہے۔ ”هٰذَا خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهٖمْ“ جمع: خَصُومٌ (الْوَلَى) ناقابل شکست، بہت جھگڑالو (رَدَدْتُهٖ) واحد متکلم کا صیغہ رَدَّ، يَرُدُّ، رَدًّا سے لوٹا دینا۔ (نَصِيحٌ) النصيحة، بمعنی خیر خواہ، جمع: نَصَائِحُ (تَعْدَالُ) بمعنی ملامت گری، عَدْلٌ، يَعْدُلُ، عَدْلًا و عَدْلًا، و تَعْدَالًا سے ملامت کرنا۔ هُوَ عَادِلٌ جمع: عَدْلٌ (مُؤْتَلٍ) از باب افتعال مصدر اِتْلَاءُ سے اسم فاعل

بمعنی کوتاہی کرنے والا۔

تَنْبِيْهِاتُ: اے محبوبہ! بہت سے جھگڑاوار پر خلوص نصیحت کے ذریعے مجھے تیری محبت سے باز آجانے کی تلقین کرنے والوں کو میں نے ناکام لوٹا دیا اور ان کی بات کو نہیں مانا۔ گویا کہ اپنے عشق کا استحکام جتا کر محبوبہ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتا ہے۔

(۴۴) **وَلَيْلٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ مُرَخِّ سُدُوْلُهُ** **عَلَىٰ بِأَنْوَاعِ الْهُمُومِ لَيْتَلِي**
تَرْجُمَةٌ: اور بہت سی موج دریا کی طرح (خوفناک) راتیں ہیں جنہوں نے اپنے پردے طرح طرح کے غموں سمیت میرے اوپر چھوڑ دیئے تاکہ وہ مجھے آزمائیں۔

حَالِ عِبَارَاتٍ: (واو) بمعنی رُبّ یعنی بہت سی (المَوْج) پانی لہر، جمع اَمْوَاج (ارْخَى) باب افعال سے مصدر اِرْخَاءٌ صیغہ واحد مذکر بمعنی لٹکانا، نیچے چھوڑ دینا۔ (سُدُوْلٌ) واسْدَالٌ جمع سُدُل کی بمعنی پردہ کہتے ہیں۔ "ارْخَى اللَّيْلُ سُدُوْلَهُ" تاریکی نے شدت اختیار کر لی یعنی پوری طرح پھیل گئی۔ (اَنْوَاعٌ) نَوْع کی جمع بمعنی مختلف، طرح طرح۔ (الْهُمُومُ) هَمٌّ کی جمع بمعنی غم (لَيْتَلِي) تاکہ مجھے آزمائیں۔

تَنْبِيْهِاتُ: یعنی اپنی محبوبہ سے کہ تمہاری محبت میں مجھے کئی مرتبہ مختلف مصائب و آلام کے لئے آزمایا گیا، لیکن میں ہر آزمائش اور ہر امتحان میں کامیاب اور ثابت قدم رہا اور ان آزمائشوں سے کبھی دل برداشتہ نہیں ہوا۔

(۴۵) **فَقُلْتُ لَهُ لَمَّا تَمَطَّى بِصُلْبِهِ** **وَأَرْدَفَ أَعْجَازًا وَنَاءً بِكُلِّكُلٍ**
تَرْجُمَةٌ: تو میں نے اس (رات) سے اس وقت کہا جب کہ اس نے اپنی کمر دراز کی اور سرین پیچھے کو نکالے اور سیز کو ابھارا۔ (قُلْتُ کا مقولہ اگلے شعر میں ہے)

حَالِ عِبَارَاتٍ: (تَمَطَّى) ای تَمَطَّى اللَّيْلُ رات کا لمبا ہونا، دراز کی (صُلْبٌ) کمر کی ریڑھ کی ہڈی، جمع: اَصْلُبٌ وَأَصْلَابٌ (أَرْدَفَ) باب افعال مصدر اِرْدَافٌ سے بمعنی ایک چیز کو دوسری چیز کے پیچھے لانا۔ اس لئے پچھلی سواری کو ردیف کہتے ہیں۔ (أَعْجَازٌ) پچھلا حصہ، سرین (مذکر و مؤنث دونوں کیلئے) مفرد عَجْزٌ، (نَاءً) ابھارنا (كُلِّكُلٌ) بمعنی سیز جمع کَلَاكِلٌ۔

تَنْبِيْهِاتُ: شب بھر ان کی درازی کو بیان کرتا ہے۔ رات کو حیوان قرار دے کر جو حیوان کی جسم کی کیفیت انکڑائی لیتے وقت ہوتی ہے۔ رات کے لئے ثابت کی۔ کیونکہ انکڑائی لیتے وقت حیوان کے جسم میں کھچاؤ اور لمبائی بہت زیادہ پیدا ہوتی ہے۔

(۴۶) **أَلَا أَيُّهَا اللَّيْلُ الطَّوِيلُ أَلَا أَنْجَلِي** **بِصُحٍّ وَمَا الْأَصْبَاحُ مِنْكَ بِأَمْثَلٍ**
تَرْجُمَةٌ: (میں نے اس شب سے کہا) اے شب دراز صبح بن کر روشن ہو جا (پھر ہوش میں آ کر کہتا ہے) اور صبح بھی تجھ سے کچھ بہتر نہیں ہے۔

حَالِ عِبَارَاتٍ: (أَنْجَلِي) اُنْجَلَاءٌ سے ظاہر ہونا، درشن ہونا۔ (أَصْبَاحُ) صبح کا اول وقت، صبح کی روشنی، صبح صادق

(أَمْثَلُ) افضل، بہتر جمع: امثالُ

تَہذِیْلُ: غیر ذوی العقول سے خطاب کرنا عاشق کی انتہائی مدہوشی پر دال ہے۔ پھر ابتداء رات سے صبح بن جانے کی فرمائش کرتا ہے۔ پھر کہتا ہے کہ میرے صبح بھی شب بھجراں کی طرح ہے۔ جو مصائب اور تکالیف رات کی تنہائی میں میرے اوپر طاری ہیں۔ وہی مصائب شبینہ دن کو بھی موجود ہیں۔ لہذا ابے محبوب میرے لئے تیرے بغیر دن اور رات برابر ہیں۔

جسے نصیب ہو روز سیاہ میرا سا
وہ شخص دن نہ کہ رات کو تو کیونکر ہو

(۴۷) فَيَا لَكَ مِنْ لَيْلٍ كَأَنَّ نُجُومَهُ بِأَمْرٍ اسِ كَتَّانٍ إِلَيَّ صُمِّ جُنْدَلٍ
ترجمہ: اے رات تجھے پر تعجب ہے گویا کہ اس کے ستارے ٹسر (یعنی پٹ سن) کے رسوں کے ذریعے ٹھوس پتھروں سے باندھ دیئے گئے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (نُجُومُ) نجمہ کی جمع بمعنی ستارے (أَمْرٍ اسِ) و مَرَسٌ جمع مَرَسَةٍ کی بمعنی رسی (الکَتَّانُ) بمعنی سن، سن کاریشہ جس کا کپڑا بنایا جاتا ہے۔ (صُمِّ) بمعنی ٹھوس اور سخت ہونا۔ (الجُنْدَلُ) بمعنی چٹان۔ نہر کے بہاؤ کی وہ جگہ جہاں پتھر ہوتے ہیں اور پانی زور سے بہتا ہے۔ جمع: جُنْدَلٌ۔

تَہذِیْلُ: یعنی رات کی درازی کو مختلف انداز میں بیان کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ رات اتنی لمبی ہوگئی کہ ستارے اپنی جگہ سے نہیں ملتے، معلوم ہوتا ہے کہ رسی سے بندھے کھڑے ہیں، اسی وجہ سے رات لمبی ہوگئی ہے کہ صبح ہونے میں نہیں آتی۔

(۴۸) وَقَرْبَةُ أَقْوَامٍ جَعَلَتْ عَصَامَهَا عَلَى كَاهِلٍ مِّنِّي ذُلُولٍ مُرَحَّلٍ
ترجمہ: قوموں کے بہت سے ایسے مشکیزے ہیں جن کی جوتی کو میں نے اپنے مطیع اور بارکش کا ندھے پر اٹھایا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (قَرْبَةُ) چمڑے کا مشکیزہ، مٹی کی صراحی، جمع: قُرْبٌ (عَصَامُ) وہ رسی جس سے مشک کو باندھ کر اٹھایا جاتا ہے۔ جمع: عَصَمٌ (كَاهِلُ) کندھا، موٹا کندھا، کندھے اور گردن کی جڑ تک کے درمیان کا حصہ، جمع: كَوَاهِلُ (ذُلُولٌ) فرمانبردار، مطیع۔ (مُرَحَّلٌ) باب تفعیل مصدر التَّرَحُّلُ سے اسم فاعل بمعنی بوجھ اٹھانے والا اور اسم مفعول ہو تو معنی بوجھ اٹھایا ہوا۔

تَہذِیْلُ: اس شعر کے ذریعے شاعر اپنی قومی خدمات کا ذکر کر رہا ہے اور قوم کے خادم ہونے پر فخر کر رہا ہے کیونکہ قوم کا خادم ہی قوم کا سردار ہوتا ہے۔ (سید القوم خاد مهم)

(۴۹) وَوَادٍ كَجَوْفِ الْعِصْرِ قَفَرٍ قَطَعْتُهُ بِهِ الذِّئْبُ يَعْوِي كَالْخَلِيعِ الْمُعِيلِ
ترجمہ: میں نے بہت سے ایسے جنگلوں کو (سفر میں) قطع کیا جو گدھے کے پیٹ کی طرح یا حمار بن مویع کے جنگل کی طرح خالی تھے۔ ان میں بھیڑیا ہارے ہوئے کثیر العیال جوادی کی طرح رو رہا تھا۔ (اپنی جفاکشی کی تعریف کرتا ہے)۔

حَلَالٌ عِبَارَتٌ: (وادی) بمعنی وادی، ٹیلوں اور پہاڑوں کے درمیان کھلی جگہ جہاں بارش یا سیلاب کا پانی بہتا ہے، جمع: اَوْدَاءٌ وَاوَادِیۃٌ (جَوَفُ الْعِیْرِ) غالباً یہ یمن کی ایک وادی کا نام ہے جو حمار بن مویع کی ملکیت تھی۔ اس کا لقب غیر تھا اس لئے وہ وادی جوف العیر کہلاتی تھی۔ (جَوَفٌ) پیٹ، ہر چیز کا اندرونی کھوکھلا حصہ، جمع: اَجْوَافٌ (الْعِیْرُ) گدھا (قَفْرٌ) بمعنی بے آب و گیاہ زمین، ویران میدان، جمع: قَفَارٌ (ذُنْبٌ) بھیڑیا (یَعْوِی) عَوِی، یَعْوِی، عَوَاءٌ سے بمعنی بھیڑیا یا کتے کا تھو تھنی اٹھا کر مسلسل چیخنا (خَلِیْعٌ) جواری، آوارہ، بے حیا، بد چلن، جوئے میں ہار جانے والا۔ ان تمام معنوں میں مستعمل ہے۔ جمع: خُلَعَاءٌ (مُعِیْلٌ) عیالدار، کثیر العیال۔

تَشْبِیْہٌ: اس شعر میں شاعر اپنی جفاکشی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں بہت جفاکش اور بہادر ہوں۔ میں سفر کے دوران ایسے ایسے خطرناک اور خوفناک مقامات سے گزرا ہوں جو انتہائی ویران ہونے کی وجہ سے خوفناک بھیڑیوں اور دوسرے درندوں کے مسکن تھے جو ہر طرف چیختے چلاتے نظر آتے تھے۔

(۵۰) فَقُلْتُ لَهُ لَمَّا عَوِیَ اِنْ شَانَا قَلِیْلُ الْهِنِیْ اِنْ كُنْتَ لَمَّا تَمَوَّلَ تَرْجَمَةً: جب وہ بھیڑیا چلایا تو میں نے اس سے کہا ہم دونوں کی شان بے مانگی ہے بشرطیکہ تو (اب تک کبھی) تو انگر نہ ہوا ہو۔ **حَلَالٌ عِبَارَتٌ:** (عَوِی) واحد مذکر غائب بمعنی وہ چلایا، چیخا۔ (شَانٌ) بمعنی حالت، کیفیت، قرآن پاک میں ہے۔ "وَمَا تَكُونُ فِی شَانٍ" جمع شُؤْنٌ (تَمَوَّلَ) مالدار ہو جانا۔ تو انگر ہونا۔

تَشْبِیْہٌ: یعنی جب بھیڑیا نے چیخا تو اس سے کہتا ہے کہ چیخا کیوں ہے ہم دونوں کی حالت مفلسی میں ایک جیسی ہے۔ اگر تو بھوکا ہے تو میرا بھی یہی حال ہے یعنی میں بھی بھوکا ہوں۔ گویا بھیڑیے کے چلانے کو کم مانگی پر محمول کر کے اپنی بے مانگی دکھلا کر اس کو دلاسا دیتا ہے۔

(۵۱) كَلَانَا اِذَا مَالَ شَيْئًا اَفَاتَهُ وَمَنْ يَحْتَرِثُ حَرِثِیْ وَحَرِثُكَ یُهْزِلُ تَرْجَمَةً: ہم دونوں میں سے جب کسی کو کوئی چیز ہاتھ لگتی ہے تو وہ کھو بیٹھتا ہے جو شخص میری سی اور تیری سی کمائی کریگا (ضرور) ضلعا غر ہو جائیگا۔

حَلَالٌ عِبَارَتٌ: (نَالَ) نِیْلًا سے بمعنی پانا، حاصل کرنا۔ (اَفَاتَ) وہ کھو بیٹھتا ہے (یَحْتَرِثُ) باب افتعال مصدر اِحْتَرَاثٌ سے بمعنی ال چلانا، مال جمع کرنا، کمائی کے معنی میں ہے۔ (یُهْزِلُ) هَزَلَ، یُهْزِلُ سے لاغر و کمزور ہونا۔ هُوْهَُا زِلٌ جمع هَزَلٌ۔ **تَشْبِیْہٌ:** شاعر بھیڑیے سے کہتا ہے کہ میں اور تو یکساں آزاد منش ہیں۔ جہاں کچھ حاصل ہوا خرچ کر ڈالتے ہیں۔ اس لئے ایسے آزاد کو بھوک و افلاس سے دوچار ہونا ہی پڑے گا۔

قرار رد کف آزادگاں نہ گیرد مال
نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال

بنی ہوئی اون یا بال (نمدہ وہ کپڑا کہلاتا ہے جو اون یا بالوں کو جما کر بنایا جاتا ہے) اور گھوڑے کی پشت اور زین کے نیچے رکھا جاتا ہے۔ (حَالٌ) گھوڑے کی پشت کا بچ (مَتَنٌ) بمعنی کمر، پیٹھ جمع: مَتُونٌ و مَتَانٌ (مذکر و مؤنث دونوں کے واسطے) (الصَّفْوَاءُ) چکنا پتھر۔ (المُتَنَزِّلُ) نزول کی جگہ اس سے مراد بارش ہے۔

تَشْرِیح: چونکہ اس کی پشت نہایت پر گوشت اور چکنی ہے۔ اس لئے نمدہ اس پر نہیں جتا۔ گھوڑے کی کمر کا ان صفات سے متصف ہونا اس کی انتہائی خوبصورتی اور قوت پر دل ہے۔

(۵۵) عَلَى الذَّبْلِ خِيَاشٍ كَانَ إِهْزَامُهُ إِذَا جَاشَ فِيهِ حَمِيُّهُ غَلِيٌّ مِرْجَلٌ تَرْجُمُ: باوجود چھریرے پن کے نہایت گرم رو ہے۔ جب اس میں اس کی گرمی (رفقار) جوش مارتی ہے تو اس کی آواز ہانڈی کے ابال کی طرح (سنائی دیتی) ہے۔

حَالٌ عِبَارَتٌ: (علی) مع کے معنی میں ہے۔ (الذَّبْلُ) کالغوی معنی تری یا بحری کھوے کی کھال لیکن یہاں اس سے مراد چھریر ابدن گھوڑا ہے۔ (خِيَاشٌ) بہت جوشیلا، نہایت گرم رو۔ (إِهْزَامٌ) از باب افعال مصدر إِهْزَمْتُ اَمَّ معنی تیز چلنے کی وجہ سے گھوڑے کی سینہ سے جو آواز نکلتی ہے اس کو اہترام کہتے ہیں (حَمِيٌّ) مصدر حَمَيْتُ سے گھوڑے کا گرم ہونا اور پسینہ آ جانا (مِرْجَلٌ) بمعنی مٹی کی پختہ ہانڈی (۲) پیتل وغیرہ کی دیکھی جمع: مِرَاجِلٌ۔

تَشْرِیح: اس شعر میں شاعر گھوڑے کے گرم رفتار ہو جانے پر جو کیفیت آواز پیدا ہوتی ہے اس کو ہانڈی کے جوش سے تشبیہ دی ہے جو نہایت مناسب ہے۔

(۵۶) مَسَحَ إِذَا مَا السَّابِحَاتُ عَلَى الْوُكِيِّ أَثَرُنَ الْغُبَارِ بِالْكَدِيدِ الْمُرْكَلِ تَرْجُمُ: جب تیز رو گھوڑیاں تھکن کی وجہ سے سخت روندی ہوئی زمین میں غبار اڑانے لگیں (تب بھی وہ) بار بار رفتار ہے (یعنی پے درپے مختلف چالیں دکھاتا ہے)۔

حَالٌ عِبَارَتٌ: (مَسَحَ) تیز رفتار (السَّابِحَاتُ) تیرنے والیاں جمع سَابَحَةٌ کی مراد تیز رفتار گھوڑیاں (وُكِيٌّ) وُكِيٌّ وُكِيٌّ وُكِيٌّ سے ست ہونا، تھک کر کمزور پڑ جانا، تھکاوٹ۔ (أَثَرُنَ) مصدر إِثَارَةٌ سے بمعنی اڑانا، اٹھانا، قرآن پاک میں ہے۔ "فَأَثَرُنَ بِهِ نَقْعًا" پھر اٹھانے والے اس میں گرد۔ (كَدِيدٌ) بمعنی موٹی تہہ کی زمین، سخت زمین (مُرْكَلٌ) باب تفعیل تَرْكَيْلٌ مصدر سے اسم مفعول بمعنی وہ زمین جو روندی گئی ہو۔

تَشْرِیح: یعنی جب تیز رفتار گھوڑیاں سخت زمین اور روندے ہوئے راستوں پر پاؤں رگڑ کر چلیں جس سے غبار اڑے۔ میرا گھوڑا اس وقت بھی اس تیز رفتاری سے چلتا ہے کہ راستے کو معلوم نہیں ہوتا۔ گویا کہ اس شعر میں بھی اپنے گھوڑے کی انتہائی تیز رفتاری کو بیان کیا ہے۔

(۵۷) يُزِلُّ الْغُلَامُ الْخِفُّ عَنْ صَهَوَاتِهِ وَيُلْوِي بِأَثْوَابِ الْعَنِيْفِ الْمُثْقَلِ

ترجمہ: ہلکے پھلکے نوجوان کو اپنی کمر سے پھسلادیتا ہے اور بھاری کڑیل سوار کے کپڑے پھینک دیتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَت: (يُزِلُّ) مصدر زَلَّ و زَلَّاهُ سے بمعنی پھسلادینا (غُلَامٌ) نوجوان لڑکا۔ یہاں غلام سے مراد سواری میں

نا تجربہ کاری ہے۔ (صَهَوَاتُ) گھوڑے کی پیٹھ کا وہ حصہ جہاں زین رکھی جاتی ہے۔ (يُلْوِي) از باب افعال مصدر اِلْوَاءُ بمعنی

پھینک دینا (عَنِيْفٌ) لغوی معنی۔ کسی کے ساتھ سختی کرنا، سرزنش کرنا۔ (مُثْقَلٌ) بھاری، زیر بار، بوجھل مراد تجربہ کار۔

تَشْبِيْح: یہ ہے کہ گھوڑا اس قدر تیز رو ہے کہ نا تجربہ کار تو اس کی پشت پر جم ہی نہیں سکتا اور اپنی تیز رفتاری کی وجہ سے جنے کا موقعہ

ہی نہیں دیتا بلکہ تجربہ کار سوار کو بھی کپڑے سنبھالنے اور سیٹھنے کی مہلت نہیں دیتا۔

(۵۸) دَرِبُرٍ كَخُذْرُوفٍ الْوَلِيدِ أَمْرَةٍ تَتَابِعُ كَفَيْهِ بِخَيْطٍ مُبَوَّصَلٍ

ترجمہ: اس قدر تیز رفتار ہے جیسے بچے کی پھر کی۔ جس کو اس بچہ کی پے درپے ہاتھوں کی حرکت نے ہنودھا گئے کے ذریعہ گھمایا

ہو۔

حَلَّ عِبَارَت: (دَرِبُرٍ)، تیز رفتار، کامل الخلق (خُذْرُوفٍ) پھر کی، جمع: خُذَارِيفُ: چکری، لٹو، ہر تیز رفتار چیز۔

(الْوَلِيدُ) لڑکا، بچہ جمع وَلَدَانُ نو مولود (مذکر مونث دونوں کے واسطے) (أَمْرَةٍ) باب افعال سے مصدر اِمْرَأٌ بمعنی گھمانا (تَتَابِعُ)

سلسلے پے درپے (خَيْطٌ) بمعنی سلائی کا دھاگہ، بنائی کا سوت، پیک کرنے کی پتلی ڈوری، پروانے کی لڑی، جمع: خُيُوطٌ و

أَخْيَاطٌ (مُبَوَّصَلٌ) مضبوط بٹا ہوا۔ خوب جزا ہوا۔

تَشْبِيْح: اس شعر میں گھوڑے کو سرعت رفتار میں پھر کی سے تشبیہ دی ہے۔

(۵۹) لَهُ أَیْطَلَا ظُبِّيٌّ وَسَاقَانَعَامَةٌ وَإِرْحَاءُ سِرْحَانٍ وَتَقْرِيبُ تَفْلٍ

ترجمہ: اس کی کوئیں ہرن کی سی ہیں اور پنڈلیاں شتر مرغ کی سی، بھیڑیے کا سادوڑنا ہے اور لومڑی کے بچہ کا سا پویا۔

حَلَّ عِبَارَت: (أَيْطَلَا) تشبیہ مفرد أَیْطَلُ بمعنی کوکھ جمع أَیْطَلُ (ظُبِّيٌّ) ہرن، جمع: أَظْبُ و ظُبِيٌّ و ظُبَاءٌ (سَاقَا) تشبیہ

مفرد (سَاقِ) پنڈلی (نَعَامَةٌ) شتر مرغ (مذکر مونث) جمع: نَعَامٌ و نَعَائِمُ (إِرْحَاءُ) خصوصی دوڑ (سِرْحَانٌ) بھیڑیا (تَقْرِيبُ)

بمعنی گھوڑے کی ڈلکی چال۔ گھوڑا جب دوڑتا ہے تو اس کے پیچھے قدم اگلے قدم کی جگہ کو چھوٹتا ہے ایسی چال کو تَقْرِيبُ کہتے ہیں

(تَفْلٌ) لومڑی یا لومڑی کا بچہ۔

تَشْبِيْح: یہ ہے کہ گھوڑے کی کوکھوں کو ہرن کی کوکھوں سے اور پنڈلیوں کو شتر مرغ کی پنڈلیوں سے اور بھاگنے کو بھیڑیے کی دوڑ

سے اور پویا چلنے کو لومڑی یا لومڑی کے بچہ کے پویا سے تشبیہ دی ہے۔ غرض ایک شعر میں چار تشبیہات جمع کر دی ہیں۔

(۶۰) ضَلِيعٌ اِذَا اسْتَدْبَرْتَهُ سَدَّ فَرْجَهُ بِضَافٍ فَوَيْقِ الْاَرْضِ لَيْسَ بِاعْزَلٍ تَرْجَمَةً: وہ (گھوڑا) چوڑے سینہ والا ہے۔ جب تم اسے پیچھے سے دیکھو تو وہ اپنی ٹانگوں کی درمیان کی کشادگی کو ایسی دُم سے پُر کر دیتا ہے۔ جو گھنی اور زمین سے تھوڑی اونچی ہے اور (وہ) کج دُم نہیں ہے۔

حَنَانٌ عِبَارَتٌ: (ضَلِيعٌ) چوڑا اور بھاری سینہ اور بڑے پہلوؤں والا جمع: ضُلْعٌ (اسْتَدْبَرْتُ) باب استفعال مصدر اسْتَدْبَارٌ سے کسی چیز کو پیچھے سے دیکھنا (فَرْجٌ) دو چیزوں کے درمیان کشادگی، فاصلہ، شکاف، جمع فُرُوجٌ۔ قرآن پاک میں ”وَمَا لَهُمْ مِنْ فُرُوجٍ“ (سَدَّ، سَدَّ، يَسُدُّ، سَدًّا سے سوراخ یا شکاف کو بند کرنا (صَافٌ) گھنے بال، یہاں اس سے مراد گھنی دم ہے (فَوَيْقُ) فَوْق کی تصغیر ہے (اعْزَلٌ) ٹیزھی۔ کجی۔

تَشْبِيحٌ: اس شعر کے ذریعے شاعر گھوڑے کے سینہ کی کشادگی اور دم کے گھنے اور طویل ہونے کو بیان کرتا ہے۔ یہ دونوں باتیں گھوڑے میں بہت زیادہ پسند کی گئی ہے۔

(۶۱) كَانَ سَرَائِهِ لَدَى الْبَيْتِ قَائِمًا مَدَاكَ عُرُوسٍ اَوْ صَلَايَةً حَنْظَلٍ تَرْجَمَةً: جب وہ گھر کے پاس کھڑا ہوا ہوتا ہے۔ تو اس کی کمر لہن کی خوشبو پسینے کے پتھر یا حنظل توڑنے کی سل کی (طرح معلوم ہوتی ہے)۔

حَنَانٌ عِبَارَتٌ: (سَرَائُ) کالغوی معنی ہے ہر چیز کا بالائی حصہ، لیکن سَرَاء کی اضافت جس چیز کی طرف ہوگی اس کے مطابق اس کا ترجمہ ہوگا۔ مثلاً ”سَرَاءُ النَّهَارِ“ بمعنی دن چڑھنے کا وقت ”سَرَاءُ الطَّرِيقِ“ راستہ کا بچ۔ سَرَاءُ الْقَوْمِ قوم کے سردار اس طرح سَرَاءُ الْقَوَاسِ، گھوڑے کی پیٹھ کا بالائی حصہ اور یہاں یہی معنی مراد ہے یعنی گھوڑے کی کمر یا پیٹھ (لَدَى) معنی عِنْدَ پاس، سامنے اور یہ ظرف مکان ہے۔ کبھی زمانہ کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ (مَدَاكَ) کوٹنے کا آلہ یعنی وہ پتھر جس پر لہن کے واسطے خوشبو پیستے ہیں۔ (عُرُوسٌ) لہن، جمع: عُرُوسٌ، دلہا، جمع عُرُوسٌ: مفرد دونوں کے لئے ایک ہی لفظ ہے۔ (صَلَايَةً) دوائیں وغیرہ کوٹنے کی کھری یا سیل جمع: صُلَى (حَنْظَلٌ) اندرائیں یا اندرائیں کا درخت، جس کا پھل نارنگی، جیسا مگر اندر سے انتہائی تلخ ہوتا ہے۔

تَشْبِيحٌ: گھوڑے کی پشت کو مضبوطی، چوڑائی اور چکناہٹ میں اس سل سے جس پر لہن کے لئے خوشبوئیں پیسی جاتی ہیں یا اس چوڑی سیل سے جس پر اندرائیں توڑا جائے تشبیہ دی ہے۔

(۶۲) كَانَ دِمَاءُ الْهَادِيَاتِ بِنَحْرِهِ عَصَارَةُ حِنَاءٍ بِشَيْبٍ مُرَجَلٍ تَرْجَمَةً: (گلے کے) اگلے وحشی جانوروں کا خون جو اس کے سینہ پر لگ گیا ہے کنگھی کئے ہوئے سفید بالوں میں مہندی کے عرق کی طرح معلوم ہوتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (دَّمَ) دَمَ کی جمع بمعنی خون (الْهَادِيَاثُ) جمع هَادِيَةٌ کی بمعنی وہ وحشی گائیں جو سب سے آگے چل رہی ہوں۔ (نَحْرُ) سینہ کا بالائی حصہ (عَصَارَةٌ) بمعنی عرق، نچوڑ، جوس، رس (شَيْب) بڑھاپا، بالوں کی سفیدی (مَوْجَلُ) باب تفعیل مصدر توجیل سے اسم مفعول بمعنی سنوارے ہوئے، کنگھی کئے ہوئے۔

تَشْبِيحٌ: یعنی گھوڑا تاتیز رو ہے کہ جب گاوان وحشی کے ریوڑ پر اس کو چھوڑا جاتا ہے تو ریوڑ کے سب سے اگلے جانوروں سے جا ملتا ہے اور شکار کرتے وقت ان جانوروں کے خون کی چھینٹیں اس کی چھاتی پر پڑتی ہیں۔

(۶۳) **فَعَنَّا لَنَا سِرْبٌ كَانَ نِعَاجُهُ عَذَارَى دَوَارٍ فِي مَلَأٍ مُذَيَّلٍ** **تَرْجُمَةٌ:** ہمارے سامنے ایک ایسا ریوڑ آیا جس کی گاوان وحشی گویا دراز دامن چادروں میں (ملبوس) دوار (بت) کی دو شیرہ عورتیں ہیں۔ (جو اس کے گرد گھومتی ہیں)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (عَنَّا) عَنَّا و عُنُونًا سے کوئی چیز کسی کے سامنے آنا، کہا جاتا ہے۔ "لَا أَفْعَلُ ذَلِكَ مَاعَنٍ نَجْمٌ فِي السَّمَاءِ" جب تک آسمان میں کوئی ستارہ نظر نہ آئیگا میں وہ کام نہ کروں گا۔ سامنے آنا۔ (سِرْبُ) جانوں کا یا پرندوں کا گروہ، ریوڑ، غول جمع: أَسْرَابٌ (نِعَاجٌ) نِعَاجَةٌ کی جمع بمعنی ذبی، نیل گائے (عَذَارَى) عَذْرَاءُ کی جمع بمعنی باکرہ لڑکیاں، کنواری (دَوَارٌ) بت کا نام ہے (مَلَأٌ) عورتوں کے اوڑھنے کی چادر جو دوہری ہوتی ہے۔ (مُذَيَّلٌ) الذَّيْلُ سے کپڑے کا دامن، طول و عرض۔

تَشْبِيحٌ: بقرات وحشی کو دوار بت کی گرد گھومنے والی باکرہ حسین لڑکیوں سے تشبیہ دی ہے اور ان کی دم و گردن کے کثیر بالوں کو دراز چادروں سے۔

(۶۴) **فَأَذْبَرَنَ كَالْجَزَعِ الْمُفْصَلِ بَيْنَهُ بِحَيْدٍ مُعَمٍّ فِي الْعَشِيرَةِ مُحْخُولٍ** **تَرْجُمَةٌ:** سو وہ (گاوان وحشی) ایسے حال میں پلٹ کر بھاگیں گویا کہ وہ حرمہروں کا ایسا ہار ہے جس کے درمیان اور موتیوں سے فصل کیا گیا ہے اور جو کنبہ میں سے ایسے بچے کے گلے میں پڑا ہے جو نا نہال اور دادھیال کے اعتبار سے شریف ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (أَذْبَرَنَ) باب افعال مصدر اِذْبَارٌ سے واپس پلٹنا (جَزَعُ الْمُفْصَلِ) فاصلہ کیا ہوا ہار۔ جَزَعٌ بمعنی ایسی قیمتی ہار جو مختلف جواہرات سے پرویا گیا ہو یا عقیق، ایک قیمتی پتھر جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور جس پر مختلف رنگوں کی دھاریاں ہوتی ہیں جمع أَجْزَاعٌ (حَيْدٌ) بمعنی گردن جمع الْحَيَاءُ (مُعَمٌّ) شریف و کثیر چھاؤں والا ہونا۔ (الْعَشِيرَةُ) آل اولاد، باب کی طرف کے قریبی رشتہ دار، جمع: عَشَائِرُ (مُحْخُولٌ) بہت سے ماموں والا ہونا۔ یعنی وہ بچہ جس کے بہت سے ماموں ہو۔

تَشْبِيحٌ: مہرہ میانی کے دونوں کنارے سیاہ ہوتے ہیں اور باقی حصہ سفید۔ اسی طرح گاوان وحشی کے پاؤں اور گردن سیاہ اور باقی بدن سفید ہوتا ہے۔ اس لئے یہ تشبیہ بہت ہی لطیف ہے بچہ کے نجیب الطرفین ہونے سے اس کے ناز پروردہ ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ اس لئے اس کی گردن میں جو ہار ہوگی اس کے موتی بہت خوبصورت و بیش قیمت ہوں گے۔

(۶۵) فَالْحَقْنَا بِالْهَادِيَاتِ وَذُوْنَهُ جَوَاحِرُهَا فِي صَرَّةٍ لَمْ تَزَلِ
تَرْجَمُ: تو اس (گھوڑے) نے ہمیں ریوڑ کے گاؤں پیش رو سے اتنی جلد ملا دیا کہ پچھلی گائیں ایسی جماعت میں تھیں جو
متفرق نہ ہونے پالی تھی۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْحَقْنَا) باب افعال مصدر الْحَقَّ سے بمعنی ملا دینا۔ (الْهَادِيَاتُ) آگے چلنے والے جانور (ذُوْنَهُ) طرف
مکان، مضاف الیہ کے مطابق اس کے معنی مختلف ہیں (جَوَاحِرُ) جَاحِرَةٌ کی جمع ہے بمعنی پیچھے رہ جانے والا ریوڑ (صَرَّةٌ)
گروہ، جماعت (تَزَلِ) باب تَفَعَّلُ مصدر تَذَيَّلُ سے متفرق ہونا، منتشر ہونا۔
تَشْتَرِجُ: اسی گھوڑے نے ایسی برق رفتاری کے ساتھ ریوڑ کے آگے چلنے والے گاؤں وحشی کو جاد بایا کہ پچھلوں کو متفرق ہونے
اور بھاگنے کا ہوش بھی نہ آیا تھا۔

(۶۶) فَعَادَى عِدَاءَ بَيْنِ ثَوْرٍ وَنَعَجَةٍ دِرَاكًا وَلَمْ يَنْضَحْ بِمَاءٍ فَيُغْسَلِ
تَرْجَمُ: اس نے پے در پے ایک ہی جھپٹ میں ایک نر گاؤ اور ایک مادہ گاؤ کو دبا لیا اور اتنا پسینہ نہ لایا کہ نہا جاتا۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (عَادَى) ای عَادَى بَيْنَ الصَّدَائِنِ یعنی بیک وقت دو شکار مارنا (ثَوْرٌ) نیل (دِرَاكًا) لاحق ہونا، ایک کو
دوسرے کے پیچھے پالینا۔ مَدَارَ كَمَ یعنی پے در پے پالینا۔ (يَنْضَحُ) نَضَحَ سے مشتق ہے پسینہ بہانا۔
تَشْتَرِجُ: یعنی وہ گھوڑا اتنا قوی تھا کہ باوجود پے در پے حملہ کر کے دو جانوروں کو شکار کرنے کے بعد بھی وہ نہ گر مایا۔ یعنی اس کو
پسینہ نہیں آیا۔

(۶۷) فَظَلَّ طُهَاءُ اللَّحْمِ مِنْ بَيْنِ مُنْضَجٍ صَفِيفٍ شَوَاءٍ أَوْ قَدِيرٍ مُعَجَّلِ
تَرْجَمُ: قوم کے گوشت پکانے والے یا گرم پتھروں پر پھیلائے گوشت کو کباب کرنے والوں یا ہانڈی کے جلد پکائے ہوئے
گوشت کے پکانے والوں میں منقسم ہو گئے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (طُهَاءُ) وَطُهْيٌ وَهَنَّ طَوَاوٍ بمعنی باورچی، کھانا پکانے والا یا اس کا ماہر۔ مفرد الطَّاهِي (مُنْضَجٌ) گوشت
وغیرہ پکانے کے مواد، جمع مَبْضُجٌ (صَفِيفٌ) بمعنی گوشت کا پارچہ، گوشت کے لمبے ٹکڑے جو دھوپ میں سکھانے کے لئے رکھے
گئے ہوں یا آگ یا پتھر پر بھوسنے کے لئے رکھے گئے ہوں۔ (شَوَاءٌ) بھنا ہوا گوشت، بھنے ہوئے گوشت کا ٹکڑا یا روست (قَدِيرٌ)
دیکھی میں پکایا ہوا کھانا یا گوشت (مُعَجَّلٌ) جلدی سے پکایا ہوا۔ جمع مُعَجَّلٌ فوراً پیش کیا ہوا، ہاتھ کے ہاتھ، ہنگامی، ارجنٹ، پیشگی،
ان تمام معنی میں مستعمل ہے۔

تَشْتَرِجُ: یہ ہے کہ شاعر اس شعر میں یہ بیان کرنا چاہتا ہے کہ شکار کے گوشت کی اس قدر کثرت تھی کہ ہر شخص اپنے مزاج کے
موافق اس کو پکانا شروع کر دیا۔ بعض نے انگاروں یا پتھروں پر کباب بنانے شروع کر دیا تو بعض نے جو زیادہ بھوکے تھے بہت سا

گوشت جلد اور بیک وقت پکانے کے لئے ہانڈیاں چڑھا دیں۔

(۶۸) وَرُحْنًا يَكَاذُ الطَّرْفُ يَقْصُرُ دُونَهُ مَتَى مَا تَرَقَّ الْعَيْنُ فِيهِ تَسْفُلُ
تَرْجَمَةً: اور (کھاپی کر) ہم شام کو لوٹے۔ درانحالیکہ ہماری نگاہ اس پر نہیں جمتی تھی۔ جب نظر اوپر کو جاتی تھی تو فوراً نیچے اتر آتی تھی۔

حَالِ عِبَارَاتٍ: (رُحْنًا) بروزن قُلْنَا رَوْحًا وَرَوَّحًا سے شام کے وقت آنا، لوٹنا (طَرَف) نگاہ، آنکھ (واحد وغیرہ پر بولا جاتا ہے تنبیہ اور جمع بھی لایا جاتا ہے، جمع: اَطْرَافُ (يَقْصُرُ) مصدر قُصُورًا سے بمعنی عجز، بے بسی (تَرَقَّى) نیچے سے اوپر کی طرف جانا (تَسْفُلُ) پست ہونا، نیچا ہونا، پہاڑ سے زمین کی طرف آنا، بلندی سے نیچے آنا وغیرہ باب تَفَعَّلُ مصدر تَسْفَلُ ہے۔
تَشْبِیْحٌ: باوجود تمام دن کی دھوڑ دھوپ کے پھر بھی گھوڑے کے حسن و جمال کی یہ کیفیت تھی کہ اس پر نظر نہیں جمتی تھی۔ جب ہم اس کا بالائی حصہ دیکھتے تھے تو فوراً اس کے زیرین حصہ کے دیکھنے کے مشتاق ہو جاتے تھے گویا ہماری نظر اوپر سے پھسلتی تھی۔

(۶۹) فَبَاتَ عَلَيْهِ سَرْجُهُ وَلِجَامُهُ وَبَاتَ بَعِیْزِي قَائِمًا غَيْرَ مُرْسَلٍ
تَرْجَمَةً: سو وہ گھوڑا رات بھر اس حالت میں رہا کہ اس کا لگام اور زین اس پر (کسا ہوا) تھا اور وہ تمام شب میرے سامنے ایسے حال میں کھڑا رہا کہ اس کو (چراگاہ میں) نہیں چھوڑا گیا تھا۔

حَالِ عِبَارَاتٍ: (بَاتَ) یَبِیْثُ، یَبِیْثًا وَ یَبِیْثُوْنَا سے بمعنی رات گزارنا (سَرْجٌ) بمعنی زین، جمع: سُرُوجٌ (لِجَامٌ) لگام (اصل میں وہ لوہا جو گھوڑے کے منہ میں رہتا ہے پھر اس پورے مجموعے پر بولا جانے لگا جو تسوں وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے) جمع: الْجَمَّةُ وَلُجْمٌ۔

تَشْبِیْحٌ: اس شعر میں گھوڑے کی انتہائی مضبوطی اور جفاکشی کے ساتھ اس کے ہمہ وقت آمادہ سفر رہنے کو بیان کیا ہے۔

(۷۰) أَصَاحُ تَرَى بُرْقًا أَرِيكَ وَمِیْضُهُ كَلَمْعِ الْيَدَيْنِ فِي حَبِيٍّ مُكَلَّلٍ
تَرْجَمَةً: اے یار (کیا) تو بجلی کو دیکھ رہا ہے (آ) تجھے میں اس بجلی کی تہ بہ ابر میں دونوں ہاتھوں کی حرکت کی طرح چمک دکھاؤں۔

حَالِ عِبَارَاتٍ: (أَصَاحُ) ہمزہ حرف ندا ہے۔ صَاح مُنادی۔ یہاں أَصَاحُ یا صَاحِبِی کا مخفف ہے۔ (بُرْقًا) بجلی، بجلی کی چمک۔ (مِیْضٌ) بجلی، چمک (حَبِیٍّ) گہرا بادل "صَبَا السَّحَابُ" بادل کا گہرا اور زمین کے قریب ہونا۔ (لَمْعٌ) مصدر سے چمکنا (مُكَلَّلٌ) وہ تہ بہ ابر جس میں بجلی کی چمک ہو۔

تَشْبِیْحٌ: بجلی کے چمکنے اور کوندنے کو ہاتھوں کی حرکت سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۷۱) يُضِيءُ سَنَاهُ أَوْ مَصَابِيحُ رَاهِبٍ أَمَالِ السَّلِيْطُ بِالذُّبَالِ الْمُفْتَلِ

ترجمہ: (کیا یہ) بجلی کی روشنی چمک رہی ہے یا اس راہب کا چراغ جس نے نئی ہوئی تیلوں پر تیل جھکا دیا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (يُضِيءُ) باب افعال مصدر اِضَاءَةٌ سے روشن ہونا، چمکنا (سَنَاهُ) بجلی کی روشنی، تیز روشنی، چاند کی روشنی چمک، قرآن پاک میں ہے۔ ”يَكَادُ سَنَاهُ بَرْقُهُ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ“ (مَصَابِيحُ) مَصَابِيحُ کی جمع بمعنی چراغ (أَمَالُ) باب افعال مصدر اِمَالَةٌ سے بمعنی جھکانا (سَلِيْطُ) تیل، کسی بھی غلہ سے نکالا ہوا تیل، جمع: سُلْطَانُ (الذُّبَالُ) ذُبَالَةٌ کی جمع ہے بمعنی فٹیلہ، بتی (چراغ وغیرہ کی) (الْمُفْتَلُ) خوب بنا ہوا دھاگیا رسی۔

تَشْبِيْحٌ: بجلی کے کوندنے کی تشبیہ سابق شعر میں گزری۔ اب اس شعر میں شاعر اس کی روشنی کو راہب کے چراغوں کی روشنی سے تشبیہ دیتا ہے۔

(۷۲) قَعَدْتُ لَهُ وَصُحْبَتِيْ بَيْنَ ضَارِجٍ وَبَيْنَ الْعُذِيْبِ بُعْدَ مَا مُتَمَلِّئِيْ

ترجمہ: میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ضارج اور عذیب کے درمیان غور کرنے کے بعد (بجلی کا نظارہ کرنے کے لئے) بیٹھ گیا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (صُحْبَتِيْ) میں یا مشکلم کا ہے میرے دوست۔ (ضَارِجُ اور عذیبُ) جگہوں کے نام ہیں۔ (تَمَلَّلُ) بمعنی توقف کرنا، غور و فکر کرنا، بار بار سوچنا۔

تَشْبِيْحٌ: اس شعر کے ذریعے شاعر یہ بتانا چاہتا ہے کہ میں اور میرے دوست سوچ و بچار کے بعد مقام ضارج اور عذیب کے درمیان بیٹھ گئے تاکہ بجلی کا بخوبی نظارہ کر سکیں۔

(۷۳) عَلَيَّ قَطْنٍ بِالشِّيمِ اَيْمَنُ صَوْبِهِ وَاَيْسَرُهُ عَلَيَّ السِّتَارِ فَيَذْبُلُ

ترجمہ: دیکھنے سے اس ابر کی بارش کی دائیں جانب کو قطن اور بائیں جانب کو ستار اور یذیل پر معلوم ہوتی تھی۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (قَطْنُ) پہاڑ کا نام (شِيْمًا سے، شَامَ السَّحَابِ وَالْبَرْقِ، بمعنی بادل اور بجلی کو یہ جاننے کے لئے دیکھنا کہ بارش کہاں ہوگی۔ (صَوْبُ) جہت، جانب، طرف (سِتَارُ اور يَذْبُلُ) دونوں پہاڑوں کے نام ہیں۔

تَشْبِيْحٌ: اس شعر میں بادل کے برسنے کی حالت کو بیان کیا ہے کہ دائیں جانب کو قطن اور بائیں جانب کو ستار اور یذیل پر بارش ہوگی۔

(۷۴) فَاضْطَحَى يَسُحُّ الْمَاءُ حَوْلَ كُنْهِفَةٍ يَكْبُ عَلَى الْأَذْقَانِ دَوْحُ الْكَنْهَبِلِ

ترجمہ: تو وہ ابر پانی کو مقام کتیفہ پر اس زور شور سے برسانے لگا کہ کنبھیل کے درختوں کو اونڈھا کر ادیا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (اضْطَحَى) بمعنی صَارَ اس میں ضمیر بادل کی طرف راجع ہے۔ معنی ہوگا۔ ہو گیا بادل (يَسُحُّ) سَحَّ،

يَسُحُّ، سَحَّاعٌ لگا تا خوب پانی بر سنا (حَوْلٌ) زور شور، حرکت، طاقت، جمع: اَحْوَالٌ (كُتِفَةُ) جگہ کا نام ہے (يَكْبُ) اذباب نصر مصدر کب بمعنی اوندھا کرنا، منہ کے بل گرنا۔ (اَذْقَانٌ) و ذُقُونٌ ذَقْنٌ کی جمع بمعنی ٹھوڑی (دَوْحٌ) دَوْحَةٌ کی جمع بمعنی بڑا اور پھیلا ہوا درخت، جمع الجمع: اَذْوَا ح (۲) بڑا سا تان (كَنْهَبِلٌ) یہ بھی درخت کا نام ہے۔

تَشْرِیح: یہ ہے کہ مقام کتیفہ پر اس قدر زور دار اور طوفانی بارش ہوئی کہ کنھبل جیسے قد آور اور مضبوط ترین درخت بھی اس طوفانی بارش کے تاب نہ لا سکے اور زمین بوس ہو گئے۔ کثرت بارش کو بیان کرنا مقصود ہے۔

(۷۵) وَمَرَّ عَلَى الْقَنَانِ مِنْ نَفْيَانِهِ فَأَنْزَلَ مِنْهُ الْعُصْمَ مِنْ كُلِّ مَنْزِلٍ

ترجمہ: اس ابر کے کچھ چھینے کوہ قنن پر پڑے تو اس نے کوہ قنن کی ہر جگہ سے بکروں کو نیچے اتار دیا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (مَرَّ، مَرَّ، يَمُرُّ، مَرَّو مَرُورًا سے بمعنی گزرنا (قَنَان) ایک پہاڑ کا نام ہے۔ (نَفْيَانٌ) چھینے۔ بادل کا برسایا ہوا پانی، یا سیلاب کا پھیلا ہوا پانی (الْعُصْمُ) الْعُصْمُ کی جمع بمعنی پہاڑی بکرا۔ کوئی بھی ایسا جانور جس کے ایک ہاتھ میں سفیدی اور باقی حصہ سرخ یا سیاہ ہو۔ (مَوْنٌ) عَصْمَاء۔ یہاں مرادی معنی لیا گیا ہے۔

تَشْرِیح: یعنی بارش اس انداز سے شروع ہو گئی کہ جس کی وجہ سے قنن پہاڑ پر چرنے والے بکرے جلدی جلدی پہاڑ سے نیچے اترے اور پناہ گاہوں میں چھپ گئے۔ اس خوف سے کہ مینہ زور کا نہ برسنے لگے۔

(۷۶) وَكَيْمَاءٌ لَمْ يَتْرُكْ بِهَا جِزْعَ نَخْلَةٍ وَلَا أَطْمَأْ إِلَّا مَشِيدًا بِجَنْدَلٍ

ترجمہ: قریہ تیماء میں اس ابر نے کسی کھجور کے تنہ اور عمارت کو (سالم) نہ چھوڑا مگر (صرف وہ عمارت) جس کو پتھر اور چوٹے سے مضبوط چٹا گیا ہو۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (كَيْمَاءٌ) بلاد عرب کی ایک بستی کا نام ہے (جِزْعٌ) کھجور کے درخت کا تنہ، درخت کا تنہ، جمع: جُذُوعٌ (أُطْمٌ) وَالْأُطْمُ قلعہ، بلند مکان، جمع: أَطَامٌ و أُطُومٌ (مَشِيدٌ) پختہ پلستر کیا ہوا، بلند و بالا عالیشان (جَنْدَلٌ) بڑی چٹان، جمع: جَنْادِلٌ۔

تَشْرِیح: اس شعر کے ذریعے شاعر یہ بیان کرنا چاہتا ہے اس بادل سے اتنی زور کی اور شدت سے بارش برسی کہ جس کی وجہ سے تیماء بستی میں سوائے چوٹے اور پتھر کی بنی ہوئی عمارتوں کے باقی تمام خام عمارتیں سب کے سب منہدم ہو گئیں۔

(۷۷) كَانَ ثَبِيرًا فِي عَرَائِينَ وَبَلِيهِ كَبِيرُ أَنْاسٍ فِي بُجَادٍ مُزْمَلٍ

ترجمہ: کوہ ثبیر اس ابر کی ابتدائی موٹی موٹی بوندوں والی بارش میں گویا انسانوں کا بڑا سردار ہے جو دھاریا در کملی میں لپٹا ہوا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (ثَبِيرٌ) مکہ مکرمہ کے قریب ایک پہاڑ، کوہ ثبیر کے نام سے ہے (عَرَائِينَ) عَرَائِينُ کی جمع بمعنی سرداران

قوم (وَبَلَّ) موسلا دھار بارش (بُجْدًا) دھار یدار چادر، جمع: بُجْدٌ (مُزْمَلٌ) اسم مفعول بمعنی کپڑوں میں لپٹا ہوا۔
تَنْبِيْهِاتُ: اس شعر کے ذریعے بارش کی کثرت کو بیان کرتا ہے کہتا ہے کہ کوہِ ثبیر پر جب بارش ہوئی تو نالیوں سے اس کے اطراف میں پانی بہنے سے بالکل ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی بڑا سردار دھار یدار چادر اوڑھے ہوئے بیٹھا ہے۔ ثبیر کو کبیرُ اناس سے اور نالیوں سے جو پانی بہہ رہا تھا اس کو چادر کی دھاریوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۷۸) كَانَ ذُرَى رَأْسِ الْمُجِيْمِرِ غُدُوَّةً. مِنَ السَّيْلِ وَالْعُثَاءِ فَلُكَّةٌ مِغْزَلٌ
تَرْجِمَنَ: نیلہ مجیمر کی سر کی چوٹیاں، بہاؤ اور جھاگ (وغیرہ) کی وجہ سے صبح کے وقت گویا تلکے کا دمڑ کا تھیں۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (ذُرَى) ذُرُوَّة کی جمع ہے بمعنی چوٹی، بلندی (رَأْسُ) اوپر کا حصہ یعنی سِر (مُجِيْمِرٌ) ایک پہاڑ کا نام ہے۔ (عُثَاءٌ) جھاگ جمع: اعشَاء، کوڑا کرکٹ، وہ پتے تنکے اور جھاگ وغیرہ جو سیلاب کے ساتھ بہہ کر آتے ہیں۔ (فُلُكَةُ) چرنے کا دمڑ کا، پھر کی (مِغْزَلٌ) ٹکلا، سوت کا تنے کا چرنہ، جمع: مِغْزَلٌ
تشریح: یہ ہے کہ کثرت سیلاب کی وجہ سے تمام نیلہ غرق آب ہو گیا اور چاروں طرف پانی ہی پانی ہونے کی وجہ سے چوٹیاں دمڑ کے کی طرح نظر آتی تھیں۔

(۷۹) وَالْقَى بِصَحْرَاءِ الْغَيْطِ يِعَاعُهُ نَزُولَ الْيَمَانِي ذِي الْعِيَابِ الْمُحْمَلِ
تَرْجِمَنَ: دشت غبیط میں اس ابر نے اپنا تمام بوجھ لاڈالا جس طرح کریمنی تاجر بھاری گھڑیوں والا اترتا ہے۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْقَى) از باب افعال مصدر الْقَاءِ بمعنی ڈالنا (صَحْرَاءُ) بیابان، جنگل، دشت، جمع الصَّحَارِی (غَيْطٌ) ایک وادی کا نام ہے (يِعَاعٌ) بادل میں بھرا ہوا پانی۔ بوجھ، سامان (عِيَابٌ) وَعِيْبٌ جمع عَيْبَةٍ کی بمعنی پتوں کی بنی ہوئی ٹوکر یا زنبیل، چمڑے کا بس یا تھیلہ۔ گھڑی (مُحْمَلٌ) لدا ہوا، بوجھل۔
مطلب: یہ ہے کہ بارش کی وجہ سے اس جنگل میں مختلف قسم کے بیل بوئے اُگ آئے، تو تمام جنگل میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی یمنی تاجر نے اپنے رنگ برنگ کے کپڑے پھیلا دیئے ہیں۔

(۸۰) كَانَ مَكَائِي الْجَوَاءِ غُدِيَّةً صُبْحَنَ سُلَافًا مِنْ رَحِيْقٍ مُفْلَفَلٍ
تَرْجِمَنَ: گویا کہ مقامِ جواء کی چھپانے والی سفید چڑیاں صبح کے وقت صاف شراب لفل فل آمیز پلا دی گئی تھیں۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (مَكَائِي) مُكَائِی کی جمع ہے بمعنی پرکشش سیٹی بجانے والا ایک سفید رنگ کا جنگلی پرندہ (الْجَوَاءُ) ایک وادی کا نام ہے۔ (صُبْحَنَ) صبح کے وقت پلائی گئی (سُلَافًا) خالص عمدہ شراب (رَحِيْقٌ) صاف اور خالص شراب، قرآن پاک میں ہے۔ "يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيْقٍ مَخْتُوْمٌ" (مُفْلَفَلٌ) مرچ والا۔

تَنْبِيْهِاتُ: اس شعر میں شاعر یہ بیان کرتا ہے کہ مقامِ جواء کے سفید پرندے اس قدر مستی میں چھپاتے رہے تھے کہ معلوم ہوتا تھا

کہ انہیں مرج ملی ہوئی صوجی پلا دی گئی ہے۔ فلفل آمیز کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ بولنے والے پرندوں کو جب گرم اور تیز چیز کھلا دی جاتی ہے تو وہ زیادہ چھبھاتے ہیں اور آواز بھی صاف ہو جاتی ہے۔

(۸۱) كَانَ السَّبَاعُ فِيهِ غَرْقَى عَشِيَّةً بِأَرْجَائِهِ الْقُصُوصَى أَنَابِيشُ عُصْلٍ
تَرْجَمَتِ: پانی میں ڈوبے ہوئے درندے شام کے وقت جواء کے اطراف بعیدہ میں ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے جنگلی پیاز کی جڑیں۔

مفردات: (سَبَاعُ) سُبُع کی جمع، بمعنی درندے (غَرْقَى) بمعنی ڈوبے ہوئے جمع: غَرِيقٌ (أَرْجَاءُ) رَجَاء کی جمع ہے بمعنی کنارہ، گوشہ، جانب (الْقُصُوصَى) مونث، اقصیٰ بمعنی دور افتادہ گوشہ (أَنَابِيشُ) اَنْبُوش کی جمع۔ اَنَابِيشُ الْعُصْلُ، بمعنی جنگلی پیاز کی جڑیں۔ عُصْلُ کا معنی جنگلی پیاز۔

مطلب: یہ ہے کہ اس قدر کثرت سے بارش ہوئی کہ درندے بکثرت مر گئے۔ مردہ درندوں کو جنگلی پیاز کی جڑوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

ت

لطفہ بن العبد کے حالات اور شاعری کا مختصر جائزہ

پیدائش اور حالات زندگی

لطفہ بن العبد بن سفیان بکری، یتیم پیدا ہوا تھا۔ اس کے چچاؤں نے اس کی پرورش کی لیکن انہوں نے اس بچہ کی تربیت میں لاپرواہی برتی اور اسے بے ادب اور بے ڈھنگا بنا دیا، جیسے ہی جوانی کی آغوش میں قدم رکھا تو بیکاری، آرام پرستی، کھیل کود اور شراب نوشی کی بری عادت پڑ چکی تھی۔ لوگوں کو بے آبرو کرنے کا چمکا لگ چکا تھا۔ جوانی کی ترنگ میں آکر بادشاہ عمرو بن ہند کی ہجو کہہ ڈالی، حالانکہ وہ بادشاہ کی خوشنودی و عطیات کا محتاج تھا۔ اس کی ہجو کی وجہ سے عمرو کے دل میں اس کے خلاف کینہ جم گیا تھا۔ مؤرخین کا بیان ہے کہ لطفہ کا ایک بہنوئی عبد عمرو نامی تھا اور وہ بھی شعر و شاعری میں مہارت رکھتا تھا اور اسے شہنشاہ وقت عمرو بن ہند کے دربار میں بہت ہی اثر و رسوخ حاصل تھا۔ بہن نے ایک مرتبہ اپنے بھائی لطفہ سے اپنے خاوند عمرو کی بدسلوکی کی شکایت کی، لطفہ سے تو اور کچھ نہ ہوا البتہ اس نے اپنے بہنوئی عبد کی ہجو اور بدگوئی میں چند اشعار لکھ ڈالا اور وہ اشعار کافی مشہور ہوئے۔ اس پر اس کے بہنوئی کے دل میں انتقام کی آگ بھڑک اٹھی، چونکہ بادشاہ وقت کے دربار میں اس کو بہت ہی اثر و رسوخ حاصل تھا اس لئے اپنی اس ہجو اور بدگوئی کا بدلہ لینے کیلئے بادشاہ عمرو بن ہند کو لطفہ کے خلاف اکسایا۔

ایک مرتبہ جب وہ اپنے ماموں ملتس (جس نے خود بھی بادشاہ کی ہجو کی تھی) کے ہمراہ امداد طلب کرنے کیلئے بادشاہ کے پاس گیا، تو بادشاہ بظاہر ان سے تپاک سے ملا۔ ان کی شاعرانہ خدمات کی تعریف کی اور انہیں شاہی خلعت سے اعزاز بخشا، تا کہ وہ دونوں اس کی طرف سے مطمئن ہو جائیں۔ پھر ان کے لئے مزید انعام کا فرمان جاری کرتے ہوئے انہیں دو خط بحرین کے گورنر کے نام لکھ کر دیئے کہ اپنا انعام پورا پورا وہاں جا کر گورنر سے وصول کر لیں، ابھی وہ گورنر کی طرف جانے والے راستہ ہی پر تھے کہ ملتس کے دل میں خط کی طرف سے کچھ شک پیدا ہونے لگا، اس نے ایک پڑھنے والے کی تلاش کی، جس نے خط اسے پڑھ کر سنایا، اس میں لکھا تھا! ”بسمک اللہم“ یہ خط عمرو بن ہند کی طرف سے عامل بحرین کو لکھا جا رہا ہے۔ جو نہی تمہیں ملتس کے ہاتھ سے یہ خط ملے تو اس کے ہاتھ پیر کاٹ کر زندہ دفن کر دینا۔“ اس نے وہ خط نہر میں ڈال دیا، پھر لطفہ سے کہا ”بھدا! تمہارے خط میں بھی یہی بات لکھی ہے۔“ اس نے کہا ”ہرگز نہیں، میرے لئے ایسا نہیں لکھے گا۔ اور اپنے راستے پر ہولیا۔ جب بحرین کے گورنر کے پاس پہنچا تو اس نے شاہی فرمان پر عمل کرتے ہوئے اسے قتل کر دیا، اس وقت اس کی عمر چھبیس سال تھی۔ اس کا ثبوت شاعر کی بہن کے مرثیہ کے ذیل کے اشعار ہیں۔

عَدَدْنَا لَهُ سِتَاوَعَشْرِينَ حِجَةً فَلَمَّا تَوَفَّاهَا اسْتَوَى سَيْدًا فَحُمَا

فَجَعَلْنَا بِهِ لِمَا رَجَوْنَا إِيَّاهُ عَلَى خَيْرِ حَالٍ لَا وَلِيدًا وَلَا قَحْمَا

اس کی عمر چھبیس سال کی ہوئی تھی اور وہ گرانقدر سردار ہو گیا تھا۔ اس کی موت کا صدمہ اس وقت ہمیں پہنچا جب ہم یہ امید کر رہے تھے کہ وہ بخیر و خوبی واپس آئیگا اور اس وقت جب وہ نہ تو لڑکا تھا نہ بڑی عمر کو پہنچا تھا۔

طرفہ بن العبد کی شاعری

بچپن ہی سے وہ نہایت ذہین و طباع، حساس اور زود فہم تھا۔ بیس برس کا بھی نہ تھا کہ شاعری میں کمال حاصل کر لیا اور اس کا شمار بلند پایہ شاعروں میں ہونے لگا، لیکن عمر بن کلثوم کی طرح اس کی شہرت بھی اس کے معلقہ کی وجہ سے ہوئی، ممکن ہے اس کے اور بہت سے اشعار بھی ہوں جو راویوں کے علم میں نہ آ سکے ہوں۔ کسی چیز کے وصف میں مبالغہ چھوڑ کر راست بیانی سے کام لینا اس کی خصوصیت ہے اس کے اشعار میں پیچیدہ ترکیبیں، نامانوس الفاظ اور مبہم مضامین پائے جاتے ہیں اور یہ سب آپ کو اس کے معلقہ میں نظر آ جائے گی۔ جس کی ابتدا اس نے تغزل سے کی ہے پھر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے نہایت انوکھے انداز سے پینتیس شعروں میں اپنی ادنیٰ کی تعریف کی ہے اس کے بعد اپنے ذاتی کمالات پر مشتمل فخریہ شاعری ہے جو نہایت پر مغز اور بلیغ ترین شاعری ہے۔



المعلقة الثانية لطفة بن العبد البکری

قال لطفة بن العبد البکری: یہ معلقہ لطفہ بن العبد البکری کا ہے

(۱) لِحَوْلَةٍ أَطْلَالٌ بِبُرْقَةٍ تَهْمَدُ تَلُوحُ كَبَاقِي الْوَشْمِ فِي ظَاهِرِ الْيَدِ
ترجمہ: تھمد کی پتھریلی زمین میں خولہ کے گھر کے نشانات ہیں جو کہ پشت دست پر گودنے کے باقی ماندہ نشان کی طرح چمک رہے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (خولہ) شاعر کی محبوبہ کا نام (اطلال) مکانات کے بچے کچھے آثار و نشانات (برقہ) ابرق جمع ابراق یعنی پتھریلی اور ریتیلی زمین (تھمد) جگہ کا نام ہے۔ (تَلُوحُ) لَاحَ، يَلُوحُ، لَوْحًا سے واحد مونث غائب یعنی چمکنا، جھلکانا (الْوَشْمُ) سوئی سے گدائی اور اس میں نیلا یا ہارنگ بھرنے کا نشان (۲) گدائی۔

تَشْبِيحٌ: خولہ کے گھر کے کھنڈر کو گودنے کے ان نشانوں سے تشبیہ دی گئی ہے جو زمانہ کے گزرنے سے کچھ کچھ باقی رہ جاتے ہیں۔

(۲) وَقُوفًا بِهَا صَحْبِي عَلَيَّ مَطِيئُهُمْ يَقُولُونَ: لَا تَهْلِكُ أَسَى وَتَجَلَّدِ
ترجمہ: (وہ نشان اس حال میں چمک رہے تھے کہ) میرے یار احباب میری وجہ سے ان کھنڈرات میں اپنی سواریوں کو تھامے ہوئے کہہ رہے تھے کہ غم فراق سے ہلاک نہ ہو اور صبر و ہمت سے کام لے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (وَقُوفًا) وَقَفَ يَوْقِفُ وَقُوفًا سے بمعنی چلنے کے بعد کھڑا ہونا، ٹھہرنا (صَحْبِي) صَحْبَ يَصْحَبُ صَحَابَةً سے (صحبی) بمعنی ساتھ ہونا، ساتھ رہنا، ہمراہ ہونا اور ”ی“ متکلم کا ہے۔ (مَطِيئَةُ) (مونث و مذکر) سواری کا جانور جمع مَطَايَا وَمَطِيٌّ (اسی) باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے اِسْمَ بمعنی رنجیدہ ہونا، غم کرنا (تَجَلَّدِ) ہمت سے کام لینا، صبر و استقامت سے کام لینا۔

تَشْبِيحٌ: شاعر اپنی محبوبہ کے گھر کے باقی ماندہ نشانات کو دیکھ بیقرار ہو رہا تھا اس لئے اس کے دوست اس کو صبر کی تلقین کر رہے تھے اور بیقراری اور بے صبر کو اس کے لئے مہلک قرار دے رہے تھے شاعر اسی کو یہاں بیان کیا ہے۔

(۳) كَانَ حُدُوجَ الْمَالِكِيَّةِ غُدُوَّةً خَلَايَاسَفِينٍ بِالنَّوَاصِفِ مَنْ دَدَ تَرْجَمَةً: گویا کہ مالکیہ (قبیلہ) کی کجاوے صبح کے وقت، وادی دَد کے وسیع اطراف میں بڑی بڑی کشتیاں (معلوم ہوتی) تھیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (حُدُوج) عورتوں کی سواری جیسے کجاوہ، ذولی اور حُدُج کی جمع ہے (غُدُوَّة) یا غداۃ اُس کی جمع غُدُو غُدُو آتی ہے بمعنی صبح طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان کا وقت (خَلَايَا) خَلِيَّة کی جمع ہے بمعنی بڑی کشتی، لیکن یہاں صرف بڑی معنی مراد لیں گے کیونکہ کشتی کے لئے اگے سفینۃ لفظ موجود ہے۔ (النَّوَاصِف) ناصفۃ کی جمع ہے بمعنی پانی بہنے کی جگہ، دھار (دَد) وادی کا نام۔

تَشْرِیح: ان اونٹوں کو جن پر ہودج تھے بڑی کشتیوں سے تشبیہ دی ہے یا اگر دَد کے معنی لہو کے کئے جائیں تو مطلب یہ ہوگا کہ فرط نشاط کی وجہ سے وہ اونٹنیاں بڑی کشتیاں نظر آتی تھیں۔

(۴) عَدُولِيَّةٌ اَوْ مِنْ سَفِينِ ابْنِ يَامِنْ يَجُورُ بِهَا الْمَلَّاحُ طَوْرًا وَيَهْتَدِي تَرْجَمَةً: (وہ کشتیاں) عدولی ہیں یا ابن یامن کی (بنائی ہوئی) کشتیوں میں سے ہیں کہ ان کو ملّاح کبھی ٹیڑھا لے جاتا ہے اور کبھی سیدھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (عَدُولِيَّة) جگہ کا نام ہے جہاں کی بنی ہوئی کشتیاں مشہور ہیں (ابن یامن) کشتی بنانے والا شخص (يَجُورُ) جَار، يَجُورُ، جَوْرًا سے بمعنی راستہ کا پتہ نہ چلنا، ٹیڑھا لے جانا، (طَوْرًا) کبھی، دفعہ، جمع: اَطْوَارٌ۔ تَشْرِیح: چونکہ وہ سواریاں راستہ کے غیر مستقیم ہونے کی وجہ سے سیدھی نہیں چل رہی تھیں۔ لہذا ان کو ایسی کشتیوں سے تشبیہ دیتا ہے جن کو ملّاح کبھی سیدھا کھیتا ہو اور کبھی ٹیڑھا۔

(۵) يَشُقُّ حَبَابَ الْمَاءِ حَيَزُومَهَا بِهَا كَمَا قَسَمَ التُّرْبَ الْمُفَايِلُ بِالْيَدِ تَرْجَمَةً: اس کشتی کا سینہ پانی کی پٹاروں کو اس طرح پھاڑ رہا ہے جس طرح کوڑی چھول کھیلنے والا (بچہ) مٹی کو ہاتھ سے (دو حصوں میں) تقسیم کرتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (يَشُقُّ) باب نصر سے شَقَّ الشَّيْءِ، پھاڑنا، چرنا، دراڑ یا شکاف ڈالنا (حَبَاب) سطح آب پر نمایاں ہونے والی لکیریں، چھوٹی لہریں (حَيَزُوم) جمع حَيَازِيْمُ سِنِ (مفاصل) مُفَايِلَةُ مٹی میں کوئی چیز چھپا کر دو ڈھیریوں میں تقسیم کر کے بطور آزمائش پوچھنا کہ وہ چیز کس ڈھیری میں ہے۔ اس کو فصال کھیلنا کہتے ہیں۔

تَشْرِیح: یعنی وہ کشتیاں پانی کی پٹاروں کو اس طرح چیرتی چلی جاتی ہیں جیسے ڈھیری کاٹ کھیلنے والا مٹی کے ڈھیر کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔

(۶) وَفِي الْحَيِّ اُخْوَى يَنْفُضُ الْمَرْدُ شَادِنٌ مُّظَاهِرٌ سِمْطِيٌّ لُّوْلُوٌّ وَزَبْرُجَدٌ تَرْجَمَةٌ: قبیلہ میں ایک گندم گوں ہونٹوں والی نوجوان ہرنی ہے جو (گردن اونچی کر کے گویا) پیلو کے پھل جھاڑتی ہے اور موتیوں اور زبرجد کے دوہار اوپر تلے پہنے ہوئے ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (احوی) سرخی مائل سیاہ ہونا یا گہرے سبز رنگ کی وجہ سے سیاہ ہو جانا، سیاہی مائل سرخ ہونا، ہو جانا (باب سَمْع) سے حَوّی مصدر ہے جمع حَوّ ہے (يَنْفُضُ) باب نَصَرَ سے جھٹکنا، جھاڑنا۔ (الْمَرْدُ) پیلو کا تروتازہ درخت (شَادِنٌ) ہرنی کا جوان بچہ جمع شَوَادِن (مُظَاهِر) مظہر کی جمع ہے بمعنی ہر شے کی صورت، منظر، روپ (سِمْطِيٌّ) تشبیہ، بمعنی ہار (الزَّبْرُجَدُ) زمرد کے مشابہ ایک قیمتی پتھر: یہ متعدد رنگوں کا ہوتا ہے۔

لَتَشْرِجُ: محبوبہ کو ہرن سے تعبیر کر کے اس کے لئے ہرن کی گردن کے مانند طول اور ہونٹوں کی گندم گونی ثابت کی۔ دوسرے مصرع سے اس امر کو صاف کر دیا کہ ہرن سے مراد محبوبہ ہے نہ کہ حقیقی ہرن۔

(۷) خَذُولٌ تُرَاعِي رُبْرَاءَ بِخَمِيلَةٍ تَنَاوُلُ اطْرَافَ الْبَرِيرِ وَتَرْتُدِي تَرْجَمَةً: (وہ معشوقہ ایسی ہرنی ہے جو) اپنے بچوں سے بچھڑی ہوئی ہے اور گلہ آہو کے ہمراہ ایک ہبزہ زار میں چر رہی ہے۔ پیلو کے پھلوں کو توڑتی ہے اور (کبھی اس کے بچوں کی) چادر اوڑھتی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (خَذُولُ) ریوڑ سے بچھڑا ہوا ہرن باب نَصَرَ سے خَذَلَ مصدر ہے۔ (تُرَاعِي) باب فُتِح سے مراعات مصدر رَعَ الحيوان جانور کا چرنا (الرُّبْرَاءُ) جمع رَبْرَابُ بمعنی ہرنوں کی ڈار، جنگلی یا پالتو گایوں کا ریوڑ (خَمِيلَةٌ) چادر جمع خَمِيلٌ، گھنا باغ، ہبزہ زار جمع خَمَائِل (اطْرَافُ) طَرَف کی جمع ہے بمعنی کنارہ (الْبَرِيرُ) درخت جھاؤ کا پھل (ترتدی) باب اِفْعَال مصدر اَرْتَدَّ اُء سے بمعنی چادر اوڑھنا۔

لَتَشْرِجُ: تَنَاوُل اطراف البرير الخ یہ قید اس لئے بڑھائی گئی کہ پیلو کے پھل توڑتے وقت ہرن جب گردن ابھارتا ہے تو گردن کا پورا طول اور حسن ظاہر ہو جاتا ہے یعنی معشوقہ کی گردن بھی ایسی ہی دراز اور حسین ہے۔

(۸) وَكَبِسْمُ عَنْ اَلْمَى كَانَ مُنَوِّرًا تَخَلَّلَ حُرَّ الرَّمْلِ دِعْصٌ لَهُ نَدِي تَرْجَمَةٌ: (وہ محبوبہ) گندم گوں ہونٹوں والے (آب دار) دانت ظاہر کر کے مسکراتی ہے گویا کہ (اس کے دانت) ایسا پرغنی درخت بابونہ ہے جس کا نمناک ٹیلہ خالص ریت کے بیچ میں آگیا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (اَلْمَى) باب سَمْع سے لمياء جمع لَمَى۔ لَمِيت الشَّفَّةُ ہونٹ گندمی رنگ کا ہونا، سیاہی مائل ہونا (مُنَوِّرًا) گل بابونہ کی کلیاں (تَخَلَّلَ) دو چیزوں یا دوزمانوں کے درمیان میں انا، گھسنا، درمیان سے ٹکنا (الرَّمْلُ) خالص، ہر قسم کی آمیزش سے پاک جمع احرار (مونت) حُرْمَةُ (الرَّمْلُ) ریت، بجزی جمع رَمَال (الدِّعْصُ) ٹیلہ، ریت کا گول ٹکڑا جمع: دِعْصَةٌ

(نڈی) نحر، گلیا، بھیگا ہوا، ہنناک۔

تثنیہ: نیکہ کو ہنناک اور ریت کو خالص قرار دینے سے مقصود یہ ہے کہ ایسے مقام کا گل افقو ان نہایت ہی شاداب اور تروتازہ ہوگا۔

(۹) سَقْتَهُ إِيَّاهُ الشَّمْسُ إِلَّا لِشَاتِهِ أَيْفَ وَلَمْ تَكْدِمْ عَلَيْهِ بِإِثْمِدِ

ترجمہ: (محبوبہ کے) دانتوں کو آفتاب کی شعاع نے سیراب کیا ہے مگر مسوڑھوں کو (چھوڑ کر) اور ان پر سفوف اٹھ چھڑک دیا گیا ہے اور (اس کے بعد) محبوبہ نے دانتوں سے کچھ چھایا نہیں۔

حَلَّ عِبَارَت: (إِيَّاهُ) شعاع، کرن (الشَّمْسُ) مسوڑھا جمع: لِشَاتٍ، لِشَى، لِشَى (أَيْفَ) از باب افعال مصدر إِسْفَافٌ بمعنی چھڑکنا (تَكْدِمُ) باب نَصَرَ اور باب ضرب دونوں سے بمعنی دانتوں سے کانٹا یا چبانا۔ (إِثْمِدُ) اِثْمَدُ کا تعلق (أَيْفَ) کے ساتھ ہے جس کا ترجمہ ہوگا اٹھ چھڑک دیا گیا ہے۔

تثنیہ: محبوبہ کے دانت اتنے روشن ہیں کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید آفتاب نے اپنی شعاعیں عاریت پر دیدی ہیں۔ مسوڑھوں کے استواء کی وجہ یہ ہے کہ ان کا حسن سیاہی مائل ہونے ہی میں ہے۔ اس لئے سفوف اٹھ عرب میں اور ہندوستان میں مسی کا استعمال ہے جس کی وجہ سے دانتوں کی تابانی میں اضافہ ہو جاتا ہے لم تکدم کی قید بھی اسی لئے لگائی ہے کہ کسی چیز کے دبانے یا چبانے سے رنگ میں تغیر نہیں ہوا ہے۔

(۱۰) وَوَجْهِهِ كَأَنَّ الشَّمْسَ حَلَّتْ رِءَاءَهَا عَلَيْهِ نَقِيُّ اللُّونِ لَمْ يَتَّخِذْ

ترجمہ: وہ ایسے چہرے سے ہنسی ہے جو صاف رنگ ہے اس پر جھریاں نہیں۔ گویا کہ سورج نے اپنی (نور کی) چادر اس پر ڈال دی ہے۔

حَلَّ عِبَارَت: (حَلَّتْ) ای الْقَتَّ یعنی ڈال دی ہے۔ (رِءَاءَ) چادر، بالائی لباس جیسے عباء اور جبہ وغیرہ جمع اُرْدِيَه: اگر رِءَاءَ کی اضافت شمس کی طرف ہو جیسے رِءَاءُ الشَّمْسِ تو معنی آفتاب کا نور، حسن و جمال ہوگا چونکہ یہاں حاضر میر شمس کی طرف لوٹ رہی ہے تو بامحاورہ ترجمہ ہوگا سورج نے اپنی نور کی چادر اس پر ڈال دی ہے۔ (نَقِيُّ) باب سَمِعَ سے بمعنی صاف، خالص جمع نَقَاءٌ (تَخَذَّ) دبلا ہونے کے سبب گوشت کا جھری دار ہونا۔

تثنیہ: اس شعر میں شاعر اپنی محبوبہ کے چہرے کی خوبصورتی کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس کا چہرہ آفتاب کی طرح چمکتا دمکتا ہے اس کے چہرے پر کوئی داغ دھبہ نہیں ہے۔

(۱۱) وَإِنِّي الْأَمْضَى الِّهِمَّ عِنْدَ احْتِضَارِهِ بَعَوْ جَاءَ مَرْقَالٍ تَرُوْحٌ وَتَغْتَدِي

ترجمہ: ارادہ ہو جانے پر اس کو ایسی متبصرانہ چلنے والی اونٹنی کے ذریعہ ضرور پورا کرتا ہوں جو سب سے زیادہ دوڑنے والی ہے

اور شام صبح پھرتی رہتی ہے۔

حَلَّ عِبَارَت: (اَمْضَى) مُضِيًّا سے اَمْضَى گزر جانا۔ مَضَى عَلَى الامر کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانا، پورا کرنا۔ (الْهَمُّ) ابتدائی عزم جمع هُمُوم (اِحْضَارُ) باب افعال سے انا، حاضر ہونا (عَوَجَاءُ) عَوَج يَعْوُجُ عَوَجًا سے عَوَجَاءُ تیز ہونا (مِرْقَالُ) تیز رفتار، تیز کام، کہتے ہیں جَمَلٌ مِرْقَالٌ وَنَاقَةٌ مِرْقَالٌ (تَرُوُّحٌ) بوقت شام آمد (تَغْتَدِي) بوقت صبح۔ **تَشْبِيح:** اگر کسی وقت میرا ارادہ سفر مضمہ ہو جاتا ہے تو اس ارادہ کو ایک تیز روانہ کی ذریعہ پورا کر لیا کرتا ہوں۔

(۱۲) اَمُون كَالْوَا حِ الْاِرَانِ نَصَاتْهَا عَلَى لَاحِبٍ كَأَنَّهُ ظَهْرُ بُرْجِدٍ تَرْجَمَت: (وہ اونٹنی) ٹھوکر کھانے سے محفوظ، بڑے صندوق کے تختوں کی طرح (سپاٹ سینہ اور چوڑی کمر والی) ہے۔ میں نے اسے ایک ایسے وسیع راستہ پر دوڑایا جو دھاری دار کملی کی پشت کی طرح تھا۔

حَلَّ عِبَارَت: (اَمُون) بے خطر سواری جمع اَمُون (الْوَا حِ) لَوْح کی جمع ہر چوڑی چھٹی چیز، تختی، پلیٹ (قرآن پاک میں ہے "وَكَتَبْنَاهُ فِي الْاَلْوَا حِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ") (الادراک) جنگل تیل، تابوت، بڑے صندوق جمع اَرُون (نصّات) چلانے کے لئے زجر کرنا، دوڑانا (لَاحِبٌ) کھلا اور واضح راستہ، مفرد لَحْبٌ (ظَهْرُ) بالائی حصہ، پشت، کمر، پیٹھ (بُرْجِدٌ) دھاری دار موٹی چادر جمع بَرَجِد

تَشْبِيح: وسیع راستہ کو دھاری دار چادر کے سیدھے رخ سے تشبیہ دے کر اپنی تجربہ کاری اور راستوں سے واقفیت کو بیان کیا ہے اس لئے کہ راستہ جب مختلف اور کثیر سڑکوں پر مشتمل ہو جیسا کہ اس کو مخطوط چادر سے تشبیہ دینے سے معلوم ہوتا ہے تو راگیر کا ایسے راستہ پر سواری کو دوڑاتے ہوئے گزر جانا اور نہ بھگنا یقیناً اس کے کثرت اسفار اور راستوں سے واقفیت کی دلیل ہے۔

(۱۳) جُمَالِيَّةٌ وَجُنَاءٌ تَرْدِي كَانْهَا سَفَنَاجَةٌ تَبْرِي لَأَزْعَرَ اَرْبِدٍ تَرْجَمَت: (توت میں) اونٹ جیسی ہے بڑے کلمے جڑے کی ہے اس طرح دوڑتی ہے کہ گویا وہ ایک شتر مرغی ہے جو خاکستری رنگ، کم بال والے شتر مرغ کے سامنے آگئی ہے (شتر مرغ مستی میں اس کا پیچھا کرتا ہے اور جس قدر وہ بھاگتا ہے اس سے بچنے کے لئے اس سے زیادہ تیزی سے وہ شتر مرغی دوڑتی ہے)۔

حَلَّ عِبَارَت: (جُمَالِيَّةٌ) جُمَالِيَّةٌ تندرست و توانا اونٹ کو کہتے ہیں۔ جُمَالِيَّةٌ اونٹ کی طرح طاقتور (وَجُنَاءٌ) گال، گال کا ابھر ہوا حصہ، مضبوط جڑے والی جمع وَجَنَاتُ (تَرْدِي) لپکتی ہے (سَفَنَاجَةٌ) مادہ شتر مرغ (تبري) بَرِيٌّ مصدر سے مقابلہ کرنا مٹی لگ جانا، گرد آلود ہونا (اَزْعَرَ) زَعَرَ يَزْعُرُ زَعْوًا سے ازعر بمعنی بالوں اور پروں کا بدن پر کم ہونا اور بکھرا ہوا ہونا (اَرْبِدٌ) خاکستری رنگ (مُونَث) رُبْدَاءُ جمع رُبْدٌ۔

تَشْبِيح: اس شعر میں شاعر اپنی اونٹنی کی تیز روی کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میری اونٹنی کا کیا کہنا وہ تو طاقت اور مضبوطی میں اونٹ جیسا اور دوڑنے میں شتر مرغ کی طرح تیز رفتار ہے گویا کہ اپنی اونٹنی کی مضبوطی کو اونٹ کے ساتھ اور تیز روی کو شتر مرغ کے

ساتھ تشبیہ دی ہے۔

(۱۴) تُبَارِي عِتَاقًا نَاجِيَاتٍ وَأَتْبَعْتُ وَظَيْفًا فَوْقَ مَوْرِ مُعَبَّدٍ
تَرْجَمَةً: (وہ ناقہ) تیز رو اور اسیل اونٹنیوں سے (تیز رفتاری میں) مقابلہ کرتی ہے اور (یاد رانحالیکہ) راہ جاری میں (پچھلے) قدم کو (اگلے) قدم پر برابر رکھتی جاتی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (تُبَارِي) مُبَارَاةً سے بمعنی مقابلہ کرنا (عِتَاقًا) جمع عُتَقَاءُ سے بمعنی اعلیٰ نسل اور تیز رفتار ہونا (نَاجِيَاتٍ) نَجِيَّةً کی جمع ہے بمعنی تیز رفتار اونٹنی (اتَّبَعْتُ) بمعنی قدم برابر رکھنا (وَظَيْفًا) ٹخنے اور پنڈلی کا درمیانی حصہ یا پنڈلی کا اگلا حصہ (مَوْر) ہموار چلتا ہوا، راستہ (مُعَبَّد) تابعدار۔ طَرِيقُ الْمُعَبَّدِ ہموار راستہ، چالو سڑک۔

لَتَشْرِجُ: ناقہ کی اصالت اور تیز روی کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ ناقہ ہمیشہ دوسری اچھی نسل والی قوی اور چالاک اونٹنیوں پر مقابلہ میں غالب رہتی ہے اور چلتے ہوئے اس کا پچھلا قدم اگلے قدم کی جگہ پڑتا ہے جو تیز روی کی خاص علامت ہے۔

(۱۵) تَرْبَعَتِ الْقُفَيْنِ فِي الشَّوْلِ تَرْتَعِي حَدَائِقَ مَوْلِي الْأَسْرَةِ أَغِيدَ
تَرْجَمَةً: اس ناقہ نے موسم بہار مقام قُفَيْن میں ایسی خشک تھن والی اونٹنیوں کے ہمراہ چرتے ہوئے گزارا جو اس وادی کے باغات میں چر رہی تھیں جس کی زمین (بوجہ سیرابی) نرم تھی اور سبزہ زار بارانِ دوم سے سیراب کئے جا چکے تھے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (تَرْبَعَتِ) موسم بہار کی گھاس کھانا۔ مصدر تَرْبَعٌ سے (قُفَيْن) مفرد قُفٍّ جمع قُفَّاتٍ بمعنی وادی (الشَّوْل) حمل یا وضع حمل کو سات آٹھ مہینے گزرنے کی وجہ سے جس اونٹنی کا دودھ خشک یا کم ہو جائے اسے شانیلہ کہتے ہیں۔ جمع شوائل (قوتعی) باب افعال اِرتَعَاءُ مصدر سے بمعنی چرنا (حَدَائِقُ) حَدِيقَةٌ کی جمع، باغ (مَوْلِي) وَلِيٌّ سے اسم مفعول، جس پر سال کی دوسری بارش برس چکی ہو۔ (الْأَسْرَةُ) سِرُّ الْأَرْضِ زمین کا اعلیٰ حصہ، عمدہ زمین کا ٹکڑا جمع اَسْرَارٌ (أَغِيدَ) نازک اور لچکدار یودہ، تروتازہ درخت۔

لَتَشْرِجُ: یعنی وہ ناقہ تمام موسم بہار میں آزادی سے عمدہ سبزہ زاروں میں چرتی رہتی ہے جس کی وجہ سے نہایت موٹی قوی اور جاندار ہے فی الشَّوْلِ تَرْتَعِي الخ کی قید کا یہ فائدہ ہے کہ جب وہ اپنے ساتھ کی اونٹنیوں کو چرتے دیکھے گی تو اس میں چرنے کا زیادہ جذبہ پیدا ہوگا۔

(۱۶) تَرْيَعُ إِلَى صَوْتِ الْمُهِيبِ وَتَتَّقِي بِذِي خُصَلٍ رُوعَاتٍ أَكْلَفَ مُلْبِدٍ
تَرْجَمَةً: اپنے پکارنے والے چرواہے کی پکار کی طرف (فوراً) لوٹتی ہے (یعنی بڑی چوکنی ہے) اور عُنَابِی رنگ میلے کپلے مت اونٹ کے پریشان کن جلوں سے گچھے واردم کے ذریعہ بچتی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (تَرْيَعُ) رِيْعًا وَرِيْوَعًا: لوٹنا، واپس آنا (المُهِيبُ) اِهَابَةٌ سے اونٹوں کا رکھوالا، چرواہا (تَتَّقِي) یعنی

اتَّقِیْ بِالْشَّیْءِ: کسی چیز کے ذریعے اپنا بچاؤ کرنا (خُصِّلَ) خُصْلَة کی جمع بالوں کا گچھا، ذی خصل سے مراد گھنی دم وانی (رَوْعَات) رَوْعَة کی جمع بمعنی حملہ (اِکْثَلَفَ) سرخ رنگ کا طاقتور جوان اونٹ، عُنْتَابِی رنگ (مُثَلِّد) مست اونٹ یہاں شہوت کی مستی مراد ہے۔

تشیخ: یعنی ناقہ اتنی سدھی ہوئی اور چوکنی ہے کہ چرواہے کی آواز پر فوراً پہنچتی ہے اور مست اونٹ جب اس سے جفتی کھانا چاہتا ہے تو اپنی دم بچ میں حائل کر لیتی ہے اور اس کو قابو نہیں پانے دیتی تاکہ حمل کی وجہ سے ضعیف نہ ہو جائے۔ خلاصہ یہ ہے کہ غیر حاملہ ہونے کی وجہ سے اس ناقہ کے تمام قویٰ مجتمع ہیں ار بدن پر گوشت اور قوی ہے۔

(۱۷) كَانَ جَنَاحِي مَضْرَجِي تَكْنَفَا حِفَافِيهِ شُكَّافِي الْعِيبِ بِمَسْرَدِ تَرْجَمَةٍ: گویا کہ سفید گرد کے دو بازو (اس اونٹنی کی) دم کی دونوں جانب ہو گئے ہیں اور دم کی ہڈی میں ستالی کے ذریعہ سی دیئے گئے ہیں۔

خَلَّ عِبَارَتٌ: (جَنَاحِي) تشبیہ مفرد جَنَاح بمعنی بازو، پہلو جمع أَجْنِحَة قرآن پاک میں ہے ”أَوَّلِي أَجْنِحَةٍ مَثْنَى وَ ثَلَاثَ وَرُبَاعَ“ (مَضْرُجِي) شکر، لمے بازو والاسفید گدھ (تَكْنُفٌ) باب تَفَعَّل سے گھیرنا، حفاظت میں لینا۔ (حِفَافِي) تشبیہ جمع أُحِفَّة بمعنی دو جانیں، دو کنارے (شُكَّا) شُكَّا سے بمعنی چپک جانا (لیکن یہاں ”شَكَ الْجُلْدَ بِالْمَحْرُزِ“ ستالی سے چمڑا سینا یعنی سینا معنی ہے۔ (الْعِيب) دم کی ہڈی یا دم پر بال اگنے کی جگہ (بِمُسْرَدٍ) جمع مَسَارِد بمعنی سَتَالِ یعنی سِلَائِ اور سوراخ کر نیکا آلہ۔

تشریح: ناقہ کے دم کے بالوں کی کثرت بیان کرنا مقصود ہے یعنی بال اس قدر گھنے اور کثیر ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کرگس کے دو بازو دم کی ہڈی کی دائیں بائیں جانب ستابی سے چھید کر کے سی دیئے گئے ہیں۔

(۱۸) فَطَوَّرًا بِهِ خَلْفَ الزَّمِيلِ وَ تَارَةً عَلٰی حَشَفِ كَالشَّنِّ ذَاوِ مُجَدِّدِ

ترجمہ: کبھی (وہ ناقہ) اس دم کو ردیف کے پیچھے (اپنے سرین پر) مارتی ہے اور کبھی اپنے سوکھے سمنے تھنوں پر جو پرانے مشکیزہ کی طرح ہیں یعنی ان کا دودھ خشک ہو گیا ہے۔

حَلَّ عِبَارَت : (طَوْرًا) دفعہ (جیسے ایک دفعہ یا دو دفعہ) کبھی، کبھی ایسا کبھی ویسا، جمع : اطوار (خَلْفَ) خَلْفَ سے پیڑ نایا مارنا (الزَمِيلُ) رفیق سفر، روپیہ، پچھلا سوار (تَارَةً) کبھی، بعض اوقات، دفعہ، جمع تَارَاتٌ وَ تَمِيرٌ (حَشَفَ) حَشَفَ يَحْشِفُ حَشْفًا سے بمعنی تھن کا خشک ہو کر سکر جانا۔ (الشَّنُّ) جمع شَنَانٌ، شَنٌّ بمعنی پرانا مشکیزہ (ذَوِ) خشک (مُجَدِّدٌ) مقطوع اللبن تھن، حُشَف اور مُجَدِّد میں فرق اتنا ہے کہ دودھ خشک ہونے کی وجہ سے تھن سکر جائے تو حَشَف اور دودھ چھڑانے سے تھن خشک ہو جائے تو وہ مُجَدِّد کہلاتی ہے۔

تشريح: فرط نشاط سے دم ہلاتی ہوئی چلتی ہے۔ کبھی اوپر اٹھا کر سرین پر مارتی ہے اور کبھی اپنے پستان پر۔ دودھ سے خالی پستان

کو پرانے مشیزہ سے تشبیہ دی ہے۔

(۱۹) لَهَا فِخْذَانِ اُكْمَلِ النَّحْضُ فِيمَا كَانَهُمَا بَابًا مُنِيفٍ مُمَرَّدٍ
تَرْجُمَةً: اس کی دو ایسی رانیں ہیں جن میں گوشت پر کر دیا گیا ہے۔ گویا کہ وہ دونوں (رانیں) چکنے، بلند محل کے دو دروازے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (فِخْذَانِ) مشیزہ جمع افخاذ یعنی ران (اُكْمَلِ) کمالاً سے اُكْمَلُ پورا کرنا، پر کرنا۔ (النَّحْضُ) جمع نَحْضٌ وَنَحَاضٌ یعنی گوشت، ٹھکا ہوا گوشت۔ (مُنِيفٌ) بلند و بالا فَصْرٌ مُنِيفٌ بلند و بالا محل (مُمَرَّدٍ) مَرَّوَد سے چکنا اور قرآن پاک میں ہے۔ "صَرَّحَ مُمَرَّدٌ مِنْ قَوَارِيرَ"

تَشْبِیْخٌ: رانوں کو ہر گوشت اور چوڑی چکلی ہونے میں قصر عالی کے دروازہ کے دو بازوؤں (یعنی دو پاٹ) سے تشبیہ دی گئی ہے۔
(۲۰) وَطِيَّ مَحَالٍ كَالْحَنِيِّ خُلُوفُهُ وَاجْرَنَةٌ لُزْتُ بَدَائِي مُنْصَدِّدٍ
تَرْجُمَةً: اس کی کمر کے مہرے پیچیدہ (گٹھے ہوتے ہیں) جن کی پسلیاں کمانوں کی طرح (خمیدہ) ہیں اور اس کی گردن کا اگلا حصہ گردن کے تہ بہ مہروں سے (مضبوطی کے ساتھ) چمٹا دیا گیا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (طِيَّ) مصدر از باب ضرب، یعنی لپٹنا (مَحَالٌ) مفرد مُحَالَةٌ، پیٹھ کا مہرہ (حَنِيٌّ) مفرد حَنِیَّةٌ یعنی کمان (خُلُوفٌ) مفرد خُلْفٌ یعنی پہلو کی پسلیاں (اَجْرَنَةٌ) مفرد جِرَانٌ اونٹ کی گردن کا اگلا حصہ (لُزْتُ) مصدر لَزَّ یعنی چپکنا (دَائِي) دَائِبَةٌ کی جمع، گردن (مُنْصَدِّدٍ) تہ بہ تہ۔

تَشْبِیْخٌ: ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ نہایت مضبوط اور پسلیاں کمانوں کی طرح کڑی اور خم دار ہیں۔ گردن نہایت مضبوطی کے ساتھ مہروں میں جڑی ہوئی ہے۔

(۲۱) كَانَ كِنَاسِي ضَالَةً يَكْنُفَانِهَا وَأَطْرَقَسِي تَحْتَ صُلْبٍ مُؤَيَّدٍ
تَرْجُمَةً: گویا جھڑ بیری کی (بنی ہوئی) ہرن کی دو خوابگاہوں نے اس ناقہ کو (دائیں بائیں جانب سے) گھیر لیا ہے اور خم دار کمانیں مضبوط پشت کے نیچے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (كِنَاسِي) تشبیزہ، مفر، کِنَاسٌ، درختوں میں ہرن کی خوابگاہ، پناہ گاہ جمع كُنُسٌ وَ اَكْنَسَةٌ (ضَالَةً) جھڑ بیری (يَكْنُفَانِ) تشبہ مفرد کَنَفٌ سے احاطہ کرنا، گھیر لینا (أَطْرَقَسِي) کمان کا موڑ، ٹیڑھا کرنا (قَسِي) اور اَقْوَأَسِي یہ جمع ہیں القوس کے (مَذْكُورٌ مَوْثٌ) کمان (صُلْبٌ) سخت، مضبوط، طاقتور، کمر کی ریڑھ کی ہڈی (مَجَازٌ) اور یہاں یہی معنی مراد ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے۔ "يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ" (مُؤَيَّدٌ) اَيَّد سے مضبوط، طاقتور۔

تَشْبِیْخٌ: پشت نہایت مضبوط ہے اور اس کے نیچے پسلیاں خمیدہ کمانیں ہیں اور وسعت کی وجہ سے اس کے دونوں پہلو ہرنوں کی

دو خواب کا ہیں معلوم ہوتی ہیں۔

(۲۲) لَهَا مِرْفَقَانِ افْتَلَانِ كَانَهَا تَمَرٌ بِسَلْمَى دَالِجٍ مُتَشَدِّدٍ
ترجمہ: اس ناکہ کی دو مضبوط کہنیاں پسلیوں سے اس قدر چمیدی ہیں گویا کہ وہ قوی ڈول والے کے دو ڈول لئے ہوئے گزر رہی ہے۔

حَقَائِقُ عِبَارَاتٍ: (مِرْفَقَانِ) تثنیہ، مفرد مِرْفَقُ بمعنی کہنی، جمع مِرَافِقُ (افْتَلَانِ) تثنیہ واحد افْتَلَانُ بمعنی مضبوط، قوی (تَمَرٌ) مَرٌّ یَمُرُّ مَرًّا و مَرُورًا و مَمْرًا سے واحد مَمْرٌ غائب گزر رہی ہے (سَلْمَى) تثنیہ معنی ڈول مفرد سَلْمٌ (دَالِجٍ) باب نصر اور ضرب سے اسم فاعل ڈول والا جمع دُلُج۔ (المُسَدَّدُ) سخت، مضبوط۔

ذِیْلُ شَرِیح: جب قوی انسان دو بھاری ڈول لے کر چلتا ہے تو اس کے ہاتھوں اور پہلوؤں کے درمیان کافی فاصلہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ناکہ کی دونوں ٹانگیں پر گوشت ہونے کی وجہ سے فاصلے پر ہوتی ہیں۔

(۲۳) كَقَنْطَرَةِ الرَّومِیِّ اَقْسَمَ رَبُّهَا لَتُكْتَنَفَنَّ حَتَّى تُشَادَّ بِقَرْمِدٍ
ترجمہ: وہ اونٹنی رومی کے اس پل کی طرح (مضبوط) ہے جس کے مالک نے یہ قسم کھالی ہو کہ اس وقت تک اس کی ضرور حفاظت کی جائے گی جب تک کہ اس کی لپائی چونہ سے کی جائے۔

حَقَائِقُ عِبَارَاتٍ: (القَنْطَرَةُ) کمان نما ڈاٹ کا پل جمع قناطر (رَبُّ) باب نصر سے رَبًّا نگہداشت کرنا، مالک، اسم فاعل رابٌّ اور مفعول مَرْمُوبٌ ہے (لَتُكْتَنَفَنَّ) باب افعال سے اکتناف مصدر احاطہ کرنا/حفاظت کرنا (تُشَادَّ) شَادَّ سے وہ دیوار جو مضبوط کی جائے (قَرْمِدٍ) دیوار پر چوڑے سرخی کا پلاسٹر کرنا، ٹائل لگانا۔

ذِیْلُ شَرِیح: جب کہ مالک خود اس پل کی نگرانی کی قسم کھا چکا ہے تو ظاہر ہے کہ اس کی تعمیر نہایت مضبوط ہوگی۔ ناکہ کو ایسے پل سے تشبیہ دیتا ہے۔

(۲۴) صُهَابِيَّةٌ الْعُثْنُونِ مُوْجِدَةٌ الْقَرَا بَعِيدَةُ وَخُدِ الرَّجُلِ مَوَارَةُ الْيَدِ
ترجمہ: اس کی ٹھوڑی کے نیچے کے بال سرخی مائل ہیں، کمر کی مضبوط ہے، لمبے قدم رکھنے والی تیز رفتار ہے۔

حَقَائِقُ عِبَارَاتٍ: (صُهَابِيَّةٌ) وہ سفیدی جو سرخی مائل ہو، صہابی اونٹ جو بہت سفید نہ ہو۔ (الْعُثْنُونِ) ٹھوڑی پر نیچے کی طرف اگے ہوئے بال، اونٹ اور بکرے کی ٹھوڑی کے نیچے بال جمع عُثَانِيْنُ (المُوْجِدَةُ) مضبوط، پختہ، طاقتور (الْقَرَا) کمر، کمر کا بیچ جمع "قُرُوَانٌ وَاَقْرَاءٌ" (وَخُدِ) اونٹ کا لمبا قدم: جمع "وُخُوْدٌ" (مَوَارَةُ الْيَدِ) سبک اور تیز رفتار۔

ذِیْلُ شَرِیح: اونٹ کے ٹھوڑی کے بالوں میں سرخی اور سفیدی کے امتزاج کو بیان کر کے اس کے خوبصورتی اور اس کے تیز رفتاری کو بیان کرتا ہے۔

(۲۵) اَمْرَتْ يَدَاهَا فُتِلَ شَرْزٌ وَاَجْنَحَتْ لَهَا عَضْدَاهَا فِي سَقِيفٍ مُسْنَدٍ
 تَرْجَمَةً: بھنوا دھا گا بننے کی طرح اس کے دونوں ہاتھ (گویا) مضبوط بٹ دیئے گئے ہیں اور اس کے دونوں بازو تہہ بہہ (اینٹوں والی) چھت میں جھکا کر لگا دیئے گئے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (اَمْرَةٌ) رسی کا مضبوط بننا جمع مِرْرٌ وَاَمْرَارٌ (فُتِلَ) فُتْلًا سے رسی، کوڑا وغیرہ کو بننا (شَرْزٌ) ناہموار دھاگا (اَجْنَحَتْ) اَجْنَحَ الشَّيْءُ: جھکانا، مائل کرنا (عَضْدَاهَا) تشبیہ مفرد عَضْدٌ: بازو (سَقِيفٍ) چھت جمع: سَقَفٌ (مُسْنَدٍ) مضبوط۔

تَشْرِیح: جس تاگ کو الٹا بٹ دیا گیا ہو وہ نہایت مضبوط ہو جاتا ہے۔ ہر دو بازوئے ناقہ کو ایسے مضبوط دھاگے سے تشبیہ دی۔ اس کے اگلے دھڑ کو سقف مند سے تشبیہ دے کر بتایا کہ اس کا دھڑ ہر دو دست پر اس طرح ٹھہرا ہوا ہے جیسے ستونوں پر چھت۔ بازوؤں کے مقتول ہونے سے یہ غرض بھی ہے کہ وہ تہہ بہہ ہونے کی وجہ سے سینہ کے اس سخت حصہ سے الگ رہیں گے جس پر اونٹ بیٹھتا ہے۔

(۲۶) جُنُوحٌ دِفَاقٌ عُنْدَلٌ ثُمَّ اَفْرَعَتْ لَهَا كِتْفَاهَا فِي مُعَالِيٍّ مُصْعَدٍ
 تَرْجَمَةً: (نشاط سے) ٹیز سی ہو کر چلتی ہے، اچھلنے کودنے والی، بڑے سر کی ہے پھر اس کے دونوں شانے بلند اونچی کمر میں ابھار کر لگا دیئے گئے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (جُنُوحٌ) وہ اونٹنی جو جھوم جھوم کر چلے (دِفَاقٌ) کود کر چلنا مراد تیز رفتاری (عُنْدَلٌ) بڑی سروالی (اَفْرَعَتْ) باب افعال مصدر افراغ، بمعنی چڑھانا (مُعَالِيٍّ) باب مفاعلة سے صیغہ واحد مذکر اسم مفعول مادہ غُلُوٌّ اونچا کیا گیا مراد اونچی کمر سے (مُصْعَدٍ) ابھارا ہوا۔

تَشْرِیح: مستی اور نشاط کی حالت میں کود کر اور منہ موڑ کر چلنا قوت پر دال ہے جو ناقہ کی خوبی کی علامت ہے۔

(۲۷) كَانَتْ غُلُوبُ النَّسْعِ فِي دَائِيَاتِهَا مَوَارِدٌ مِنْ خَلْقَاءَ فِي ظَهْرِ قَرْدَدٍ
 تَرْجَمَةً: تنگ کے نشانات اس ناقہ کی کمر کے جوڑوں میں اس چکنے پتھر کی نالیاں ہیں جو سخت زمین پر (پڑا) ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (غُلُوبٌ) جمع غَلَبٌ کی بمعنی دبانے یا کاٹنے کا نشان (النَّسْعُ) لمبے تسمے جن سے کجاووں یا پیٹیوں وغیرہ کو باندھا جاتا ہے۔ جمع اَنْسَاعٌ و نُسُوعٌ و نُسْعٌ یعنی تنگ (دَائِيَاتٌ) دَائِيَةُ کی جمع ہے بمعنی پسلیوں سے سینہ کی ہڈیوں کے ملنے کی جگہ، مرادی معنی پسلی ہے۔ (مَوَارِدٌ) مورد کی جمع ہے۔ چھوٹی نالیاں (خَلْقَاءُ): هَضْبَةٌ خَلْقَاءُ ہے بمعنی چکنائیلہ، چکن پتھر، (ظَهْرٌ) پیٹھ، مراد اوپر کا حصہ، ابھرا ہوا حصہ (الْقَرْدَدُ) سخت اونچی زمین۔

تَشْرِیح: جن تسموں سے کجاوہ کسا جاتا ہے ان کے نشانات کو پتھر کی نالیوں سے اور سپاٹ کمر کو چکنے پتھر سے اور جسم کو سخت زمین

سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۲۸) تُلَاقِيْ وَأَحْيَانًا تَبَيَّنُ كَأَنَّهَا
تَرْجُمَةً: ننگ کے نشانات اس ناقد کے (چلنے میں) کبھی باہم مل جاتے ہیں (بند ہو جاتے ہیں) کبھی کھل جاتے ہیں گویا وہ لمبے پھٹے ہوئے کرتے کی سفید کلیاں ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (تُلَاقِيْ) تُلَاقِيَا: دو کا باہم ملنا (تَبَيَّنُ) تَبَيَّنَا سے ایک دوسرے سے الگ ہونا اور اگر مصدر بینونة سے ہو تو معنی جدا ہونا ہے۔ (بَسَائِقُ) مفرد بَنِيْقَةُ: گرتے کی کلی، گریبان (الْعُرَّةُ) سفیدی جمع عُرَرٌ (عُرٌّ) اَعْرُ کی جمع ہے بمعنی سفید و تابناک (مُقَدَّد) پھٹا ہوا۔

تَشْرِيْح: ناقد کے چلنے میں کھال کے کھینچنے اور ڈھیلا پڑنے سے وہ نشانات کبھی بند ہو جاتے ہیں اور کبھی جدا ہو جاتے ہیں اس لئے وہ پھٹی ہوئی قمیص کی کلیوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں جو کبھی ہوا سے مل جاتی ہیں اور کبھی الگ الگ ہو کر اڑنے لگتی ہیں کلی کی تخصیص اس لئے ہے کہ اس کا سرا بار یک اور نیچے کا حصہ وسیع ہوتا ہے اسی طرح مختلف تسمے جو کجاوے کے مختلف حصوں میں باندھے گئے ہیں وہ مجتمع ہو کر شکم پر ایک حلقہ میں آ ملے ہیں۔

(۲۹) وَأَتْلَعَ نَهَاضٍ إِذَا صَعَدَتْ بِهِ
تَرْجُمَةً: اس کی گردن لمبی اور بار بار اٹھنے والی ہے جب وہ ناقد (چلتے وقت) اس کو خوب اٹھا لیتی ہے تو وہ دریائے دجلہ میں رواں کشتی کے دنبالہ کی طرح معلوم ہوتی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (أَتْلَعُ) دراز گردن، دراز قامت (مَوْنُ) تَلْعَاءُ جمع: تُلْعُ (نَهَاضٍ) باب فَتَحَ سے بہت مستعد و متحرک، مستعدی کے ساتھ اٹھنا (صَعَدَ) چڑھنا، (سُكَّانُ) کشتی کھیلنے کا پتواری یعنی دُنْبَالِہ (البوصی) کشتیوں کی ایک قسم (دجلہ) عراق کی ایک بڑی نہر کا نام ہے۔ (مُصْعِدُ) اصعاد سے اسم فاعل چلنے والی۔

تَشْرِيْح: لمبی اور سریع الحركت گردن کو رواں کشتی کے دنبالہ سے تشبیہ دی ہے۔

(۳۰) وَجُمُجْمَةٌ مِثْلُ الْعَلَاةِ كَأَنَّمَا
تَرْجُمَةً: اور اس کی کھوپڑی سینہ ان کے مانند (سخت) ہے گویا کہ اس کھوپڑی کا جوڑ سوہان (کے مانند سخت ہڈی) سے مل گیا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (الْجُمُجْمَةُ) کھوپڑی لکڑی کا بڑا پیالہ جمع: جُمُجْمٌ و جَمَاجِم (عَلَاة) اہرن، جس پر لوہا کوٹا جاتا ہے، پسندان (وَعِي) و عِيًا مصدر سے جڑ جانا (المُلْتَقَى) جوڑ (حرف) کنارہ، نوک جمع أَحْرُف (مَبْرَد) ریتی، دندالینی سوہان۔

تَشْبِیْحٌ: کھوپڑی کو تختی اور مضبوطی میں لوہار کے گھن سے تشبیہ دی جس پر لوہا کوٹا جاتا ہے اور سر کے اس حصہ کو جس سے کھوپڑی ملی ہوئی ہے سوہان (ریتی) کے کناروں سے تختی میں اور دھار دار ہونے میں تشبیہ دی ہے۔

(۳۱) وَخَذَ كَقِرْطَاسِ الشَّامِيِّ وَمِشْفَرٍ كَسَبَتِ الْيَمَانِي قَلْدُهُ لَمْ يُحَرِّدْ تَرْجَمَةً: اس کا رخسار شامی (کارگیر کے) کاغذ کے مانند (چکنا اور صاف) ہے اور اس کا ہونٹ یمنی (تاجر کی) نرمی کی طرح (نرم) ہے۔ جس کی تراش ٹیڑھی نہیں کی گئی۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (خِذْ) رخسار، گال (مذکر) مثل مشہور ہے تَوَكُّتُهُ عَلَى مِثْلِ خِذِ الْفَرَسِ "میں نے اسے ایک صاف اور سیدھے راستہ پر چھوڑا جمع: أَخِذَهُ، وَخِذَادٌ وَخِذَانٌ: (قِرْطَاسٍ) قیف نما مڑا ہوا کاغذ (جس میں دانے وغیرہ رکھ کر دیتے ہیں) جمع قِرَاطِيس (مِشْفَر) اونٹ کا موٹا ہونٹ جمع: مَشَافِر (سَبَت) صاف کی ہوئی یا رنگی ہوئی کھال یعنی نرمی (قَلْدٌ) قَلْدٌ يَقْدُ سے لمبائی میں کاٹنا، لمبائی میں پھاڑنا۔ قرآن پاک میں ہے "وَقَدَّتْ قَوْمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ"۔ (حَرْدٌ) بمعنی ٹیڑھا کرنا۔

تَشْبِیْحٌ: شام میں کاغذ عمدہ بنتا تھا اس لئے رخسار کو قِرطاس سے تشبیہ دی اور ہونٹ کو سیدھے قطع کئے ہوئے یمنی چمڑے سے تشبیہ دی۔ یمن کا چمڑا مشہور تھا اس لئے اس کی تخصیص کی۔

(۳۲) وَعَيْنَانِ كَالْمَاوِيَتَيْنِ اسْتَكْنَتَا بِكَهْفِي حِجَا جِي صُخْرَةٍ قَلْبِ مُورِدٍ تَرْجَمَةً: اور اس ناکہ کی دونوں آنکھیں دو آئینوں کے مانند (چمک دار) ہیں جو پتھر کے یعنی پانی کے گڑھے والے پتھر کے (بنے ہوئے) اتھو انہائے ابرو کے دو غاروں میں جا گزریں ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (مَاوِيَتَيْنِ) تشبیہ مفرد مکاویہ بمعنی شیشہ، آئینہ (اسْتَكْنَتَا) باب استفعال سے مصدر اسْتَكْنَتَا، قرار پکڑنا (كَهْفِي) تشبیہ مفرد کھف بمعنی پہاڑ کا بڑا غار، پہاڑ میں تراشا ہوا گھر جمع کُھُوف (غار چھوٹا ہوتا ہے اور کھف اس سے زیادہ وسیع ہوتا ہے) (حِجَا جِي) تشبیہ مفرد حِجَا ج بمعنی ابرو کی ہڈی، کنارہ، گوشہ جمع أَحْجَّة (صُخْرَةٍ): پتھر کی چٹان جمع: صُخُرٌ، صُخُورٌ (المُورِدَةُ) پانی کا گھاٹ

تَشْبِیْحٌ: آنکھوں کو آئینوں اور اس پانی سے جو پتھر کے گڑھے میں ہوتا ہے تابانی میں تشبیہ دی اور حلقہائے چشم کو غاروں سے اور ابرو کی ہڈیوں کو تختی میں پتھر سے تشبیہ دی ہے۔

(۳۳) طُحُورَانِ عَوَّارِ الْقَدَى فَتَرَاهُمَا كَمَكْحُولَتَي مَدْعُورَةٍ اِمَّ فَرَقْدٍ تَرْجَمَةً: (اس ناکہ کی دونوں آنکھیں) خس و خاشاک کو دفع کرنے والی ہیں (جس کی وجہ سے وہ نہایت ستھری اور صاف ہیں) پس تو ان کو اس حال میں دیکھے گا کہ وہ بچہ والی (صیاد سے) خوف زدہ بقرہ وحشیہ کی دوسر گیس آنکھوں کی طرح (خوب صورت معلوم ہوتی) ہیں۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (طُحُورَان) ثنیہ باب فَتَح سے طَحَرٌ پھینکنا: دفعہ کرنا (عُورَان) جمع عَوَاوِر بمعنی خس و خاشاک، تنکا (الْقَذَى) باب ضرب سے مصدر قَذَبَا کسی چیز میں تنکے یا گرد پڑنا (مَكْحُولَتْنِی) ثنیہ مفرد مَكْحُولَةٌ: سرگیں آنکھیں (مَذْعُورَةٍ) مؤنث بمعنی خوف زدہ ذَعُورٌ مذکر (فَرَقْدٌ) پتھر جمع فِرَاقِد (اُمَّ فَرَقْدٌ) بچے والی نیل گائے۔

تَشْرِیح: ناقہ کی آنکھوں کو بقرہ و شیعہ کی آنکھوں سے تشبیہ دی اور مذعورۃ و ام فرقد کی قیود کا اضافہ کر کے مشبہ یہ میں حسن کا اضافہ کیا ہے۔ اس لئے کہ اس حالت خاص میں نیل گائے کی آنکھ میں ایک خاص چمک اور تیز نگاہ ہوتی ہے اور بچے کی حفاظت کے لئے سب سے زیادہ محتاط نظروں سے دیکھتی ہے۔

(۳۴) وَصَادِقًا سَمِعَ التَّوَجُّسَ لِلشَّرِّ لِهَجْسٍ خَفِيِّ أَوَّلِ صَوْتٍ مُنْدِدٍ تَرْجَمَةٌ: اس ناقہ کے دواپسے کان ہیں جورات کے چلتے وقت کھسکھاہٹ سننے کے اندر (نہایت) بچے ہیں خواہ آہستہ آواز ہو یا زور کی۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (تَوَجُّسَ) ہلکی آواز کو کان لگا کر سننے کی کوشش کرنا، کھسکھاہٹ (الشَّرِّ) رات کا سفر یعنی رات کے وقت چلنا (مؤنث و مذکر دونوں طرح مستعمل ہے) (لِهَجْسٍ) ہلکی آواز جو سنائی دے مگر سمجھی نہ جائے۔ (مُنْدِدٍ) اونچی آواز۔

تَشْرِیح: ناقہ کانوں کی چچی ہے یعنی بہت جلد ہر قسم کی آواز سن لیتی ہے یعنی بڑی حاضر حواس ہے۔

(۳۵) مُؤَلَّتَانِ تَعْرِفُ الْعِتْقَ فِيهِمَا كَسَامِعَتِي شَاقٍ بِحَوْمَلٍ مُفْرَدٍ تَرْجَمَةٌ: اس کے دونوں کان باریک نوکدار ہیں جن میں تو آثار عمرگی نسل معلوم کر لے گا اور وہ مقام حومل کے یکہ و تنہا زگاؤ کے کانوں کے مثل ہیں۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (مُؤَلَّتَانِ) ثنیہ۔ مفرد مؤلِّلۃ مصدر تَلَّیْل سے بمعنی تیز کرنا، نوکیلا بنانا (الْعِتْقُ) نفیس و عمدہ ہونا (سَامِعَتْنِی) ثنیہ مفرد سَامِعَةٌ: سامع کی مؤنث کان جمع: سَوَامِعُ (شَاقٍ) بکری، ہرن، جنگلی نیل۔

تَشْرِیح: زگاؤ خصوصاً جب کہ وہ تنہا ہو معمولی سی آہٹ کو سن لیتا ہے اسی طرح وہ ناقہ ہر وقت چوکنی اور ہوشیار رہتی ہے۔

(۳۶) وَأَرَوْعُ نَبَاضٌ أَحَدُ مُلْمَلَمٍّ كَمِرْدَاةٍ صَخْرٍ فِي صَفِيحٍ مُصَمِّدٍ تَرْجَمَةٌ: اس کا دل ذکی، تیز حرکت، ہلکا اور سریع، سخت و قوی ہے۔ جیسے چوڑے پتھروں میں پتھر کا (بنا ہوا) ایک سنگ شکن اوزار ہو۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (أَرَوْعُ) جمع: رَوْعٌ مجھدار، ذکی، بہت شاندار یہ قلبٌ مخدوف کی صفت ہے اور شعر میں آگے بھی تمام صفات قلب ہی کی ہیں۔ (نَبَاضٌ) تیز حرکت (أَحَدُ) ایسا چمکانا، جسے پکڑا نہ جاسکے۔ (مُلْمَلَمٍّ) ٹھوس/گول (مِرْدَاةٌ) چٹان، وہ سخت چٹان جس پر رکھ کر دوسرے پتھر توڑے جائے۔ (صَخْرٍ) پتھر کی چٹان مفرد صَخْرَةٌ (صَفِيحٍ) پتھر کی سل جمع: صَفَائِيحُ

(مُصَمِّدٌ) ٹھوس و سخت۔

تَشْبِیْہ: ناقہ کے دل کو مضبوطی میں سنگ شکن پتھر سے اور اس کی چوڑی اور مضبوط پسلیوں کو پتھر کی چٹانوں سے تشبیہ دی ہے۔

(۳۷) وَأَعْلَمُ مَخْرُوتٌ مِنَ الْأَنْفِ مَارِنٌ عَتِيقٌ مَتَبِی تَرْجُمُ بِهِ الْأَرْضُ تَزْدُودُ تَرْجُمًا: اس ناقہ کا اوپر کا ہونٹ کٹا ہوا ہے۔ ناک کا بانسہ چھدا ہوا ہے۔ ایسی اصل ہے جب ناک زمین پر مارتی ہے (سو گھتی ہے) تو زیادہ تیز ہو جاتی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (أَعْلَمُ) عَلَمَاءُ جَمْعُ عَلَمٍ جس کا اوپر کا ہونٹ کٹا ہوا ہو۔ (مَخْرُوتٌ) جس کا کان، ناک یا ہونٹ چھیدا ہوا ہو، پھٹا ہوا ہو۔ (مَارِنٌ) ناک کا نرم کنارہ جمع: مَوَارِنُ (عَتِيقٌ) اوپچی ذات کا اصل، (تَرْجُمُ) رَجْمٌ مصدر سے اصل معنی تو سنگ باری ہے لیکن یہاں ہاضمیر اَنْف کی طرف لوٹ رہی ہے اسی لئے ناک مارنا مراد لینے یعنی جب ناک زمین پر مارتی ہے۔

تَشْبِیْہ: سفر پیشہ اونٹ زمین کو سونگھ کر یہ معلوم کر لیتے ہیں کہ پانی کس قدر دور ہے اگر پانی زیادہ دور ہوتا ہے تو رفتار تیز کر دیتے ہیں۔

(۳۸) وَإِنْ شِئْتَ لَمْ تُرْقِلْ وَإِنْ شِئْتَ أَرْقَلْتُ مَخَافَةَ مَلُوءٍ مِنَ الْقَدِّ مُحْصَدٌ تَرْجُمًا: اگر تو چاہے (کہ وہ تیز نہ دوڑے) تو نہ بھاگے گی اور اگر تو چاہے (کہ وہ دوڑے) تو ایک مضبوط تسمے کے بنے ہوئے اور بٹے ہوئے کوڑے کے خوف سے دوڑ کر چلے گی۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَرْقِلُ) باب افعال سے مصدر لَارْقَلَ بمعنی تیز دوڑنا (مَلُوءٌ) بروزن تَرْوِیُّ اِزْ لُؤِی، یلوی مصدر لی: بٹنا (قَدٌّ) چڑے کا تسمہ، کوڑا جمع: أَقْدٌ (مُحْصَدٌ) مصدر احْصَدٌ سے رسی کا بٹنا۔

تَشْبِیْہ: بہت شائستہ ہے سوار کے قبضہ میں رہتی ہے۔ اس قدر تیز ہے کہ کوڑا مارنے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کا خوف ہی اس کو دوڑانے کے لئے کافی ہے۔

(۳۹) وَإِنْ شِئْتَ سَامِیً وَاسِطُ الْكُورِ رَأْسُهَا وَعَامَتْ بَضْبُعَيْهَا نَجَاءَ الْخَفِيدِ تَرْجُمًا: اور اگر تو چاہے تو اس کا سر پالان کی اگلی لکڑی سے بلند ہو جائے گا اور اپنی دونوں بازوؤں کے ذریعہ شتر مرغ کی تیز روی کی طرح تیرے گی (تیز چلنے لگے گی)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (السَّامِیُّ) بلند، اونچا (وَاسِطُ الْكُورِ) پالان کا اگلا حصہ، جمع: اَوَاسِطُ (الْكُورِ) پالان (عَامَتْ) عَوَمًا سے عَامَتْ واحد مؤنث غائب بمعنی تیرے گی (بَضْبُعِی) تثنیہ مفرد ضَبْعُ بمعنی بازو، بغل سے بازو کے آدھے حصے تک۔ (نَجَاءَ) تیز رفتاری (الْخَفِيدِ) شتر مرغ۔

تَشْبِیْہ: اس شعر کے ذریعے شاعر اپنی اونٹنی کی تیز رفتاری کو بیان کر رہا ہے کہ مقدم رعل سے سر کا بلند ہو جانا خاص تیز رفتاری کے

پیش نہیں کرتا۔ گویا کہ اس شعر میں اپنی بہادری کو بیان کر رہا ہے۔

(۴۳) اَحَلْتُ عَلَيْهَا بِالْقَطِيعِ فَاجْذَمْتُ وَقَدْ خَبَّ آلُ الْأَمْعَزِ الْمُتَوَقَّدِ
تَرْجُمَنَ: میں (قوم کی آوازن کر) کوڑا لے کر اس ناقہ کی طرف متوجہ ہوا تو وہ نہایت تیزی سے چلی جب کہ چمک دار سنگستان کا سرب موج زن تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (اَحَلْتُ) مصدر احالة بمعنی متوجہ ہونا، اگرچہ ماضی ہے لیکن جواب شرط ہونے کی وجہ سے مضارع کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اِی الْوَجْهَ (الْقَطِيعُ) تسموں کو بٹ کر بنایا جانے والا (چھڑی نما) کوڑا جمع: قُطْعَانٌ وَقَطَاعٌ (اَجْذَمْتُ) باب افعال سے صیغہ واحد مؤنث غائب بمعنی رفتار تیز کرنا، تیزی سے چلی (خَبَّ) اضطراب، موجزن ہونا۔ (آلُ) ریت (الْأَمْعَزِ) جمع: اماعرُ سنگاں زمین (الْمُتَوَقَّدُ) مصدر باب تَفَعَّلَ سے تَوَقَّدَ اسم فاعل بمعنی چمکدار۔

لَتَشْرِحُ: سورج کی تیز شعاعوں کی وجہ سے ریت آب متحرک معلوم ہوتا تھا۔ شدت گرمی میں اپنی اور ناقہ کی بادیہ پیائی کا اظہار مقصود ہے۔

(۴۴) فَذَالَتْ كَمَا ذَالَتْ وَلِيْدَةُ مَجْلِسٍ تُرِي رَبَّهَا اَذْيَالُ سَحْلِ مُمَدَّدٍ
تَرْجُمَنَ: پس وہ ناقہ متبخرانہ انداز سے اس طرح چلی جیسے مجلس کی وہ رقاصہ چلتی ہے جو سفید دراز چادر کے دامن (لٹکا کر) اپنے مالک کو دکھاتی ہو۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (فَذَالَتْ) باب ضرب بضر ب سے صیغہ واحد مؤنث غائب بمعنی سٹکنا، اتراتے ہوئے چلنا، متبخرانہ چال چلنا (وَلِيْدَةُ) باندی جمع و لَوْد (وليدة المجلس) سے مراد وہ لڑکی جو رقاصہ ہو۔ (سَحْلُ) باریک سفید کپڑا جمع اسْحَالٌ وَ سَحُولٌ وَ سَحْلٌ (مُمَدَّد) لمبی دراز (اَذْيَالُ) ذیل کی جمع: کپڑے کا دامن۔

لَتَشْرِحُ: ناقہ کی رفتار کو رقاصہ کے کھروے سے تشبیہ دی ہے اور دراز دم کو چادر کے دامنوں سے۔ اس خاص قسم کے رقص میں جس کو کھروہ کہا جاتا ہے۔ رقاصہ پشواز کے دامن اٹھا اٹھا کر مختلف انداز سے ناظرین کو دکھاتی ہے۔ دوسرے مصرعہ میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

(۴۵) وَلَسْتُ بِحَلَالِ التَّلَاعِ مَخَافَةً وَلَكِنْ مَتَى يَسْتَرْفِدُ الْقَوْمُ اُرْفِدَ
تَرْجُمَنَ: اور میں (کسی کے) خوف سے ٹیلوں پر فروکش ہونے والا نہیں ہوں مگر (بات یہ ہے کہ) جب قوم مجھ سے مدد مانگتی ہے تو میں (اس کو) مدد دیتا ہوں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (حَلَّ) جمع حَلَّ کی بمعنی رہائش اختیار کرنا، فروکش ہونا۔ (تَلَاعٌ) وَتَلَعٌ یہ جمع ہیں تَلَعَةٌ کی بمعنی بلند زمین، اونچائی، اوپر سے نیچے کو پانی بہنے کی جگہ (اَسْتَرْفِدُ) باب استفعال یَسْتَرْفِدُ صیغہ واحد مذکر غائب بمعنی مدد چاہنا، بخشش

چاہتا۔
تَفْہِیْلَاتُ: یعنی مہمانوں کی ضیافت یا دشمنوں سے جنگ کرنے کے خوف سے میں کہیں نہیں چھپتا ہوں بلکہ قوم کی ہر اعانت کے لئے تیار ہوں خواہ ضیافت مہمانان ہو یا مقابلہ اعداء۔

(۴۶) فَإِنْ تَبَغَّيْنِي فِي حَلَقَةِ الْقَوْمِ تَلْفَنِي وَإِنْ تَقْتَنِصْنِي فِي الْحَوَانِيتِ تَصْطِدْ
ترجمہ: اگر تو مجھ کو قوم کی مجلس میں ڈھونڈیگا تو مجھ کو (وہاں) پائے گا اور اگر شرابی بھٹیوں میں مجھ کو پکڑنا چاہے گا تو (وہاں بھی) پکڑ لے گا۔

حَلَقَةُ عِبَارَاتُ: (تَبَغَّيْنِي) مصدر بغی سے تلاش کرنا، طلب کرنا (الْحَلَقَةُ) مذکر خَلَقَ بمعنی جماعت انسان، لوگ، جمع خُلُوق (تَلْفَنِي) الفاء مصدر سے بمعنی پانا، اتفاقاً ملنا (تَقْتَنِصْنِي) باب افتعال سے اقتناص مصدر بمعنی تلاش کرنا (حَوَانِيت) مفرد حَانُوْتُ شراب کی دکان، شراب کی بھٹی (صُطِدَ) پکڑنا۔

تَفْہِیْلَاتُ: اپنے جامع جد و ہزل ہونے کو بیان کرتا ہے کہ مجالس قوم میں بھی میرا حصہ نمایاں ہوتا ہے اس لئے کہ صاحب حزم ورائے ہوں اور شراب خانے بھی مجھ سے آباد ہیں اس لئے کہ صاحب بذل و سخا اور پینے پلانے والا ہوں۔

(۴۷) وَإِنْ يَلْتَقِ الْحَيُّ الْجَمِيعُ تُلَاقِنِي إِلَى ذُرْوَةِ الْبَيْتِ الرَّفِيعِ الْمُصَمَّدِ
ترجمہ: اگر تمام قبیلہ (فخرنسی کے اظہار کے واسطے) مجتمع ہو تو مجھ کو تو ایسے حال میں پائے گا کہ میں شریف اور مقصود (نظر) خاندان کی بلندی سے نسبت رکھتا ہوں۔

حَلَقَةُ عِبَارَاتُ: (يَلْتَقِ) باب افتعال مصدر التَّقَاءِ سے مل جانا، اجتماع، جیسے کہا جاتا ہے۔ التقاء الساکنین "ایک کلمہ میں دو ساکن حروف کا اجتماع (الذُرْوَةُ) چوٹی، بلندی جمع: ذُرًّا کہتے ہیں "ہو فی ذُرْوَةِ النَّسَبِ" وہ اعلیٰ نسب کا ہے (الرَّفِيع) اعلیٰ، عمدہ، نفیس (الْمُصَمَّدُ) مقصود، نظر

تَفْہِیْلَاتُ: شرافت نسبی میں تمام قبیلہ قوم پر اپنی برتری کا اظہار مقصود ہے۔

(۴۸) نَدَامَايَ بِيضٌ كَالنَّجُومِ وَقَيْنَةٌ تَرُوحُ عَلَيْنَا بَيْنَ بُرْدٍ وَمُجَسَّدِ
ترجمہ: میرے یاران جلسہ ستاروں کی طرح سفید (روشن رودوست) ہیں اور ایک مغنیہ ہے جو سرشام دھاری دار چادر اور زعفرانی کپڑوں میں (لبوس ہو کر) ہمارے پاس آتی ہے۔

حَلَقَةُ عِبَارَاتُ: (نَدَامَايَ) یا متکلم کی جمع نَدَمَاء مفرد نَدِيمُ بمعنی ہم نشین دوست۔ (الْقَيْنَةُ) باندی۔ لیکن زیادہ تر استعمال بمعنی مغنیہ ہے اس کی جمع قَيَانٌ آتی ہے، خادمہ، کنیز (تَرُوحُ) باب نصرح سے رواح، شام کے وقت انا، بلا قید وقت آنے جانے کے لئے رَوَاح مستعمل ہے (الْبُرْدُ) اوڑھنے کی دھاری دار چادر، جمع: بُرَاد بُرْدُو بُرْدُ (مُجَسَّد) بدن سے لگا

ہوا کپڑا جیسے بنیان یا کرتا جمع: مَجَاسِد۔

تَشْرِیْح: میرے ہم نشین نہایت با عزت اور شریف لوگ ہیں جن کے چہرے ستاروں کی مانند چمکتے ہیں اور ایک رقاصہ بھی شریک جلسہ رہتی ہے جو سر شام ہماری مجلس میں آتی ہے۔

(۴۹) رَحِيبٌ قَطَابُ الْجَيْبِ مِنْهَا رَقِيقَةٌ بِجَسِّ النَّدَامَى بَصَّةُ الْمُتَجَرِّدِ
ترجمہ: اس (رقاصہ) کے گریبان کا چاک وسیع ہے دوستوں کی چھیڑ چھاڑ کے وقت نرم خو ہے اس کے بدن کا کپڑوں سے عریاں رہنے والا حصہ نرم و نازک ہے۔

حَلَّ عِبَارَت: (رَحِيب) کشادہ، وسیع جمع: رُحْبٌ مَوْنُثٌ، رَحِيبَةٌ جمع: رَاْحَابٌ (قَطَاب) گریبان کے دونوں حصے کی ملنے کی جگہ (الرَّقِيقَةُ) مَوْنُثٌ، مذکر رقیق بمعنی نرم خو، نازک و لطیف جمع: اِرْقَاءُ (جَسٌّ) ای مَسٌّ یعنی چھوٹا (بَصَّةُ) معنی نرم و نازک (البَصُّ) بھرا ہوا ملائم جسم۔ (الْمُتَجَرِّدُ) تَجَرُّد سے برہنہ ہونا، کپڑوں سے عریاں رہنے والا حصہ۔

تَشْرِیْح: نہایت خوش خلق ہے جب یا ران جلسہ مذاق کرتے ہیں تو کچھ خلقی نہیں کرتی ہے۔ بدن کا کھلا ہوا حصہ جب نرم ہے تو کپڑوں میں ڈھکے چھپے اعضاء کا تو کیا ہی کہنا۔

(۵۰) إِذَا نَحْنُ قُلْنَا أَسْمِعِنَا أَتَبَرُّتْ لَنَا عَلَى رِسْلِهَا مَطْرُوقَةٌ لَمْ تَشَدِّ
ترجمہ: جب ہم اس سے کہتے ہیں کہ کچھ سناؤ تو وہ نہایت نرم رفتار سے نیچی نگاہیں کئے ہوئے، بغیر سختی کے ہمارے سامنے آتی ہے۔

حَلَّ عِبَارَت: (أَسْمِعِنَا) باب سَمِعَ سے صیغہ امر واحد مَوْنُث سے سناؤ (أَتَبَرُّتْ) مصدر ابرآء آگے بڑھنا، سامنے آنا (رِسْلٌ) مَوْنُث رِسْلَةٌ بمعنی نہایت نرم، صبر و توقف (مَطْرُوقَةٌ) جس میں نرمی اور ڈھیلا پن ہو۔ مراد نزاکت، اگر یہاں قاف کی بجائے فاء ہو یعنی لفظ (مَطْرُوقَةٌ) ہو تو معنی ہوگا، نشلی آنکھوں والی اور اگر یہ لفظ (مَفْرُوقَةٌ) بجائے ط کے فاء ہو تو معنی ہوگا وہ عورت جو غیر مرد کو دیکھے۔ (تَشَدَّد) تشدد و سختی برتنا۔

تَشْرِیْح: اس شعر کے ذریعے شاعر اس رقاصہ کی تعریف اور اس کی خوبیوں کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ نہایت باوقار اور شرمیلی ہے۔ شوخ و شنگ اور بے سلیقہ نہیں ہے۔

(۵۱) إِذَا رَجَعْتُ فِي صَوْتِهَا خِلْتُ صَوْتَهَا تَجَاوَبَ أَظَارٌ عَلَى رُبْعٍ رَدِي
ترجمہ: جب وہ اپنی آواز میں گنتااتی ہے تو تو اس کی آواز کو موسم ربیع کے پیدا شدہ مردہ بچہ پر چند اونٹنیوں کا مل کر رونا خیال کرے گا۔

حَلَّ عِبَارَت: (رَجَعْتُ) رَجَعَ گانا گانے یا بانسری بجانے یا ترنم سے کوئی چیز پڑھتے وقت حلق میں آواز گھمانا، یعنی

گنگنا (صَوْت) آواز، مراد گانا۔ (تَجَاوَبَ) ایک دوسرے کو جواب دینا (اَظْاَرَ) غیر کے بچے پر بہر بان ہونا واحد ظَنُوْ ہے۔
 (رُبْع) وارکباغ موسم بہار میں پیدا ہونیوالا اونٹ کا بچہ جمع: رباع (رَبَوِي) باب سَمِعَ سے مصدر رکھی بمعنی ہلاک ہونا۔
 تَنْهِيْلَاتُ: مغنیہ کی اس آواز کو جو وہ گلے میں گھماتی ہے ان اونٹنیوں کی آواز سے تشبیہ دی ہے جو ل کر بچہ پر نوحہ کر رہی ہوں۔ چونکہ
 ان اونٹنیوں کی آواز میں نرمی اور حزن ہوگا لہذا یہ تشبیہ ملیخ ہے۔ اس قسم کی آواز بڑی پیاری معلوم ہوتی ہے۔ سعدیؒ فرماتے ہیں۔
 چہ خوش باشد آواز نرم و حزین بگوش حریفانِ مست صُوح

(۵۲) وَمَا زَالَ تَشْرَابِي الْخُمُورَ وَلَكْذَنِي وَيَسْعِي وَإِنْفَاقِي طَرِيفِي وَمُتَلَدِي
 تَرْجُمَةٌ: میرا شراب پینا اور مزے اڑانا اور خود پیدا کردہ اور موروثی مال کو بیچنا اور خرچ کرنا برابر جاری رہا۔
 خَلَّ عِبَارَتٌ: (مازال) برابر، مسلسل (تَشْرَابِي) یا متکلم کا تَشْرَاب کا معنی، ڈٹ کر شراب پینا، (خُمُورٌ) خُمُر کی جمع
 ہے بمعنی انگور وغیرہ کا نشہ آورشی، شراب، ہر نشہ آور مشروب (لَذَّةٌ) مزہ، لطف اندوز ہونا، کیف و سرور، راحت۔ (طَرِيفٌ) تازہ تازہ
 حاصل شدہ مال جمع: طُرُف و طَرَاف، اسی کا مقابل تَلِيد اور تَالِد ہے (مُتَلَدِي) موروثی مال جمع: اَتْلَاد و تُلْدَاد۔
 تَنْهِيْلَاتُ: اس شعر میں شاعر اپنی بے پناہ شراب نوشی کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے اندر مے نوشی کے ساتھ ساتھ سخاوت
 بھی ہے گویا کہ میرا بے دریغ مال خرچ کرنا میری سخاوت ہے۔

(۵۳) إِلَى أَنْ تَحَامَتَنِي الْعَشِيرَةُ كُلُّهَا وَأَفْرَدْتُ إِفْرَادَ الْبَعِيرِ الْمُعْبَدِ
 تَرْجُمَةٌ: یہاں تک کہ تمام خاندان نے مجھ سے کنارہ کشی کر لی اور میں خارش تار کول ملے ہوئے اونٹ کی طرح یکہ و تنہا کر دیا
 گیا۔

خَلَّ عِبَارَتٌ: (تَحَامَتٌ) مصدر تحامی، الگ ہو جانا (الْعَشِيرَةُ) آل اولاد، قبیلہ، باپ کی طرف کے قریبی رشتہ دار،
 ایک باپ کی اولاد، قرآن پاک میں ہے۔ "وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ" (البعیر) اونٹ یا اونٹنی جو سواری اور بار برداری کے
 قابل ہو۔ جمع: اباعیر و اباعیر (المُعَبَّدُ) مُعَبَّد کا اصل لغوی معنی تو تاجدار، مغلوب کے ہے لیکن یہاں جب اس کو بعیر
 کی صفت بنائیں گے یعنی (البعیر المُعَبَّد) تب اس کا معنی خارش اونٹ ہوگا۔

تَنْهِيْلَاتُ: میری ہلاکی مے نوشی اور فضول خرچی کو دیکھ کر تمام خاندان نے میرا بایکاٹ کر دیا اور میں خارش اونٹ کی طرح اس کے
 پاس کوئی شتر آئے نہیں دیا جاتا بالکل اکیلا رہ گیا۔

(۵۴) رَأَيْتُ بَنِي غُبَرَاءَ لَا يُنْكِرُونَنِي وَلَا أَهْلُ هَذَاكَ الطَّرَافِ الْمُمَدَّدِ
 تَرْجُمَةٌ: میں دیکھتا ہوں کہ فقراء (چونکہ میں ان پر احسان کرتا ہوں) اور ان بڑے خیموں کے باشندے (چونکہ وہ میری صحبت کو
 مقنن خیال کرتے ہیں) مجھے اُوپر نہیں سمجھتے (بلکہ خوب جانتے ہیں)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (بَنَى غُبْرَاءَ) غربا، مساکین، فقیر محتاج لوگ (الطَّرَافُ) چڑے کا خیمہ، جمع: طُرُفٌ وَاطْرِفَةٌ (مُمَدَّد) بڑے یعنی بڑے خیمے۔

تَشْرِیح: اگر خاندان نے مجھ سے کنارہ کشی کر لی تو کیا مضائقہ ہے مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ تمام دنیا کے فقراء اور امراء مجھ سے واقف ہیں اور میری عزت کرتے ہیں۔

(۵۵) **أَلَا أَيُّهَا اللَّائِمِيُّ أَحْضَرُ الْوَعْيِ وَأَنْ أَشْهَدَ اللَّذَاتِ هَلْ أَنْتَ مُخْلَدِي؟**

ترجمہ: اے مجھے جنگ میں حاضر رہنے اور لذات میں موجود رہنے پر ملامت کرنے والے! ذرا سن (اگر میں ان باتوں سے باز آ جاؤں) تو کیا تو مجھے حیاتِ جاودانی دے سکتا ہے؟

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْأَنَّمَى) لَامٌ، يَلُومُ، لَوْمًا سے اسم فاعل لَانَّم ملامت کرنے والا یا متکلم کا۔ اگر باب کَرُم سے ہو تو لَوْمًا کا معنی ہوگا نچلے اور گھٹیا درجے کا ہونا، کم ظرف ہونا (الْوَعْيُ) جنگ، شور ہنگامہ، ہنگامہ خیز جنگ (مُخْلَدِي) مُخْلَد کا معنی ہے جس پر دیر سے بڑھاپا آجائے، چاق و چوبند بوڑھا آدمی۔ اگر خلاصہ صدر سے ہو تو معنی ہمیشہ کی بقا دینا ہوگا۔

تَشْرِیح: جب کہ لڑائی اور لذت کے موقع پر نہ جانا بھی دوامِ حیات کا سبب نہیں بن سکتا تو پھر کیوں اس چند روزہ زندگی میں رزم اور بزم سے کنارہ کشی کی جائے لطف اور نام کیوں نہ حاصل کر لیا جائے۔

(۵۶) **فَإِنْ كُنْتَ لَا تَسْطِيعُ دَفْعَ مَنِيَّتِي فَلْغَنِي أَبَادِرُهَا بِمَا مَلَكَتْ يَدِي**

ترجمہ: پس اگر تو میری موت نہیں ٹال سکتا تو میرا پیچھا چھوڑ۔ تاکہ مرنے سے قبل میں اپنے مال کو صرف کر ڈالوں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (مَنِيَّتِي) الْمَنِيَّةُ بمعنی موت، فیصلہ جمع مَنَايَا۔ یا متکلم کا (أَبَادِرُ) جلدی کرنا، مرادی معنی خرچ کرنا ہے۔

تَشْرِیح: جب کہ مال و دولت انسان کو مرنے سے نجات نہیں دلا سکتا تو پھر اس کا جمع کرنا فضول ہے انسان کو چاہئے کہ زندگی عیش و عشرت سے بھر کرے۔

(۵۷) **وَلَوْلَا ثَلَاثٌ هُنَّ مِنْ عَيْشَةِ الْفَتَى وَجَدَّكَ لَمْ أَحْفَلْ مَتَى قَامَ عُودِي**

ترجمہ: پس اگر وہ تین چیزیں نہ ہوتیں جو ایک (شریف) نوجوان کے واسطے باعثِ لذت ہیں تو تیرے نصیب کی قسم! مجھے اس کی کچھ پرواہ نہ ہوتی کہ میرے پرسانِ حال (میری زندگی سے مایوس ہو کر) کب (میری بالیں سے) اٹھ کھڑے ہوئے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (عَيْشَةُ) از باب ضرب سے عیشا و عَيْشَةٌ و مَعَاشٌ معنی زندگی گزارنا، جینا "الْعَيْشَةُ" زندگی میں انسان کا حال (الْفَتَى) نوجوان (مرہقت اور رجولت کے درمیان کا) قرآن پاک میں ہے۔ "قَالُوا مَسْعُفًا فَتَى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ" تثنیہ: فَتَيَانٍ وَفَتَوَانٍ جمع: فَتَيَانٌ، فِتْيَةٌ مؤنث، فِتَاةٌ، جمع: فِتَيَاتٍ (جَدُّ) بانصیب ہونا، قسمت والا ہونا۔ (أَحْفَلُ) حَفْلٌ مصدر سے پرواہ کرنا (عُودٌ) پرسانِ حال۔

تَشْرِیح: اگر یہ لہذا نڈ مٹا (جو آئندہ اشعار میں مذکور ہیں) نہ ہوتے تو مجھے اپنے مرنے کی کوئی پرواہ نہ ہوتی۔ محض انہی تین چیزوں کے آسے پر زندگانی ہے۔

(۵۸) فَمِنْهُمْ سَبَقِي الْعَاذِلَاتِ بِشَرْبَةٍ كُمَيْتٍ مَتَى مَا تَعْلُ بِالمَاءِ تُزْبِدُ
ترجمہ: منجملہ ان تین (چیزوں) کے (ایک تو) ملامت کروں (کی بیداری) سے قبل میرا ایسی سرخ سیاہی مائل شراب اڑا جانا ہے (جو اس قدر تند اور تیز ہے) کہ جب اس میں پانی ملایا جائے تو جھاگ دینے لگے۔
حَلَقَ عَنَابَرَتَ: (سَبَقِي) پہلے، قَل (العَاذِلَاتِ) عاذلہ کی جمع ہے ملامت گر عورت۔ (شَرْبَةٍ) ایک گھونٹ، ایک دفعہ کا پینا (كُمَيْتٍ) سرخ سیاہی مائل شراب۔ جمع: کُمْتُ (تَعْلُ) ملایا جائے (تُزْبِدُ) جھاگ آنا۔
تَشْرِیح:

(۵۹) وَكَرِّي إِذَا نَادَى الْمُضَافُ مُجَنَّبًا كَسِيدِ الْغَضَى بُهْتَهُ الْمُتَوَرِّدِ
ترجمہ: (دوسرا امر جو میری زندگی کا سہارا ہے) جب کوئی مظلوم مدد کے لئے پکارے تو ایک فراخ گام گھوڑے کو (اس مظلوم کی جانب بغرض حمایت) میرا پھیر لینا ہے جو اس بھیڑیے کی طرح (تیز رو) ہے جو درخت غصا کے نیچے رہتا ہو (اور جو شدت پیاس میں پانی پینے کے لئے) گھاٹ پر اترنے والا ہو اور جس کو تونے بل کا درد دیا ہو۔
حَلَقَ عَنَابَرَتَ: (كَرِّي) باب نَصْرَ سے کُرَّ لَوْنًا، لَوْنًا (مُضَافٌ) مصیبت زدہ / دشمن کے زرعے میں آیا ہوا (مُجَنَّبًا) اگر مُجَنَّبٌ جُنَيْبَ سے ہو تو معنی ہوگا، لگام سے کھینچا جائیو لا گھوڑا۔ (الْمُجَنَّبَةُ) فوج کا ہر اول دستہ، اور اگر مُجَنَّبٌ یعنی ”جیم“ کے بجائے ”حا“ ہو تو معنی وہ گھوڑا جس کے اگلے قدم میں ایسا جھکاؤ ہوتا ہے جس سے اس کی رفتار بڑھتی ہے (سَيِّدِ) بھیڑیا، جمع: سَيِّدَانِ (بُهْتَهُ) ڈانٹنا، لاکارنا، بل کا ردینا (الْغَضَى) جھاؤ کا درخت جس کی لکڑی سخت ہوتی ہے (الْمُتَوَرِّدِ) وُزُود سے پانی پر پہنچنے کا راستہ پانی کا گھاٹ۔

تَشْرِیح: درخت غصا کے نیچے رہنے والا بھیڑیا پہلے ہی بڑا تیز و تند اور خوفناک ہوتا ہے۔ مزید برآں بحالتِ تشنگی گھاٹ پر جاتے ہوئے اس کو بل کا ردینا کیا ہوتا تو اس کی تیز رفتاری کا کیا ٹھکانا ہوگا ایسے تیز رفتار بھیڑیے سے گھوڑے کو تیز روی میں تشبیہ دی ہے۔ یعنی بجلت تمام ایسے تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر اس مظلوم کی حمایت کے لئے پہنچ جاتا ہوں۔

(۶۰) وَتَقْصِيرُ يَوْمِ الدَّجْنِ وَالدَّجْنُ مُعْجَبٌ تَحْتَ الطَّرَافِ الْمُعَمَّدِ
ترجمہ: (تیسری چیز جو جینے کا سہارا ہے) ابرو باراں کے دن کو اس حالت میں کہ (آشفۃ دلوں کو وہ) بارش خوب بھاتی ہو ایک حسین نازک اندام محبوبہ کے ذریعہ بلند خیمہ کے نیچے کوتاہ کر دینا ہے۔
حَلَقَ عَنَابَرَتَ: (تَقْصِيرُ) کوتاہی عیب، جمع: تَقْصِيرَاتِ (الدَّجْنِ) چاروں طرف چھائی ہوئی گھٹا اور بارش، جمع:

دُجَان (مُعْجَب) پسند آنے والا، قابلِ تعجب، حیرت انگیز (بَهْكَتَةً) نازک اندام عورت (الطَّرَاف) چمڑے کا خیمہ۔ جمع طُرُف (المُعَمَّد) بمعنی (المُعَمُّودُ) اونچے ستون۔ طراف کی صفت بنا کر اس کا معنی کریں گے۔ بلند خیمہ۔

تَشْرِیْح: دن کو کوتاہ کرنا بایں معنی ہے کہ لذت و سرور میں دن کا پتہ نہیں چلتا گویا صبح سے شام ملی ہوئی ہے جیسا کہ ایک شاعر نے کہا ہے

ایام مصیبت کے تو کانٹے نہیں کتنے
دن عیش کے گھڑیوں میں گزر جاتے ہیں کیسے؟

(۶۱) كَانَ الْبُرَيْنَ وَالذَّمَالِجُ عُقْلَقَتْ عَلَى عُشْرِ أَوْخُرُوعٍ لَمْ يُخْضِدْ تَرْجَمَةً: (محبوب اس قدر نازک اندام ہے کہ اس کے ہاتھ پاؤں میں زیورات دیکھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ) گویا پازیب اور بازو بند بن ترشے مدار یا ارند پر لٹکا دیئے گئے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَت: (الْبُرَيْن) مفرد، بُرَّة، وہ زیورات جو حلقہ دار ہو جیسے پازیب اور نگن وغیرہ۔ (الذَّمَالِجُ) دُمْلُج کی جمع ہے بمعنی بازو بند (عُقْلَقَتْ) کسی چیز کو دوسری چیز میں اٹکانا، لٹکانا (عُشْرٍ) درخت آک یا مدار (خُرُوعٍ) (۱) ارند کا درخت (۲) ہر کمزور یودا جو مڑ جائے۔ (يُخْضِدُ) خَضَد سے مجہول کا ثناء، تراشنا۔

تَشْرِیْح: اس کے ہاتھ پیرزاکت میں مدار اور ارند کی نرم شاخوں کی طرح ہیں۔ لم بخمد کی قید اس لئے لگائی کہ شاخیں چھٹ جانے کے بعد درخت میں پہلی سی نرمی چک اور ضخامت باقی نہیں رہتی۔

(۶۲) كَرِيمٍ يُرَوِّي نَفْسَهُ فِي حَيَاتِهِ سَتَعْلَمُ إِنَّ مُتَنَا غَدًا أَيْنَا الصَّدي تَرْجَمَةً: میں ایک ایسا بھلا آدمی ہوں جو اپنے آپ کو اپنی زندگی میں (شراب سے) سیراب کرتا ہے (اے ملامت گرا!) اگر ہم کل کو مرے تو عنقریب تو جان لے گا کہ ہم میں سے (درحقیقت) کون پیا سا ہے۔

حَلَّ عِبَارَت: (يُرَوِّي) سیر ہونا، سیراب ہونا (الصَّدي) باب (س) سے صدی سخت پیا سی جمع أَصْدَاء۔ تَشْرِیْح: یعنی ہم سیراب ہو کر مریں گے اور ہماری نیت تیری طرح ڈانوا ڈول نہ ہوگی۔ اردو کا کیا خوب شعر ہے۔

لطف ے تجھ سے کیا کہوں زاہد
ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

(۶۳) أَرَى قَبْرَ نَحَّامٍ بِخَيْلٍ بِمَالِهِ كَقَبْرِ غَوِيٍّ فِي الْبَطَالَةِ مُفْسِدٍ تَرْجَمَةً: میں سمجھتا ہوں اپنے مال پر نکل کرنے والے کی قبر، گمراہ و ہونشاط (اور) اپنے مال کو بگاڑنے والے (انسان) کی قبر کے مثل دیکھتا ہوں۔

حَلَّ عَلَارَتِ: (سُحَام) بخیل آدمی (بَخِيل) کنجوس (عَوِي) گمراہ (البطالة) بیکار، بے روزگار، لہو و نشاط (مُفْسِد) فساد سے مال کو بگاڑنے والا قرآن پاک میں ہے۔ ”ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ“
تَنْتِيْج: مرنے کے بعد جب کہ دونوں کی قبر کا یکساں حال ہے تو پھر بخل سے کیا فائدہ؟ اور مال کو شراب نوشی اور مہمانوں کی ضیافت وغیرہ میں کیوں نہ صرف کر دیا جائے۔

(۶۴) تَرَى جُثُوْتَيْنِ مِنْ تُرَابٍ عَلَيْهِمَا صَفَائِحُ صُمٍّ مِنْ صَفِيْحٍ مُنْصَدٍ تَرْجَمَتَا: (ان دونوں کے مرنے کے بعد) تو مٹی کے دو ڈھیر دیکھے گا جن پر پتھر کی چوڑی چمکی سلون میں سے کچھ ٹھوس اور سخت سلیس اور پتلے رکھی ہوتی ہوں گی۔

حَلَّ عَلَارَتِ: (جُثُوْتَيْنِ) تشبیہ جمع جُثُوْی و جِثُوْی، مٹی کا ڈھیر، قبر (صَفَائِحُ) صَفِيْحَة کی جمع ہے بمعنی پتھر وغیرہ کی سِل (صُمٍّ) اصْمُ کی جمع ہے بمعنی اصْمُ الْجِسْمِ جسم کا ٹھوس اور سخت ہونا (مُنْصَدٍ) بآرتیب، تہ بہ تہ، اوپر تلے۔
تَنْتِيْج: مرنے کے بعد بخیل اور سخی میں کوئی امتیاز نہیں۔ دونوں کی قبریں یکساں حالت میں ہوتی ہیں اس لئے بخل کر کے مال جوڑنے سے کیا فائدہ؟ بخیل کی قبر پر بھی پتھر ہی ہوں گے۔ سونے چاندی کی سلیس تو ہونے سے رہیں۔

(۶۵) اَرَى الْمَوْتَ يَعْتَامُ الْكِرَامَ وَيَصْطَفِي عَقِيْلَةَ مَالِ الْفَاحِشِ الْمُتَشَدِّدِ تَرْجَمَتَا: میں دیکھتا ہوں کہ موت سخی لوگوں (کی جان) کو (فنا کے لئے) منتخب کرتی ہے اور سخت بخیل آدمی کے نفیس مال کو (چھانٹ چھانٹ کر) فنا کرتی ہے۔

حَلَّ عَلَارَتِ: (يَعْتَامُ) از باب اِعتَمَلَ مصدر اِغْتِيَامٌ سے بمعنی چننا (الکرام) کرامت سے بمعنی فیاض، سخی (عَقِيْلَة) بمعنی پردہ نشین عورت لیکن جب لفظ مال کے ساتھ آجائے تو بمعنی عمدہ اور نفیس مال (الْفَاحِشُ) سخت، زبردست (الْمُتَشَدِّدُ) بخیل۔

تَنْتِيْج: یعنی سخی کے پاس صرف جان ہے اس لئے موت اس کی جان ہی لے سکتی ہے اور سخی کو جان دینے میں بھی کوئی عذر نہیں ہو سکتا ہاں بخیل کو جان سے زیادہ مال پیارا ہے۔ تو گو موت اس کی جان کو بھی نہ چھوڑے گی مگر زندگی میں ہی اس کے نفیس مال کو فنا کر کے اس کو جان کنی سے بھی زیادہ تکلیف پہنچاتی ہے۔ اب دیکھ لو راحت میں کون ہے اور رنج میں کون؟ بعض شارحین نے شعر کا مطلب یہ بیان کیا ہے سخی کو جان عزیز ہے اور بخیل کو مال۔ موت ہر ایک کی عزیز چیز کو چھین لیتی ہے۔ زور زنی نے یہ توجیہ کی ہے کہ موت سخی کی جان کو فنا کے لئے اور بخیل کے مال کو موت کے بعد باقی رہ جانے کے لئے منتخب کرتی ہے۔

(۶۶) اَرَى الْعِيْشَ كَنْزاً نَاقِصاً كُلِّ لَيْلَةٍ وَمَا تَنْقُصُ الْاَيَّامُ وَالذَّهْرُ يَنْفَدُ تَرْجَمَتَا: میں زندگی کو ایک ایسا خزانہ سمجھتا ہوں جو ہر شب (کچھ نہ کچھ) گھٹتا رہتا ہے اور زمانہ اور (دور) ایام جس چیز کو گھٹاتا

رہے وہ (ایک روز ضرور) فنا ہو جائیگی۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (العِش) زندگی (کُنْزاً) زمین میں دبا ہوا مال، مدفون خزانہ جمع: کُنْزُ (التَّهَر) زمانہ دراز۔ جمع: اَکْثَرُو دُھُوْر۔

تَشْبِیْح: عمر ناقابل بقا چیز ہے۔ یعنی زندگی ایک ایسے ناقابل بقا خزانے کی طرح ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ گھٹتا رہتا ہے جیسے اس خزانہ کے لئے کوئی بقا ہیٹکی نہیں ہے اسی طرح عمر بھی باقی رہنے والی چیز نہیں ہے تو پھر بخل کر نیکی کیا ضرورت ہے۔

(۶۷) لَعْمُرُكَ إِنَّ الْمَوْتَ مَا أَخْطَأَ الْفَتَى لَكَ الطَّوْلُ الْمُرْخَى وَنِسَاءُ بَالِيَدٍ تَرْجَمُ: تیری جان کی قسم! بے شبہ موت جو ان سے خطا کرنے کے زمانہ میں ڈھیلی رسی کی طرح ہے اور در انحالیکہ اس کے دونوں کنارے (کھینچ لینے والے شخص کے) ہاتھ میں ہوں۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (لَطْوَل) جانوروں کو باندھ کر چرانے کی لمبی رسی (الْمُرْخَى) ارخی مصدر سے ڈھیلا کرنا۔ طَوْلِ المرخی کا معنی ہوگا ڈھیلی رسی (نِسَاءُ) دونوں کنارے نِسیا الخبیل رسی کے دونوں کنارے۔

تَشْبِیْح: زندگی ایک مہلت اور ڈھیل کا زمانہ ہے جس میں ہر وقت موت کا کھٹکا لگا ہوا ہے جیسے کسی چوپایہ کے پاؤں میں رتی باندھ کر چراگاہ میں چھوڑ دیا جائے اور رتی کے دونوں کنارے ہاتھوں میں پکڑ لئے جائیں۔ جس کے ذریعہ ہر وقت اس کو چرنے سے باز رکھا جاسکتا ہے۔

(۶۸) يَلُومُ وَمَا أَذْرِي عَلَامَ يَلُومُنِي كَمَا لَا مَنِي فِي الْحَيِّ قُرْطُ بْنُ أَعْبُدٍ تَرْجَمُ: وہ مالک مجھے ملامت کرتا رہتا ہے جیسا کہ (ایک مرتبہ) اَعْبُد کے بیٹے قُرْط نے قبیلہ میں مجھ کو ملامت کی تھی اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ وہ کس بنا پر مجھے ملامت کرتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (يَلُومُ) لَام، يَلُومُ سے صیغہ واحد مذکر غائب بمعنی ملامت کرنا (عَلَامَ) اصل میں عَلٰی۔ مَا ہے بمعنی کس بات پر، کس وجہ سے (الْحَيِّ) قوم، قبیلہ، جمع: اَحْبَاء۔

تَشْبِیْح: شاعر اس شعر میں یہ کہنا چاہتا ہے کہ اَعْبُد کے بیٹے قُرْط نے جو قبیلہ میں میری ملامت کی ہے وہ ملامت اور شکایت مجھے سمجھ نہیں آئی۔ کیونکہ وہ ہر وقت مجھے ملامت کرتا رہتا ہے۔ لیکن اس مرتبہ کس وجہ سے کی، جب کوئی وجہ نہیں تو ملامت کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

(۶۹) فَمَالِي أَرَانِي وَأَبْنُ عَوَمِي مَالِگَا مَتَى أَذْنُ مِنْهُ يَنْسَأُ عَنِي وَيَبْعُدُ تَرْجَمُ: (جب کہ دنیاوی زندگی چند روزہ ہے) تو مجھے کیا ہو گیا ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے چچا زاد بھائی مالک کو (اس حالت میں) دیکھتا ہوں کہ میں جتنا اس سے قریب ہوتا ہوں اسی قدر وہ مجھ سے الگ ہوتا جاتا ہے اور دور بھاگتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (اُنْ) دَکَا، یَدُنَا، دُنُوًّا و دَکَاوَةً سے واحد متکلم بمعنی قریب ہوتا، یعنی قریب ہوتا ہوں۔ جمع دُنَاةٌ (یَنَا) از باب فَتْحِ مَصَدَرِ النَّاسِیِ دُور ہونا، اَلْک ہونا (یَبْعُدُ) باب فَتْحِ سے بَعْدُ بمعنی دُور ہونا۔ بَعِیْدٌ جمع بَعْدُ آء۔
تَشْرِیْح: اس شعر کے ذریعے شاعر اپنے چچا زاد بھائی مالک سے شکوہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے میرے بھائی چند روزہ زندگی ہے اور دنیا فانی ہے۔ تو پھر یہ دوری اور لڑائی جھگڑا مناسب نہیں۔

(۷۰) **وَ اَبَاسَنِي مِنْ كُلِّ خَيْرٍ طَلَبْتُهُ** **كَأَنَّا وَضَعْنَاهُ اِلَى رَمْسٍ مُلْحَدٍ**
تَرْجُمَہ: اس (مالک) نے ہر اس بھلائی سے مجھے مایوس کر دیا جو میں نے اس سے چاہی تو گویا کہ ہم نے اسے مردے کی قبر میں دفن کر دیا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (یَأْسَنِي) ماخوذ از یأس بمعنی نا امیدی (رُمْسٌ) قبر جمع رُمُوس (مُلْحَدٌ) لحد بغلی قبر۔
تَشْرِیْح: اب میں اس سے اس طرح نا امید ہوں جس طرح کہ مردے سے، کمافی قولہ تعالیٰ كَمَا يَيْسُ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ

(۷۱) **عَلَى غَيْرِ ذَنْبٍ قُلْتُهُ غَيْرَ اِنْسِي** **نَشَدْتُ فَلَمْ اَغْفُلْ حَمُولَةً مَعْبُدٍ**
تَرْجُمَہ: بدون کسی بات کے جو میں نے اس کو کہی ہو (وہ مجھے ملامت کرتا ہے) لیکن میں نے (اپنے بھائی) معبد کے اونٹ ڈھونڈ دیئے اور انہیں بے نشان نہ چھوڑا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (ذَنْبٍ) غلطی، جرم، گناہ (نَشَدْتُ) از باب نَصْر سے مصدر نَشَدًا سے نَشَدْتُ بمعنی گمشدہ چیز کو تلاش کرنا (اَغْفُلُ) بے داغ یا بے نشان نہ چھوڑا۔ غَفْلٌ اَغْفَالٌ باب افعال سے (حَمُولَةٌ) اونٹ۔
تَشْرِیْح: اگر اس کی ناراضی کا سبب ہو سکتا ہے تو صرف یہ کہ میں اپنے بھائی کے گم شدہ اونٹ تلاش کر دیئے تھے اور یہ کوئی ناراضی کی وجہ نہیں ہو سکتی۔

(۷۲) **وَقَرَّبْتُ بِالْقُرْبَى وَجَدَّكَ اِنْسِي** **مَتَى يَكُ اَمْرُ السَّنَكِيئَةِ اَشْهَدُ**
تَرْجُمَہ: (اگر چہ رشتہ دار مجھ سے دور بھاگے) لیکن رشتہ داروں کی وجہ سے میں پاس لگا رہا تیرے سر کی قسم (تجھ سے بھی قطع تعلق منظور نہیں) جب کوئی سخت کوشش کرنے کی بات (پیش) آئے گی میں حاضر ہوں گا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (قُرْبَى) الْقَرَابَةُ کی جمع رشتہ داری (جَدَّ) قسمت، بخت، سرکھات ہے "جَدَّكَ يَرْغِي نَعْمَكَ" اس شخص کے لئے کہا جاتا ہے جو زیادہ محرومیت کا شکار ہو۔ جمع جُلُودٌ (السَّنَكِيئَةُ) (۱) اہم اور زبردست معاملہ (۲) مشکل منصوبہ جس کی تنفیذ قوم کے لئے دشوار ہو۔

تَشْرِیْح: اگرچہ تو اور دوسرے رشتہ دار کتنا ہی قطع تعلق کریں لیکن میں پھر بھی سب کا شریک رنج و غم رہوں گا۔

(۷۳) وَإِنْ أَدْعُ لِلْجُلَى أَكُنْ مِنْ حُمَاتِهَا وَإِنْ يَأْتِكَ الْأَعْدَاءُ بِالْجُهْدِ أَجْهَدِ تَرْجَمَةً: اگر میں کسی بڑی مصیبت کے وقت بلایا جاؤں گا تو میں اس (تیرے حرم سرا) کے محافظوں میں سے ہوں گا اور اگر تیرے اوپر دشمن چڑھ آئیں گے تو ان کے مقابلہ میں (تیری جانب سے موافقت کرتے ہوئے) پوری کوشش کروں گا۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (لِلْجُلَى) بڑی آفت، مصیبت، کہات ہے "لَا يُدْعَى لِلْعَلَى إِلَّا أَخُوهَا" کسی اہم کام کے لئے اس کو بلایا جاتا ہے جو اس کا اہل ہو۔ جمع: جُمْلٌ (حُمَاتِهَا) حامی کی جمع ہے بمعنی محافظ۔ (أَعْدَاءُ) عَدُوں کی جمع دشمن (الْجُهْدُ) پوری کوشش، طاقت، زبردست کوشش۔

تَشْرِیح: اس شعر میں اپنے چچا زاد سے کہتا ہے کہ بہادر اور طاقتور آدمی ہوں۔ چاہے دشمن کتنا ہی سخت اور طاقتور ہو۔ میں پوری طاقت اور بہادری کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کروں گا لیکن تجھ پر کوئی مصیبت آنے نہیں دوں گا۔

(۷۴) وَإِنْ يَقْدِفُوا بِالْقَذْعِ عِرْضَكَ أَسْقِهِمْ بِكَاسٍ حِيَاضِ الْمَوْتِ قَبْلَ التَّهْلُودِ تَرْجَمَةً: اگر وہ (دشمن) تیری آبرو پر فحش کاری کا دھبہ لگائیں گے تو ڈرانے دھمکانے سے قبل ہی میں ان کو موت کی حوضوں کا پیالہ پلا دوں گا (یعنی دھمکی سے قبل ہی ان کو مار ڈالوں گا)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (يَقْدِفُوا) از باب ضَرْب سے قَدْفًا مصدر جمع مذکر غائب بمعنی کسی پر کسی بات کی تہمت لگانا، دھبہ لگانا۔ (بِالْقَذْعِ) از باب فَتْح سے قَذْعًا قَذْعُ فُحْشِ بات کہنا، فحش کاری (الْعِرْضُ) آبرو، نسب، شرافت جمع اَعْرَاضٌ۔ (أَسْقَى) سَقَى سے واحد متکلم میں پلاؤں گا۔ (الْكَاسُ) کُاس کا مخفف بمعنی گلاس، پیالہ (حِيَاضِ) حَوْضِ کی جمع: پانی جمع ہونے کی جگہ (التَّهْلُودُ) ڈرانا، دھمکی دینا۔

تَشْرِیح: اے میرے بھائی تیری عزت و آبرو پر آج نہیں آنے دوں گا۔ اس سے پہلے کہ وہ دشمن مجھے ڈرائے دھمکائے میں ان کو ختم کر دوں گا۔

(۷۵) بِأَلْحَدٍ أَحَدْتُهُ وَكَمْ حَدِيثٍ هَجَانِي وَقَدْ فِي الشُّكَاةِ وَمُطَرْدِي تَرْجَمَةً: (مالک کا) میری برائی کرنا اور مجھے شکایت کا نشانہ بنانا اور دھمکے دینا بدون کسی بات کے ہے جو میں نے کی ہو اور ہے مثل خطا کار کے (ساتھ طرز عمل کے)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (حَدِيثٌ) واقعہ، امر جدید، بِأَلْحَدٍ، بدون کسی بات کے (مُحَدَّثٌ) اسم فاعل نئی بات کرنے والا (هَجَانِي) هَجْوٌ سے مذمت برائی عیب گری (قَدْفَى بِالشُّكَاةِ) شکایت کا نشانہ بنانا (مُطَرْدِي) طَرِيدٌ: المَطْرُود نے دھمکا رہا ہوا۔

تَشْرِیح: مالک خواہ مخواہ مجھے مورد الزام بنا رہا ہے۔ میں نے اس کے ساتھ کوئی بھی برائی نہیں کی۔

(۷۶) فَلَوْ كَانَ مَوْلَايَ أَمْرٌ هُوَ غَيْرُهُ لَفَرَّجَ كَرْبِي أَوْ لَأُنْظِرَنِي غَدِي
ترجمہ: اگر میرا چچا زاد بھائی اس کے علاوہ کوئی دوسرا ہوتا تو وہ میری مصیبت دور کرتا یا (کم از کم) مجھے کل تک کی مہلت دیتا۔
حاشیہ عبارت: (مولا) ابن العم، چچا زاد بھائی (فرج) دور کرنا، کھولنا، کشادہ کرنا۔ (کرب) غم، رنج، ملال، پریشانی، مصیبت، جمع: کروب۔ (انظر) کسی کو غور کرنے کا موقع دینا۔
تشریح: لیکن اس نے کچھ نہ کیا اور بلاوجہ ایک دم مجھے ستانا شروع کر دیا۔

(۷۷) وَلَكِنْ مَوْلَايَ أَمْرٌ هُوَ خَائِقِي عَلَى الشُّكْرِ وَالتَّسَالِ أَوْ أَنَا مُفْتَدِي
ترجمہ: لیکن میرا چچا زاد بھائی ایسا آدمی ہے جو ہر حالت میں میرا گلا دباتا ہے خواہ اس کا شکریہ ادا کروں یا اس سے معافی چاہوں یا اسے کچھ دے کر جان چھڑاؤں۔

حاشیہ عبارت: (خائق) از باب نصر سے خنقا، مصدر خائِق سے اسم فاعل گلا گھونٹنے والا (الشکر) شکریہ، شکر گزاری، اظہار ممنونیت (التسأل) مصدر ہے مبالغے سے کوئی چیز طلب کرنا۔ (مفتدی) مصدر افتدآء، باب افتعال سے فدیہ دے کر چھوٹا۔

تشریح: یعنی میرا چچا زاد بھائی مالک بہت ہی سخت ہے میں جس طرح بھی اس کا شکریہ ادا کروں یا اگر گڑا کر معافی مانگو یا کوئی چیز دے کر جان چھڑاؤ۔ ان سب کے باوجود وہ مجھے تکلیف پہنچانے میں باز نہیں آتا۔

(۷۸) وَظَلَمْتُ ذَوِي الْقُرْبَى أَشَدُّ مَضَاضَةً عَلَى الْمَرْءِ مِنْ وَقَعِ الْحُسَامِ الْمُهْنَدِ
ترجمہ: رشتہ داروں کا ظلم آدمی پر ہندی قاطع تلوار کیوار سے بھی کاٹ میں زیادہ سخت ہے۔

حاشیہ عبارت: (أشد) بہت مضبوط و طاقتور، بہت سخت، صیغہ مبالغہ (مضاضة) مض، يَمْضُ، مَضَضًا و مَضَاضَةً و مَضِضًا، بمعنی مصیبت کی تکلیف محسوس کرنا، تکلیف دہ، تیز۔ (وقع) ضرب دار (الحسام) تیز تلوار۔ حسام السیف۔ تلوار کی دھار۔ (المُهْنَد) ہندوستانی لوہے کی بنی ہوئی تلوار، (یہ لوہا بہتر ہوتا تھا) اس لئے شاعر نے ہندی لوہے کی تلوار سے تشبیہ دی ہے۔

تشریح: انسان ہندی تلوار کی ضرب برداشت کر سکتا ہے لیکن رشتہ داروں کا ظلم نہیں سہا جاسکتا۔

(۷۹) فَلَدَرْنِي وَخُلِقِي إِنْنِي لَكَ شَاكِرٌ وَلَوْ حَلَّ بَيْتِي نَائِيًا عِنْدَ ضَرْعِدِ
ترجمہ: پس مجھے میرے حال پر چھوڑ دے میں (ہر حالت میں) تیرا شکر گزار ہوں خواہ میرا گھر دور ہوتے ہوئے ضرعہ کے قریب ہو جائے۔

حاشیہ عبارت: (خلق) عادت، طبیعت، مزاج، طبعی خصلت، جمع: أخلاق (حل) حُلُول، نازل ہونا، مرادی معنی ہو

جانا/ پہنچنا (نَایَا) از باب فتح مفتوح سے مصدر نایا کہ معنی دور ہونا۔ هُوَ نَایَا، وہ دور ہوا۔ (صَوَّرَ غَد) ایک پہاڑ کا نام ہے۔
تَشْرِیح: جب تیری اور میری طبیعت میں بون بےید ہے تو بس اب مجھے معاف کر میں ہر حال میں تیرا شکر گزار ہوں، خواہ تیرے
قریب رہوں یا تجھ سے بہت دور کوہِ ضرغند پر جا بسوں۔

(۸۰) فَلَوْ شَاءَ رَبِّي كُنْتُ قَيْسَ بْنَ خَالِدٍ وَلَوْ شَاءَ رَبِّي كُنْتُ عَمْرَوَ بْنَ مَرْثَدٍ
تَرْجِمَت: اگر میرا پروردگار چاہتا تو میں قیس بن عاصم یا عمرو بن مرثد بن جاتا۔

حَالِ عِبَارَت: (لَوْ) بمعنی اگر یہ حرف تقدیر ہے یہ حرف اگر مثبت فعلوں پر داخل ہوگا تو دونوں کی نفی ہو جائیگی اور اگر دو منفی
فعلوں پر داخل ہوگا تو دونوں مثبت ہو جائیں گے اور اگر ایک مثبت ایک نفی ہو تو نفی کا ثبوت اور ثبوت کی نفی ہو جائیگی۔ اگر اس کے بعد
فعل مضارع ہو تو اسے ماضی کے معنی میں بدل دیتا ہے جیسے لَوْ تَقُومُ اَقُومُ اگر اس سے متصل فعل ماضی ہو تو وہ ماضی ہی کے معنی
میں رہے گا اور اگر مضارع ہو تو وہ استقبال کے لئے خاص ہوگا۔ (قیس بن عاصم) یہ شخص قبیلہ بنی ربیعہ کا سردار تھا۔ (عمرو
بن مرثد) یہ قبیلہ بنی بکر کا ایک معزز فرد تھا۔

تَشْرِیح: یعنی ان کی جیسی دولت اور کثرتِ اولاد مجھ کو بھی میسر ہوتی۔

(۸۱) فَاصْبَحْتُ ذَا مَالٍ كَثِيرٍ وَذَا رَكْبٍ بَنُونَ كَرَامٍ سَاعَةً لِمُسَوِّدٍ
تَرْجِمَت: تو میں بہت بڑا مالدار ہو جاتا اور میری زیارت کو آتے ایک سردار کے (یعنی میرے) سردار اور شریف بیٹے۔

حَالِ عِبَارَت: (اصْبَحَ) بمعنی صَارَ، ہونا ایک حال یا صفت سے دوسری حالت و صفت میں منتقل ہونا جیسے "اصْبَحَ
فُلَانٌ سَالِمًا" فلان تندرست ہو گیا۔ قرآن پاک میں ہے "فَاصْبَحْتُمْ بِبَنِي عَمِيٍّ اِخْوَانًا" (ذُو) بمعنی والا، صاحب، یہ لفظ
مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔ یہ اضافت اسم ظاہر کی طرف ہوتی ہے جو عموماً جنس ہوتا ہے اور ذُو کے ذریعے اس اسم جنس کو صفت
بنایا جاتا ہے جیسے رَجُلٌ ذُو مَالٍ میں ذُو مَالِ رَجُل کی صفت ہے مال اسم ظاہر اور جنس ہے اس کی طرف ذُو کو مضاف کیا گیا ہے۔
(ذَا رَكْبٍ) از باب نصر سے مصدر زَوَّوْا بمعنی زیارت کرنا۔ (سَادَةٌ) سَيِّد کی جمع بمعنی سردار، مالک، بادشاہ اور اس کی جمع سَيَائِدُ
بھی ہے (مُسَوِّدٌ) جنہیں لوگ اپنا سردار ٹھہرا لیں۔

تَشْرِیح: شاعر ان سرداروں کے مثل متمول اور کثیر الاولاد ہو جانے کی تمنا اس وجہ سے کرتا ہے کہ اکثر لوگوں کی ناراضی اور لڑائی
جھگڑے محض افلاس اور عدمِ انصاری کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ عمرو بن مرثد نے طرفہ کے یہ اشعار سن کر اپنے دسویں بیٹوں کو
بلایا اور ہر ایک سے اس کے مال کا دسواں حصہ طرفہ کو دلو کر ان کے برابر اس کو مالدار بنادیا۔

(۸۲) اَنَا الرَّجُلُ الضَّرْبُ الَّذِي تَعْرِفُونَهُ خَشَاشٌ كَرَأْسِ الْحَيَّةِ الْمُتَوَقِّدِ
تَرْجِمَت: میں ایک ایسا چست و چالاک آدمی ہوں جس سے تم خوب واقف ہو۔ کاموں میں اس طرح کھس جانے والا ہوں

جیسے سانپ کا چمکتا ہوا سر پھن (کہ تنگ سے) سوراخ میں گھس جاتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الصَّرْبُ) رَجُلٌ ضَرْبٌ بمعنی چھری سے بدن کا قند آور آدمی، کاموں میں چاق و چوبند اور چست و جالاک۔ (خَشَّاشٌ) زندہ دل اور ہوشیار آدمی (رَأْسُ الْحَيَّةِ) سانپ کا سر (الْمُتَوَقِّدُ) وَقَدُوْا سے چمکتا، جگمگاتا۔
تَشْرِیح: اس شعر میں شاعر اپنی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں معروف آدمی ہوں۔ ارادے کا پکا اور مشکل کاموں میں ایسے گھنے والا جس طرح سانپ زمین میں جہاں چاہتا ہے گھس جاتا ہے۔

(۸۳) **فَالَيْتُ:** لَا يَنْفَكُ كُشْحِي بِطَانَةً لِعَضْبٍ رَقِيقٍ الشَّفْرَتَيْنِ مُهَنْدٍ
تَرْجُمَہ: میں نے تم کھالی ہے کہ میرا پہلو ہمیشہ ایک ہندی باریک دودھاری تیز تلوار کا استر بنا رہے گا۔ (یعنی ایک تیز تلوار ہمیشہ میرے پہلو سے بندھی رہے گی)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الَيْتُ) میں نے تم کھالی ہے۔ مصدر اَيْلَاءُ سے قسم اٹھانا (كُشْحٌ) پہلو (كُكْھ اور پسیلوں کے درمیان کی جگہ) جمع: كُشُوحُ (البَطَانَةُ) استر، نیچے لگانے کا کپڑا، جمع: بَطَائِنُ (العَضْبُ) تیز تلوار۔ (رَقِيقٌ) باریک، جمع: اَرِقَاءُ (مَوْنٌ) رَقِيقَةُ (الشَّفْرَتَيْنِ) دودھاری مفرد الشَّفْرَةُ جمع: شَفَارُ۔
تَشْرِیح: یعنی میں نے اس بات کی قسم کھا رکھی ہے کہ دودھاری تیز تلوار ہمیشہ میرے پہلو میں بندھی رہے گی۔

(۸۴) **حُسَامٌ** إِذَا مَا قُمْتُ مُنْتَصِرًا بِهِ كَفَى الْعَوْدُ مِنْهُ الْبَدَأُ لَيْسَ بِمُعْضَدٍ
تَرْجُمَہ: ایسی قاطع تلوار (کو اپنے پہلو سے لٹکائے رکھنے کی قسم کھالی ہے) کہ جب میں اس کے ذریعہ بدلہ لینے کھڑا ہوں تو اس کا پہلا وار دوسرے وار سے کفایت کرے اور (درخت کاٹنے کی) درانتی (کے مثل) نہ ہو۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (حُسَامٌ) تیز تلوار (مُنْتَصِرًا) از باب افتعال مصدر اِنْتَصَارَ سے بمعنی بدلہ لینا (الْعَوْدُ) واپسی، مراد دوسرا وار (الْبَدَأُ) اول شروع ہر چیز کا، جمع اَبْدَاءُ وَبُدُوءٌ (مُعْضَدٌ)، درانتی، و مُعْضَدٌ۔
تَشْرِیح: یعنی ایسی تلوار جو پہلے وار میں خاتمہ کر دے دوسرے وار کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔

(۸۵) **أَحْيَى ثِقَةٍ لَا يَنْشَوِي عَنْ ضَرْبِيْهِ** إِذَا قِيلَ مَهْلًا قَالِ حَاجِزُهُ قَدِي
تَرْجُمَہ: (اور جو) بھروسہ کی ہونشانہ سے نہ اچٹے جب (اس کے چلانے والے سے) کہا جاوے کہ ٹھہر! تو اس کا روکنے والا (جس پر وہ پڑ رہی ہے) کہے میرے ختم کرنے کے واسطے پہلا وار کافی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الثَّقَةُ) بروسہ، قابل اعتماد، مفرد ثِقَةٍ جمع، مذکر اور مؤنث سب برابر ہیں۔ (لَا يَنْشَوِي) چوکنا/ ہٹنا مصدر انشاء ہے (ضَرْبِيْهِ) جمع ضَرْبٍ نشانہ (حَاجِزُهُ) مصدر حَجَزَ رُكْنَا (قَدِي) ای حَسْبِيْ بمعنی کافی۔
تَشْرِیح: یعنی میں تو پہلے ہی ضرب سے نہ بچ سکوں گا اب روکنے سے کیا فائدہ۔

(۸۶) إِذَا بَدَلْتَ الْقَوْمَ السِّلَاحَ وَجَدْتُني مَنِعاً إِذَا بَلَثَ بِقَائِمِهِ يَدِي تَرْجُمَةً: (کس حادثہ کے وقت) جب قوم (اپنے اپنے) ہتھیار لینے دوڑے تو جس وقت اس (تلوار) کے قبضہ پر میرا ہاتھ جم جائے تو تو مجھ کو ہی غالب پائے گا۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (اِسْتَدْرَ اِسْتَدْرُ اِبْتِدَارُ باب افعال نے اِبْتِدَارُ مصدر بمعنی آگے بڑھنا/ دوڑنا (مَنِعاً) محفوظ، مضبوط، طاقتور، جمع: مَنَعَاءُ (بَلَثَ) از باب نصر سے بَلَاً و بِلَةً بمعنی جم جانا، تر ہو جانا۔ (قَائِمُ) قائمُ النسیف۔ تلوار کا قبضہ۔ تَشْرِیح: یعنی اگر اچانک اور ناگہانی حملے کی ضرورت پڑ جائے اور میری قوم ہتھیار اٹھانے کیلئے دوڑے تو مجھے اس وقت زیادہ ہتھیاروں کی ضرورت نہیں ہوگی بس میری تلوار کا دستہ میرے ہاتھ میں آجائے تو دشمن کے لئے وہ کافی ہو جائیگا۔

(۸۷) وَبَرَكِ هُبُودٌ قَدْ اَثَارَتْ مَخَافَتِي بَوَادِيهَا اَمْشِي بِعَضْبٍ مُجَرَّدٍ تَرْجُمَةً: بہت سے سوتے ہوئے اونٹ جب میں نکلی تلوار لے کر (ان کی طرف) چلا تو میرے ڈرنے ان میں سے اگلے اونٹوں کو بھڑکادیا۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (واو) بمعنی رُبَّ (بَرَكِ) از باب نصر مصدر سے مصدر بَرَكَا سے بمعنی اونٹ کا سینہ کے بل بیٹھنا (هُبُودٌ) باب نصر سے هَجَدٌ، يَهْجُدُ، هُجُودًا، سونا، مفرد هَاجَدٌ، جمع: هُجْدٌ و هُجُودٌ (اَثَارَتْ) بھڑکادیا، منتشر کر دیا، تتر بتر کر دیا۔ (بَوَادِي) بادِیۃ کی جمع: اونٹوں کی اگلی صف (عَضْبٌ) بمعنی تیز تلوار۔ (مُجَرَّدٌ) عریاں، نکلی۔ تَشْرِیح: یعنی مجھ کو تلوار ہاتھ میں لئے اپنی طرف آتا دیکھ کر اونٹ اس خوف سے بھاگے کہ یہ ذبح کرنے کے لئے آرہا ہے۔

(۸۸) فَمَرَّتْ كَهَاءُ ذَاتِ خَيْفٍ جَلَالَةً عَقِيلَةً شَيْخٌ كَالْوَيْلِ يَلْنَدُ تَرْجُمَةً: (مجھ سے ڈر کر بھڑکنے کی حالت میں) ایک بڑی موٹی بڑی بڑی تھنوں والی ناقہ (میرے پاس سے) گزری جو ایک ایسی سخت جھگڑا لوبڈھے کا نفیس مال تھی جو (بڑھاپے کی وجہ سے سوکھ کر) لکھ کی طرح (ہو گیا) تھا۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (كَهَاءٌ) بوڑھی اور موٹی اونٹنی (خَيْفٌ) خَيْفَ النَّاقَةِ اونٹنی کے تھن کا ڈھیلا اور پھیلا ہوا ہونا، مفرد خَيْفَاءُ جمع: خُوفٌ (ذَاتِ خَيْفٍ) بڑے بڑے تھنوں والی ناقہ۔ (عَقِيلَةٌ) عمدہ اور نفیس (شَيْخٌ) بوڑھا، عمر رسیدہ، جمع شُيُوخٌ (وَيْلٌ) موٹا بھاری و ڈھایا لالھی، جمع وَيْلٌ (يَلْنَدُ) سخت جھگڑا لوبڈھے۔

تَشْرِیح: ایسے سخت غو بڈھے کی عمدہ اونٹنی میرے سامنے آئی جس کو میں نے اپنے ندیموں کے لئے بے خوف ذبح کر دیا۔ بڈھے سے مراد شاعر کا باپ ہے جس کا قرینہ آئندہ تیسرے شعر میں موجود ہے۔

(۸۹) يَقُولُ وَقَدْ تَرَ الوَظِيفُ وَسَاقِهَا اَلْسْتُ تَرَى اَنْ قَدْ اَتَيْتَ بِمَوْيِدٍ؟ تَرْجُمَةً: وہ (بڈھا) اس حالت میں کہ ناقہ کی پنڈلی اور اگلا پاؤں کٹ چکا تھا (مجھ سے) کہہ رہا تھا کہ کیا تو نہیں دیکھتا کہ (ایسی

عمدہ ناقد کو ذبح کر کے) تو نے (ہم پر) ایک بڑی مصیبت لا ڈالی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَرَ) از باب ضرب۔ ضرب سے تَرًا و تَرُوْرًا کٹ جانا۔ (الْوَطِيفُ) اونٹ یا گھوڑوں وغیرہ کی پنڈلی یا ہاتھ کا پتلا حصہ، جمع: اَوْطَافٌ وَّ وُطُفٌ (مؤید) سخت مصیبت، بڑی۔

تَشْرِیْحٌ: بوڑھے نے جب اپنی عمدہ اور نفیس اونٹنی کو اس طرح ذبح ہوتے ہوئے دیکھا تو برا فروختہ ہوا اور کہا کہ تیری اس نازیبا حرکت سے میرے دل کو بہت صدمہ پہنچا اور تو نے ہمارے لئے بڑی مصیبت کھڑی کر دی ہے۔

(۹۰) وَقَالَ: أَلَا مَآذَا تَسْرَوْنَ بِشَارِبٍ شَدِيدٍ عَلَيْنَا بَغْيُهُ مُتَعَوِّدٍ تَرْجِمَةً: اور اس (بڈھے) نے (اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر) کہا ذرا سنو! تم (مجھ کو) کیا مشورہ دیتے ہو کہ ایک ایسے شرابی کے ساتھ کیا کیا جائے جس کی سرکشی قصدِ اہم پر سخت (ہو گئی) ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (أَلَا) حروف تنبیہ، جملہ کے شروع میں آتا ہے جیسے ”أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَأَخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ“ (۲) کبھی ہمزہ استفہام اور لانا فیہ سے مرکب ہو کر استعمال ہوتا ہے تو ”تخصیص“ کا معنی دیتا ہے۔ لیکن یہاں متوجہ کرنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (تَسْرَوْنَ) رائج سے مشتق ہے مشورہ دینا۔ (شَارِبٌ) شراب پینے والا، یا شرابی جمع: شُرَابٌ (بَغْيٌ) بغاوت، حد سے تجاوز، سرکشی (مُتَعَوِّدٌ) اعْتَمَدَ الشَّيْءُ بِمَعْنَى قَصْدِ كَرْنَا۔

تَشْرِیْحٌ: شراب سے مراد طرفہ ہے یہ سوال محض شراب خمر کی تحقیق و تجہیل کے واسطے تھا۔ چنانچہ بدون انتظار جواب پھر خود یہ کہتا ہے۔

(۹۱) وَقَالَ: ذَرُوهُ إِنَّمَا نَفْعُهُا لَهُ وَإِلَّا تَكْفُؤْا قَاصِيَ الْبُرْكَ يَزِدُّو تَرْجِمَةً: اور (پھر) اس نے کہا اس (شرابی) کو چھوڑ دو۔ اس (ناقہ یا اونٹوں) کا نفع اس کے واسطے ہے (اس لئے کہ یہی میرا وارث ہے) اور (ہاں) اگر دور کے اونٹوں کو (اس سے) نہ بچاؤ گے تو یہ ان کو بھی ذبح کر ڈالے گا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (ذَرُوهُ) از باب نصر۔ ذَرُوْا مصدر سے ذَرُوْا صیغہ امر بمعنی چھوڑ دو۔ (إِلَّا) اصل میں ان۔ لاقھا ان شرطیہ کو لام میں مدغم کر دیا (تَكْفُؤْا) باب نصر سے كَفَّأ مصدر، تَكْفُؤْا بمعنی باز رکھو، روکو (قَاصِيَ) دور، ایک طرف پڑا ہوا (الْبُرْكَ) اونٹ۔

تَشْرِیْحٌ: اس سے پہلے شعر میں اس بوڑھے نے اس شرابی کے بارے میں ساتھیوں سے مشورہ چاہا تھا مگر اس شعر میں خود اس کا جواب دیتا ہے کہ چھوڑ دو۔ اس کے خلاف ہم نے کیا فیصلہ کرنا ہے۔ یہ اپنا ہی نقصان کر رہا ہے کیونکہ میرا وارث تو یہی ہے اس کو یہی نفع ہوگا۔ البتہ اب دوسرے اونٹوں کی حفاظت کرنا ضروری ہے ورنہ یہ ان کو بھی ذبح کر ڈالے گا۔

(۹۲) فَظَلَّ الْإِمَاءُ يَمْتَلِنَ حُورَاهَا وَيُسْعَى عَلَيْنَا بِالسَّيْدِيفِ الْمُسْرُهِدِ تَرْجِمَةً: تو چھوکر یاں اس ناقہ کے (پیٹ میں سے نکلے ہوئے) بچہ کو چنگاریوں پر (اپنے لئے) بھوننے لگیں اور اس کا فربہ

کوہان (یا فرمہ کوہان کے ٹکڑے) ہمارے لئے جلد جلد (لائے جانے لگے یا خدام) لانے لگے۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (ظَلَّ) بمعنی صار کرنا، لگے رہنا (الاماء) امۃ کی جمع ہے بمعنی باندی۔ لیکن یہاں مطلقاً لڑکیاں مراد ہیں۔
 (يَمْتَلِنُ) مصدر امتلال، باب افتعال سے بمعنی کوئلے یا گرم راکھ میں کوئی چیز بننا۔ (حُوَانٌ) اونٹنی کا بچہ، وقت ولادت سے دودھ چھڑانے تک جمع: اَحْوَدَةٌ (تَسْعَى) سَعَى مصدر سے دوڑنا۔ لیکن جب اس کا صلہ علی آجائے تو معنی لوگوں کے لئے کسی کام کرنے پر مامور ہونا۔ (سَدِيفٌ) کوہان کا گوشت جمع: سَدَائِفٌ و سَدَافٌ (سَرَهْدٌ) کوہان کی چربی۔
تَشْرِیح: وہ ناقہ حاملہ اور بہت زیادہ قیمتی تھی اس کو ذبح کرنے کے بعد اچھا گوشت ہم نے کھایا اور بقیہ گوشت چھو کر یوں کے حصہ میں آیا۔

(۹۳) فَبِإِنْ مُتْ فَاَنْعِزْنِي بِمَا اَنَا اَهْلُهُ وَشُقِّي عَلَيَّ الْجَيْبَ يَابْنَةُ مَعْبِدِ
تَرْجُمَةٌ: اگر میں مر جاؤں تو اے معبد کی بیٹی (میری بھتیجی) میری موت کی خبر اس طریقہ سے (لوگوں کو) سنانا جس کا میں مستحق ہوں اور میرے اوپر (سوگ میں) گریبان چاک کرنا۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (اَنْعِزْنِي) از باب فتح: مصدر نَعِزًا و نَعِيًا سے صیغہ امر بمعنی کسی کے مرنے کی خبر سنانا، یا خبر دینا (شُقِّي) از باب فتح، مصدر شَقَقَا سے صیغہ امر بمعنی پھاڑنا، چاک کرنا۔ (جَيْبٌ) جَيْبُ الْقَمِيصِ۔ گریبان، جمع: جُيُوبٌ و اَجْيَابٌ قرآن پاک میں ہے "وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ"
تَشْرِیح: عرب کا دستور تھا کہ مرنے والے کی شان و حیثیت کے مطابق خبر مرگ سنائی جاتی تھی اور نوہ گری بھی ہر ایک کی حالت کے موافق کی جاتی تھی۔ چنانچہ رؤساء کے مرنے پر سال سال بھر تک رونے والی عورتوں کو اجرت دے کر نوہ کرایا جاتا تھا۔ اسی لئے شاعر اپنی بڑائی کے مطابق سوگ اور ماتم کرنے کی وصیت کرتا ہے۔

(۹۴) وَلَا تَجْعَلِيْنِي كَامْرِئٍ لِّكَيْسَ هَمُّهُ كَهَوِّي وَلَا يُغْنِي غِنَائِي وَمَشْهَدِي
تَرْجُمَةٌ: اور مجھے اس شخص کی طرح نہ کر دینا جس کی ہمت میری ہمت کی طرح نہیں اور نہ (بہنات میں) میری طرح کی کار پردازی ہے اور نہ میری طرح اس کا لڑائیوں میں حاضر ہونا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (هَمُّهُ) هَمٌُّ سے بمعنی حوصلہ، ہمت، جمع: هَمَمٌ (يُغْنِي) مصدر اِغْنَاءُ سے بمعنی کفایت کرنا۔ (مَشْهَدٌ) مصدر مَشَى ہے بمعنی موجودگی۔ حاضری۔ جمع: مَشَاهِدٌ
تَشْرِیح: غرض کم مرتبہ لوگوں کی طرح مجھے نہ بنا دینا بلکہ میں ایک بلند ہمت انسان ہوں۔ جس طرح میں لڑائی میں دشمن کے لئے کافی ہو جاتا ہوں اور ہر لڑائی میں شریک ہوتا ہوں اور کوئی بھی آدمی میری طرح نہیں ہے۔

(۹۵) بَطِيءٌ عَنِ الْجُلِيِّ سَرِيْعٌ اِلَى الْخَنَاءِ ذُلُوْلٌ بِاَجْمَاعِ الرِّجَالِ مُلْهَدٌ تَرْجَمَةً: (میری موت اس آدمی کی طرح نہ کر دینا (جو) بڑے کاموں میں ست اور برے کام میں چست ہو۔ لوگوں کے دھول دھتوں کی وجہ سے ذلیل اور (مجالس میں سے) دکھایا ہوا ہو۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (بطی) ست، ست رفتار، کام میں دیر کرنے والا (جُلّی) بڑے کام، سخت معاملہ، جمع: جُلُل (سَرِیْع) بمعنی تیز رفتار، چست، تیز رو، جمع: سَرَعَان (الْخَنَاءُ) فحش کوئی بدکلامی، برے کام (ذُلُوْلٌ) بمعنی ذلیل، بے وقعت، بے عزت جمع: اِذْلَالٌ (اَجْمَاعِ) ای ضَرْبُهُ بِجُمُعٍ یدہ: پورے ہاتھ سے مارنا، مکارنا۔ (مُلْهَدٌ) رَجُلٌ مُلْهَدٌ، ذلیل و کمزور جسے دروازوں سے دھکے دیئے جائے۔

تَشْبِيْحٌ: یعنی اے میرے چچا کی بیٹی مجھے ان لوگوں کی طرح نہ کرنا جو غلط کاریوں میں چست اور بڑے بڑے کاموں میں ست ہو اور لوگ ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

(۹۶) فَلَوْ كُنْتُ وَغَلَافِي الرِّجَالِ لَضَرْنِي عَدَاوَةُ ذِي الْأَصْحَابِ وَالْمُتَوَحِّدِ تَرْجَمَةً: اگر میں لوگوں میں کمینہ ہوتا تو یقیناً تھوک والے یا تنہا شخص کی دشمنی مجھے نقصان پہنچاتی۔ حَلَّ عِبَارَتٌ: (وَعْلَامٌ وَغُلٌّ) سے نچلے درجے کا کمینہ آدمی، جمع: اَوْغَالٌ (الضُّرُّ) نِصَان، جسمانی تکلیف، قرآن پاک میں ہے۔ "وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔" (العَدَاوَةُ) دشمنی، دوری (ذی الْأَصْحَابِ) متحد جماعت/دوستوں والے (الْمُتَوَحِّدِ) اکیلا اور تنہا رہ جانے والا۔ تَشْبِيْحٌ: لیکن چونکہ میں نہایت بہادر اور نڈر ہوں لہذا اب مجھے کسی کی پروا نہیں۔

(۹۷) وَلَكِنْ نَفْسِي عَنِّي الرِّجَالِ جَرَاءَتِي عَلَيْهِمْ وَإِقْدَامِي وَصِدْقِي وَمُحْتَدِي تَرْجَمَةً: لیکن لوگوں پر میری جرأت نے اور (جنگ میں) پشیمدی، اور راست بازی اور نسلی شرافت نے لوگوں کی مخالفت کو مجھ سے دور کر دیا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (نَفْسِي) از باب ضَرْبٍ سے نَفْسِ مصدر بمعنی دور کرنا، ہٹانا، برطرف کرنا۔ (جَرَاءَةُ) جمع جَرِيٌّ کی بہادری، دلیری، جرأت۔ (إِقْدَامٌ) قُدْمٌ کی جمع ہے بمعنی پیش قدمی۔ (صِدْقٌ) سچائی، راست بازی، (مُحْتَدٌ) شریف النسل کہتے ہیں سَرَجَعٌ اِلَى مُحْتَدٍ۔ وہ اپنے اصل پر لوٹ گیا۔ جمع: مُحْتَدٌ۔ تَشْبِيْحٌ: اب بڑے سے بڑا آدمی بھی مجھ سے نظر نہیں ملا سکتا۔

(۹۸) لَعَمْرُكَ مَا أَمْرِي عَلَى يَغْمَةٍ نَهَارِي وَلَا لَيْلِي عَلَى بَسْرُمَدٍ تَرْجَمَةً: تیری جان کی قسم! میرا کوئی کام دن میں مجھے تردد میں نہیں ڈالتا اور نہ میری رات میرے اوپر (غم و فکر کی وجہ سے)

دراز ہے۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (الْغُمَّةُ) رنج و غم، پیچیدہ معاملہ، جمع غُصَمٌ (سُرْمَد) ابدی، نہ ختم ہونے والا، دراز۔ قرآن پاک میں ہے۔ ”قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرَامًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔“
تَشْرِیح: پست ہمتی کی وجہ سے انسان اپنے کاموں میں متردد ہوتا ہے اور رنج و غم کی وجہ سے رات دراز ہو جاتی ہے۔ لیکن او العزم اور بہادر لوگ ان دونوں باتوں سے نا آشنا ہوتے ہیں۔

(۹۹) **وَيَوْمَ حَبَسْتُ النَّفْسَ عِنْدَ عِرَاكِهِ حِفَاطًا عَلَى عَوْرَاتِهِ وَالتَّهْدُّدِ تَرْجَمَةً:** بہت سے ایسے دن ہیں کہ جن میں میں نے قتل و قاتل کے وقت اپنی آبرو کی حفاظت اور دشمنوں کی دھمکی کے خیال سے اپنے نفس کو تھامے رکھا۔ (اور دل کو گھبرانے نہ دیا)

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (حَبَسْتُ) باب ضَرْبٌ يَضْرِبُ سے مصدر حَبَسْتُ سَيْغَةً وَاحِدَةً متکلم، بمعنی قبضہ میں رکھنا، روکے رکھنا، تھامے رکھنا۔ (عِرَاكِهِ) از باب سَمِعَ مصدر عَوَّكَ سے عِرَاكٌ بمعنی لڑائی جنگ، قتل و قاتل (العَوْرَاتُ) جسم کا ہر وہ حصہ جسے انسان کراہت یا شرم کی وجہ سے چھپاتا ہے، ستر، آبرو، مفرد: عَوْرَةٌ (التَّهْدُّدُ) زبردست دھمکی دینا۔
تَشْرِیح: یعنی لڑائی کے وقت اگرچہ گھبراہٹ تھی لیکن میں نے اپنی عزت و آبرو کے تحفظ کے لئے اپنے آپ کو قابو میں رکھا اور اپنی پریشانی کو ظاہر نہیں ہونے دیا تاکہ میری نسب پر شرافت داغدار نہ ہو۔

(۱۰۰) **عَلَى مَوْطِنٍ يَخْمَشِي الْفَتَى عِنْدَهُ الرَّدَى مَتَى تَعْتَرِكُ فِيهِ الْفَرَائِصُ تُرْعَدُ تَرْجَمَةً:** ایسے مقام پر (نفس کو قابو میں رکھا) جہاں بہادر کو (بھی) ہلاکت کا ڈر ہو اور جب (گھسان کی لڑائی میں) شانہ سے شانہ رگڑ کھائے تو (گھبراہٹ سے) کپکپانے لگے۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (مَوْطِنٍ) وطن، قیام گاہ، جنگ کا منظر، جمع: مَوَاطِنُ (الرَّدَى) ہلاکت، (تَعْتَرِكُ) اِعْتَرَاكَ باب اِفْتَعَلَ بمعنی، کندھوں کو آپس میں رگڑ کھانا، مراد گھسان کی جھنگ (فَرَائِصُ) فَرِیصَةُ کی جمع ہے یا اس کی جمع فَرِیصٌ ہے بمعنی مونڈھے اور سینے کے درمیان کا گوشت جو خوف کے وقت حرکت کرنے لگتا ہے۔ (تُرْعَدُ) کچکی طاری ہونا۔
تَشْرِیح: ایسے دن میں نفس کو قابو میں رکھا جہاں بڑے بڑے بہادر لرزہ بر اندام ہو جائیں۔

(۱۰۱) **وَأَصْفَرَ مَضْبُوحٍ نَظَرْتُ حِوَارَهُ عَلَى النَّارِ، وَاسْتَوْدَعْتُهُ كَفَّ مُجْمَدٍ تَرْجَمَةً:** بہت سے جھلے ہوئے زرد (رنگ) تیر (جوئے کی بازی لگانے کیلئے) ہارنے والے جواری کے ہاتھ میں دیئے اور (ہاتھ پیر تاپنے کے لئے) آگ پر بیٹھ کر میں نے اس کے جواب کا انتظار کیا۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (أَصْفَرَ) زرد رنگ میں رنگا جانا، زرد ہونا، جمع صُفَرٌ (مَضْبُوحٌ) وہ تیر جو آگ کی وجہ سے رنگ بدل

دے۔ (نَطَرْتُ) متکلم کا صیغہ بمعنی میں نے انتظار کیا۔ (الْحَوَارُ) گفتگو، بات چیت بحث و مباحثہ، انٹرویو، جواب۔ (اِسْتَوْدَعْتُهُ) باب افعیال سے مصدر اِسْتَوْدَعَ بمعنی ودیعت رکھنا (الْكَفُّ) پھیل ہاتھ کا اندرونی حصہ، جمع: كُفُوفٌ وَاكْفٌ (مُجَوَّد) جو جوئے بازی میں با اصول ہو۔ ہارنے والے جواری۔

تَشْرِیْحٌ: اپنی قمار بازی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ایام سرا (قحط) میں ہارنے والے جواری کے ہاتھ سے جو کھلواتا ہوں۔

(۱۰۲) اَرَى الْمَوْتَ اَعْدَادَ النَّفُوسِ وَلَا لَرَى بَعِيدًا غَدًا مَا اقْرَبَ الْيَوْمَ مِنْ غَدٍ! تَرْجَمَةٌ: میں موت کو جانوں کی تعداد میں سمجھتا ہوں (جتنے نفوس ہیں اتنی ہی موتیں۔ ہر نفس کے لئے موت ہے جو آج نہ مراکل مرے گا) اور کل (بھی) دور نہیں۔ آج سے کل کس قدر قریب ہے۔

حَلِّ عِبَارَتٍ: (النَّفُوسِ) اور اَنْفُسُ جمع ہیں النَّفْسُ کی بمعنی، روح، جان (اَقْرَبُ) نزدیک تر، قریبی رشتہ دار جمع: اَقْرَبُ تَشْرِیْحٌ: تو پھر موت سے ڈرنا اور گھبرانا فضول ہے۔

(۱۰۳) سُبْدِي لَكَ الْاَيَّامُ مَا كُنْتَ جَاهِلًا وَيَا تَيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ تَرْجَمَةٌ: تیرے لئے زمانہ ان چیزوں کو ظاہر کریگا جن سے تو بالکل غافل ہے اور تجھے وہ شخص خبریں لا کر سنائے گا جس کو تو نے کوئی توشہ نہیں دیا۔

حَلِّ عِبَارَتٍ: (سُبْدِي) ابداءُ مصدر سے بمعنی ظاہر کرنا (جَاهِلًا) جاہل بمعنی غافل، نادان، ناواقف، جمع: جُهَالٌ (يَا تَيْكَ) لایگا تیرے پاس۔ (تَزَوَّدَ) زاد راہ دینا، توشہ دینا۔ تَشْرِیْحٌ: غرض غیر متوقع طریقہ سے زمانہ تیرے سامنے واقعات پیش کرے گا۔

(۱۰۴) وَيَا تَيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَبِعْ لَهُ بَتًّا وَلَمْ تَضْرِبْ لَهُ وَقْتَ مَوْعِدِ تَرْجَمَةٌ: تجھے وہ شخص خبر لا کر سنائے گا جس کے لئے تو نے کوئی زاد سفر نہیں خریدا اور نہ اس کے لئے کوئی ملاقات کا وقت متعین کیا۔

حَلِّ عِبَارَتٍ: (تَبِعْ) مصدر بَيَّعَ سے خریدنا (بَتًّا) سامان سفر، زاد راہ۔ جمع: اَبْتَةٌ (تَضْرِبُ) متعین کرنا (مَوْعِدٌ) وعدہ، وعدہ کی جگہ، وعدہ کا وقت، جمع: مَوَاعِدٌ۔

تَشْرِیْحٌ: زمانہ انسان پر ان واقعات کا انکشاف کرتا ہے جن کا اسے کوئی سان و گمان بھی نہ تھا۔ یعنی انسان پر ایک وقت ایسا بھی آئیگا کہ ہر طرف کی خبریں تم تک ایسے لوگ لیکر آئیں گے جن کو نہ تو اس کام کیلئے مقرر کیا گیا ہوگا اور نہ انہیں اس کا کوئی بدلہ دیا جائیگا۔

تیسرا معلقہ زہیر بن ابی سلمیٰ کا ہے

(پیدائش اور حالات زندگی)

زہیر بن ابی سلمیٰ ربیعہ بن ربیع مزینی نے اپنے باپ کے رشتہ داروں بنو عطفان میں تربیت پائی، اور ایک زمانہ تک شامہ بن غدیر اپنے باپ کے ماموں کی صحبت میں رہا جو صاحبِ فراش مریض تھا۔ اس کے کوئی اولاد نہ تھی، وہ نہایت دانشمند شخص تھا۔ اصابتِ رائے، بلند پایہ شاعری اور کثرتِ مال کی وجہ سے وہ ناموری حاصل کر چکا تھا، چنانچہ زہیر نے شاعری میں اس کی خوشہ چینی کی، اس کے علم و حکمت سے متاثر ہوا جس کا بین ثبوت اس شاعری کے وہ جواہر حکمت بہم پہنچاتے ہیں جن سے اس نے اپنی شاعری کو مرصع کیا ہے۔ جب وہ مرہ قبیلہ کی دو با اثر شخصیتوں، حارث بن عوف اور ہرم بن سینان نے عجم و ذبیان میں صلح کرائی کی کوشش کی اور انہوں نے دونوں قبیلوں کے مقتولین کی دیتیں جن کا مجموعہ تین ہزار اونٹ ہوتا تھا اپنے ذمہ لیکر جنگ کی آگ کو فرو کر دیا، تو شاعر زہیر بن ابی سلمیٰ پر ان دونوں سرداروں کی عالی ظرفی نے عالم وجد طاری کر دیا، چنانچہ اس نے اپنے مشہور معلقہ کے ذریعے ان کی مدح کی اور بعد میں برابر ہرم بن سینان کی مدح میں لمبے لمبے قصائد کہتا رہا۔ ہرم بن سینان نے بھی قسم کھائی کہ جب بھی زہیر اس کی مدح میں کچھ کہے گا، یا اس سے کچھ مانگے گا یا اس کو دعا سلام کرے گا، تو وہ اسے ایک غلام یا لونڈی یا گھوڑا ضرور بخشے گا۔ حتیٰ کہ زہیر اس کے بے شمار بخششوں کو قبول کرتے کرتے شرمایا گیا اور بعد میں جب ہرم کو کسی مجمع میں دیکھا تو کہتا: ”ہرم کے سوا تم سب بخیر ہو اور مبارک دن گزارو۔“ پھر کہتا کہ جس کو میں نے دعا میں شریک نہیں کیا ہے وہ تم سب سے بہتر ہے۔

حضرت عمر بن الخطابؓ نے ہرم کے کسی لڑکے سے کہا ”اپنے باپ کی تعریف میں زہیر کے کچھ اشعار سناؤ“ جب وہ سنا چکا تو حضرت عمرؓ نے کہا: ”زہیر تم لوگوں کی مدح میں خوب شعر کہتا تھا۔“ لڑکے نے کہا: ”خدا کی قسم! اور ہم لوگ اس کو دیتے بھی خوب تھے۔“ حضرت عمرؓ نے کہا ”تم نے جو کچھ اسے دیا تھا وہ ختم ہو چکا اور اس نے جو کچھ تم کو دیا وہ باقی ہے۔“ اور یہ بھی منقول ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ حضرت ابن عباسؓ سے فرمایا کہ کوئی ایسا شعر سناؤ، جو زمانہ کے اشعار شعراء کا ہو، حضرت ابن عباسؓ نے پوچھا کہ آپ اس سے کونسا شخص مراد لیتے ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا جس کا یہ شعر ہے۔

وَلَوْ اَنْ حَمْدًا يَخْلُدُ النَّاسُ اَخْلَدُوا

وَلَكِنْ حَمْدُ النَّاسِ لَيْسَ بِمُخْلَدٍ

اور اگر حمد لوگوں کو ہمیشگی بخشی تو وہ ہمیشہ رہتے لیکن لوگوں کی مدح انہیں ہمیشگی عطا نہیں کرتی۔

حضرت ابن عباسؓ نے عرض کیا کہ یہ تو زہیر کا ہے تب حضرت عمرؓ نے فرمایا میری مراد اسی شاعر سے تھی۔ پھر حضرت ابن عباسؓ نے پوچھا کہ جناب آپ نے اسے اشعر الشعراء کے خطاب سے کیوں نوازا؟ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ”اس شاعر کی یہ خوبی ہے کہ یہ اپنے کلام میں غیر مانوس الفاظ استعمال نہیں کرتا اور نہ ہی دیگر شعراء کی پیروی کرتا ہے بلکہ اپنی آزاد طبیعت سے کام لیتا ہے اور اپنے رجحان طبعی کے مطابق اشعار کہتا ہے۔“

دولت و ثروت کے باوجود زہیر خوش اخلاق، نرم مزاج، بردبار، صاحب الرائے، پاکباز، صلح پسند، خدا اور روز قیامت پر کامل ایمان رکھنے والا تھا۔ ان کے مندرجہ ذیل اشعار سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے۔

فَلَا تَكْتُمَنَّ لِلَّهِ مَافِي صَدُورِ كُمْ
لِيُخْفِيَ وَمَهْمَا يُكْتُمُ اللَّهُ يَعْلَمُ
يُؤَخِّرُ فَيُوضِعُ فِي كِتَابٍ فَيُدْحَرُ
لِيَوْمٍ حِسَابٍ أَوْ يَعْتَجِلُ فَيَنْقَمُ

خدا سے اپنے دلوں کا حال چھپانے کی کوشش مت کرو کیونکہ اس پر تو ہر پوشیدہ چیز آشکارا ہے اگر اسے بدلہ لینے میں تاخیر منظور ہوتی ہے تو عمل نامہ میں لکھ کر قیامت کے دن پر اسے ملتوی کر دیتا ہے اور اگر جلدی منظور ہوتی ہے تو دنیا میں ہی بدلہ لے لیا جاتا ہے۔
زہیر نے سو سال سے زیادہ لمبی عمر پائی، ہجرت نبویؐ سے گیارہ برس قبل اس کا انتقال ہوا، اس کے دونوں لڑکے کعب اور نجیر مسلمان ہو گئے تھے۔

﴿زہیر بن ابی سلمیٰ کی شاعری﴾

شاعری میں یہ خانوادہ ممتاز حیثیت رکھتا تھا۔ اس کا باپ، دونوں بہنیں سلمیٰ اور خنساء، دونوں لڑکے کعب اور نجیر، قابل ذکر شعراء میں شمار کئے جاتے ہیں اور یہ ایسی خصوصیت ہے جو کسی دوسرے شاعر کو حاصل نہیں۔ جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا، زہیر زمانہ جاہلیت کے تین مایہ ناز شعراء میں سے ایک ہے بعض لوگ تو اسے نابذ ذہبیانی اور امرؤ القیس سے بھی بڑھادیتے ہیں، اس لئے کہ اس کا کلام غریب الفاظ، پیچیدہ عبارت، بیہودہ خیالات اور فحشیات سے منزہ، اختصار و جامعیت، نیز راست گفتاری اور حکمت سے پر ہونے کے باعث دیگر شعراء کے کلام سے ممتاز و ارفع ہے۔ یہ ان شاعروں میں سے ایک ہے جنہیں مدح، کہاوتیں، اور حکیمانہ مقولے، نظم کرنے میں کامل دسترس حاصل تھی، زہیر شاعری کے ان غلاموں میں سے ایک ہے جنہوں نے شاعری کو سیکھا اور جو بڑی دماغ سوزی اور غور و فکر کے بعد شعر کہا کرتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ایک قصیدہ چار مہینہ میں نظم کرتا، پھر چار مہینہ تک اسے کاٹ چھانٹ کر درست کرتا رہتا۔ اس کے بعد چار مہینے تک اساتذہ فن کے سامنے اسے پیش کرتا تھا اور عوام میں ایک برس سے قبل اسے پیش نہیں کرتا تھا۔



المعلقة الثالثة زہیر بن ابی سلمیٰ

وَقَالَ زُهَيْرُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ الْمُزَنِيُّ: يَهْمَلُ زُهَيْرُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ مَزْنِيَّ كَاهٍ۔

(۱) اَمِنْ اُمِّ اَوْفَى دِمْنَةٌ لَمْ تَكَلِّمْ بِحَوْمَانِةِ الدَّرَاجِ فَالْمُتَثَلِّمِ
تَرْجَمَتُ: کیا یہ کوڑا کبار ڈالنے کی جگہ جس نے بات چیت نہیں کی امِ اونی (کے گھر) کی ہے جو دراج اور متکم کی پھر لی زمین میں واقع ہے۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (امِ اوفی) شاعر کی محبوبہ کا نام ہے۔ (دِمْنَةٌ) کوڑی خانہ (وہ جگہ جہاں گوبر وغیرہ اور دوسری غلاظت ڈالی جاتی ہے۔ جَمِّ دِمْنٌ وَ دِمْنٌ (الْحَوْمَانَةُ) سخت زمین، جَمِّ: حَوْمَانٌ (دَرَجِ اور مُتَثَلِّمِ) دونوں جگہوں کے نام ہیں۔
تَشْرِیح: چونکہ عرصہ دراز کے بعد دیا ر محبوب پر گزر ہوا بطور دردمندی یا شک کے ان کے متعلق سوال کرتا ہے۔

(۲) وَدَارٌ لَهَا بِالرَّقَمَتَيْنِ كَانَهَا مَرَّاجِعٌ وَشَمٌ فِی نَوَاشِرِ مِعْصَمِ
تَرْجَمَتُ: اور اس (امِ اونی) کا ایک گھر (صمان کے) دو باغوں کے درمیان ہے جس کے نشانات گویا کہ پہنچے کے ظاہر حصہ پر دوبارہ گودنے کے نشانات ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (الدَّارُ) صحن دار مکان، گھر، رہائشی مکان، شہر، قبیلہ، جَمِّ: اَدْوَرٌ وَ دِیَارٌ (الرَّقَمَتَيْنِ) شنیہ، مفرد الرَّقْمَةُ بمعنی باغ، وادی کا کنار یا وادی کی نشیبی جگہ جہاں پانی اکٹھا ہو۔ ان دو باغوں میں سے ایک بصرہ اور دوسرا مدینہ منورہ کے قریب تھا۔ (مَرَّاجِعِ) مَرْجُوع کی جمع ہے بمعنی، دوبارہ سیاہی سے اجاگر کیا ہوا (وَشَمٌ) گودنے کے نشان، علامت جَمِّ: وَشُومٌ وَ وَشَامٌ (نَوَاشِرِ) ناشرۃ کی جمع بمعنی، ہاتھ، بڑی رگ۔ (مِعْصَمِ) کلائی جس میں لنگن پہنا جاتا ہے۔ جَمِّ: مِعَاصِمٌ۔
تَشْرِیح: سیلابوں کی وجہ سے مٹی بہہ کر مکان کے جو نشانات دوبارہ نمودار ہو گئے ہیں انہیں گودنے کے نشانوں سے جو کر رہے ہوں تشبیہ دی ہے۔

(۳) بِهَا الْعَيْنُ وَالْأَرْآمُ يَمْشِيْنَ خِلْفَةً وَاطَّلَاوُهَا يَنْهَضْنَ مِنْ كُلِّ مَجْجَمِ
تَرْجَمَتُ: ان مکانات میں نیل گائیں اور ہرن آگے پیچھے (بکثرت) پھرتے ہیں اور ان کے بچے (دودھ پینے کے لئے) ہر جگہ سے اٹھتے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (عَيْنٌ) نيل گئے۔ گاوان وحشی (أَرَامٌ) رِيْم کی جمع ہے خالص سفید رنگ کا ہرن (خِلْفَةٌ) ایک چیز کے بعد آنے والی چیز، آگے پیچھے۔ قرآن پاک میں ہے ”وَجَعَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً“ (أَطْلَاءُ) الطَّلَا کی جمع ہے بمعنی، انسان یا جانور کا بچہ پیدائش سے طاقتور ہونے کی عمر تک، ہرنی کا بچہ، ہر چھوٹی چیز (يَنْهَضُنْ) از باب فَتَحْ مصدر نَهَضًا و نُهُضًا سے صیغہ جمع مَوْنَتْ غائب متعدی سے اٹھتے ہیں۔ (مَجْشَمٌ) پرندہ کا آشیانہ، جمع: مَجَائِمُ۔ کل مجسم کا معنی ہوگا ہر جگہ سے۔
تَشْرِیح: غرض اب وہاں وحشی جانوروں کی کثرت ہے اور وہ مکان بالکل ویران ہو گئے ہیں۔

(۴) وَقَفْتُ بِهَا مِنْ بَعْدِ عَشْرِينَ حِجَّةً فَلَايَا عَرَفْتُ الدَّارَ بَعْدَ تَوَهُّمٍ تَرْجُمَةً: میں اس مکان پر بیس سال کے بعد پھر اتواتل کے بعد مشقت سے ان گھروں کو پہچانا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (وَقَفْتُ) از باب ضَرْبَ سے وَقَفْتُ واحد تنكُم، میں ٹھہرا۔ (حِجَّةٌ) سال، جمع حِجَجٌ۔ قرآن پاک میں ہے۔ ”عَلَىٰ أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمَانِي حِجَجَ“ (فَلَايَا) فابراے عطف (اللَّائِي) صبر و مشقت (تَوَهُّمٍ) کسی بات کا گمان کرنا، تصور کرنا، تامل کرنا۔

تَشْرِیح: چونکہ نشانات بالکل مٹ چکے تھے اور عرصہ دراز کے بعد ان مکانات پر گزر ہوا تھا۔ اس لئے بہت دیر میں تامل بسیار کے بعد ان کو پہچان سکا۔

(۵) أَنَا فِي سَفْعًا فِي مُعَرَّسٍ مِرْجَلٍ وَنُوبًا كَجَذْمِ الْحَوْضِ لَمْ يَتَشَلَّمِ تَرْجُمَةً: سیاہ پتھروں کو جو کہ ہنڈی رکھنے کی جگہ میں تھے اور نالی کو جو کہ اصل حوض کی طرح تھی اور ٹوٹی نہ تھی (میں نے تامل کے بعد پہچانا)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (أَنَا فِي) تین پائے جن پر ہنڈیا رکھی جائے، چولہا (سَفْعًا) چولہے کا ایک پتھر، سیاہ پتھر، جمع: سَفْعَاءُ (مُعَرَّسٍ) خیرات میں مسافر کی اقامت گاہ۔ (مِرْجَلٌ) مٹی کی پختہ ہانڈی۔ جمع: مِرْجَلٌ (نُوبًا) وہ نالی جس کے ذریعے بارش یا ماء مستعمل کو مکان وغیرہ سے باہر نکلا جائے (الْجَذْمُ) اصل، جُزْج: أَجْذَامٌ وَجُذُومٌ (يَتَشَلَّمُ) مصدر تَشَلَّمٌ باب تَفَعَّلَ سے بمعنی ٹوٹنا۔

تَشْرِیح: بہت غور و خوض کے بعد درمجبوبہ کے ان علامات کی شناخت کی۔

(۶) فَلَمَّا عَرَفْتُ الدَّارَ قُلْتُ لِرَبِّعِهَا أَلَا أُنْعِمُ صَبَاحًا أَيُّهَا الرِّبْعُ وَاسْلَمِ تَرْجُمَةً: پس (تامل کے بعد) جب گھر کو پہچان لیا تو میں نے اس کے گھر کو (مخاطب کر کے) کہا کہ اے دار حبیب! تو صبح کے وقت خدا کرے خوش عیش رہے اور (لوٹ مار سے) سالم و محفوظ رہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الرِّبْعُ) مکان، حویلی جس میں متعدد چھوٹے چھوٹے مکانات ہوں۔ (أُنْعِمُ صَبَاحًا) دعا یہ کلمہ یعنی

تمہاری صبح بخیر ہو۔ (اَسْلَمَ) اور سالم و محفوظ رہے۔

تَشْرِیْح: یعنی جب بڑی تامل اور غور و خوض کے بعد اپنی محبوبہ کے گھر کو جو کہ گھنڈرات میں تبدیل ہو چکا تھا پہچان کر اس دیار محبوبہ کو دعائیہ کلمات سے نوازا رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اے دار حبیب! خدا تجھے لوٹ مار سے سالم و محفوظ رکھے۔

(۷) **تَبَصَّرْ خَلِیْلِیْ هَلْ تَرٰی مِنْ ظَعَانٍ تَحْمَلُنَ بِالْعُلَیَّاءِ مِنْ فَوْقِ جُرُثْمٍ تَرَجَمَتْ:** (یا غایت مدہوشی کی وجہ سے صرف میری نظروں میں یہ ماں بندھ گیا ہے)۔ سوار ہو کر جا رہی ہیں۔

حَلَّ عِبَارَت: (تَبَصَّرْ) غور سے دیکھنا، شناخت کرنا۔ (ظَعَانِینَ) ظَوِیْنَتُہِیْ جمع ہے، بمعنی، ہودج میں بیٹھی ہوئی عورتیں۔ یعنی ہودج نشین عورتیں (تَحْمَلُنَ) مصدر تَحْمَلُ بمعنی کوچ کرنا (الْعُلَیَّاءِ) ہر بلند چیز، اونچی جگہ، پہاڑ کی چوٹی وغیرہ (فَوْقِ) ظرف مکان بلندی و ارتفاع کے بیان کے لئے لایا جاتا ہے (جُرُثْمِ) بنی اسد کے حوض کا نام ہے۔

تَشْرِیْح: اس شعر کے ذریعے شاعر یہ بیان کر رہا ہے کہ میری محبوبہ اپنی سہیلیوں کے ہمراہ کجاؤں میں سوار یہاں سے جا چکی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مقام جرثم کی بلندی سے گزر رہی ہے۔ یہ خیال شاعر کی غایت مدہوشی ہے ورنہ محبوبہ یہاں سے کب کی جا چکی تھی۔

(۸) **جَعَلَنَّ الْقَنَانُ عَنْ یَمِیْنٍ وَحَزْنُهُ وَكَمَّ بِالْقَنَانِ مَنْ مُحِلٌّ وَمُحَرِّمٌ تَرَجَمَتْ:** ان عورتوں نے کوہ قنان اور اس کی پتھریلی زمین کو دہنی جانب چھوڑا اور قنان میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کا خون (دشمنی کی بناء پر ہمارے لئے) حلال ہے اور بہت سے ایسے ہیں جن کا خون (دوستی کی وجہ سے) حرام ہے۔

حَلَّ عِبَارَت: (القنن) ایک پہاڑی کا نام ہے (الحزن) سخت جگہ، پتھریلی زمین، اکھڑ مزاج آدمی، جمع: حَزُونٌ (مُحِلٌّ) حَلَّ الرَّجُلُ مِنْ اَحْرَامِہِ: ایسے شخص پر قتل کا بدلہ لینا حلال ہوتا۔ (مُحَرِّمٌ) جو احرام کی وجہ سے قتل سے محفوظ ہو۔

تَشْرِیْح: وہ عورتیں جب قنان کی پہاڑیوں سے گزریں تو کوہ قنان اور اس کی سخت اور پتھریلی زمین کو اپنی دائیں جانب چھوڑا۔ آگے شاعر کہتا ہے کہ قنان وہ مقام ہے جہاں ہمارے بہت سے دشمن رہتے ہیں جن کو قتل کرنا ہمارے لئے حلال ہے اور بہت سے ہمارے دوست بھی ہیں جن کا قتل کرنا ہمارے لئے حرام ہے۔

(۹) **عَلَوْنَ بِاَنْمَاطٍ عِتَاقٍ وَكَلَّیْ وَرَادٍ حَوَاشِیْہَا مُشَاكِهَۃُ الدِّمِ تَرَجَمَتْ:** (ان زنان ہودج نشین نے ہودجوں کے اوپر اونی عمدہ کپڑے اور (ان پر زیبائش کے لئے) ایک ایسا باریک پردہ ڈال دیا ہے جس کے اطراف خون کے مثل سرخ ہیں (یا جن کے کناروں کا رنگ دم الاخوین کے مانند ہے)۔

حَلَّ عِبَارَت: (اَنْمَاطٍ) نَمَط کی جمع ہے بمعنی ہودہ پر ڈالا جانے والا جھالردار رنگین اونی کپڑا۔ (عِتَاقٍ) نفیس و عمدہ

(الکَلَّةُ) باریک کپڑا، مجھردانی جمع: کِلَلٌ (حَوَاشِی) حَاشِیۃ کی جمع ہے کنارہ، طرف (مُشَاکِہَۃٌ) شَاکِہَۃٌ و شِکَاہَا، بمعنی مشابہ ہونا، ہم شکل ہونا۔

تَشْرِیْح: یعنی مقام سوبان میں چڑھتے ہوئے وہ ہودج نشینوں نے اپنے کجاوؤں کو مختلف رنگ کے کپڑوں سے سجا رکھا تھا۔ گویا کہ ان کا کجاوؤں کو رنگ برنگ کپڑوں سے سجانے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان پر ناز پروردہ معشوق کی سی ادائیں تھیں۔

(۱۰) وَوَرَّسْنَ فِي السُّوبَانِ يَعْلُونَ مَتْنَهُ عَلَيْهِنَّ دَلَّ النَّاعِمِ الْمُتَنَوِّعِ تَرْجَمَتُهُ: مقام سوبان میں چڑھتے ہوئے جب کہ ان پر ناز پروردہ (معشوق کی) کی سی ادائیں تھیں (گویا) وہ ہودج نشین عورتیں سوار یوں کے بھٹوں پر سوار (معلوم ہوتی) تھیں۔

حَلَقَ عِبَارَتٌ: (وَرَّسْنَ) تَوَرَّك سے سرین پر بیٹھنا (سُوِيَان) ایک چوٹی کا نام ہے (مَتْنُ) کمر و دونوں طرف سے گھیرے ہوئے پٹھے اور گوشت (نَاعِمٌ) نرم و نازک، مَلَامٌ (مُتَنَوِّعٌ) ناز و نعمت کی پروردہ۔

تَشْرِیْح: چڑھائی پر اونٹ کا کجاوہ اس کے سرینوں کی طرف جھک جاتا ہے۔ اس کو لفظ وَرَّسْنَ سے تعبیر کیا ہے۔

(۱۱) بَكْرُنَ بُكُورًا وَاسْتَحَرْنَ بِسُحُورَةٍ فَهُنَّ وَوَادِي الرَّسِّ كَالْيَدِ لِلْفِمِّ تَرْجَمَتُهُ: وہ صبح سویرے انھیں اور بڑکے سے چل دیں پس وہ وادی رس کے لئے (قصد کناں اس طرح تھیں) جیسے کہ ہاتھ منہ کے لئے۔

حَلَقَ عِبَارَتٌ: (بُكُورَةً) از باب نَصَرَ بُكُورًا سے بَكْرُنَ، جمع مؤنث غائب مصدری معنی صبح سویرے آنا یا جانا۔

بُكُورًا اس کی تاکید ہے (اسْتَحَرْنَ) مصدر اسْتَحَارَ بمعنی منہ اندھیرے لگنا (الرَّسِّ) وادی کا نام ہے۔

تَشْرِیْح: صبح سویرے اٹھ کر سیدھی وادی رس میں اس طرح پہنچیں جیسے کھانا کھاتے وقت بدون کسی غلطی اور تکلف کے ہاتھ سیدھا منہ میں پہنچتا ہے۔

(۱۲) وَفِيهِنَّ مَلَهًى لِلطِّيفِ وَمَنْظَرٌ اَيُّقُ لِعَيْنِ النَّظَائِرِ الْمُتَوَسِّمِ تَرْجَمَتُهُ: ان میں لطیف الطبع انسان کے لئے خوش طبعی کی جگہ ہے اور تازنے والے نظر باز کی آنکھ کیلئے بہترین منظر ہے۔

حَلَقَ عِبَارَتٌ: (مَلَهًى) تفریح گاہ، تماشا گاہ، جمع: المَلَاهِی (لِلطِّيفِ) خوش مزاج انسان (مَنْظَرٌ) نگاہ کو پسند آنے والی صورت یا جگہ یا نقشہ، جمع: مَنَاطِرُ (اَيُّقُ) خوش منظر ہونا، پسند آنا، ہو اَيُّقُ (الْمُتَوَسِّمِ) گہری نظر سے تازنے والا۔

تَشْرِیْح: یعنی وہ ہودج نشین عورتیں اس قدر خوبصورت ہیں کہ خوش مزاج آدمی کیلئے خوش مزاجی اور چھیڑنے کی جگہ ہے اور تازنے والے کیلئے خوش نما منظر ہے۔

(۱۳) كَانَ فُتَاتُ الْعُهْنِ فِي كُلِّ مَنْزِلٍ نَزَلْنَ بِهِ حَبُّ الْفَنَاءِ لَمْ يُحْطَمْ

ترجمہ: جس مقام پر وہ جا کر اتریں اون کے ٹکڑے اس مکہ کی طرح (معلوم ہوتے) تھے جو (درخت سے) نہ توڑی گئی ہو۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (فُتَات) چورا، ریزہ، برادہ (العُهْن) مختلف رنگوں میں رنگی ہوئی اون، اون کی پونی یا ٹکڑا۔ قرآن پاک میں ہے ”وَسُكُونُ الْجِبَالِ كَالْعُھْنِ الْمَنْفُوشِ۔“ اور پہاڑ ڈھنی ہوئی اون کی طرح نرم ہو جائیں گے۔ جمع عُھُون (حَبُّ الْفَنَاءِ) رات کا سایہ یا (حَبُّ) مفرد حَبَّةٌ دانہ (فَنَاءٌ) جمع فَنَاءٌ مکوہ (يُحْطَمُ) مصدر حَطْمٌ معنی توڑنا۔

لَتَشْرِجَ: یعنی اس رنگی ہوئی اون کے ٹکڑوں کو جو ہود جوں کی زیب و زینت کیلئے آویزاں کئے گئے تھے اور جو راستہ میں گر گئے ہیں مکہ سے تشبیہ دی گئی ہے اور لم تحطّم کی قید اس وجہ سے لگائی ہے کہ درخت سے ٹوٹنے کے بعد مکہ میں آب و تاب باقی نہیں رہتی۔

(۱۴) فَلَمَّا وَرَدَنَّ الْمَاءَ زُرْقًا جَمَامُهُ وَضَعْنَ عَصِيَّ الْحَاضِرِ الْمُتَخَيِّمِ

ترجمہ: جب وہ عورتیں اس پانی پر اتریں جس کی گہرائیاں نیلگوں (معلوم ہوتی) تھیں، تو انہوں نے خیمہ نصب کرنے والے شہری کی طرح لاثیاء رکھ دیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الزُّرْقَةُ) نیل گونی، نیلا پن، نیلگوں (جَمَامٌ) جَمٌّ کی جمع ہے بمعنی گہرائی۔ جَمَّةُ السَّفِينَةِ گشتی کا وہ حصہ جس میں سوراخوں سے آنے والا پانی جمع ہو جائے (عَصَا) لاشی، ڈنڈا (مَوْنُث) تشبیہ عَصَوَان، جمع عَصِيٍّ (حَاضِرٌ) شہری، شہر میں رہنے والے، جمع: حُضُورٌ و حُضَارٌ و حُضْرٌ۔

لَتَشْرِجَ: لاثیاء کا رکھ دینا اقامت سے کنایہ ہے یعنی وہ اس کثیر پانی پر مقیم ہو گئیں۔

(۱۵) ظَهَرْنَ مِنَ السُّوبَانِ ثُمَّ جَزَعْنَهُ عَلَى كُلِّ قَيْنِي قَشِيبٍ وَمُقَامٍ

ترجمہ: وہ عورتیں وادی سوبان سے نکلیں پھر (دوبارہ) اس سوبان کو ہرنے وسیع کجاوہ پر (بیٹھ کر) قطع کیا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: ظَهَرْنَ و ظُهِرًا بمعنی نکلتا، پوشیدگی کے بعد ظاہر ہونا۔ (جَزَعْنَهُ) جَزَعًا مصدر سے وادی کو عرض میں چل کر طے کرنا۔ (الْقَيْنِ) توسعاً ہر کاریگر کو قین کہا جاتا ہے۔ اصل میں لوہار کو کہا جاتا ہے۔ (یا) ایک کاریگر تھا قین نام کا جو عمدہ کجاوہ بنا تا تھا۔ اس کی طرف منسوب ہے۔ (قَشِيبٌ) نیا، صاف ستھرا۔ قَشِيبُ السِّيفِ تلوار کا تازہ صیقل کی ہوئی ہونا۔ (مُقَامٌ) صیغہ اسم مفعول باب افعال بمعنی فراخ کجاوہ۔ (الْبَيْت) یہاں بیت سے مراد خانہ کعبہ ہے۔

لَتَشْرِجَ: یہ وادی دومرتبہ ان کے راستہ میں پڑی اور وہ عورتیں دوبارہ اس میں سے گزریں۔

(۱۶) فَأَقْسَمْتُ بِالْبَيْتِ الَّذِي طَافَ حَوْلَهُ رَجُلًا بَنُوهُ مِنْ قُرَيْشٍ وَجُرْهُمِ

ترجمہ: پس میں نے اس گھر کی قسم کھائی جس کے گرد قبیلہ قریش اور جرہم کے ان لوگوں نے طواف کیا جنہوں نے اس کو بنایا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (طَافَ) طَافَ، يَطُوفُ، طَوَّفًا و طَوَّافًا: ارد گرد گھومنا، چکر لگانا۔ الطَّوَّافُ کا شرعی معنی خانہ کعبہ کے

گردگو منا (بئوہ) از باب ضرب بَنَیَا و بَنَاءٌ و بُنِیَانًا سے بمعنی تعمیر کرنا، عمارت کھڑی کرنا۔
تَفْہِیْلَاتُ: یعنی خانہ کعبہ کی قسم ان دونوں یعنی قبیلہ قریش اور جرہم کے مردوں کی عظمت کے سلسلے میں کھائی۔

(۱۷) یَمِینًا لِنِعْمَ السَّیِّدَانِ وَجِدْتُمَا عَلٰی کُلِّ حَالٍ مِّنْ سَحِیْلِ وَ مُبْرَمٍ تَرْجَمَتَا: میں خانہ کعبہ کی قسم کھاتا ہوں کہ ہر قوت و ضعف کی حالت میں تم (ہی) دونوں دو بہترین سردار پائے گئے۔

حَالٍ عِبَارَتُ: (نِعْمَ) فعل مدح جس کے دیگر صیغے نہیں آتے اور اپنے مابعد اسم کی مدح کیلئے آتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے ”نِعْمَ الْعَبْدَانِ اُوْکَاٰبُ“ کیا ہی اچھے بندے تھے اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے (السیدان) تشبیہ مفرد سید بمعنی سردار، اس سے مراد حارث بن عوف اور ہرن بن سنان ہیں۔ (السَّحِیْلُ) ایک لڑی پر بیٹی ہوئی رسی، کچا دھاگہ، مراد اس سے ضعف ہے (المُبْرَمُ) مضبوط و مستحکم، اس سے مراد قوت۔

تَفْہِیْلَاتُ: یعنی ہر حال میں تم مستحق مدح و ثناء ہو اس بات پر کہ تم دونوں سرداروں نے دو قبیلوں کے باہمی اختلاف کو ختم کر دیا اور ان کی صلح کرادی ورنہ دشمنی کی یہ خوفناک آگ کئی برسوں تک بجھکتی رہتی اور کئی خاندانوں کو برباد کر دیتی۔

(۱۸) تَدَارُکْتُمَا عَبْسًا وَ ذِیَانَ بَعْدَمَا تَفَانَوْا وَ دَقُّوْا بَیْنَهُمْ عِطْرَ مَنْشَمٍ تَرْجَمَتَا: تم دونوں نے عبس و ذبیان کی حالت درست کی اس کے بعد کہ وہ آپس میں کٹ مرے تھے اور منشم (نامی عورت) کا (منخوس) عطر آپس میں لگا لیا تھا۔

حَالٍ عِبَارَتُ: (تَدَارُکُ) بمعنی درست کرنا جیسے تَدَارُکُ الْخَطَآءِ بِالصَّوَابِ: غلطی کے بعد صحیح بات کہہ کر اس کی تلافی کرنا۔ (تَفَانَوْا) وہ ایک دوسرے کو فنا کر رہے تھے۔ (دَقُّوْا) دَقٌّ یَدْقُ سے بمعنی ظاہر کرنا، بل لینا (مَنْشَمٍ) عورت کا نام ہے۔
تَفْہِیْلَاتُ: یعنی آخری دم تک لڑنے کے لئے آمادہ تھے مگر مذکورہ الصدر دونوں سرداروں نے بیچ میں پڑ کر صلح کرادی۔

(۱۹) وَقَدْ قُلْتُمَا: اِنْ نُّدْرِکَ السَّلْمَ وَاِسْعًا بِمَالٍ وَمَعْرُوفٍ مِّنَ الْقَوْلِ نُسَلِّمَ تَرْجَمَتَا: اور بیشک تم نے اچھی بات کہی کہ اگر ہم کامل صلح بذریعہ صرف مال اور کلام مستحسن پالیں گے تو آپس کی خونریزی سے مامون ہو جائیں گے۔

حَالٍ عِبَارَتُ: (نُّدْرِکُ) باب نصر سے جمع متکلم مجہول مصدری معنی پالینا۔ (السَّلْمُ) صلح، امن خلاف حرب قرآن پاک میں ہے۔ ”وَ اِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا“ جمع: اَسْلَمُوا و سَلَامًا (وَ اِسْعًا) کامل، پھیلا ہوا، کشادہ (المَعْرُوفُ) بھلائی، احسان، حسن سلوک۔

تَفْہِیْلَاتُ: یعنی اے دونوں سردارو! تم نے صحیح کہا تھا کہ اگر ہم مکمل صلح کو مال و دولت یا عمدہ گفتگو کے ذریعے پالیں تو ہمیشہ کیلئے آپس کی خونریزی سے مامون ہو جائیں گے۔

(۲۰) فَأَصْبَحْتُ مِمَّنْهَا عَلَى خَيْرِ مَوْطِنٍ بَعِيدَيْنِ فِيهَا مِنْ عُقُوقٍ وَمَائِمٍ
 تَرْجَمَتْ: تو (واقعی) تم صلح کے بہتر مقام پر پہنچ گئے اور صلح کے بارے میں نافرمانی اور گناہ سے بچے رہے۔
 حَلَّيْنِ عِبَارَاتٍ: (مَوْطِنٍ) مقام، قیام گاہ، جگہ، جمع مَوَاطِن (عُقُوقٍ) یہ عاقی کی جمع ہے بمعنی نافرمانی، بدسلوکی، جو
 خدمات واجب ہیں ان کو انجام نہ دینا (مَائِمٍ) گناہ، یا جرم۔
 تَشْرِیْحٌ: یعنی صلح رحم کا خیال کرتے ہوئے اپنا کثیر مال خرچ کر کے دونوں قبیلوں میں صلح کرا دی۔

(۲۱) عَظِيمَيْنِ فِي عَلِيَا مَعَدٍّ هُدَيْتُمَا وَمَنْ يَسْتَبِيحُ كَنْزًا مِنْ الْمَجْدِ يُعْظِمُ
 تَرْجَمَتْ: (صلح کرانے میں تم کامیاب ہوئے) درآنحالیکہ تم دونوں مَعَدِّ کے بلند رتبہ میں بڑی شخصیتوں کے مالک تھے۔ خدا
 تمہیں ہدایت (پر استقامت) دے اور جو شخص (آباؤ اجداد کی) بزرگی کے خزانہ کو مباح پالے گا وہ (ضرور) بلند قدر ہو جائے گا۔
 حَلَّيْنِ عِبَارَاتٍ: (الْعُلْيَا) اعلیٰ کی تانیث بمعنی بلند رتبہ، اونچی، جمع: عَلٰی (مَعَدٍّ): عرب کا ایک قبیلہ (هُدًى) ہدایت،
 رہنمائی، قرآن پاک میں ہے۔ "هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ" (يَسْتَبِيحُ) اسْتَبَاحًا مصدر باب افتعال سے بمعنی مباح کرنا، دل کھول کر خرچ
 کرنا، (الْكَنْزُ) مدفون خزانہ، جمع كُنُوز۔ (الْمَجْدُ) شرافت و عظمت، بزرگی، جمع: اَمْجَادٌ (يُعْظِمُ) عَظِيمٌ سے بلند قدر،
 پر شوکت، باوقار۔

تَشْرِیْحٌ: تم دونوں معد بن عدنان میں عظیم المرتبہ انسان ہو، اس لئے کہ تمہارے آباؤ اجداد کی بزرگی کے خزانے تمہیں مل گئے۔
 (۲۲) تُعَفَّى الْكُلُومُ بِالْوَمِينِ فَأَصْبَحَتْ يُنَجِّمُهَا مَنْ لَيْسَ فِيهَا بِمُجْرِمٍ
 تَرْجَمَتْ: (چونکہ دلوں کے) زخم اونٹوں کے سینکڑوں کے ذریعہ مٹائے جاتے ہیں تو (اب) وہ شخص ان اونٹوں کو قسط و ادا کر
 رہا ہے جو (جنگ کے بارے میں) بے قصور ہے۔

حَلَّيْنِ عِبَارَاتٍ: (تُعَفَّى) عَفُوٌّ سے مٹانا (الْكُلُومُ) الْكَلِيمُ سے زخمی، مفرد کَلَمٌ ہے (وَمِينٍ) اونٹوں کے سینکڑیں
 (أَصْبَحَتْ) بمعنی صَارَتْ (نَجَّمَ) اَي نَجَّمَ عَلَيْهِ الدِّينَ قِطُوفٍ میں کسی کا قرض ادا کرنا (مُجْرِمٍ) گناہ گار، قابل گرفت
 نہ۔

تَشْرِیْحٌ: یعنی تم نے آپس کا اختلاف دیت کے ذریعہ مٹایا اور بدون کسی جرم کے اس کی ادائیگی کا بار تم نے اپنے ذمہ لے لیا۔ یعنی
 دیت قسط وار وہ شخص ادا کر رہا ہے جس کا اس جنگ سے کوئی تعلق نہیں۔

(۲۳) يُنَجِّمُهَا قَوْمٌ لِّقَوْمٍ غَرَامَةً وَلَمْ يُهَرِّقُوا بَيْنَهُمْ مِلًّا مُحْجَمٍ
 تَرْجَمَتْ: ایک قوم دوسری قوم کو تاوان میں ان اونٹوں کو قسط و ادا کر رہی ہے حالانکہ انہوں نے ایک بیگنی بھر خون بھی آپس میں
 نہیں بہایا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْفَرَامَةُ) نقصان، خسارہ، تاوان کہتے ہیں حَكَمَ الْقَاضِي عَلَى فَلَانٍ بِالْفَرَامَةِ۔ (يُهِرِّقُونَ) از باب فَتَحَ مصدر هَرَقَ سے بمعنی پانی بہانا اوپر سے ڈالنا ”هَرَقَ الدَّم“ خون بہانا (وَلَّ) کسی چیز کو بھرنے والی مقدار۔ قرآن پاک میں ہے۔ ”مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا“ سونے سے بھری ہوئی زمین (الْمُحْجَمُ) سیٹھی، پچھنے لگانے کا آلہ۔ جمع: مُحَاجِمٌ تَشْتِجُحٌ: یعنی تاوان میں اونٹوں کی قسط وارا دائیگی وہ قوم کر رہی ہے جنہوں نے کسی کا قطرہ بھی خون نہیں بہایا۔ وہ صرف مزید جنگ و جدال سے بچنے کے لئے یہ قربانی دے رہی ہے۔

(۲۴) فَاصْبَحَ يَجْرِي فِيهِمْ مِنْ تِلَادٍ كُمْ مَغَانِمُ شَتَّى مِنْ إِفَالٍ مُزَنِّمٍ تَرْجَمَةٌ: تو اب گن گئے اونٹ کے بچوں کی متفرق غنیمتیں تمہارے موروثی مال ہی سے ان (اولیاء مقتولین) کی طرف ہٹائی جا رہی ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (التِّلَادُ) موروثی جائیداد، اصلی پرانا مال، یہ تِلْدُکِ جمع ہے۔ (شَتَّى) الشَّيْئُتُ کی جمع ہے بمعنی منتشر و متفرق۔ قرآن پاک میں ہے۔ ”إِن مَّ سَأَلْتُمُوهُ لَشَتَّى“ (إِفَالٌ) و اَفَايِلُ یہ اِفَالٌ جمع ہیں بمعنی اونٹ یا بکری کا بچہ۔ (مُزَنِّمٌ) ای بَعِیْرُ مُزَنِّمٌ وہ اونٹ جس کے کان کا ایک حصہ کاٹ کر لٹکا ہوا چھوڑ دیا گیا ہو۔ تَشْتِجُحٌ: تمہارے عمدہ قسم کے اونٹوں میں سے متفرق دیتیں و رتاء مقتولین کو دی جا رہی ہیں۔

(۲۵) الْأَبْلَغُ الْأَخْلَافَ غَنِي رَسَالَةً وَذُبْيَانٌ هَلْ أَقْسَمْتُمْ كُلُّ مُقْسِمٍ تَرْجَمَةٌ: سن (اے مخاطب!) میرا یہ پیغام معاہدوں (بنی اسد و غطفان) اور ذبیان کو پہنچا دے کہ تم نے مکمل قسم کھائی ہے۔ (لہذا اس پر قائم رہو)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْأَبْلَغُ) پہنچانا، اطلاع دینا (أَخْلَافٌ) و حُلَفَاءُ یہ السَّوْلِفُ کی جمع ہیں بمعنی معاہدہ، مدد کا معاہدہ کرنے والا، اس سے مراد بنی اسد بن خزیمہ، بنی عطفان ہیں (الرَّسَالَةُ) ہر بھیجی جانے والی چیز، پیغام، جمع رَسَائِلُ (كُلُّ مُقْسِمٍ) مکمل قسم۔ تَشْتِجُحٌ: اے حلیف قبائل! یعنی اے بنی اسد و غطفان اور ذبیان تم نے معاہدہ کیا ہے اور مکمل قسم کھائی ہے لہذا اپنی قسم پر قائم رہنا اور معاہدہ کو توڑ کر جنگ کی آگ کو نہ بھڑکانا۔

(۲۶) فَلَا تَكْتُمَنَّ اللَّهُ مَا فِي نَفُوسِكُمْ لِيَخْفَى وَمَهْمَا يُكْتَمِ اللَّهُ يُعْلَمِ تَرْجَمَةٌ: پس خدا سے ہر گز اپنے دلوں کی بات اس لئے نہ چھپاؤ کہ وہ چھپی رہے گی (کیونکہ) جب بھی اللہ سے کوئی بات چھپائی جاتی ہے وہ اس کو جان لیتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَكْتُمَنَّ) مصدر كَتَمًا و كَتَمَاتًا سے صیغہ جمع مذکر حاضر بمعنی چھپانا یہاں معنی کرینگے ہر گز نہ چھپاؤ۔

(نُفُوس) نفس کی جمع بمعنی روح جان (مُهْمَا) جو بھی، جو کچھ بھی، جب بھی، یہ اسم شرط ہے دفعلوں کو جزم دیتا ہے اور اس ما کے معنی میں ہوتا ہے جو غیر عاقل پر دلالت کرتا ہے۔

تَشْرِیْح: خدا دلوں کا بھید جانتا ہے اس سے کوئی راز پوشیدہ نہیں رہ سکتا لہذا انقض عہد اور غدر کا ارادہ دل میں بھی نہ رکھو۔

(۲۷) یُوَخَّرُ فِیْ وَضْعٍ فِیْ کِتَابٍ فِیْکُدْخَرُ یَوْمِ الْحِسَابِ اَوْ یُعَجَّلُ فِیْ نِقْمٍ تَرْجُمًا: (غدر کی سزا) موخر کی جائے گی اور نامہ اعمال میں رکھ دی (لکھ دی) جائے گی پھر قیامت کے دن کیلئے ذخیرہ کر لی جائے گی یا جلدی کی جائے گی تو (فورا دنیا میں) سزا دی جائے گی۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (کتاب) لکھے ہوئے اوراق کا مجموعہ، اس سے مراد نامہ اعمال ہے۔ (یُدْخَرُ) دُخْر سے بمعنی جمع کرنا (عَجَلَ) فَلَانًا کسی پر سبقت لے جانا کسی کام میں جلدی کرنے کو کہنا۔ (نِقْمٌ) نِقْمَةٍ کی جمع ہے بمعنی سزا، بدلہ۔

تَشْرِیْح: غرض برائی کا بدلہ ضرور ملے گا کسی طرح چھٹکارا نہیں۔ اس شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عہد جاہلیت کا شاعر جزا و سزا اور قیامت کا قائل تھا۔

(۲۸) وَمَا الْحَرْبُ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ وَذُقْتُمْ وَمَا هُوَ عَنْهَا بِالْحَدِیْثِ الْمُرْجَمِ تَرْجُمًا: لڑائی وہی شے ہے جس کو تم جان چکے اور (جس کا مزہ) چکھ چکے ہو۔ یہ بات لڑائی کے بارے میں (جو میں کہہ رہا ہوں) انکل پچو نہیں ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (الْحَرْبُ) لڑائی، جنگ (مَوْنٌ سَاعِیْ) کبھی بمعنی قتال مذکر بھی استعمال ہوتا ہے۔ (ذُقْتُمْ) ذَوْقًا وَ ذَوْقَانًا مَدَاقًا سے بمعنی ذائقہ چکھنا، چکھنا۔ (الْمُرْجَمِ) انکل، پچو بولنا، نامعلوم بات کہنا۔

تَشْرِیْح: اگر پھر انقض عہد ہوا اور لڑائی کی نوبت آگئی تو پھر سابق تکالیف میں مبتلا ہو جاؤ گے اس لئے عہد شکنی سے باز رہو۔

(۲۹) مَتٰی تَبْعُوْهَا تَبْعُوْهَا ذَمِیْمَةٌ وَ تَضُرُّکِ اِذَا ضَرَّیْتُمْهَا فَتَضُرُّمِ تَرْجُمًا: جب بھی تم اس لڑائی کو برا بیچتے کرو گے تو اس حال میں برا بیچتے کرو گے کہ وہ مذموم (انجام والی) ہوگی اور جب تم اس لڑائی کو حرص دلاؤ گے تو اس کی حرص شدید ہوگی پھر وہ شعلہ زن ہو جائے گی۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (مَتٰی) کب، جب کبھی، ظرف ہے زمانہ فعل کو دریافت کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے مَتٰی اَتِیْتَ (تَبْعُوْ) مصدر بَعَث سے اٹھانا (الذَّمِیْمُ) برا، قابلِ مذمت، واحد: ذَمِیْمَةٌ (تَضُرُّکِ) از ضَرًّا و ضَرَاءَةً سے بھڑکانا۔

ضَرَاءٌ شدتِ حرص (ضَرَمَ) الضَّرَامَ بمعنی آگ کی دہک، شعلہ زنی، بھڑک واحد، ضَرَامَةٌ۔

تَشْرِیْح: غرض لڑائی ہر حال میں بری ہے اس کو نہ بھڑکانا چاہئے اور صلح و آشتی سے زندگی بسر کرنی چاہئے۔

(۳۰) فَتَعْرُكُكُمْ عَرَكُ الرَّحَى بِثِفَالِهَا وَتَلْقَحُ كَشَافًا ثُمَّ تَنْتَجُ فَتَتَّيْمُ
تَرْجَمَةً: پھر وہ لڑائی تمہیں اس طرح پیس ڈالے گی جس طرح چکی اپنے فرش چر میں پرہ کر (دانہ کو پیس ڈالتی ہے) اور
(جنگ) ہر سال حاملہ ہوگی پھر بچے دے گی تو جوڑواں جنے گی۔

حَتَّى عِبَارَتٍ: (تَعْرُكُ) اَزْعَرُكُ بمعنی پینا، (الرَّحَى) والرحا: چکی (آٹا پسینی کی) جَمْعُ اَرْحٍ وَاَرْحَاءُ وَرُحَى
(الْفَالِ) چکی کے نیچے والا چیز یا کپڑا جس پر آٹا گرتا ہے، چکی کا نچلا پتھر، جَمْعُ: ثُقُلٌ (تَلْقَحُ) از باب سَمْعٍ مصدر لَقَحًا وَلَقَا حَا
سے بمعنی اونٹنی کا حاملہ ہونا، گا بھن ہونا ہی لَاقِحٌ جَمْعُ: ثُقُلٌ (كَشَافًا) اونٹنی کا مسلسل دو سال گا بھن ہو نہ (تَنْتَجُ) مصدر نَتَاجٌ سے
بچہ (فَتَتَّيْمُ) اَتَامَتُاس نے دو بچے جنے۔

لَتَشْتَرِيحُ: لڑائی کے مقدمات بکثرت ہوں گے اور تم سب لڑائی کی چکی میں دانے کی طرح دے جاؤ گے۔ میدان جنگ کے
ہنگامہ ہلاکت آفریں کو چکی پیسنے سے تشبیہ دی اور اس کے نقصانات کی کثرت کو اس ماں کی اولاد سے تشبیہ دی ہے جو ہر سال حاملہ
ہوتی ہو اور دو بچے جتی ہو۔

(۳۱) فَتَنْتَجُ لَكُمْ غِلْمَانٌ اَشْأَمَ كُلُّهُمْ كاحْمَرِ عَادٍ ثُمَّ تُرْضِعُ فَتَقْطُمُ
تَرْجَمَةً: پھر اس لڑائی سے تمہارے لئے ایسے بچے جنے جائیں گے جو ب عَاد کے احمر کی طرح منخوس ہوئے پھر انہیں دودھ
پلائے گی پھر دودھ چھڑائے گی۔

حَتَّى عِبَارَتٍ: (تَنْتَجُ) مصدر اَنْتَاجٌ بچے پیدا کرنا (غِلْمَانٌ) غِلَامٌ کی جمع ہے بمعنی نو جوان لڑکا جس کی مونچھیں نکل آئی
ہوں، پیدائش سے جوان ہونے تک کی عمر کا لڑکا (اَشْأَمُ) ماخوذ از شُؤْمٌ بمعنی منخوس (احمر عاد) یہ وہ منخوس شخص تھا جس نے
حضرت صالح کی اونٹنی کی کوٹھیں کاٹی تھیں۔ جس کی وجہ سے اس کی پوری قوم تباہ و برباد ہو گئی۔ اس کا اصلی نام قدار بن سلف تھا۔
(قَطُمُ) الْفِطَامُ بمعنی دودھ چڑھائی، دودھ چھڑانے کا عمل۔

لَتَشْتَرِيحُ: لڑائی سے اس قدر نتائج بد بکثرت پیدا ہوں گے جن کی نحوست قدار کی طرح ہوگی کہ اس نے حضرت صالح کی ناقہ کے
کوٹھے کاٹ دیئے جس کی وجہ سے ساری قوم ہلاک ہوئی۔ ارضاع اور اقطاع سے نتائج حرب کا ہولناک اور کامل ہونا مراد ہے۔

(۳۲) فَتُغْلِلُ لَكُمْ مَا لَا تُغِلُّ لَأَهْلِهَا قُرَىٰ بِالعِرَاقِ مِنْ قَفِيزٍ وَدِرْهِمٍ
تَرْجَمَةً: پھر وہ لڑائی تمہیں اس قدر پیداوار دے گی کہ عراق کے دیہات (باوجود سبزی اور شادابی کے) قفیز اور درہم کی
پیداوار اپنے مالکوں کو نہیں دیتے۔

حَتَّى عِبَارَتٍ: (تُغْلِلُ) الْغُلَّةُ سے بمعنی زمین کی پیداوار، اناج، جمع: غَلَاتٌ وَغِلَالٌ (قُرَىٰ) قَرْيَةٌ کی جمع ہے بمعنی
بستی، ایسی جامع آبادی جس میں ضروریات زندگی فراہم ہوں۔ (القَفِيزُ) قائم زمانہ کا ایک پیمانہ جس کی مقدار ملکوں میں مختلف

ہوتی رہی ہے۔ جمع: اَقْفَرَةٌ۔

تَشْرِیْح: یہ ہے کہ چونکہ عراق کے دیہات بہت زیادہ پیداوار دیتی تھے اور وہاں کے تمام دیہات سرسبز و شاداب ہوتے تھے جنگ کو اس سرسبز و شاداب اور بہت پیداوار دینے والی زمین سے تشبیہ اس لئے کہ جنگ سے جو حالات پیدا ہو گئے اور جو تباہ کاریاں ہو گئی وہ عراق کی زمینوں کی پیداوار سے بھی زیادہ ہو گئے۔

(۳۳) لَعَمْرِي لِنُعْمَ الْحَيِّ جَرٌّ عَلَيْهِمْ بِمَا لَا يُؤَاتِيهِمْ حُصَيْنٌ بْنُ ضَمْضَمٍ
تَرْجُمَةً: میری زندگانی کی قسم وہ قبیلہ نہایت بھلا ہے جس پر حصین بن ضمضم نے ایسے گناہ کا بار ڈالا جس میں وہ ان کے ہم رائے نہ تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (الحی) محلہ، مرادی معنی قبیلہ ہے، جمع: اَحْيَاءُ (جَرٌّ) بمعنی کھینچنا، گھسیٹنا، لیکن اہل عرب کا محاورہ ہے ”جَرٌّ عَلَيْهِ فَلَانٌ“ یعنی جرم کوئی کرے تاوان کسی اور کو دینا پڑے۔ (يُؤَاتِي) مصدر مُؤَاتَاةٌ ہوافت۔
تَشْرِیْح: حصین ابن ضمضم نے ان کی رائے کے خلاف عیسیٰ کو مار ڈالا جس کا تاوان اس قبیلہ نے برداشت کیا۔

(۳۴) وَكَانَ طَوًى كُشْحًا عَلَى مُسْتَكْنَةٍ فَلَهُوَ أَبْدَاهَا وَلَمْ يَتَقَدَّمْ
تَرْجُمَةً: (اس حصین) نے ایک ارادہ پوشیدہ کر رکھا تھا تو نہ اس نے اس ارادہ کو (کسی پر) ظاہر کیا اور نہ (قبل از وقت) پیش قدمی کی (بلکہ موقع پا کر عیسیٰ کو مار ڈالا)۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (طَوًى) از باب ضَرْبٍ صِيغَةً وَاحِدَةً كَرَفَاءٍ طَيًّا، لپیننا، طے کرنا قرآن پاک میں ہے۔ ”يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ“ (الکُشْحُ) پہلو، کوکھ اور پسلیوں کے درمیان کی جگہ، مراد دل، جمع کُشُوح (مُسْتَكْنَةٌ) مصدر اِسْتَكْنَانٌ باب استفعال سے بمعنی چھپنا، مراد اندرونی عداوت، دشمنی۔

تَشْرِیْح: یعنی حصین بن ضمضم نے قتل کے ارادے کو اپنے دل میں چھپا رکھا تھا اس نے اپنے ارادے کو نہ کسی پر ظاہر کیا اور نہ کوئی حرکت کی جس سے اس کی دشمنی کا پتہ چلتا بلکہ موقع پا کر اس نے اپنے دشمن عیسیٰ کو مار ڈالا۔

(۳۵) وَفَال سَاقِضِي حَاجَتِي ثُمَّ اَتَقِي عَدُوِّي بِأَلْفِي مِنْ وَرَائِي مُلْجَمٍ
تَرْجُمَةً: اور اس (حصین) نے (دل میں) کہا کہ میں غنقریب (بھائی کا بدلہ لے کر) اپنی حاجت پوری کروں گا پھر اپنے دشمن سے ایک ہزار (اسپ سواریاں لگائے ہوئے گھوڑوں) کے ذریعے جو میری پشت پر ہیں بچ جاؤں گا۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (سَاقِضِي) باب ضرب سے صیغہ واحد متکلم بمعنی پوری کرنا۔ قَضَى حَاجَتَهُ، ضرورت پوری کرنا۔ (اَتَقِي) کسی چیز کے ذریعے اپنا بچاؤ کرنا۔ (الوَرَاءُ) کسی کی آنکھ سے اوجھل پیچھے ہو یا آگے۔ (الْمُلْجَمُ) لگام لگایا ہوا۔
تَشْرِیْح: یعنی حصین بن ضمضم کا مقصد یہ تھا کہ جیسے ہی موقع پا کر اپنے بھائی کے قتل کا بدلہ لوں گا تو ایک ہزار گھوڑے دیت کے طور

پردے کر فوج جاؤں گا یا ایک ہزار لگام لگائے ہوئے گھڑ سوار لشکر کے ذریعے فوج جاؤں گا۔

(۳۶) فَشَدَّ فَلَمْ يُفْزَعْ يُبْتَوًى كَثِيرَةً لَدَى حَيْثُ الْقَتْلِ رَحُلَهَا اَمْ قَشَعَمُ تَرْجَمَةً: اس (حصین) نے اس جگہ (تنہا) حملہ کیا جہاں کہ موت نے اپنا کجاوہ ڈال دیا اور اس نے بہت سے گھرانوں کو گھبراہٹ میں نہ ڈالا (یعنی اس نے تنہا حملہ کیا اور اپنے قبیلہ کے دوسرے لوگوں کو شریک نہ کیا یا صرف ایک ہی عیس پر حملہ کیا اس کے تمام قبیلہ کو پریشان نہ کیا)۔

حَرْثُ عِبَارَتٌ: (فَشَدَّ) اس نے حملہ کیا (يُفْزَعُ) الفَزْعُ سے خوف، گھبراہٹ جمع: الْفَزَاعُ (لَدَى) پاس، سامنے، ظرف مکان بمعنی عند، کلام میں یہ لفظ مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے اسے مبتدا وغیرہ کی خبر بنایا جاتا ہے۔ جیسے قرآن پاک میں ہے۔ "وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ" (رَحُلُ) کجاوہ (اَمْ قَشَعَمُ) موت، لڑائی، مصیبت۔

تَرْجَمَةٌ: یعنی اس حصین بن ضمضم نے تنہا حملہ کیا اپنے ساتھ اپنے قبیلہ کے دوسرے لوگوں کو شامل کر کے خوفزدہ نہیں کیا یا اس شعر کا یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ اس نے عرف عیسیٰ کو قتل کر ڈالا۔ اس کے قبیلہ کے دوسرے افراد کو پریشان نہیں کیا۔

(۳۷) لَدَى اَسَدٍ شَاكِي السِّلَاحِ مُقَدَّفٍ لَهُ لَبْدٌ اَظْفَارُهُ لَمْ تُقَلِّمِ تَرْجَمَةً: عیسیٰ کے قتل کا واقعہ ایک ایسے شیر (حصین) کے پاس ہوا جو پورا ہتھیار بند ہے پے در پے لڑائیوں میں شریک رہتا ہے اور اس کی گردن پر بال ہیں اور اس کے ناخن نہیں تراشے گئے۔ (وہ ضعیف نہیں ہے)۔

حَرْثُ عِبَارَتٌ: (شَاكِي السِّلَاحِ) اِی شَائِكُ السِّلَاحِ بمعنی ہتھیار بند، مکمل طور پر تیار۔ (مُقَدَّفٌ) بہت گوشت والا، موٹا جیسے کہیں سے اٹھا کر پھینک دیا گیا ہو۔ یا وہ بار بار جنگوں میں جھونکے جانے کی وجہ سے آزمودہ کار ہو چکا ہے۔ (لَبْدٌ) شیر کے مونڈھوں اور گردن کے بال، ہمدہ بنائی اون یا بال جمع: الْبُاد۔

تَرْجَمَةٌ: یعنی اس شعر میں جو صفات بیان کئے گئے گویا کہ حصین کے بہادری کی طرف اشارہ ہے کہ عیسیٰ کے قتل کا واقعہ ایسے شیر کے پاس ہوا جس کے یہ صفات ہیں۔

(۳۸) جَرِيءٌ مَتَى يُظْلَمُ يُعَاقِبُ بِظُلْمِهِ سَرِيْعًا وَالْاَيْدِ بِالظُّلْمِ يَظْلِمِ تَرْجَمَةً: وہ ایسا بہادر ہے جب اس پر ظلم کیا جائے تو فوراً اپنے ظلم کا بدلہ لے لیتا ہے اور اگر اس پر ظلم کی ابتداء نہ کی جائے تو وہ (خود) ظلم کرتا ہے۔ (یعنی بہر حال وہ جنگ کا خواہاں ہے)

حَرْثُ عِبَارَتٌ: (جَرِيءٌ) دلیر ہونا، بہادر، هُو جَرِيءٌ، جمع: جُرَّاءُ (يُعَاقِبُ) اعْتَقَبَ سے کسی کو اس کے فعل کا اچھا یا برا بدلہ دینا، (سَرِيْعًا) تیز رفتاری، جمع سُرْعَانِ (يُبْدِ) از باب فَتَحَ بَدَأَ اَوْ بَدَأَ مُصَدَّرٌ سے مجہول بمعنی ابتداء نہ کی جائے۔ تَرْجَمَةٌ: یعنی وہ حصین اتنا بہادر اور جری ہے کہ اگر کوئی اس پر ظلم و زیادتی کرے تو فوراً بدلہ لے لیتا ہے اور اگر اس پر کوئی ظلم و

زیادتی میں پہل نہ کرے تو پھر بھی اسے چین نہیں آتا اور دوسروں پر ظلم و زیادتی شروع کرتا ہے۔

(۳۹) رَعَوْا ظُمَاهُمْ حَتَّىٰ إِذَا تَمَّ أَوْرُدُوْا غَمَارًا تَفَرَّيْ بِالسِّلَاحِ وَبِالدِّمِ تَرْجَمَنَّ: (صلح کے بعد ان کے جنگ کرنے کی مثال ایسی ہے کہ گویا) انہوں نے اپنے اونٹ پانی پلانے کی دو باریوں کے درمیان وقت میں چرائے یہاں تک کہ جب یہ وقت پورا ہو گیا تو (اونٹوں کو) ایسے گہرے پانی پر لے گئے جو ہتھیاروں اور (خون ریزی) سے کھل گیا تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (رَعَوْا) صیغہ جمع مذکر غائب از باب فَتَحَ رَعِيًّا وَمَرَعَى سے بمعنی جانور کو چرانا (ظُمًا) ای الظَّمُّ بمعنی دو دفعہ پینے کے درمیان کا وقفہ، جمع: أَظْمَاءُ (غَمَارٌ) الغَمَرُ سے ڈوبنے کے قدر پانی عَمَرُ الْبَحْرِ: سمندر کا بڑا حصہ یا گہرا حصہ، جمع غُمُورًا وَاغْمَارًا (تَفَرَّيْ) پھٹنا، ٹکڑے ٹکڑے ہونا، کھل جانا۔

تَشْرِیح: ایک عرصہ تک صلح رہی اور پھر جنگ میں مصروف ہو گئے جس طرح اونٹوں کو چرانے کے بعد پانی پر لے جاتے ہیں۔ یعنی ان دو قبیلوں کے درمیان اتنی دیر جتنی دیر اونٹوں کو چرانے کے بعد دو مرتبہ پانی پلانے کے درمیان وقفہ ہوتا ہے جنگ رکی پھر اس کے بعد جنگ کی ایسی خوفناک آگ بھڑک اٹھی جو چالیس سال تک بھڑکتی رہی۔

(۴۰) فَقَضَوْا مَنَایَا بَيْنَهُمْ ثُمَّ أَصْدَرُوا إِلَى كَلَاءٍ مُّسْتَوْبِلٍ مُّتَوَحِّمٍ تَرْجَمَنَّ: (پانی کے گھاٹ یعنی لڑائی کے میدان میں اتر کر) انہوں نے آپس میں خوب قتل و قتل کیا۔ پھر اونٹوں کو ایسی گھاس کی طرف لوٹا کر لائے جو جسم کے لئے ناموافق اور غیر منہضم تھی۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (مَنَایَا) الْمَنِیَّةُ کی جمع ہے بمعنی موت، مَنَایَا بَيْنَهُمْ، کا ترجمہ ہوگا۔ آپس میں قتل و قتل کیا۔ (أَصْدَرُوا) إِصْدَارٌ مصدر سے اونٹوں کا پانی پی کر لوٹنا (الْكَلَاءُ) شکر یا تر گھاس جمع الْكَلَاءُ (مُسْتَوْبِلٍ) چراگاہ کا ناموافق ہونا۔ (مُتَوَحِّمٍ) غیر منہضم، ناقابل ہضم ہونا۔

تَشْرِیح: اس شعر میں بھی شاعر یہی بیان کیا ہے کہ ان دو قبیلوں نے خوب جی بھر کر خوزری کی اور ان کے اس خوزری اور شر و فساد میں اضافہ ہوتا رہا۔

(۴۱) لَعَمْرُكَ مَا جَرَّتْ عَلَيْهِمْ رِمَاحُهُمْ دَمَ ابْنِ نَهِيكَ أَوْ قَتِيلِ الْمُثَلَّمِ تَرْجَمَنَّ: تیری جان کی قسم! ان کے نیزوں نے نہیک عسی کے بیٹے کا یا مقام مثلم کے مقتول (شخص) کا خون ان پر عائد نہیں کیا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (جَرَّتْ) از باب نَصَرَ، جَرَّ مصدر سے عائد کرنا، ارتکاب کرنا۔ (الرَّمْحُ) نیزہ (وہ ڈنڈا جس کے سرے پر نوک دار لوہا لگا ہوتا ہے۔ جمع: رِمَاحٌ وَاَرْمَاحٌ (ابن نہیک) ایک شخص کا نام ہے (مُثَلَّم) جگہ کا نام ہے۔ لغوی معنی رخنہ

بڑا ہوا، عیب دار، کند کیا ہوا۔

تَفْہِیْلَاتُ: یعنی جو لوگ ابن نہیک اور مقامِ مٹلم پر قتل ہونے والے افراد کا خون بہا ادا کر رہے ہیں وہ تو صرف شروفساد کو روکنے کیلئے کر رہے ہیں ورنہ ان لوگوں نے تو کوئی خون نہیں کیا۔

(۴۲) وَلَا شَارَكْتُ فِي الْمَوْتِ فِي دَمِ نُوْفَلٍ وَلَا وَهَبٍ مِنْهُمْ وَلَا أَبْنِ الْمُخَزَمِ
تَرْجُمَةٌ: اور نہ ان کے نیزے نوفل اور وہب اور مخزم کے بیٹے کے خون میں شریک ہوئے۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (شَارَكُ) کسی کے ساتھ شریک ہونا۔ ”شَارَكْتُ فِي الْمَوْتِ“ خون میں شریک ہوئے۔
تَفْہِیْلَاتُ: مدوحین ان مقتولین کے خون سے بالکل بری ہیں۔ ان کے قتل میں ان کا کوئی ہاتھ نہ تھا محض صلح کی خاطر تاوان برداشت کر رہے ہیں۔

(۴۳) فَكَلَّا أَرَاهُمْ أَصْبَحُوا يَعْقِلُونَهُ صَوَّحَاتٍ مَّالٍ طَالِعَاتٍ بِمَخْرَمٍ
تَرْجُمَةٌ: میں ان سب کو دیکھتا ہوں کہ وہ عمدہ قوی مال (اونٹوں) کی دیت دے رہے ہیں جو (قوت کی وجہ سے) پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جانے والے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (أَصْبَحُوا) صبح بمعنی صا ایک حالت و صفت دوسری حالت و صفت میں منتقل ہونا۔ (يَعْقِلُونَهُ) عَقَلَ الْقَتِيلَ: مقتول کی دیت دینا (صَوَّحَاتٍ الْمَالِ) مال کا ناقص سے پاک ہونا۔ یعنی عمدہ اور نفیس مال یہاں مال سے مراد اونٹ ہیں۔ (طَالِعَاتٍ) چڑھ جانے والے (مَخْرَمٍ) پہاڑ کی چوٹی، یاریت میں راستہ، جمع: مَخَارِمُ مَخْرَمٌ الاكْمَه ٹیلے کی نوک کا آخری سرا۔

تَفْہِیْلَاتُ: یعنی وہ لوگ خون بہا ایسی نفیس اور عمدہ اونٹیوں کے ذریعے ادا کر رہے ہیں۔ جو عمدگی اور نفاست کے ساتھ ساتھ انتہائی مضبوط اور طاقتور بھی ہیں۔

(۴۴) لَحِيٍّ حَلَالٍ يَعُصِمُ النَّاسَ أَمْرَهُمْ إِذَا طَرَقَتْ إِحْدَى اللَّيَالِي بِمُعْظَمٍ
تَرْجُمَةٌ: (یہ عمدہ اونٹ) ایسے قبیلہ کے (مملوک) ہیں جو مقیم ہیں (افلاس کی وجہ سے سفروں میں مارے مارے نہیں پھرتے) جب کوئی شب مصیبت عظیم لاڈالے تو ان کا حکم (یا تدبیر) لوگوں کی حفاظت کرتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (حَلَالٌ) از بابِ ضَرْبٍ وَ نَصْرٍ سے مصدرِ حَلَالٌ وَ خُلُوًّا بمعنی قیام کرنا، مقیم ہونا، قرآن پاک میں ہے، ”أَوْتَحِلَ قَرِيبًا مِّنْ دَارِهِمْ“ (يَعُصِمُ) صیغہ واحد مذکر غائب از بابِ ضَرْبٍ سے بمعنی حفاظت کرنا ہے۔ (طَرَقَتْ) بابِ نصر سے مصدرِ طَرَقًا وَ طَرُوقًا بمعنی رات کے وقت آنا۔ (مُعْظَمٍ) بڑا یا اکثر حصہ، جمعِ مَعَاظِمُ۔

تَفْہِیْلَاتُ: یعنی وہ اونٹ ایسے قبیلہ کے ہیں جو انتہائی خوشحال ہیں اور اگر لوگوں پر اچانک کوئی مصیبت آجائے تو ان لوگوں کی تدبیر

ان کی حفاظت کرتا ہے۔

(۳۵) كَرَامٍ فَلَاذُو الضَّغْنِ يُدْرِكُ تَبْلَهُ وَلَا الْجَارِمُ الْجَانِي عَلَيْهِمْ بِمُسْلِمٍ
ترجمہ: ایسے شریف ہیں کہ کینہ و ران سے اپنا کینہ نہیں نکال سکتا اور نہ ان کے سہارے پر زیادتی کرنے والا شخص دشمنوں کے حوالہ کیا جاتا ہے۔

حَلَقَ عِبَارَاتٍ: (کرامًا) شریف الطبع (الضَّغْنُ) زبردست کینہ، قرآن پاک میں ہے۔ ”فَيُخَوِّفُكُمْ تَبْخُلُوا وَيُخْرِجُ اضْغَانَكُمْ“ جمع اضْغَان، ذو ضَغْنٍ کینہ ور۔ (تَبْلٌ) باب نصر سے مصدر تَبْلًا بمعنی انتقام لینا، بدلہ لینا (جَارِمٌ) از باب ضَرْبٍ سے اسم فاعل، زیادتی کرنے والا۔ (جَانِي) مجرم گاہ گار۔ قصور وار (مُسْلِمٌ) سپرد کردہ، حوالہ کیا ہوا۔
تَشْبِيْهِاتُ: (بلکہ یہ لوگ اس کی حمایت کرتے ہیں اور اس کی جانب سے تاوان ادا کر کے اسے دشمنوں سے بچا لیتے ہیں چونکہ ان کا رعب اور دبدبہ تمام قبائل پر ہے اس وجہ سے کوئی بھی دشمن ان سے بدلہ لینے کی جرأت نہیں کر سکتا اور نہ ان کے سہارے پر زیادتی کرنے والا شخص دشمن کے حوالہ کیا جاتا ہے۔

(۳۶) سَمُمْتُ تَكَالِيفَ الْحَيَاةِ وَمَنْ يَعْشِ ثَمَانِينَ حَوْلًا لَا أَبْالِكَ يَسَامُ
ترجمہ: زندگی کے شذائد سے میں اکتا گیا اور جو (شخص) اسی سال تک زندہ رہے گا ”تیرا باب نہ ہو۔“ وہ اکتا جائیگا۔
حَلَقَ عِبَارَاتٍ: (سَمُمْتُ) صیغہ واحد متکلم از باب سَمِعَ سے مصدر سَمًا اکتا جانا، دل اچاٹ ہونا، یعنی میں اکتا گیا ہوں۔ (تَكَالِيفٌ) جمع تَكْلِيفٍ کی بمعنی مصائب، شذائد (يَعْشِ) زندہ رہے (لَا أَبْالِكَ) ایسے لفظ بے تکلفانہ تعلقات کی وجہ سے استعمال ہوتے ہیں۔

تَشْبِيْهِاتُ: طولِ عمر رنج و تکلیف کا سبب ہوتی ہے، دونوں سرداروں کی تعریف سے فارغ ہو کر قدیم شعراء کے طرز کے موافق تجزیوں اور نصیحت آمیز باتوں کا ذکر کرتا ہے۔

(۳۷) وَأَعْلَمُ مَا فِي الْيَوْمِ وَلَا مَسَ قَبْلَهُ وَلَكِنِّي عَنْ عِلْمِ مَا فِي غَدٍ عَمَّ
ترجمہ: میں آج اور کل گزشتہ کی بات جانتا ہوں لیکن کل آئندہ کی بات سے غافل ہوں۔

حَلَقَ عِبَارَاتٍ: (أَعْلَمُ) از باب سَمِعَ سے واحد متکلم جانتا ہوں، عِلْمٌ کا معنی ہوتا ہے ادراک حقیقت، اور یہ جہل کی ضد ہے اور جزئی اور بسیط کے ادراک کو معرفت کہا جاتا ہے۔ (أَمْسٌ) کل گزشتہ، ماضی، ج: أَمُوسٌ و أَمُوسٌ و أَمَاسٌ (غَدٍ) کل (آئندہ) مستقبل (وہ دن جو دور ہو لیکن اس کی آمد متوقع ہو) (عَمَّ) اس کی جمع عُمُون آتی ہے بمعنی بے بصیرت ہونا، غافل ہونا، صحیح راہ نہ پانا۔

تَشْبِيْهِاتُ: یعنی میں آج کی بات اور کل گزشتہ جو واقعات رونما ہوئے وہ جانتا ہوں لیکن آنے والا کل کیا ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا

کوئی نہیں جانتا۔

(۳۸) رَأَيْتُ الْمَنَايَا خَبَطَ عَشْوَاءَ مَنْ تُصِبُّ ثَمَّتُهُ وَمَنْ تُخْطَىٰ يُعَمَّرُ فِيهِمْ
ترجمہ: میں نے موتوں کو دیکھا کہ وہ اندھی اونٹنی کی طرح اندھا دھند چلتی ہیں۔ جس کو پہنچ جاتی ہیں اس کو مار ڈالتی ہیں اور جس سے چوک جاتی ہیں اس کی عمر طویل ہو جاتی ہے۔ پس وہ بوڑھا ضعیف ہو جاتا ہے۔

حَلَّيْنِ عِبَارَاتِ: (خَبَطَ) بے تگے پن سے چلتے رہنا، اندھا دھند چلتے رہنا (هُوَ يَخْبِطُ (خَبَطَ عَشْوَاءَ) وہ الٹ پ کام کرتا ہے۔ وہ اس اونٹنی کی طرح بے راہ چلتا ہے۔ جسے سامنے نظر نہ آتا ہو (ثَمَّتُهُ) اس کو مار ڈالتی ہے۔ (فِيهِمْ) مصدر هَرَمَ سے بوڑھا ہونا۔

تشریح: غرض زمانہ کا کوئی کام بھی راحت اور مسرت لئے ہوئے نہیں ہے۔

(۳۹) وَمَنْ لَمْ يُصَانِعْ فِي أُمُورٍ كَثِيرَةٍ يُضَرَّسُ بِأَنْيَابٍ وَيُوطَأُ بِمَنْسِمٍ
ترجمہ: جو بہت سی باتوں میں بناوٹ نہیں کریگا وہ کچلیوں سے چپایا اور پیروں سے روندنا جائے گا۔

حَلَّيْنِ عِبَارَاتِ: (يُصَانِعُ) مصدر صَنَعَ سے بناوٹ اختیار کرنا۔ (يُضَرَّسُ) از ضَرَسَ) مبالغہ در ضَرَسَ بمعنی بہت زور سے ڈاڑھوں یا دانتوں میں دبانا یا کاٹنا، ضَرَسَ ڈاڑھ کو کہتے ہیں اس کی جمع اضراس آتی ہے۔ (الْأَنْيَابُ) نَاب کی جمع بمعنی کچل (سامنے کے چار دانتوں کے برابر والا دانت، یہ دونوں جانب ہوتے ہیں۔ (۲) سردار قوم، پریشانیوں میں مبتلا کرنا (۳) بوڑھی اونٹنی کو بھی نَاب جمع انیاب، نُوب، نِبْ کہتے ہیں (يُوطَأُ) سَمِعَ يَسْمَعُ سے مصدر و طُنَا بمعنی پیروں سے روندنا، کچلنا۔ (مَنْسِمٌ) اونٹ کے کھرے یعنی پاؤں کا کنارہ، تلوار۔

تشریح: دنیا میں محض سادگی سے زندگی بسر کرنا دشوار ہے۔ دنیا میں رہ کر کچھ دنیا داری سے بھی کام لینا پڑتا ہے۔

(۵۰) وَمَنْ يَجْعَلَ الْمَعْرُوفَ مِنْ ذُنُوبِ عَرَضِهِ يَفْرُهُ وَمَنْ لَا يَتَّقِ الشَّتْمَ يَشْتَمِ
ترجمہ: جو احسان کو اپنی آبرو کے لئے آڑ بنائے گا تو وہ آبرو کو بڑھالے گا (اس کی آبرو بنی رہے گی) اور جو دوسروں کو گالی دینے سے نہ بچے گا تو اس کو بھی گالی دی جائے گی۔

حَلَّيْنِ عِبَارَاتِ: (الْمَعْرُوفُ) بھلائی، احسان، حسن سلوک (عَرَضٌ) ابرو، عزت (يَفْرُهُ) وَفَرٌ، يَوْفَرُ، وَفَرٌ، وَفُورًا بمعنی بکثرت ہونا، فراوانی ہونا۔ وَفَرٌ عَرَضُهُ، عزت کا بڑھانا، (الشَّتْمُ) گالی گلوچ، دشنام طرازی۔

تشریح: یعنی جو شخص دوسروں کے ساتھ بھلائی کرتا ہے اپنی عزت و ناموس کو بچانے کے لئے تو وہ اپنی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جو دوسروں کو بری باتوں اور گالی گلوچ دے گا تو وہ بھی اسی سے نوازاجاے گا یعنی وہ دوسروں کی گالی سے نہیں بچے گا۔

(۵۱) وَمَنْ يَكُ ذَا فَضْلٍ فَيُخَلِّ بِفَضْلِهِ عَلَى قَوْمِهِ يُسْتَغْنِ عَنْهُ وَيُذَمُّ
تَرْجَمَةٌ: جس شخص کے پاس ضرورت سے زیادہ مال ہو اور وہ اپنی قوم پر اپنے زائد مال میں بخل کرے تو اس سے بے پروائی
برتی جائے گی اور اس کی مذمت کی جائیگی۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (فَضْلٌ) از فَضْلٍ يَفْضُلُ فَضْلًا سے ذَا فَضْلٍ یعنی ضرورت سے زیادہ مال والا، صاحب فضل مال۔
الْفَضْلُ ضرورت سے زیادہ مال جمع فُضُولٌ (يُخَلِّ) بَخْلٌ يَخْلُ بَخْلًا وَبُخْلًا بخوس ہونا، بخیل جمع بُخْلَاءُ (يُسْتَغْنِ)
غنی سے بے نیاز، بے پرواہ (يُذَمُّ) مذمت کی جائیگی۔

تَشْرِیح: صاحب فضل و مال کو چاہئے کہ وہ ضرورت کے وقت قوم کے کام آئے۔ جب ہی اس کا اقتدار باقی رہ سکتا ہے ورنہ لوگ
اس کی مذمت کرنے اور اس سے منہ موڑنے لگیں گے۔

(۵۲) وَمَنْ يُوفِ لَا يُذَمُّ، وَمَنْ يُهْدِ قَلْبُهُ إِلَى مُطْمَئِنِّ الْبَرِّ لَا يَتَجَمُّجِمِ
تَرْجَمَةٌ: اور جو شخص وعدہ پورا کرتا ہے اس کی مذمت نہیں کی جاتی اور جس کے دل کو مقام احسان کی ہدایت کر دی جائے وہ
لچر پوچ باتیں نہیں کرتا۔ (بلکہ صاف اور واضح باتیں کرتا ہے اور لوگ ان کو دھیان سے سنتے ہیں)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (يُوفِ) ایفاء مصدر سے بمعنی وعدہ پورا کرنا، وعدہ کو نبھانا (الْمُطْمَئِنِّ) ہموار اور پست زمین، مرادی معنی
مقام (الْبَرِّ) نیکی، حسن سلوک، اطاعت (يَتَجَمُّجِمِ) مصدر (تَجَمُّجِمُ) گول مول باتیں کرنا، جو سمجھ سے باہر ہو، مراد لچر پوچ
باتیں کرنا۔

تَشْرِیح: اس شعر کے ذریعے شاعر یہ بیان کرنا چاہتا ہے کہ جو شخص وعدہ کو نبھاتا ہے ایسا شخص نڈر ہوتا ہے اور کسی سے دب کر گول
مول بات نہیں کرتا۔ ہر بات نہایت دلیری سے پوری وضاحت کے ساتھ کرتا ہے ایسے آدمی کی باتوں کو لوگ دھیان سے سنتے
ہیں۔

(۵۳) وَمَنْ هَابَ أَسْبَابَ الْمَنَایَا يَنْلَنَّهُ وَإِنْ يَرْقُ أَسْبَابَ السَّمَاءِ يَسْلَمُ
تَرْجَمَةٌ: اور جو شخص موتوں کے اسباب سے ڈرا۔ موتیں اس کو ضرور پکڑ لیں گی اگرچہ وہ میڑھی کے ذریعہ آسمان کے اطراف پر
چڑھ جائے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (هَابَ) اى هَابَ فُلَانٌ بمعنی، مرنا، بھاگ جانا، ست رفتاری سے چلنا۔ هُوَ هَابٍ وَهِيَ هَابِيَةٌ،
مرادی معنی ڈرنا ہے۔ (وَمَنْ هَابَ أَسْبَابَ الْمَنَایَا) جو شخص موتوں کے اسباب سے بھاگا۔ (يَنْلَنُ) النیل مصدر سے پانا
(اسباب) ذرائع (السُّلَمُ) میڑھی، زینہ، جمع: سَلَالِمٌ وَسَلَالِمٌ۔

تَشْرِیح: یعنی جو شخص موت سے بچنے کی جتنی بھی کوشش کرے اور موت سے بچنے کی جتنی بھی اسباب اختیار کرے یہاں تک کہ

آسمان کی بلندیوں تک بھی پہنچ جائے وہ موت سے نہیں بچ سکتا۔ اردو میں بھی مثل ہے جو ذرا سورا۔

(۵۴) وَمَنْ يَجْعَلِ الْمَعْرُوفَ فِي غَيْرِ أَهْلِهِ يَكُنْ حَمْدُهُ ذَمًّا عَلَيْهِ وَيَنْدَمُ

تَرْجُمَہ: جو نااہل (کمینوں) پر احسان کرے گا تو اس کی تعریف مذمت بن جائے گی اور (آخر کار) وہ پشیمان ہوگا۔

حَقَائِقُ عِبَارَاتٍ: (المَعْرُوفُ) بھلائی، احسان، حسن سلوک (حَمْدُ) تعریف حسن فعل کی ستائش، قابل تعریف بطور صفت بھی استعمال ہوتا ہے) جیسے رَجُلٌ حَمْدٌ بِمَعْنَى مَحْمُودٍ (يَنْدَمُ) از باب سَمِعَ مصدر نَدَمًا سے بمعنی کسی بات کے کرنے پر پشیمان و شرمندہ ہونا۔

تَفْہِیْلَاتُ: اگر کوئی شخص ایسے آدمی پر احسان کرے گا جو فطرنا کمینہ ہو تو اس کی اس نیکی کی کوئی تعریف نہیں کریگا بلکہ لوگ اس کو بے وقوف کہیں گے کہ وہ ایک کمینہ شخص پر احسان کر رہا ہے۔ تو پھر وہ احسان کرنے والا پشیمان ہوگا اور افسوس کریگا۔ اسی مضمون کو سعدی شیرازی نے یوں ادا کیا ہے۔

کھوئی بابدان کردن چنان است کہ بد کردن بجائے نیک مردان

(۵۵) وَمَنْ يَعْصِ اطْرَافَ الزَّجَاجِ فَإِنَّهُ يُطِيعُ الْعَوَالِي رُكِبَتْ كُلُّ لَهْدَمٍ

تَرْجُمَہ: جو شخص نیزوں کے اطراف کی نافرمانی کریگا (اور صلح پر راضی نہ ہوگا) تو اسے ان دراز نیزوں کی اطاعت کرنی ہوگی جس پر لمبی لمبی بھالیں چڑھائی گئی ہوں گی۔

حَقَائِقُ عِبَارَاتٍ: (يَعْصِ) عَصَا، يَعْصِي، مَعْصِيَةً وَعَصِيَانًا سے بمعنی نافرمانی کرنا، حکم کی خلاف ورزی کرنا۔ (الزَّجَاجُ) وازِجَاجُ، جمع: الزُّجُجُ کی بمعنی نیزے کے نچلے حصے کا لوہا، تیر کا پھلکا۔ (عَوَالٍ) عَالِيَّةٌ کی جمع بمعنی ہر بلند چیز، ہر چیز کا بلند حصہ۔ دراز (رُكِبَتْ) چڑھائی گئی ہوں گی۔ مصدر رُكِبْتُ وَمُرْكَبٌ بمعنی سوار ہونا، هُوَ رَاكِبٌ وہ سوار ہوا، جمع رُكَابٌ (لَهْدَمٍ) ہر کانٹے والی چیز، سَيْفٌ لَهْدَامٌ: تیز تلوار۔

تَفْہِیْلَاتُ: یعنی جو شخص صلح کے لئے تیار نہ ہوگا اس کو لڑائی ذلیل و خوار بنا دے گی۔

(۵۶) وَمَنْ لَمْ يَذُدْ عَنْ حَوْضِهِ بِسِلَاحِهِ يُهْدَمُ وَمَنْ لَا يَظْلِمِ النَّاسَ يُظْلَمِ

تَرْجُمَہ: جو شخص اپنے حوض سے اپنے ہتھیاروں کے ذریعہ (اپنے دشمنوں کو) دفع نہ کرے گا تو (اس کا) حوض ڈھا دیا جائے گا اور جو لوگوں پر دباؤ نہ ڈالے گا تو اس پر ظلم کیا جائے گا۔

حَقَائِقُ عِبَارَاتٍ: (يَذُدُّ) ذَوَّدًا وَذِيَادًا بمعنی دفع کرنا، دھک کرنا، دفاع کرنا۔ (يُهْدَمُ) گرا دیا یا ڈھا دیا جائیگا باب سَمِعَ سے مجہول کا صیغہ ہے۔

تَفْہِیْلَاتُ: انسان کو رعب و اب سے رہنا چاہئے ورنہ لوگ گھول کر پی جائیں گے۔ یہ بات شاعر اس لئے کہہ رہا ہے کہ کچھ لوگ

اپنے اونٹوں کو دوسروں کے حوض پر پانی پلانے لے جاتے، اگر اس حوض کے مالک طاقتور ہوتے تو ان کو وہاں سے مار بھگاتے اگر کمزور ہوتے تو خاموش رہتے اور وہ لوگ ان حوضوں کو ہی گرا دیتے۔ اس لئے خاموش رہنا بے فائدہ ہے۔

(۵۷) وَمَنْ يَغْتَرِبْ يَحْسِبْ عَدُوًّا صَدِيقَهُ وَمَنْ لَا يُكْرِمُ نَفْسَهُ لَمْ يُكْرَمْ
ترجمہ: (مصرعہ اول (۱) جو شخص سفر کرتا ہے دشمن کو دوست سمجھ بیٹھتا ہے (مسافرانہ زندگی میں دوست دشمن کی شناخت مشکل ہوتی ہے تجربہ کے بعد لوگوں کا حال کھلتا ہے۔ (۲) جو سفر کرے گا وہ دوست کو بھی دشمن خیال کرے گا۔ (حالت سفر میں دوست پر بھی اعتماد نہ کرنا چاہئے اور اپنا سہارا یہ اپنے پاس رکھنا چاہئے)۔ (۳) جو سفر کرے گا اس کو دشمن کے ساتھ دب کر دوستی کا برتاؤ کرنا پڑے گا۔ (سفر میں انسان مجبور محض ہوتا ہے دشمن سے بھی دوست کا سہاراؤ کرنا پڑتا ہے)۔ ترجمہ مصرعہ ثانی (۲)۔ جو شخص خود اپنے نفس کا اعزاز نہ کرے گا اس کی عزت نہیں کی جائے گی۔ انسان کو خود داری سے رہنا چاہئے۔ جب ہی دوسروں کی نظروں میں اس کی وقعت ہو سکتی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (يَغْتَرِبُ) مصدر اعتراب: مسافری (لَا يُكْرِمُ) اس کی عزت نہیں کی جاتی۔
تَشْرِیح: ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو۔

(۵۸) وَمَهْمَا تَكُنْ عِنْدَ امْرٍءٍ مِنْ خَلِيقَةٍ وَإِنْ خَالَهَا تَخْفِي عَلَى النَّاسِ تَعْلَمُ
ترجمہ: جب کسی آدمی میں کوئی خلقی عادت ہوگی تو ضرور معلوم کر لی جائے گی۔ اگر چہ وہ یہ سمجھے کہ لوگوں سے چھپی رہے گی۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (مَهْمَا) جو بھی، جو کچھ بھی، جب بھی، یہ اسم شرط ہے دو فعلوں کو جزم دیتا ہے اور اس ما کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جو غیر عاقل پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے: مَهْمَا تَفْعَلْ أَفْعَلْ۔ کبھی اسم استفہام بھی ہوتا ہے جیسے مَهْمَا لِي؟ مجھے کیا ہو گیا؟ (خَلِيقَةٍ) عادت (خَالَ) خیال سے بمعنی گمان، خیال، جمع: أَخِيلَةٌ وَخَيْلَانٌ۔
تَشْرِیح: انسان کی جبلی اور طبعی عادت کبھی چھپی نہیں رہتی ایک نہ ایک دن ضرور ظاہر ہو کر رہتی ہے۔

(۵۹) وَكَأَنَّ تَرَكِي مِنْ صَامِتٍ لَكَ مُعْجِبٌ زِيَادَتُهُ أَوْ نَقْصُهُ فِي التَّكَلُّمِ
ترجمہ: بہت سے خاموش لوگ تجھے بھلے معلوم ہوں گے حالانکہ ان کا کمال یا نقصان کلام کرنے کے وقت معلوم ہو سکتا ہے۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (كَأَنَّ) یہ لفظ کم کا مترادف ہے، کاف تشبیہ اور اُئی سے مرکب ہے (صَامِتٍ) اسم فاعل مصدر صَمْتُ سے بمعنی خاموشی (مُعْجِبٌ) مصدر عَجَبٌ سے اچھا لگنا، بھلا معلوم ہونا۔

تَشْرِیح: انسان جب تک خاموش ہے اس کے عیب و ہنر کا پتہ نہیں چلتا بولنے سے حقیقت حال معلوم ہوتی ہے۔

عیب و ہنر نش نہفتہ باشد

تا مرد نکفتہ باشد

(۶۰) لِسَانُ الْفَتَىٰ نِصْفٌ وَنِصْفٌ فُؤَادُهُ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا صُورَةُ اللَّحْمِ وَالْدَّمِ

ترجمہ: آدمی کا نصف حصہ زبان ہے اور نصف حصہ اس کا دل۔ بقیہ گوشت اور خون کی ایک صورت ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (فتی) جوان/نوجوان (فؤاد) دل۔

تشریح: انسان کے دل میں دو ہی چیزیں قابلِ قدر ہیں۔ زبان اور دل۔ یہ دو چیزیں اس کی شخصیت کی عکاسی کرتی ہیں یعنی دل سے فیصلہ کرتا ہے اور زبان اس فیصلہ کا اظہار کرتا ہے۔

(۶۱) وَإِنَّ سَفَاهَ الشَّيْخِ لَا حِلْمٌ بَعْدَهُ وَإِنَّ الْفَتَىٰ بَعْدَ السَّفَاهَةِ يُحْلَمِ

ترجمہ: بوڑھے کی بیوقوفی کے بعد بردباری (کا حصول) نہیں (بیوقوف بوڑھا حلیم نہیں ہو سکتا) جوان بیوقوفی کے بعد بردبار بن جاتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (سَفَاهَ) بروزن سحاب، بے وقوفی (حِلْمٌ) بردباری/عظمدی (سَفَاهَةِ) سَفَاهَا وَسَفَاهَةً بمعنی نادان ہونا، کم عقل ہونا بیوقوف ہونا۔

تشریح: بوڑھے میں آدمی جب سنبھلا جاتا ہے تو عقل لوٹ کر نہیں آتی اور جوانی کا جنون بڑھاپے میں زائل ہو جاتا ہے۔

(۶۲) سَأَلْنَا فَأَعْطَيْتُمُ وَعَدْنَا فَعَدْتُمْ وَمَنْ أَكْثَرَ التَّسَالِ يَوْمًا سَيُحْرَمُ

ترجمہ: ہم نے مانگا تم نے دیا۔ ہم نے پھر مانگا تم نے پھر دیا۔ اور جو زیادہ مانگتا رہے گا ایک دن محروم کر دیا جائے گا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (عَدْنَا) ہم لوٹے (فَعَدْتُمْ) تم لوٹے (سَيُحْرَمُ) عنقریب محروم کر دیا جائیگا۔

تشریح: روز بروز کا سوال انسان کو محروم اور رسوا بنا دیتا ہے۔

چوتھا معلقہ حضرت لبید بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے

﴿پیدائش اور زندگی کے حالات﴾

چوتھے معلقے کے شاعر ابو عقیل لبید بن ربیعہ عامری ہیں، اس نے جو دو سخا اور جنگی ماحول میں پرورش پائی، اس کا باپ ربیعہ پریشان حالوں کا ملجا و ملاؤی تھا۔ اس کا چچا ملاعب الاسنہ (نیزوں سے کھیلنے والا) عامر بن مالک قبیلہ مضر کا نامور و بہادر شہسوار تھا۔ اس کے شعر کہنے کا سبب یہ ہوا کہ ربیع بن زیاد جو عیس (شاعر کے ننھیالی خاندان) کا سردار تھا، نعمان بن منذر کے دربار میں گیا اور وہاں بنو عامر (شاعر کی قوم) کا برے الفاظ سے ذکر کیا چنانچہ جب بنو عامر کا وفد ملاعب الاسنہ کی زیر قیادت بادشاہ کے دربار میں پہنچا تو بادشاہ نے اس وفد کو بلند مقام نہ دیا اور ان سے بے رخی برتی۔ اس سلوک سے بنو عامر کو سخت صدمہ پہنچا اس زمانہ میں لبید کم سن تھا۔ اس نے وفد کے اراکین سے درخواست کی کہ وہ اپنے معاملے میں اسے بھی شریک کر لیں۔ لیکن کم سنی کے باعث انہوں نے اسے اپنا شریک بنانے سے انکار کر دیا مگر جب وہ بار بار اصرار کرتا رہا تو ان لوگوں نے اس کی درخواست قبول کر لی، اس نے وفد سے کہا کہ وہ ربیع ایسی سخت جگہ کے گا جس کے بعد بادشاہ اسے اپنی مجلس میں شامل نہ کرے گا۔ لوگوں نے کہا ”جگو کہنے سے قبل ہم تمہاری قوت بیان کا امتحان لیں گے۔“ اس نے کہا ”وہ کیسے؟“ انہوں نے کہا ”پہلے تم اس بوٹی کی برائی بیان کرو“ اس وقت ان کے سامنے ایک باریک شاخوں، کم چوڑ والی زمین پر بیٹھی ہوئی (تربہ) نام کی بوٹی تھی۔ چنانچہ اس نے فوراً کہا ”یہ تر بوٹی نہ آگ جلانے کے کام آتی ہے نہ گھر میں لگائی جاتی ہے، نہ کسی کے لئے مسرت کا باعث ہے، اس کی لکڑی کمزور ہے، اس کے فوائد کم ہیں، شاخیں چھوٹی، چاروں میں سے سب سے بدتر چارہ اور مشکل سے اکھڑنے والی ہے۔“ اس پر انہوں نے لبید کو جگو کوئی کی اجازت دیدی اس نے ایک نہایت تیز چبھتی ہوئی جگو یہ رجز کہی جس کا پہلا مصرعہ یہ ہے۔

مَهْلًا، اَبِيتَ اللَّعْنِ، لَا تَاكُلْ مَعَهُ

بادشاہ سلامت ذرا ٹھہریے اور غور فرمائیے خدا آپ کو بلند اقبال کرے، اس کے ساتھ کھانا نہ کھائے۔ اس رجز کو سننے کے بعد بادشاہ ربیع سے دل برداشتہ ہو گیا۔ اسے اپنے دربار سے نکال دیا، اور عامریوں کو اعزاز و اکرام سے نوازا کر اپنا مقرب بنالیا۔ کہتے ہیں یہی لبید کی وہ پہلی رجز تھی جو اس کی شہرت کا باعث بنی۔ بعد از لبید قطعات اور طویل منظومات کہتا رہا تا آنکہ دعوت اسلام ظاہر ہوئی اور وہ اپنی قوم کے ایک وفد میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اس نے قرآن مجید حفظ کیا اور شاعری ترک کر دی، یہاں تک منقول ہے کہ اس نے اسلام لانے کے بعد صرف

ایک ہی شعر کہا تھا اور وہ یہ ہے:

الحمد لله اذ لم ياتني اجل

حتى لبست من الاسلام سربالاً

خدا کا نہایت احسان و شکر کہ اس نے مجھے جامد اسلام سے ملبوس کئے بغیر نہ مارا۔

یہی سبب ہے کہ وہ اسلام کے بعد طویل عمر پانے کے باوجود جاہلی شعراء میں شمار کیا جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ کی خلافت میں جب شہر کوفہ بسایا گیا تو لبیدؓ وہاں چلا گیا اور وہیں اقامت اختیار کی، اس کی وفات حضرت معاویہؓ کی خلافت کے اوائل ۳۱ھ میں ہوئی اور یوں اس نے مشہور قول کے مطابق ایک سو پچاس (145) برس کی عمر پائی تھی۔

لبیدؓ بن ربیعہ کی شاعری

لبیدؓ بڑا فیاض، نہایت دانا، شریف النفس، پیکر و مہر و مروت اور بہادر تھا۔ یہی اس کے اخلاق و جذبات ہیں جو اس کی شاعری میں رواں دواں نظر آتے ہیں۔ اس کی شاعری فخریہ شاعری اور شرافت و کرم کا مرقع ہے۔ اس کی نظم کی عبارت پر شوکت، الفاظ کی ترتیب خوشنما ہے، جس میں پھرتی کے الفاظ نہیں۔ وہ حکمت عالیہ، موعظت حسنہ اور جامع کلمات سے مزین ہے، ہمارا خیال ہے کہ مرثیہ نگاری اور صابر و محزون کے جذبات کی عکاسی کے لئے جو مناسب الفاظ اور پراثر اسلوب وہ اختیار کرتا ہے اس میں وہ اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ اس کے معلقہ کے الفاظ پر زور ہیں اور اسلوب پختہ، وہ بدوی زندگی اور بدویوں کے اخلاق و عادات کی منہ بولتی تصویر ہے۔ نیز اس میں عاشقوں کی شونیوں اور اولوالعزم لوگوں کے بلند مقاصد کا وصف بھی ہے۔

اس نے اپنے معلقہ کی ابتداء کھنڈروں کے وصف اور محبوبہ کی یاد سے کی ہے پھر طرفہ کی طرح اپنی اونٹنی کا طویل وصف کیا، پھر اپنی زندگی اپنے پسندیدہ مشاغل، تفریحات، فیاضی و شجاعت کا ذکر کرتے ہوئے معلقہ کو اپنے فخر پر ختم کر دیا۔ لیکن اس تمام تفصیل میں راستی، خلوص اور اعتدال کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔



المعلقة الرابعة لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

وقال لبید بن ربیعہ العامري: یہ معلقہ لبید بن ربیعہ عامری کا ہے۔

(۱) عَفَّتِ الدِّيَارُ مَحَلَهَا فَمُقَامُهَا بِمَنْى تَابَّدَ غَوْلُهَا فَرَجَامُهَا
تَرْجَمَتْ: منی میں زیادہ دن اور تھوڑے دن ٹھہرنے کے مکانات مٹ گئے اور (کوہ) غول اور جام کے مکانات وحشت کردہ بن گئے۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (عَفَّت) عفا مصدر سے بمعنی مٹنا، ختم ہونا (مَحَلُّ) وہ جگہ جہاں قیام کیا جائے۔ یعنی ٹھہرنے کے مکانات (تَابَّدَ) جنگلی ہونا، تَابَّدَ المکان، ویران ہونا سنسان ہونا، غیر آباد ہونا (غَوْلُ اور رَجَام) یہ دونوں جگہوں کے نام ہیں۔
تَشْبِيح: چونکہ محبوبان دیار سے کوچ کر گئی ہے اس لئے اب مکان کے نشانات بالکل مٹ گئے اور سب ویران ہو گئے۔

(۲) فَمَدَافِعُ الرِّيَّانِ عُرِّيَ رَسْمُهَا خُلِقَا كَمَا ضَمِنَ الْوَحْيُ سِلَامُهَا
تَرْجَمَتْ: پھر (کوہ) ریان کی نالیاں (احباب کے چلے جانے کی وجہ سے وحشت ناک ہو گئیں) جن کے نشانات در آنحالیکہ وہ پرانے پڑ گئے تھے اس طرح واضح کر دیئے گئے جس طرح کہ کندہ پتھر نقوش کتابت کا ضامن ہوتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (مَدَافِعُ) مَدَفَعُ کی جمع ہے بمعنی پانی کا دھارا، پانی بہنے کی جگہ (الرِّيَّانُ) سیراب و سرسبز، تروتازہ، ہرا بھرا، لیکن یہاں بنی عامر کے شہروں میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔ شاید سرسبز ہونے کی وجہ سے اس کو ریان کہتے ہوں۔ (عُرِّيَ) ننگا کرنا، ظاہر کرنا (الرَّسْمُ) نشان، نقش (خُلِقَا) الخلق بمعنی پرانا، بوسیدہ (مَذْكُورُونَ) دونوں کے لئے آتا ہے (جَمْعُ خُلُقَانٍ وَ اخْلَاقٍ، نَوْبُ اخْلَاقٍ بھی کہتے ہیں۔ (ضَمْنٌ) ضَمْنٌ کذا، فلاں چیز کے تحت، فلاں چیز کے ذیل میں (الْوَحْيُ) وَحْيُ کی جمع ہے بمعنی اشارہ، پیغام، مکتوب یہ اصل میں وَحُوْیٌ بروزن قُوْسٌ، فَعُوْلٌ تھا۔ پھر اس دوسرے واؤ کو یا سے بدل کر، یا کا، یا، میں ادغام کر دیا اور ”یا“ کی مناسبت کی وجہ سے ”حا“ کو کسرہ دیا۔ وہ تحریر مراد ہے جو پتھر پر کندہ کی جاتی ہے۔ (سِلَامٌ) سَلِيْمَةٌ کی جمع ہے بمعنی پتھر، نرم و نازک ہاتھ پیر والی عورت۔

تَشْبِيح: نالے اٹ جانے کے بعد بارش اور سیل سے پھر نمودار ہو گئے جس طرح کہ کندہ پتھر کی کتابت عرصہ کے بعد کچھ نمایاں رہ جاتی ہے۔

(۳) دَمَنْ تَجَرَّمْ بَعْدَ عَهْدِ اَنْبِیْسَہَا حَجَّجْ خَلَوْنَ حَلَالُہَا وَحَرَامُہَا
تَرْجَمَت: (ان مکانوں کے) ایسے نشان ہیں جن پر ان کے باشندوں کے زمانہ کے بعد بہت سے مکمل سات یعنی ان سالوں کے حلال اور حرام مہینے گزرے (تو پھر ویران کیوں نہ ہوتے)۔

حَالِ عِبَارَت: (دَمَنْ) الذَّمَّة کی جمع ہے لوگوں کے چھوڑے ہوئے نشانات، گھر کے نشانات (تَجَرَّم) از باب تَفَعَّلُ سے پورا ہونا، گزر جانا۔ تَجَرَّمَتِ السَّنَةُ سال گزر گیا، پورا ہو گیا (اَنْبِیس) غنوار، مونس، مانوس، دل بہلانے والا، رہائشی (حَجَّج) حَجَّة کی جمع ہے یعنی سال، قرآن پاک میں ہے۔ ”عَلَى اَنْ تَأْجُرَکَی ثَمَانِیَ حَجَّجٍ“ (خَلَوْنَ) خُلُوْ مصدر سے گزرنا۔

تَفْہِیْلَت: یعنی اس مٹی کے باشندے اس دیار کو چھوڑ کر کافی عرصہ پہلے وہاں سے کوچ کر گئے ہیں اور ان کے جانے کے بعد کئی سال گزر گئے اور گزرے ہوئے سالوں میں ایسے مہینے بھی آئے جن میں جنگ و جدال حلال ہے اور ایسے مہینے بھی جن میں جنگ حرام ہے۔

(۴) رَزِقَتْ مَرَابِیْعَ النُّجُومِ وَصَابَہَا وَذُقُّ الرِّوَاعِدُ جَوْدُہَا فَرِہَامُہَا
تَرْجَمَت: ان مکانات پر پختروں کی تاثیر سے موسم ربیعہ کی ابتدائی بارشیں برسائی گئیں اور ان پر کڑکنے والے بادلوں کی موسلا دھار اور ہلکی گردیر تک برسنے والی بارشیں برسیں۔

حَالِ عِبَارَت: (رَزِقَتْ) رِزْق مصدر سے بمعنی روزی دینا۔ یہاں بارش برسانا مراد ہے کیونکہ وہ سبب رزق ہے، برسائی گئیں۔ (مَرَابِیْع) مَرْبُوع کی جمع ہے بمعنی چوتھے دن کے بخار کا مریض۔ لیکن یہاں رَبِیْع سے بمعنی موسم بہار کی پہلی بارش مراد ہے۔ (نُّجُوم) نَجْم کی جمع بمعنی ستارہ، اہل عرب کا عقیدہ تھا کہ بارش برسانے میں ستاروں کا اثر ہوتا ہے۔ (صَاب) صَوَّب بمعنی بارش (وَذُقُّ) بارش، ہلکی ہو یا تیز، مفرد وَذَقْتُ (الرِّوَاعِدُ) رَعْد کی جمع ہے بمعنی گرجدار، کڑک دار (جَوْدُ) موسلا دھار بارش (رِہَام) رِہْمۃ کی جمع ہے مسلسل ہونے والی ہلکی بارش۔

تَفْہِیْلَت: یعنی ان مکانات کے نشان باقی اور نمایاں رہنے کی وجہ وہاں مسلسل بارش کا برسا ہے۔ مسلسل بارشیں برسنے کی وجہ سے ان پر چھانے والا گر دو حلتا رہا۔

(۵) مِنْ کُلِّ سَارِیۃٍ وَغَاۃٍ مُّذْجِنٍ وَعَشِیۃٍ مُّتَجَاوِبٍ اِرْزَامُہَا
تَرْجَمَت: (وہ مکانات) ہر رات کے برسنے والے اور صبح کے وقت برسنے والے تاریک اور شام کے برسنے والے ایسے ابر سے (میراب کئے گئے) جس کی کڑک آپس میں ایک دوسرے کو جواب دینے والی تھی۔

حَالِ عِبَارَت: (السَّارِیۃُ) مِنَ السَّحَابِ، رات کی بارش، رات کو آنے والا بادل جمع سَوَاۃٍ (غَاۃٍ) صبح کو برسنے والا

بادل (مُدَجْنُ) الذُّجْنَةُ سیاہی، تاریکی۔ جمع: دُجْنٌ (عَشِيَّةٌ) از باب سَمِعَ سے عَشَا و عَشَاوَةٌ رات کا تاریک ہونا، شب کو ہونا، ہی عَشِيَّةٌ، جمع: عَشُوٌّ یہاں معنی شام کو برسنے والے بادل (مُتَجَاوِبٍ) ایک دوسرے کو جواب دینے والے (اءِ رُزَامِ) ای ار زَمَتِ الرُّعْدُ، بمعنی گرج، کڑک، گونجنا۔

تَنْهِيَةٌ: بادلوں کی پے درپے کڑک اور گرج ایسی سنائی دے رہی تھی گویا وہ باہم گفت و شنید میں مصروف ہیں۔

(۶) فَعَلَا فُرُوعُ الْاَيْهَقَانِ وَاَطْفَلَتْ بِالْجَلْهَتَيْنِ ظَبَاوُهَا وَنَعَامُهَا تَرْجَمَتْ: پس (زمین کے سیراب ہو جانے کی وجہ سے) جھڑ پیری کی شاخیں بڑھ گئیں اور وادی کے اطراف میں ہرنوں نے بچے اور شتر مرغ (انڈے) دیدیے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْفُرْعُ) کسی چیز کی شاخ، ہر چیز کا بلند حصہ، جمع فُرُوعُ (الْاَيْهَقَانِ) ایک لمبی گھاس، جھڑ پیری (جَلْهَتَيْنِ) تثنیہ مفرد جَلْهَةٌ، بمعنی وادی کا کنارہ۔ جمع جِلَاهُ (ظَبَاءٌ) اَظْبٌ وَظَبِيٌّ یہ جمع ہیں ظَبْيٌ کی، بمعنی ہرن (نَعَامٌ) وَنَعَامُ جمع النعماء کی بمعنی شتر مرغ (مذکر و مؤنث)

تَنْهِيَةٌ: بارش کی کثرت سے تمام جنگل شاداب اور ہرے ہو گئے اور وحشی جانوروں نے بچے دیدیے۔

(۷) وَالْعَيْنُ سَاكِنَةٌ عَلَى اَطْلَانِهَا عُوْدًا تَاجَلُّ بِالْفَضَاءِ بِهَامُهَا تَرْجَمَتْ: وحشی گائیں در آنحالیکہ وہ نوزائیدہ ہیں اپنے بچوں کے پاس کھڑی ہیں اور ان کے بچے کھلے میدان میں ریوڑ، ریوڑ (پھرتے) ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (وَأَفِ) حالیہ (عَيْنٌ) وحشی گائے (اَطْلَاءٌ وَطِلَاءٌ) جمع الطَّلَى بمعنی ہرن وغیرہ کا بچہ (عُوْدًا) و عُوْدَانٌ نئی بچے والی ہونا (تَاجَلُّ) ای تَاجَلُّ الْبَهَائِمُ گلہ بن جانا، ریوڑ بن جانا (الْفَضَاءُ) کھلا میدان خالی زمین (هَامَةٌ) چوپایہ، جانور جمع هَوَامٌ

تَنْهِيَةٌ: غرض کہ اب وہ دیار حبیب وحشی جانوروں کا مسکن بن گئے۔ اور کثرت سے نوزائیدہ بچوں کی مائیں ان کے پاس موجود ہیں اور ان بچوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ وہاں کے کھلے میدانوں میں پھرتے نظر آتے ہیں۔

(۸) وَجَلَّالِشُّيُولُ عَنِ الطُّلُولِ كَانَهَا زُبُرٌ تَجِدُ مُتَوْنَهَا أَقْلَامُهَا تَرْجَمَتْ: سیلابوں نے کھنڈروں کو (مٹی میں دب جانے کے بعد) ظاہر کر دیا۔ گویا کہ وہ کتابیں ہیں جن کے قلموں نے ان کی کتابت کو دوبارہ چکا دیا ہے۔

لطيفه: فرزدق نے جب یہ شعر سنا تو سجدہ میں گر گیا۔ لوگوں نے سب دریافت کیا تو کہنے لگا کہ تم سجدات قرآن کو جانتے ہو میں سجدہ شعر کو پہچانتا ہوں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الجللاء) واضح ہونا، ظاہر ہونا، انکشاف کرنا کہتے ہیں مَاقَمْتُ عِنْدَهُ الْإِجْلَاءَ یَوْمَ۔ میں اس کے پاس صرف دن کے اجالے میں رہا ہوں السُّیُولُ جمع سَبِيلٌ کی ای السَّبِيلُ الْجَارِفُ بمعنی زبردست سیلاب، ہلاکت سیلاب (طُلُوءُ) طُلُلُ کی جمع ہے بمعنی کھنڈر، مکانات کے بچے کھچے آثار و نشانات (زُبُرُ) کتاب لکھی ہوئی چیز، تحریر، جمع: زُبُورٌ (تُجَدُّ) چکا دیا، تازہ کر دیا، از باب افعال مشتق از جَدَّیْدُنْیَا کرنا (مُتُونُ) متن کی جمع بمعنی کتاب، عبارت (أَقْلَامُ) قلم کی جمع، قلم، لکھنے کا آلہ۔

تَفْہِیْلٌ: اس شعر میں بھی شاعر یہ بیان کرنا چاہتا ہے جو گزشتہ اشعار میں بیان کرنا آیا ہے کہ حوادثِ زمانہ کی وجہ سے محبوبہ کے مکانات تو پہلے ہی تباہ ہو چکے تھے۔ البتہ ان کے نشانات باقی تھے۔ جنہیں گرد و غبار نے ڈھانپ رکھا تھا۔ لیکن بارش نے ان نشانات کو اس طرح واضح کر دیا گویا کہ وہ کتابیں ہیں جن کی قلموں نے ان کی کتابت کو دوبارہ چکا دیا۔

(۹) أَوْ رَجْعُ وَاشْمَةٌ أَيْسَفُ نَسْرُهَا كَفَفًا تَعَرَّضَ فَوْقَهُنَّ وَشَامُهَا تَرْجَمَتْ: یا گودنے والی کے دوبارہ گودنے کے نشان ہیں جن کے حلقوں میں اس کا جل بھر دیا گیا ہے جن پر اس کے گودنے کے نشان ظاہر ہو گئے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (رَجْعُ) بارش کے بعد بارش، گودنے کے بعد دوبارہ گودنا جمع: رَجْعَانُ وَاشْمَةٌ گودنے والی عورت (أَيْسَفُ) نعل ماضی مجہول بمعنی چھڑ کا یا گیا (نُسُورُ) دھونی (جَوَالُ) پرگدائی کے بعد رنگ تیز کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے (یہاں اس سے مراد کا جل ہے (كَفَفًا) کَفَفَ کی جمع گودنے کا حلقہ (تَعَرَّضَ) کرتے رہنا، لگے رہنا (وَشَامُ) وُشُومُ جمع وَشْمٌ کی بمعنی گودنے کا نشان۔

تَفْہِیْلٌ: کھنڈروں کے ناپید ہونے کو مٹے ہوئے گودنے کے نشانات سے تشبیہ دی اور سیل کی وجہ سے اس کے دوبارہ نمودار ہو جانے کو گودنے کے اجالے ہوئے نشانات سے تشبیہ دی۔

(۱۰) فَوْقُفْتُ أَسْأَلُهَا وَكَيْفَ سَأَلْنَا صُمًّا خَوَالِدَ مَا يَبِينُ كَلَامُهَا تَرْجَمَتْ: پس میں ٹھہرا اور ان کھنڈرات سے (محبوبہ کے احوال) دریافت کرنے لگا حالانکہ باقی ماندہ ٹھوس پتھروں سے کہ ان کی گفتگو ظاہر نہیں ہوتی، کیسے سوال ہو سکتا ہے۔ (دوسرے مصرعے سے اپنی وارفتگی کا عالم دکھانا مقصود ہے۔)

حَلَّ عِبَارَتٌ: (صُمًّا) ٹھوس پتھر (خَوَالِدُ) پہاڑ، چٹانیں، چولہوں کے وہ پتھر جو مکان گر جانے کے بعد باقی رہتے ہیں (يَبِينُ) بَکَنَ، يَبِينُ بَيِّنًا وَبَيُّوتًا سے ظاہر ہونا، واضح ہونا۔

تَفْہِیْلٌ: یعنی میں ان کھنڈرات میں کھڑے ہو کر اپنی محبوبہ کے حال و احوال ان باقی ماندہ پتھروں سے کرتا رہا جو نہ سنتے ہیں اور نہ جواب دیتے ہیں گویا کہ اپنی وارفتگی کا عالم دکھانا مقصود ہے۔

(۱۱) عَرَبْتُ وَكَانَ بِهَا الْجَمِيعُ فَأَبْكُرُوا مِنْهَا وَغُودِرُ نُؤْيُهَا وَثَمَامُهَا
ترجمہ: وہ گھر (رہنے والوں سے) خالی ہو گئے اور پہلے اس میں سب تھے پس وہ صبح سویرے اس گھر سے سفر کر گئے اور اس کی
نالیان (جو خیمہ کے ارد گرد کھودی جاتی ہیں) اور جھنوا سے (کی باڑیں جو حفاظت کے لئے خیمہ کے چاروں طرف لگادی جاتی ہیں)
چھوڑ دی گئیں۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (عَرَبْتُ) از باب سَمِعَ، غُرُبًا وَ غُرْبَةً سے واحد مؤنث غائب، خالی ہونا، برہنہ ہونا، ننگا ہونا
(اَبْكُرُوا) باب افعال سے جمع مذکر غائب، صبح سویرے سفر کر گئے۔ (غُودِرُ) از باب مُفَاعِلَةٍ بمعنی چھوڑ گیا۔ (نُؤْيُ) وہ نالی جو
خیمہ کے ارد گرد بنائی جائے تاکہ باہر کا پانی اندر نہ آجائے (ثَمَامُ) ایک پودا جس کی شاخیں گنجان ہوتی ہیں اور سوڈیڑھ سونٹی میٹر
تک لمبی ہوتی ہیں۔

تَشْرِیْحُ: اس شعر میں دیار محبوبہ کے خالی ہونے کا ذکر کیا ہے کہ میری محبوبہ صبح سویرے اس گھر سے کوچ کر گئی۔ حالانکہ پہلے ان
مکانات میں لوگ رہتے تھے۔ وہ چلے گئے اب وہ نالیان اور باڑیں رہ گئی ہیں۔

(۱۲) شَاقَتَكَ ظَعْنُ الْحَيِّ حِينَ تَحْمَلُوا فَتَكْنَسُوا قَطْنًا تَصْرُ حِيَامُهَا
ترجمہ: تجھ کو قبیلہ کی ہودج نشین عورتوں نے اس وقت (اور زیادہ) مشتاق بنایا جب کہ وہ (ردا لگی کے لئے) سوار ہوئیں اور
وہ نئے ہودجوں میں داخل ہوئیں۔ درآن حالیکہ ان کے خیموں کی لکڑیاں (جدید ہونے کی وجہ سے) چڑچڑ کر رہی تھیں۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (شَاقْتُ) از باب نَصَرَ، شَوْقًا سے شَاقْتُ بمعنی مشتاق بنایا (ظَعْنُ) پاکی میں بیٹھی ہوئی عورتیں، ہودج
نشین عورتیں، مفرد الظَّوْبَةُ ہودج (تَحْمَلُ) کوچ کرنا (تَكْنَسُوا) باب تَفَعَّلَ سے مصدر تَكْنَسُ بمعنی عورت کا ہودج میں
داخل ہونا/ ہرن کا اپنی پناہ گاہ میں داخل ہونا۔ (قَطْنًا) جمع قَطَانٍ کی بمعنی ہودج کی لکڑی، (تَصْرُ) از باب صَرَبَ سے صَرَبٌ
بمعنی سرس کرنا، چڑچڑ کرنا، بجنا۔ (حِيَامُ) وَحِيمٌ وَ حَيْمٌ یہ حَيْمَتُ جمع ہیں ڈیرہ، خیمہ، سوتلی یا ادنیٰ کپڑے کا بنایا ہوا عارضی گھر
جوبلیوں اور لکڑیوں پر کھڑا کیا جاتا ہے، مکان، قیام گاہ، جھوپڑی، بانس پھونس وغیرہ کا سایہ کے لئے بنایا ہوا گھر۔

تَشْرِیْحُ: یعنی تجھے قبیلہ کی ہودج نشین عورتوں نے اور بھی زیادہ مشتاق بنایا جب وہ نئے کجاووں میں سوار ہوئیں اور نئے ہودجوں
میں داخل ہوئے اس حالت میں کہ کجاووں کی لکڑیاں جدید ہونے کی وجہ سے چڑچڑ کر رہی تھیں۔

(۱۳) مِنْ كُلِّ مُحْفُوفٍ يُظِلُّ عَصِيَّةً زَوْجٌ عَلَيْهِ كَلَّةٌ وَقِرَامُهَا
ترجمہ: جن ہودجوں میں وہ عورتیں جا بیٹھیں ان میں سے ہر ہودج کپڑوں میں پوشیدہ تھا جس کی لکڑیوں پر ایک دبیز پردہ
تھا۔ جس پر ایک باریک پردہ اور ایک سرخ نقش کپڑا پڑا ہوا تھا۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (مِنْ) بیانیہ (مُحْفُوفٍ) حِفْظ کی جمع گھیرنا، احاطہ کرنا۔ حَفَّ الشَّيْءُ بِالشَّيْءِ وَ حَوْلَهُ مِنْ حَوْلِهِ: کسی

چیز کا کسی چیز کو چاروں طرف سے گھیرنا۔ (الْمُغْصِبَةُ) چھوٹی سی لائچی، چھڑی، عَصَی، لکڑی یہاں کجاوے کی لکڑی مراد ہے۔ (زَوْج) مونث لکڑی کا کپڑا۔ (الْكَلَّةُ) باریک کپڑا، پھردانی۔ جمع: كَلَلٌ (قِرَامٌ) نقشیں پر وہ مختلف رنگوں کا مونث لکڑی کا کپڑا جس کا پردہ بنایا جاتا ہے اور ہودج میں بچھایا جاتا ہے۔ جمع: قُرْمٌ۔

تَشْبِیْحٌ: یعنی جب وہ عورتیں کجاووں میں بیٹھیں تو ان کجاووں کو مختلف پردوں سے ڈھانپ دیا گیا اور اس پر ایک باریک اور ایک سرخ نقش کپڑا تھا۔

(۱۴) زُجْلًا كَانَ نِعَاجٌ تُوضَعُ فَوْقَهَا وَظَبَاءٌ وَجُرَّةٌ عَطْفًا أَرَاءَ امَّهَا

تَرْجَمَةٌ: (وہ عورتیں) گروہ درگروہ (جب ہودجوں میں سوار ہوئیں تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ) گویا مقام توضح کی وحشی گائیں اور مقام وجرہ کی سفید ہرنیاں ان ہودجوں پر سوار ہیں اس حالت میں کہ وہ اپنے بچوں کو پیار سے دیکھ رہی ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (زُجْلٌ) لوگوں کا گروہ، مفرد: زُجْلَةٌ (نِعَاجٌ) نَعَجَةٌ کی جمع ہے، جنگلی گائے۔ (نِسَاءٌ كَنِعَاجِ الرَّمْلِ) بڑی آنکھوں والی حسین عورت (توضیع) جگہ کا نام ہے۔ (ظَبَاءٌ) وَ ظَبِیٌّ وَ اَطْبِیٌّ، جمع: ظَبِیٌّ کی بمعنی سفید ہرن۔ (وَجُرَّةٌ) جگہ کا نام ہے۔ (عَطْفًا) عَطَفَ الشَّیْ جھکا، ٹیڑھا کرنا (أَرَاءَ امَّهَا) مشفق و مہربان بنانا۔ کہاوت ہے۔ "تُكَلِّ أَرَاءَ امَّهَا وَالْكَأ" اولاد سے محرومی نے اسے لڑکے پر مہربان کر دیا۔

تَشْبِیْحٌ: عورتوں کو حسن چشم اور خوبی رفتار میں بقراست وحش سے اور بہ نظیر ترجم بچوں کی طرف دیکھنے والی ہرنوں سے تشبیہ دی ہے اس لئے کہ ایسی حالت میں ان کی گردنوں اور نگاہوں میں ایک خاص حسن ہوتا ہے۔

(۱۵) حُفِزَتْ وَزَايَلُهَا السَّرَابُ كَأَنَّهَا أَجْزَاعُ بَيْشَةِ ائِلْهَآ وَرِضَامُهَا

تَرْجَمَةٌ: وہ سواریاں تیز پہنکی گئیں اور قطعات سراب ان سے جدا ہو گئے (یعنی سواریاں ان میں سے ہو کر نکلیں تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ) گویا وہ وادی بیشہ کے موڑوں پر جھاؤ کے درخت یا پتھر کی چٹانیں ہیں۔ (کثرت اور ضخامت میں سواریوں کو جھاؤ کے درختوں یا پتھر کی چٹانوں سے تشبیہ دکھا ہے)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (حُفِزَتْ) از باب حَضَرَ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مجہول مصدر حَفِزْتُ سے بمعنی دھکیلنا، ہٹکانا، دھکا دینا۔ (زَايَلُهُ، مُزَايَلَةٌ وَ زَايَلٌ) جدا ہونا، الگ ہونا۔ (السَّرَابُ) وہ ریت جو دو پہر کو جنگل بیابان میں دھوپ کی شدت سے پانی جیسی معلوم ہو۔ (أَجْزَاعُ) جمع المجزَع کی بمعنی وادی کا موڑ "أَجْزَاعُ بَيْشَةَ" وادی بیشہ کے موڑ۔ (ائِلْ) جھاؤ کا درخت (رِضَامٌ) وَرِضْمٌ، رَضْمَةٌ کی جمع بمعنی پتھر، بڑی چٹان۔

تَشْبِیْحٌ: یعنی جب وہ سواریاں قطعات سراب سے (یعنی چمکتی ریت) سے ہو کر نکلیں تو وہ اپنی کثرت اور ضخامت کی وجہ سے جھاؤ کے درخت یا پتھر کی چٹانیں معلوم ہوتی تھیں۔

(۱۶) بَلْ مَا تَذَكَّرْتُمْ مِنْ نَوَارٍ وَقَدْ نَأَتْ وَتَقَطَّعَتْ أَسْبَابُهَا وَرَمَاهَا
تَرْجَمَةً: اب نوار (مَشْوَقہ) کی یاد کیا؟ (اس کا تذکرہ بے سود ہے) جب کہ وہ دور ہو گئی اور اس کے قوی اور ضعیف علاقے
(دو قے) منقطع ہو گئے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (بَلْ) بلکہ، ماقبل سے اعراض اور مابعد کے اثبات کیلئے آتا ہے۔ (مَسَا) استفہامیہ (نَوَارٍ) محبوبہ کا نام
(نَأَتْ) نَأَا مصدر سے دور ہونا باب فَتَح سے نَأَتْ، يَنْتُ، نَأَا ہے (أَسْبَابُ) سَبَب کی جمع بمعنی ذرائع، وسائل، علاقے،
سامان قرآن پاک میں ہے۔ "وَأَتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا فَاتَّبَعَ سَبَبًا۔ (الرَّمَام) بوسیدہ، جمع: رِمَّةُ اسباب سے مراد
مضبوط اور رِمَام سے مراد کمزور ویلے ہیں۔

تَشْرِیْحُ: محبوبہ کے ہجر اور قطع تعلق کے بعد اس کا ذکر لا حاصل ہے۔ یعنی اب نوار کو یاد کر کے بے چین ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔
(۱۷) مُرِيَّةٌ حَلَّتْ بِفَيْدٍ وَجَاوَرَتْ أَهْلَ الْحَجَّازِ فَأَيْنَ مِنْكَ مَرَامُهَا
تَرْجَمَةً: وہ (نوار) مَرِيَّة ہے (کبھی مقام) فید میں جا اتری اور (کبھی) حجازیوں کی پڑوسن بنی، سواب تیرا مقصد (حاصل
ہونا) اس سے دشوار ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (مُرِيَّةٌ) مَرِيَّة سے بمعنی گوری اور چمک دمک والی عورت (یا) قبیلہ بنی مرہ کے خاندان سے ہونے کی وجہ
سے مَرِيَّة نسب کا بیان ہے یعنی وہ نوار مَرِيَّة ہے (فَيْدٌ) جگہ کا نام ہے (جَاوَرَتْ) پڑوسن بنی (حَلَّتْ) مصدر حُلُول سے اترنا/
قیام کرنا۔ (مَرَامٌ) مقصد۔

تَشْرِیْحُ: دیار شاعر اور فید و حجاز میں کافی فاصلہ ہے اپنے نفس کو خطاب کر کے کہتا ہے کہ جب محبوبہ دور دراز مقامات پر جا گزریں
ہے تو اب وصال بہت دشوار ہے۔

(۱۸) بِمَشَارِقِ الْجَبَلَيْنِ أَوْ بِمُحَجَّرٍ فَتَضَمَّنَتْهَا فَرْدَةٌ فَرَحَامُهَا
تَرْجَمَةً: (وہ نوار) بوطی کے دو پہاڑ (أَجَا اور سَلْمَى کے پورب میں) (مقیم ہوئی) یا (مقام) مَحْجَر میں پھر اس کو (کوہ) فَرْدہ اور اس
کے رَحَام نے اپنے اندر سالیا۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (مَشَارِقُ) مَشْرِق کی جمع بمعنی سورج نکلنے کی جہت (۲) جزیرہ عرب کے مشرق میں واقع اسلامی
ممالک، (جَبَلَيْنِ) تثنیہ مفرد جبل بمعنی پہاڑ جمع: أَجْبُلٌ و جِبَالٌ، یہاں جبَلین سے دو پہاڑ آجَا اور کوہ سَلْمَى مراد ہیں (مُحَجَّرٌ)
جگہ کا نام ہے (تَضَمَّنَتْ) اپنے اندر سولیا۔ (فَرْدَةٌ) پہاڑ کا نام ہے (رَحَام) یا رَحَام دونوں جگہوں کے نام ہیں۔ رَحَامُ کالغوی
معنی سنگ مرمر ہے اس کا مفرد رَحَامَةٌ اور رَحَام کا معنی وہ کھوکھلا کیا ہوا پتھر جیسے کچھڑ نکالنے اور پانی ناپنے کے لئے کنویں میں ڈالا
جاتا ہے۔

تَشْبِيْهِاتُ: یعنی وہ محبوبہ نوار دو پہاڑوں یعنی کوہ آجاؤ اور کوہ سلجی کے مشرقی جانب قیام پذیر ہوئی یا حجر میں ٹھہری پھر وہاں سے کوہ فردہ اور اس کے رخام نے اپنے اندر سمولیا۔

(۱۹) فَصُورَاتُیْ اِنْ اَیْمَنْتَ فَمَظَنَّةٌ فِیْهَا وَحَافُ الْقَهْرِ اَوْ طَلْحَامُهَا
ترجمہ: پھر (مقام) صوائق نے اس (نوار کو اپنی گود میں لے لیا) اور اگر یمن میں آئی تو اس کے متعلق وحاف القہر یا اس کے طلحام کے بارے میں خیال ہے (کہ وہ اس کی فردگاہ ہوں گے)۔

حَلِّیْ عِبَارَاتُ: (صوائق) جگہ کا نام ہے (ایمْنَت) یمن میں آئی (وحاف القہر) جگہ کا نام (طَلْحَامُ) جگہ کا نام ہے۔
تَشْبِيْهِاتُ: اس شعر کے ذریعے شاعر اپنی محبوبہ نوار کے مسکن کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ فی الوقت اس نے مقام صوائق میں رہائش اختیار کر لی اور اگر وہ اس جگہ کو چھوڑ کر یمن میں چلی آئی تو خیال یہ ہے کہ وہ وحاف القہر یا مقام طلحام میں سکونت اختیار کرے گی۔

(۲۰) فَاقْطَعْ لُبَانَةً مِّنْ تَعَرَّضُ وَصْلُهُ وَلَبْخَيْرٌ وَّاَصِلْ خُلَّةً صَرَّامُهَا
ترجمہ: جس کا وصل (تعلق) معرض زوال میں ہو اس سے قطع تعلق کر لے۔ دوستی کرنے والا وہی بہتر ہے جو (ضرورت کے وقت) قطع تعلق کر لے (تاکہ ہجر کے مصائب زیادہ برداشت کرنے نہ پڑیں)۔

حَلِّیْ عِبَارَاتُ: (لُبَانَةً) بمعنی حاجت: ضرورت، جمع لُبَانٌ (تَعَرَّضُ) معرض سے مشتق بمعنی کسی چیز کا کنارہ یعنی کنارے میں چلنا تَعَرَّضَ تَعَوَّجَ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے بمعنی ٹیڑھا ٹیڑھا چلنا، مڑنا۔ (خُلَّةً) دوست، یار، احباب، جمع خِلَالِ خُلَّةِ الرَّجُلِ بمعنی بیوی (صَرَّامُ) قطع تعلق کرنے والا۔

تَشْبِيْهِاتُ: بعض کتابوں میں بجائے لبیر واصل کے وشر واصل الخ ہے تو اس صورت میں اس شخص کی مذمت ہوگی جو دوستی کر کے نہ نبھائے۔ لیکن پہلی روایت اگلے شعر کے مناسب ہے۔ اس شعر میں شاعر یہ بیان کر رہا ہے کہ جو محبوبہ ایک جگہ سکونت اختیار نہیں کر سکتی اس سے استفادہ ممکن نہیں۔ اب اس کی احتیاج ہی چھوڑ دے جس کا وصل ہی ٹیڑھا ہے۔ اس سے قطع تعلق ہی کر لے۔

(۲۱) وَاَحْبَبُ الْمُجَامِلِ بِالْجَزِيلِ وَصُرْمُهُ بَاقٍ اِذَا ظَلَعَتْ وَزَاغَ قِوَامُهَا
ترجمہ: عمدہ معاملہ کرنے والے کو بہت سامان (یا ویکثیر دے) اور اس سے قطع کرنا (بھی) باقی رہے جب کہ اس دوستی کی رفتار ٹیڑھی اور اصل گج ہو جائے۔

حَلِّیْ عِبَارَاتُ: (اَحْبَبُ) حباء مصدر سے دینا (مُجَامِلُ) عمدہ معاملہ کرنے والا (جَزِيلُ) بہت، بڑا، مال کثیر (صُرْمُ) وصرامًا بمعنی قطع تعلق کرنا۔ (ظَلَعَتْ) از باب فَتَحَ مصدر طَلَعَ سے بمعنی لنگڑا کر چلنا۔ (زَاغَ) ٹیڑھا ہونا، جھکنا (قِوَامُ) اصل، سہارا، بنیاد۔

تَشْرِیح: دوست کے ساتھ بڑھ کر معاملہ کرو لیکن اگر تعلقات مکدر ہونے لگیں تو پھر فوراً تعلق قطع کر دو۔

(۲۲) بَطْلِيحِ أَسْفَارٍ تَرْكُنْ بَقِيَّةً مِنْهَا فَاحْنَقْ صُلْبُهَا وَسَنَامُهَا
تَرْجَمَ: سفروں کی وجہ سے در ماندہ اونٹنی کے ذریعہ (تعلقات قطع کرو) جس میں سے سفروں نے کچھ تھوڑا حصہ باقی چھوڑا ہو
پس (لاغری کی وجہ سے) اس کی پشت اور کوہان چٹ گئے ہوں۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (الطَّلِيحُ) عاجز و تھکا ماندہ، جمع طَلْحَى (أَسْفَارُ) سفر کی جمع (أَحْنَقُ) پیٹھ کا پیٹ سے لگ جانا، چٹ جانا
(صُلْبُ) کمر کی ریڑھ کی ہڈی، پشت، قرآن پاک میں ہے۔ ”يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ“ (سَنَامُ) کوہان (اونٹ
اور اونٹنی کی کمر پر ابھرا ہوا چربی کا گٹھا، ہر چیز کا بالائی حصہ: جمع: أَسْنِمَةٌ

تَشْرِیح: اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ قطع تعلق اس تھکی اور در ماندہ اونٹنی کے ذریعے بھی کیا جا سکتا ہے جو سفروں کی مشقت کی وجہ
سے لاغر ہو چکی ہو اور لاغری کی وجہ سے اس کے پشت اور کوہان چٹ گئے ہو۔

(۲۳) وَإِذَا تَغَالَى لَحْمُهَا وَتَحَسَّرَتْ وَتَقَطَّعَتْ بَعْدَ الْكِلَالِ خِدَامُهَا
تَرْجَمَ: جب کہ اس (ناقہ) کا گوشت گھل جائے اور وہ در ماندہ ہو جائے اور تھک جانے کے بعد اس کے (موزہ کے) تسمے
ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (تَغَالَى) از باب تفاعل: از غَلَاءَ بمعنی ارتفاع یعنی گوشت کا ہڈیوں سے جدا ہو جانا۔ (تَحَسَّرَتْ)
مصدر تَحَسَّرَ سے اونٹ کا تھکنا (تَقَطَّعَتْ) ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ (الْكِلَالُ) بمعنی تھکنا۔ (خِدَامُ) چمڑے کا تسمہ، چمڑے
کا مضبوط پٹا جو اونٹ کے گٹے پر باندھا جاتا ہے۔ مفرد حَكَمٌ بیڑی، تھکڑی وغیرہ۔

تَشْرِیح: جب وہ اونٹنی لاغری کی وجہ سے ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ جائے اور تھک جانے کے بعد اس کے موزوں کے تسمے ٹکڑے
ٹکڑے ہو جائیں تو جواب اگلے شعر میں ہے۔

(۲۴) فَلَهَا هِبَابٌ فِي الزَّمَامِ كَأَنَّهَا صَهْبَاءُ خَفَّ مَعَ الْجَنُوبِ جَهَامُهَا
تَرْجَمَ: پھر بھی اس کے لئے مہار میں (رہ کر) ایسا نشاط ہو گیا کہ وہ سرخ رنگ کا بادل ہے جس میں سے ایک ابر بے باراں
نے جنوبی ہوا کے ساتھ حرکت کی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (هِبَابٌ) خوش/نشاط (الزَّمَامُ) باگ، لگام، مہار، تکیل وہ ڈوری یا رسی جو ناک کے سوراخ میں سے نکال کر
باگ سے باندھی جائے، جمع: اَزِمَّةٌ (صَهْبَاءُ) سرخی مائل بادل (خَفَّ) خِفَّةً بمعنی پھریلا پن، ہلکا پن (الْجَهَامُ) بے پانی کا
بادل۔

تَشْرِیح: جس ناقہ میں تھک جانے کے بعد بھی پانی سے خالی سرخ ابر کی طرح سرعت سیر ہو اس پر سوار ہو کر بگاڑ کے وقت قطع

تعلق کر لینا چاہئے۔

(۲۵) اَوْمُلْمِعٌ وَسَقَتْ لَأَحْقَبَ لَاحَهُ طَرْدُ الْفُحُولِ وَضَرْبُهَا وَكِدَامُهَا
تَرْجَمَةً: یا (وہ ناتقہ) گورخرنی (کی طرح) ہے جو ایسے گورخر سے حاملہ ہوئی جس کو نروں کے دفع کرنے اور مارنے اور کاٹنے
نے بد روپ کر دیا ہو۔

حَالِ عِبَارَاتٍ: (مُلْمِعٌ) گورخرنی (وَسَقَتْ) از باب ضَرْبَ سے وَسَقَا وَوَسُقَا بمعنی چوپائے کا حاملہ ہونا
(أَحْقَبَ) گورخر جس کے پیٹ پر سفیدی ہو۔ جَع: حَقَبٌ (لَا حَ) بدل ڈالا (طَرْدُ) دھتکارنا، دفع کرنا (فُحُولٌ وَ أَفْحَلٌ) جمع
فَحْلٌ کی بمعنی ہر طاقتور زرجانور، ساند (كِدَامٌ) دانتوں سے کاٹنا یا کاٹنے کا نشان۔
تَشْرِیْحٌ: ناتقہ کو ابرے تشبیہ دینے کے بعد اس گدھی سے تشبیہ دی جس کو مست گورخر بھگائے پھر رہا ہو۔

(۲۶) يَغْلُو بِهَا حَدَبَ الْإِكَامِ مُسَحَّجٌ قَدْ رَابَهُ عَصِيَانُهَا وَوَحَامُهَا
تَرْجَمَةً: زخمی گورخر اس گورخرنی کو ٹیلوں کی بلندی پر بھگائے پھرتا ہے (تاکہ دوسرے نروں سے دور لے جا کر اور تھکا کر اس پر
قادر ہو سکے) در آنحالیکہ اس گورخرنی کی نافرمانی اور شہوت نے اس کو شک میں ڈال رکھا تھا (کہ کہیں یہ حاملہ تو نہیں کیونکہ حالت
حمل میں گدھی جفتی نہیں کھاتی)۔

حَالِ عِبَارَاتٍ: (حَدَبٌ) اونچی زمین، ٹیلہ، بلند جگہ (إِكَامٌ) اَكْمَكٌ کی جمع بمعنی ٹیلہ۔ (مُسَحَّجٌ) زخمی (رَابَهُ) رَبَّ
مصدر سے بمعنی شک (وَحَامٌ) وَحْمٌ کی جمع ہے بمعنی خواہش حد سے بڑھ جانا، شہوت۔
تَشْرِیْحٌ: یہ ہے کہ وہ گورخر باوجود زخمی ہونے کے گورخرنی کو دوسرے گورخروں سے نکال کر ٹیلوں کی بلندی پر لے گیا تاکہ اس کے
مقصد حاصل ہونے تک کوئی اس میں رکاوٹ نہ بنے۔ لیکن اس گورخرنی نے اس پر اپنے مقصد میں کامیاب ہونے نہ دیا۔ اس لئے
اس کو شک پڑ گیا کہ کہیں یہ حاملہ نہ ہو۔

(۲۷) بِأَحْزَقِ الثَّلْبُوتِ يَرْبَأُ فَوْقَهَا قَفَرُ الْمَرَاقِبِ خَوْفُهَا آرَامُهَا
تَرْجَمَةً: (وہ گدھا اس گدھی کو) ثلْبُوت کے ٹیلوں پر لے چڑھا (اس حال میں کہ) خالی کین گاہوں کی دید بانوں کی طرح
دیکھ بھال کرتا تھا (کہ مبادا کوئی صیاد نہ چھپا بیٹھا ہو)۔ ان میں خوف کا باعث پتھر تھے۔

حَالِ عِبَارَاتٍ: (أَحْزَقُ) حَزِيزٌ کی جمع ہے بمعنی ٹیلہ (ثَلْبُوت) ہادی کا نام (يَرْبَأُ) رَبَّاءٌ، رَبَّاءٌ زیادہ ہونا، بڑھنا،
ٹیلے پر چڑھنا۔ (قَفَرٌ) خالی، بے آب و گیاہ (مَرَاقِب) مَفْرَد، مَوْقَبٌ نگرانی کرنے کی اونچی جگہ (آرَامٌ) اِرَامٌ کی جمع بمعنی وہ پتھر
جو راستوں پر نشان منزل بتانے کے لئے لگادیتے ہیں)۔

تَشْرِیْحٌ: محض پتھروں کو دیکھ کر بھڑک رہا تھا۔ ورنہ وہاں کسی شکاری کا پتہ تک نہ تھا۔

(۲۸) حَتَّىٰ إِذَا سَلَخَا جُمَادَى سِتَّةً جَزَأَ فِطَالَ صِيَامُهُ وَصِيَامُهَا تَرَجُمًا: یہاں تک کہ جب دونوں نے جاڑوں کے چھ مہینے گزار دیے (اور موسم ربیع آگیا یا جمادی الثانیہ گزار دیا) اس حال میں کہ بدون پانی پے تر گھاس پر اکتفا کرتے تھے پس اس گدھے اور گدھی کا روزہ (پانی سے رکنا) دراز ہو گیا (جواب اذا اگلے شعر میں ہے)۔

حَالِ عِبَارَتٍ: (جُمَادَى) عربی مہینہ کے نام ایک جمادی الاولیٰ اور دوسرا جمادی الاخریٰ۔ چونکہ عربوں کے یہاں سال کے پانچویں اور چھٹے مہینوں میں سردی کی وجہ سے پانی جم جاتا تھا۔ اس لئے وہ ان دونوں مہینوں کو جمادی کہتے تھے۔ (سَلَخَا) از باب نَصَرَ وَفَتَحَ سَلَخُوا مَصْدَر مہینہ وغیرہ گزارنا تشنہ کا صیغہ ہے وہ دونوں گزار دیئے۔ (جَزَأَ) از باب جَزَأَ، يَجْزَأُ، جَزْءٌ وَجُزْءٌ اسے بمعنی اونٹوں کا بغیر پانی کے چارہ پر اکتفا کرنا، اکتفا کرنا۔ تَشْرِيجٌ: یعنی وہ دونوں جاڑوں کے چھ مہینے بغیر پانی کے وہاں گزار دیئے صرف تر گھاس پر اکتفا کرتے رہے یا یہ کہ موسم سرد ہونے کی وجہ سے پیاس ہی محسوس نہ ہوئی ہو۔

(۲۹) رَجَعَا بِأَمْرِهِمَا إِلَى ذِي مِرْقٍ حَصِدٍ وَنَجَحَ صَرِيْمَةُ اِبْرَاهِمَا تَرَجُمًا: تو ان دونوں نے اپنے مقصد کو مستحکم ارادہ کی طرف لوٹایا (پانی پینے کی ٹھانی) اور ارادہ کی کامیابی اس کے محکم کرنے میں ہے (خام ارادہ میں کامیابی نہیں ہوتی)۔

حَالِ عِبَارَتٍ: (رَجَعَا) تشنہ، ان دونوں نے لوٹایا۔ (ذِي مِرْقٍ) طاقت ور، زور آور۔ قرآن پاک میں ہے۔ ”ذُو مِرْقٍ فَاسْتَوَى“ (حَصِدٍ) مستحکم بناوٹ یعنی مستحکم (صَرِيْمَةُ) قطعی ارادہ، جمع (اِبْرَاهِمُ) پختگی، مضبوط مستحکم، (نَجَحَ) اپنی مقصد میں کامیاب ہونا۔

تَشْرِيجٌ: یعنی جب ان دونوں کا پانی پینے سے رکنا کافی طویل ہو گیا تو اب ان دونوں نے پانی پینے کے لئے پختہ ارادہ کر لیا۔ کیونکہ ارادے کی کامیابی اس کے محکم کرنے میں ہے۔

(۳۰) وَرَمَى ذَوَابِرَهَا السَّفَا وَتَهَيَّجَتْ رِيحُ الْمَصَايِفِ سُومُهَا وَسَهَامُهَا تَرَجُمًا: (موسم گرما کے آغاز کی وجہ سے) گوکھروان کے کھروں کے پچھلے حصوں میں چبھنے لگے اور گرمیوں کی ہوا یعنی اس کا چلنا اور گرمی بھڑک اُٹھی۔

حَالِ عِبَارَتٍ: (رَمَى) تیر مارنا، مراد چھبنا (ذَوَابِرُ) ذابِرۃ کی جمع ہے، کھر کا پچھلا حصہ (السَّفَا) سَفَاۃ کی جمع ہے بمعنی کانٹے، ہر خاردار درخت (رِيحُ الْمَصَايِفِ) گرمیوں کی ہوا۔ مَصَايِفِ، صَيْفٌ کی جمع ہے۔ ہر وہ چیز جو گرمی کے موسم میں آئے۔ (سُومٌ) مویشی کو چرانے کے لئے چھوڑ دینا (سَهَامٌ) لو، گرمی۔

تَشْبِيْهٌ: یعنی موسم گرما کے شروع ہو جانے کی وجہ سے شدت کی گرمی پڑنی شروع ہوئی اور گوکھروان کے کھروں کے پچھلے حصوں میں چھنے کی وجہ سے ان کے پاؤں زخمی ہو گئے۔

(۳۱) فَتَازَعَا سَبْطًا يَطِيرُ ظِلَالُهُ كَذُخَانٍ مُشْعَلَةٍ يُشَبُّ ضَرَامُهَا تَرَجُمًا: پس ان دونوں نے ایسے لمبے غبار میں ایک دوسرے سے (بڑھنے میں) مقابلہ کیا جس کا سایہ اس روشن آگ کے دھوئیں کی طرح (اڑ رہا) تھا جس کی چھپٹیاں خوب بھڑکادی گئی ہوں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (فَتَازَعَا) تشبیہ نَزْعٌ بھڑکانا، مقابلہ کرنا (السَّبْطُ) لمبا (يَطِيرُ) طَارَ يَطِيرُ یعنی اڑنا (ظِلَالٌ) ظُلُّ کی جمع سایہ (ذُخَانٍ) دھواں بھاپ جمع: ”ذَوَاخِنٌ وَ ذَوَاخِيْنٌ“ (مُشْعَلَةٌ) روشن آگ، چولہا۔ (يُشَبُّ) از باب نَصَرَ شَبًّا مصدر سے يُشَبُّ مضارع مجہول کا صیغہ یعنی آگ روشن کرنا، بھڑکانا۔ (ضَرَامٌ) آگ کی دہک، بھڑک، ایندھن، جلد شعلہ دینے والی چیز جس کا انگارہ نہ ہو۔ جیسے پٹرول وغیرہ۔ مفرد ضَرَامَةٌ **تَشْبِيْهٌ**: اڑتے ہوئے غبار کو بھڑکتی ہوئی آگ کے دھوئیں سے تشبیہ دی ہے۔

(۳۲) مَشْمُولَةٌ غُلِيْتُ بِنَابِتٍ عَرَفَجٍ كَذُخَانٍ نَارٍ سَاطِعٍ اَسْنَامُهَا تَرَجُمًا: وہ آگ ایسی ہے جس پر باد شمالی چلی ہے جس میں (درخت) عرفج کی تر شاخیں ملادی گئی ہیں اس کا دھواں اس آگ کے دھوئیں کی طرح ہے جس کی لپٹیں بلند ہو رہی ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (مَشْمُولَةٌ) ای مَشْمُولٌ وہ شخص جس پر شمالی ہوا چلے، نَارٌ مَشْمُولَةٌ، شمالی ہوا کی بھڑکائی ہوئی آگ (غُلِيْتُ) ملادی گئی ہو باب سَمِعَ سے مصدر غُلِيْتُ سے غُلِيْتُ، ملاوٹ کا کھانا (نَابِتٌ) تر شاخ (سَاطِعٌ) سَطَعًا مصدر سے بلند ہونا (اَسْنَامٌ) آگ کی لپٹیں اٹھانا۔

تَشْبِيْهٌ: باد شمالی سے آگ میں دھواں زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ نیز تر شاخوں کا آگ میں ڈال دینا بھی دھوئیں کی زیادتی کا باعث ہے۔

(۳۳) فَمَضَى وَقَدَّمَهَا وَكَانَتْ عَادَةً مِنْهُ إِذَا هِيَ عَرَدَتْ إِقْدَامُهَا تَرَجُمًا: وہ (گدھا) چلا اور اس (گدھی) کو اپنے آگے دھر لیا اور اس گدھے کی یہ عادت تھی کہ جب وہ راستہ سے منحرف ہونے کا ارادہ کرتی تو اس کو آگے کر لیتا تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (قَدَّمَ) آگے کرنا، سامنے کرنا (عَرَدَتْ) باب تَفَعَّلَ مصدر تَغَرُّدٌ سے بھاگنا، پیچھے رہ جانا، راستہ سے ہٹنا، منحرف ہونا۔

تَشْبِيْهٌ: یعنی اس گورخر کا اپنی گورخرنی پر پورا کنٹرول تھا اور اس پر پوری طرح حاوی ہونے کی وجہ سے اسے ادھر ادھر بھٹکنے کا موقع

نہ دیا۔

(۳۴) فَتَوَسَّطَا غُرَضَ السَّرِيِّ وَصَدَّعَا مُسْجُورَةً مُتَجَاوِرًا قُلَامُهَا تَرْجُمًا: پھر وہ دونوں نہر کے ایک گوشے کے بیچ میں داخل ہوئے اور ان دونوں نے ایک ایسے لبریز چشمہ کو چیرا جس کی قلام گھاس قریب قریب تھی۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (تَوَسَّطَا) باب تَفَعُّلُ مصدر تَوَسَّطَ سے بمعنی بیچ میں داخل ہونا۔ (غُرَضُ) کسی چیز کا کنارہ، گوشہ (السَّرِيُّ) چھوٹی نہر، پانی کی گول، جمع اَسْرِيَّةٌ و سُرْيَانٌ (صَدَّعَا) صَدَعَ، يَصْدَعُ سے صَدَعًا مصدر بمعنی پھاڑنا، چیرنا (مُسْجُورَةً) بھرا ہوا، بھرپور، لبریز (سَرِيَّةٌ مُسْجُورَةٌ) کا معنی ہوگا۔ پانی سے بھرا ہوا، چشمہ یا ندی (مُتَجَاوِرًا) قریب قریب (قُلَامُ) ایک قسم کے گھاس کا نام۔

تَشْبِيح: یعنی وہ زراور مادہ دونوں ایک نہر کے کنارے میں داخل ہوئے اور پانی سے لبریز ندی جس کی قلام گھاس قریب قریب تھی۔ اس میں سے گزر گئے۔

(۳۵) مُحْفُوفَةٌ وَسُطُ الْيَرَاعِ يُظْلِلُهَا مِنْهُ مَصْرَعٌ غَابِيَةٌ وَقِيَامُهَا تَرْجُمًا: وہ (نہر) نے کے وسط میں گھری ہوئی ہے اور اس پر جھاڑی میں سے گری ہوئی اور کھڑی ہوئی نئے سایہ کر رہی ہے۔ حَلَّ عِبَارَتِ: (مُحْفُوفَةٌ) گھری ہوئی محتاج (الْيَرَاعِ) جھاڑی، درختوں کا جھنڈ، بانس مفرد يَرَاعَةٌ (مَصْرَعٌ) مصدر تَصْرِيعُ بمعنی گرانا، اسم مفعول گری ہوئی (غَابِيَةٌ) جھاڑی۔

تَشْبِيح: وہ چشمہ نیساں میں واقع تھا اور اس پر نئے سایہ انداز تھی جس کی وجہ سے اس کا پانی نہایت سرد تھا۔

(۳۶) أَفْتَلُكَ أَمْ وَحْشِيَّةٌ مَسْبُوعَةٌ خَذَلَتْ وَهَادِيَةُ الصَّوَارِ قِوَامُهَا تَرْجُمًا: پس یہ گورخرنی (میری اونٹنی کے مشابہ ہے) یا وہ بقرہ وحشیہ جس کے بچہ کو درندوں نے کھالیا ہو جو کہ ریوڑ سے پیچھے رہ گئی تھی در آنحالیکہ گلے کا اگلا جانور محافظ ہوتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (أَفْتَلُكَ) ہمزہ استفہامیہ ہے، تلک اسم اشارہ، یعنی یہ گورخرنی کیا پس وہی ہے یعنی اس کے مشابہ ہے (مَسْبُوعَةٌ) وہ جانور جس کے بچے کو کسی درندہ نے چیر پھاڑ دیا ہو۔ (خَذَلَتْ) ای خَذَلَتِ الطَّبِيَّةُ ہرنی کا ریوڑ سے بچھڑ جانا، پیچھے رہ جانا (وَهَادِيَةُ) ریوڑ سے آگے جانے والا (صَوَارٌ) ریوڑ، گایوں کا گلہ، جمع اَصْوَرَةٌ و صَيْرَانٌ (قِوَامُ) مددگار، محافظ، کسی چیز کے وجود و بقاء کا سامان۔

تَشْبِيح: یعنی وہ گورخرنی جسامت اور مضبوطی میں میری اونٹنی کے مشابہ ہے یا اس بقرہ وحشیہ کے جس کے ریوڑ سے بچھڑ کر اکیلا رہ جانے کی وجہ سے اس کے بچے کو درندوں نے کھالیا ہو۔

(۳۷) خَنْسَاءٌ ضَيَّعَتِ الْفَرِيرَ فَلَمْ يَرْمِ عُرْضَ الشَّقَائِقِ طَوْفُهَا وَبُغَامُهَا تَرْجَمَ: وہ چھٹی ناک والی (بقرہ وحشیہ) ہے جس نے بچہ کو ضائع کر دیا (اس کی غفلت سے بھیڑیے کھا گئے) پس پتھر ملی زمین کے اطراف میں ہمیشہ اس کا چکر لگانا اور پکارنا رہا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْخَنْسَاءُ) از باب خَنْسَ يَخْنَسُ خَنْسًا معنی چھٹی ناک اور ناک کے ابھرے ہوئے کنارہ والا ہونا وہی خَنْسَاءٌ چھٹی ناک والی نیل گائے جمع خَنْسٌ (الْفَرِيرُ) بمعنی فُرَاڈ یعنی وہ بکری جو دودھ چھڑانے کے بعد چارہ کھا کر موٹی ہو گئی ہو۔ مراد بچہ (فَلَمْ يَرْمِ) معنی لم یُطْرَحْ، ہمیشہ / سلسل (طَوْفٌ) چکر لگانا (بُغَامٌ) پکارنا، شور مچانا / ہرنی کی آواز۔
لَتَشْرِجَ: وہ بقرہ وحشیہ بچہ کی تلاش میں پہاڑ کی گھاٹیوں میں بھاگتی اور بولتی پھرتی۔

(۳۸) لِمُعْفَرٍ قَهْدٌ تَنَازَعَ شِلْوُهُ غُبْسٌ كَوَاسِبٌ لَا يُمْنُ طَعَامُهَا تَرْجَمَ: (اس بقرہ وحشیہ کا دوڑنا اور پکارنا) زمین پر پھچاڑے ہوئے سفید رنگ بچہ کی وجہ سے تھا جس کے اعضاء میں بھوسے شکاری بھیڑیوں (یا کتوں) نے چھین چھٹ کی تھی جن کی روزی منقطع نہیں ہوتی (بلکہ وہ ہمیشہ اسی طرح شکار کر کے پیٹ بھرتے ہیں)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (مُعْفَرٌ) خاک آلود، مٹی میں لتھرا ہوا۔ (القَهْدُ) نیل گائے کا پھڑا، خوش نما چھوٹی گائے، جمع: قَهَادٌ (تَنَازَعٌ) بمعنی اپنی اپنی طرف کھینچنا، کوئی چیز لینا (شِلْوُ) عضو، بقیہ ہر شے کا، گوشت کا ٹکڑا، جمع: أَشْلَاءُ (غُبْسٌ) اُغْبَسُ کی جمع بمعنی خاکستری رنگ کا بھیڑیا، یا کتا، راکھ جیسا رنگ (كَوَاسِبٌ) انسان یا پرندوں کے اعضاء (مَنْ) ای مَنَّ الشیءُ بمعنی منقطع ہونا، کٹنا۔

لَتَشْرِجَ: یعنی اس بقرہ وحشیہ کا روٹنا اور چکر لگانا اس کے اس سفید رنگ بچہ کی وجہ سے تھا جسے شکاری بھیڑیوں اور کتوں نے چیر پھاڑا تھا اور ان درندوں کی روزی کبھی منقطع نہیں ہوتی۔ یہ ہر روز اسی طرح اپنی خوراک کا انتظام کر لیتے ہیں۔

(۳۹) صَادِقُنْ مِنْهَا غِرَّةٌ فَأَصْبَهَا إِنَّ الْمَنَايَا لَا تَطِيْشُ سَهَامُهَا تَرْجَمَ: ان بھیڑیوں (یا کتوں) نے بقرہ وحشیہ کی غفلت پالی پس اس غفلت (یا بقرہ وحشیہ) کو پہنچ گئے۔ موتوں کے تیر کبھی خطائیں ہوتے (ٹھیک نشانہ پر بیٹھتے ہیں)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (صَادِقُنْ) مصدر مَصَادَفَةٌ بمعنی پانا (غِرَّةٌ) غفلت (تَطِيْشُ) طَاشَ، يَطِيْشُ، طِيْشًا و طِيْشَانًا سے طَاشَ السَّهْمُ بمعنی تیر وغیرہ کا نشانے سے ہٹنا (سَهَامٌ) سَهْمٌ کی جمع بمعنی، تیر۔

لَتَشْرِجَ: یعنی اس بقرہ وحشیہ کو یہ نقصان غفلت کی وجہ سے اٹھانا پڑا اور جب موت کا تیر آتا ہے تو نشانے سے نہیں چوکتا۔

(۴۰) بَاتَتْ وَأَسْبَلَ وَآكَفٌ مِنْ دِيْمَةٍ يُرْوِي الْخَمَائِلَ دَائِمًا تَسْجَامُهَا

ترجمہ: (بچ کے ہلاک ہو جانے کے بعد) بقرہ وحشیہ نے اس حال میں رات گزاری کہ جم کر برابر برسنے والی بارش بہہ رہی تھی جس کا دائمی بہاؤ نرم سبزہ زار کو سیراب کر رہا تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (أَسْبَلَ) مینہ برسنا، بہنا (وَآكَفٌ) زوردار بارش (دِيْمَةٌ) ہلکی اور برابر ہونے والی بارش، جمع: دِيْمٌ (يُرْوِي) ازباب سَمْع، مصدر دِيَا سے بمعنی سیراب ہونا (خَمَائِلُ) خَمِيْل کی جمع معنی سبزہ زار، گھنا باغ، بہت درختوں والی زمین (تَسْجَامُ) بہاؤ۔

تَشْرِیح: اس بقرہ وحشیہ نے ایسی حالت میں رات گزاری کہ ساری رات بارش برتی رہی لیکن بچے کے غم نے اسے تکلیف احساس تک نہ ہونے دیا۔

(۴۱) يَعْلُو طَرِيقَةً مَتْنَهَا مُتَوَاتِرٌ فِي لَيْلَةٍ كَفَرَ النُّجُومَ غَمَامُهَا

ترجمہ: اس بقرہ وحشیہ کے خط پشت پر متواتر بارش ایسی رات میں پڑتی رہی جس کے ابر نے ستاروں کو چھپا رکھا تھا۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (طَرِيقَةٌ) سیدھا خط، خط جمع طَرَائِقُ (مَتْنٌ) کمر، پشت جمع مَتَانُ و مُتَوْنُ (كَفَرَ) ای کَفَرَ الشَّيْءُ و عَلَيْهِ كَفَرًا، چھپانا، ڈھانکنا (غَمَامٌ) و غَمَامٌ، جمع: غَمَامَةٌ کی بمعنی بادل۔

تَشْرِیح: اس بقرہ نے نہایت بے چینی کی حالت میں یہ شب باد و باراں گزاری۔

(۴۲) تَجْتَافُ أَصْلًا قَالِصًا مُتَنَبِّدًا بِعُجُوبٍ أَنْقَاءٍ يَمِيلُ هَيَامُهَا

ترجمہ: بقرہ وحشیہ ایسے درخت کی دراز جڑ (کھوکھل) میں داخل ہوئی جو ریت کے ٹیلوں کے آخر میں تنہا کھڑا تھا جن کا ریت بہہ رہا تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَجْتَافُ) مصدر اِجْتِيَافٌ، کسی چیز کا پیٹ میں جانا (أَصْلًا) جڑ، بنیاد (قَالِصًا) خشک/کھوکھلا (مُتَنَبِّدًا) مصدر تَنَبَّدًا سے الگ ہونا/تنہا ہونا (عُجُوبٌ) عَجَب کی جمع ہے آخری حصہ عَجَبُ الذَّنْبِ، دم کی جڑ کا آخری حصہ (أَنْقَاءٌ) و نَقِيٌّ: نقا کی جمع ہیں بمعنی ریت کا ٹیلہ، (هَيَامٌ) بہت باریک مٹی جو چٹکی میں نہ ٹھہرے، بہنے والا ریت جمع هَيْمٌ

تَشْرِیح: سردی اور بارش سے بچنے کے لئے وہ ایک درخت کی جڑ میں پناہ گزیں ہوئی۔ لیکن وہاں بھی اس کو راحت میسر نہ آئی اور باد و باراں کی وجہ سے ان ٹیلوں کا ریت گر رہا تھا جن پر وہ درخت کھڑا ہوا تھا۔

(۴۳) وَتَضِيءُ فِي وَجْهِ الظَّلَامِ مُنِيرَةً كَجَمَانَةِ الْبَحْرِيِّ سُلَّ نَظَامُهَا

ترجمہ: (شب کی) ابتدائی تاریکی میں (وہ بقرہ وحشیہ) روشن اور چمک دار تھی اس دریائی موتی کی طرح جس کا دھاگا کھینچ لیا گیا ہو (اور وہ گول ہونے کی وجہ سے لہڑکتا پھر رہا ہو)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَضَى) مصدر اضَاءَ فَمَعْنَى رُشْنَ كَرْنَا (وَجْهَهُ) ابتدائی حصہ (الظَّلَامُ) تاریکی، اندھیرا (المُنِيرُ) روشن، واضح، صوفشان، چمکدار (جُمَانَةٌ) جُمَان کی جمع ہے بمعنی موتی، چاندنی کا ڈھالا ہوا موتی۔ جُمَانَةُ الْبَحْرِ، کا معنی دریائی موتی، (سَلَّ) سَلَّ، سَلَّ، سَلَّ سے بمعنی کھینچ کر نکالنا، (النِّظَامُ) موتی وغیرہ کی لڑی، نظم و ضبط، جمع: نُظُمٌ۔

تَشْرِیح: اس بقرہ کو چین نصیب نہ ہوا برابر بھاگتی پھری۔ بقرہ ویشیہ کو اس دریائی موتی سے تشبیہ دی ہے جو لڑی سے بکھر گیا ہو۔

(۲۴) **حَتَّىٰ إِذَا انْخَسَرَ الظُّلَامُ وَأُسْفِرَتْ** بَكَرَتْ تَزِلُّ عَنِ الشَّرَىٰ أَرْلَامُهَا تَرْجَمُ: **حَتَّىٰ** (تَحْتَىٰ) جب (شَبْکِ) تاریکی کھل گئی اور وہ صبح کی روشنی میں داخل ہوئی تو اس حال میں صبح سویرے چلی کہ نمناک ریت سے اس کے پیر پھسل رہے تھے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (انْخَسَرَ) کھل جانا حَسْرًا سے کھل جانا (تَزِلُّ) زَلَّ (تَزَلُّ) سے تَزَلُّ بمعنی پیر پھسل رہی تھی۔ **حَتَّىٰ** (تَزَلُّ) جمع: زَلَّ (الشَّرَىٰ) تری، ترٹی، نمناک ریت، جمع: اَثَرَاءُ (أَرْلَامُ) زَلَمُ کی جمع ہے بمعنی کھر، مرا اس سے پیر ہیں۔ **تَشْرِیح:** یعنی اس حالت میں جب صبح ہوئی تو وہ اس کی روشنی میں صبح سویرے چلی۔ کیونکہ نمناک ریت کی وجہ سے چلتے ہوئے اس کے قدم پھسل رہے تھے۔

(۲۵) **عَلَيْهَا تَرَدَّدُ فِي نِهَاءٍ صُعَانِدٍ** سَبْعًا تَوَامًا كَامِلًا أَيَامُهَا تَرْجَمُ: حیران و پریشان ایک ہفتہ جس کے دن بڑے بڑے تھے صُعَانِد کے حوضوں پر (بچہ کی تلاش میں) گھومتی پھری۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (عَلَيْهَا) عَلَیْہَا، عَلَیْہَا سے واحد مَوْث، حیران ہونا، پریشان ہونا، ششدر رہ جانا، هُوَ عَلَیْہَا، عَلَیْہَا جمع: عَلَیْہَا، عَلَیْہَا تَرَدَّدُ لوٹنا، واپس ہونا، بار بار لوٹنا۔ (نِهَاءٌ) وَاْنِهَاءُ، جمع ہیں النَّهْيُ کی بمعنی تالاب، جو ہڑ، حوض (صُعَانِدٌ) جگہ کا نام ہے (سَبْعًا) ہفتہ بھر (تَوَامًا) مسلسل۔

تَشْرِیح: وہ نیل گائے پورا ہفتہ اپنے اس بچے کی تلاش میں پریشان ادھر ادھر گھومتی پھری۔ کاملاً ایسا نہا سے اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ ایام گرام تھا۔

(۲۶) **حَتَّىٰ إِذَا يَسِسَتْ وَأُسْحَقَ حَالِقُ** لَمْ يُبْلِغْهُ إِرْضَاعُهَا وَفَطَامُهَا تَرْجَمُ: یہاں تک کہ وہ جب بالکل (بچہ کے ملنے سے) مایوس ہو گئی اور (اس کے) دودھ بھرے تھن خشک ہو گئے جن کو اس کے دودھ پلانے اور چھڑانے نے خشک نہیں کیا تھا (بلکہ بچہ کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ خشک ہوئے تھے)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (يَسِسَتْ) اَيْسَا وَاَيْسَا سے واحد مَوْث، مایوس ہونا، ناامید ہونا (أُسْحَقَ) اُسْحَقَ پرانا ہونا، بہت دور ہونا، یہاں مراد تھنوں میں دودھ کا خشک ہونا ہے۔ (حَالِقُ) وہ پستان، تھن جو دودھ سے لبریز ہو۔ (يُبْلِغُ) بَلَّغَ سے پرانا ہونا/خشک ہونا (الْفَطَامُ) دودھ چھڑائی دودھ چھڑانے کا عمل یا زمانہ۔

تَنْبِيْهِ: جب وہ نیل گائے بچے کو تلاش کرتے کرتے مایوس ہو گئی تو اس کے تھنوں میں جو دودھ بھرا ہوا تھا وہ آہستہ آہستہ خود ہی خشک ہو گیا۔

(۳۷) وَتَوَجَّسَتْ رِزًّا الْاَيْسُ فَرَاعَهَا عَنْ ظَهْرِ غَيْبٍ وَالْاَيْسُ سَقَامُهَا تَرْجُمًا: بقرہ وحشیہ نے غیب سے انسان کی آواز سنی جس نے اس کو گھبرا دیا (اور کیوں نہ گھبراتی جب کہ) انسان اس کی بیماری ہے (وہ اس کا شکار کر لیتا ہے تو گویا انسان اس کا مرض الموت ہے)۔

حَلِّ عِبَارَاتٍ: (تَوَجَّسَتْ) باب تفعّل سے مصدر تَوَجَّسَ بمعنی ڈرے ہوئے کوئی آواز سننا (رِزًّا) آواز، خفی اور ہلکی آواز، دور سے آنے والی آواز (اَيْسُ) مانوس، انسیت بخشنے والا مراد انسان (رَاع) مصدر رَوَّعٌ خوف زدہ کرنا۔ (ظَهْرٍ) پیٹھ، کمر (سَقَامُ) بیماری، نراکت، دہلا پن۔

تَنْبِيْهِ: جب اس بقرہ وحشیہ نے دور سے کسی انسان کی آواز سنی تو گھبرا گئی اور انسان سے گھبرانے کی وجہ یہ ہے کہ انسان موقع پاتے ہی اسے شکار کر لیتا ہے تو گویا کہ انسان اس کے لئے مرض الموت سے کم نہیں۔

(۳۸) فَغَدَتْ كِلَا الْفَرْجَيْنِ تَحْسِبُ اَنَّهُ مَوْلَى الْمَخَافَةِ خَلْفُهَا وَاَمَامُهَا تَرْجُمًا: پس وہ چلی در آنحالیکہ (دست و پاکی) دونوں کشادگیوں کو خوف کا زیادہ مستحق سمجھتی تھی (اس کو آگے اور پیچھے سے یکساں خوف تھا) وہ دونوں کشادگیاں اس کے آگے اور پیچھے تھیں۔

حَلِّ عِبَارَاتٍ: (غَدَتْ) بمعنی صَارَتْ، چلنا (الْفَرْجَيْنِ) تشبیہ، مفرد الْفَرْجُ دو چیزوں کے درمیان کشادگی، (مَوْلَى) مستحق / لائق (مَخَافَةٍ) مصدر بمعنی ڈرنا، گھبرانا۔

تَنْبِيْهِ: یعنی جب وہ چل رہی تھی تو آگے اور پیچھے کی دونوں جانب پوری توجہ رکھے ہوئے تھی۔

(۳۹) حَتَّىٰ اِذَا يَأْسُ الرَّمَاةُ وَاَرْسَلُوْا غُصْفًا دَوَّاجِنَ قَافِلًا اَعْصَامُهَا تَرْجُمًا: جتنے کہ جب تیر انداز مایوس ہو گئے (وہ رَزَّ سے نکل گئی) تو انہوں نے دراز کاں شکاری کتوں کو (اس کے پیچھے چھوڑا) جن کے پٹے (یا پیٹ) خشک تھے۔

حَلِّ عِبَارَاتٍ: (رَمَاةُ) الرّامی بمعنی تیر انداز۔ (غُصْفًا) وہ کتا جس کے کان لٹکے ہوں، جو شکار میں ماہر ہوتا ہے۔ (دَوَّاجِنَ) دَاجِنُ کی جمع بمعنی پالتو جانور (قَافِلًا) خشک ہونا، سفر سے لوٹنے والا، خشک، کھال، قَافِلُ (اَعْصَامُ) عَصْمَةُ کی جمع بمعنی قلاوید یا پٹے۔

تَنْبِيْهِ: تیر کی زد سے نکل جانے کے بعد اس کے پیچھے عمدہ نسل کے شکاری کتے لگا دیئے۔

(۵۰) فَلَحِقْنَ وَأَعْتَكِرَتْ لَهَا مَدْرِيَّةٌ كَالسَّمْهَرِيَّةِ حَدُّهَا وَتَمَامُهَا
ترجمہ: پس وہ کتے اس بقرہ وحشیہ کو جاچٹے اور اس نے ان کی طرف اپنا سینگ گھمایا جو دھار اور درازی میں سمہری نیزے کی طرح تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (لَحِقْنَ) لَحِقَ، يَلْحَقُ، لُحُوقًا سے لَحِقْنَ، جمع مونث، چمٹنا، لاحق ہونا (اعْتَكِرَتْ) باب افعال سے اِعْتَكَرَ مصدر بمعنی گھمانا، پھیرنا (مَدْرِيَّةٌ) سینگ، جمع: مَدَار، (سَمْهَرِيَّةٌ) نیزے کا نام ہے جو سمہر نامی نیزہ ساز کی طرف منسوب ہے (حَدُّ) نیزے کا دھار (تَمَامٌ) مکمل، پورا، درازی لَيْلُ التَّمَامِ سال کی سب سے زیادہ لمبی رات، بَدْرٌ تَمَامٌ، پورا چاند۔

تَشْبِيحٌ: یعنی جب اس نیل گائے پر شکاری کتوں نے حملہ کیا تو اس نے اپنے دفاع کیلئے اپنے سمہری جیسے تیز نوک دار سینگ کو ان کتوں کے خلاف استعمال کیا۔ یعنی اپنے سینگوں سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی۔

(۵۱) لَيَذُوذُهُنَّ وَأَيَقْنَتْ إِنْ لَمْ تَذُوْ أَنْ قَدْ أَحْمَمَ مِنَ الْحُتُوفِ حَمَامُهَا
ترجمہ: تاکہ وہ (بقرہ وحشیہ) ان (کتوں) کو دفع کرے اور اس کو اس امر کا پورا یقین ہو گیا تھا کہ اگر اس نے ان کو دفع نہ کیا تو (حیوانات کی) اچانک موتوں کے منجملہ اس کی موت قریب آگئی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (لَيَذُوذُهُنَّ) مصدر زُوذٌ بمعنی دفع کرنا (أَحْمَمَ) مصدر حَمَمًا بمعنی قریب ہونا۔ (حُتُوفٌ) حَتَفٌ کی جمع بمعنی موت (حَمَامٌ) مقررہ وقت، موت۔

تَشْبِيحٌ: اس بقرہ کو اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا تھا اس لئے ان کتوں کو سینگ کے ذریعہ دفع کرنے پر مجبور ہوئی۔

(۵۲) فَتَقَصَّدَتْ مِنْهَا كَسَابٍ فَضْرٍ جَتٍ بَدَمٍ وَغُوْدِرَ فِي الْمَكْرِ سَخَامُهَا
ترجمہ: تو ان میں سے کساب (کتیا) ہلاک ہوگئی اور خون میں میں لتھر گئی اور اس (کتاب) کا (نر) سخام (کتا) میدان میں (کچڑا ہوا) چھوڑ دیا گیا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَقَصَّدَتْ) ٹوٹ جانا، ہلاک ہو جانا (كَسَابٍ) کتیا کا نام ہے۔ (تَضَرَّجَ) خوب لت پت ہونا، اچھی طرح لتھڑنا۔ فَضْرٌ جَتٌ بَدَمٌ خون میں لتھر گئی۔ (غُوْدِرَ) مصدر غَدَرٌ سے چھوڑ دینا (مَكْرٌ) میدان جنگ، میدان (سَخَامٌ) نر کتے کا نام ہے۔

تَشْبِيحٌ: اس بقرہ وحشیہ نے کتے کے اس جوڑے کو مار ڈالا۔

(۵۳) فَيَبْلُكَ إِذْ رَقَصَ اللَّوَامِعُ بِالضُّحَى وَاجْتَابَ أَرْدِيَّةَ السَّرَابِ إِكَامُهَا
ترجمہ: پس ایسی اونٹنی کے ذریعہ (سوار ہو کر) جب کہ چاشت کے وقت متصل برباصحرا متحرک (معلوم) ہوں اور ٹیلے

سراب کی چادر اوڑھ لیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَلَّكْ) اشارہ اس ناقہ کی طرف ہے جس کا ذکر کافی پہلے گزر چکا (رَقَصَ) رَقَصَ، يَرْقُصُ، رَقْصًا سے بمعنی ناچنا، حرکت کرنا (لَوَاعِجُ) لَوَاعِجُ کی جمع ہے بمعنی چمکدار، چمکتا ہوا ریگستان، مراد اس سے چمکدار ریت ہے۔ (ضُحَى) چاشت کا وقت (اجْتَابَ) باب افعال سے بمعنی اوڑھنا (اُرْدِيَةُ) رِدَاءُ کی جمع ہے بمعنی چادر، بالائی لباس جیسے عبا اور جبہ وغیرہ (السَّرَاب) وہ ریت جو دوپہر کو جنگل بیابان میں دھوپ کی شدت سے پانی جیسی جیسی معلوم ہو۔ (اِكَامُ) وَاكَامُ وَاكَمَ، اَكَمَةُ کی جمع ہیں۔ بمعنی ٹیلہ۔

تَشْرِیح: یعنی میں اپنی ناقہ کے ذریعے تمام کام انجام دیتا ہوں اور ایسی سخت گرمی میں بھی جبکہ چمکتی دھوپ متحرک معلوم ہوتی ہے اس وقت بھی اس ناقہ پر سفر کرتا ہوں۔

(۵۴) أَقْضَى اللَّبَانَةَ، لَا أَفْرِطُ رِيْبَةً أَوْ أَنْ يَلُومَ بِحَاجَةٍ لَوَائِمُهَا تَرْجَمَ: میں حاجت پوری کر لیتا ہوں تہمت کے خوف سے یا اس خوف سے کہ ملامت گر ملامت کریں گے حاجت برآری میں کوتاہی نہیں کرتا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (أَقْضَى) قَضَى يَقْضِي سے واحد متکلم بمعنی پوری کرنا۔ (لَبَانَةُ) حاجت، ضرورت، جمع: لُبَانٌ (أَفْرِطُ) فَرَطًا مصدر سے، کسی چیز میں کوتاہی کرنا۔ (الرِّيْبَةُ) گمان، شک، تہمت، جمع: رِيْبٌ (يَلُومُ) لَامَ يَلُومُ، لَوْمًا سے ملامت کرنا۔ (لَوَائِمُ) ملامت گر۔

تَشْرِیح: ناقہ کو بقرہ و شیعہ یا گور خرنی سے تشبیہ دے کر کہتا ہے کہ جب کبھی سفر درپیش ہوتا ہے اور کوئی ضرورت متعلق ہو جاتی ہے تو دوپہر کی شدید گرمی میں بھی سفر کر جاتا ہے کسی قسم کا خوف میرے لئے سفر سے مانع نہیں بنتا۔

(۵۵) أَوْلَمْ تَكُنْ تَدْرِي نَوَارُ بَأَنَسِي وَصَّالٌ عَقْدٌ حَبَائِلُ جَذَائِمُهَا تَرْجَمَ: کیا نوار (مغشوقہ) نہ جانتی تھی کہ میں دوستی کے علاق کو بڑا جوڑنے والا اور توڑنے والا ہوں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (نوار) مغشوقہ کا نام (وَصَّالٌ) تعلق، ملاپ (العَقْدُ) جمع عُقُودٌ عہد، شادی یا کسی کام کا معاہدہ جس میں طرفین معاہدے کی شرائط کے پابند ہوتے ہیں۔ (حَبَائِلُ) حَبَالَةُ کی جمع بمعنی، پھندا اشکاری کا جال مراد معنی وعدہ (جَذَائِمُ) جَذَمٌ سے صیغہ مبالغہ بہت توڑنے والا۔

تَشْرِیح: نوار قطع تعلق کر کے چل دی۔ شاید اسے خیال نہ تھا کہ میں بھی مستحق دوستی ہی کے تعلقات رکھتا ہوں ناقابل سے فوراً جدائی اختیار کر لیتا ہوں۔

(۵۶) تَرَكَ اَمْكِنَةً اِذَا لَمْ اَرْضَها اَوْ يَعْثَلِقُ بَعْضَ النُّفُوسِ حَمَامُها
ترجمہ: جب کہ مجھے نہ بھائیں تو (پھر) مواضع (قیام) کو چھوڑ دیتا ہوں مگر یہ کہ بعض نفوس یعنی (مجھ سے) موت متعلق ہو جائے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَرَكَ) تَرَكَ سے مبالغہ، بہت چھوڑنے والا (اَمْكِنَةً) مکان کی جمع ہے بمعنی جگہ، مواضع قیام، گنجائش (اَرْضُ) از باب سَمِعَ سے مصدر رَضًا و رَضُوًا بمعنی پسند کرنا، قبول کرنا، (نُفُوسٌ) نَفْس کی جمع ہے بمعنی جان، روح، (حَمَامٌ) و حُمَمٌ، حُمَمٌ کی جمع بمعنی ہر مقدر و فصل شدہ چیز یعنی موت، حُمَمَةُ الْفِرَاقِ یعنی جدائی۔
تَشْرِیْحٌ: یعنی جو قیام گاہ مجھے اچھی نہ لگے تو میں بلا توقف اس کو چھوڑ دیتا ہوں لیکن جب کسی جگہ مجھے موت آ جائیگی تو پھر موت سے کوئی چارہ نہیں۔ وہ جگہ نہیں چھوڑ سکوں گا۔

(۵۷) بَلْ اَنْتَ لَا تَذُرِينَ كَمْ مِنْ لَيْلَةٍ طَلَّقَ لَذِيذِ لَهْوِها وَ نَدَامِها
ترجمہ: بلکہ تو ہی (اے معشوقہ نوار) نہیں جانتی کہ بہت سی نرم گرم راتیں (گزری) ہیں جن کا کھیل کود اور شراب نوشی بہت پر لطف تھی۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (كَمْ) کتنا، کس مقدار میں، کتنی تعداد میں، یہ دو حرفی لفظ مبنی علی السکون ہے اس کے ذریعہ مبہم تعداد و مقدار معلوم یا بیان کی جاتی ہے۔ (طَلَّقَ) ای طَلَّقَ مِنَ اللَّيْلِ: خوش گوار رات جس میں کوئی کلفت نہ ہو یعنی معتدل: جمع: طَوَالِقُ (لَذِيذٌ) از باب فَتَحَ سے لَذَّ، يَلَذُّ، لَذَاذًا سے هُوَ لَذٌّ وَلَذِيذٌ بمعنی خوش ذائقہ، پُر لطف (لَهْوٌ) کھیل کود، تفریح طبع (نَدَامٌ) نَدَم کی جمع ہے بمعنی باہم مل بیٹھ کے جام نوشی کرنا، شراب پینا۔
تَشْرِیْحٌ: معشوقہ کی طرف التفات کرنے کے بعد معشوقہ پر اپنی بڑائی جلتا ہے۔

(۵۸) قَدْ بَتَّ سَامِرَها وَ غَايَةَ تَاجِرٍ وَ اَفِيئْتُ اِذْ رُفِعْتُ وَ عَزَّ مَدَامُها
ترجمہ: (اپنی خوش بیانی کی وجہ سے) ان راتوں میں قصہ گور با اور (شراب کے) تاجروں کے بہت سے جھنڈے ہیں کہ جب وہ بلند کئے گئے اور ان کی شراب گراں ہو گئی تو میں (شراب خریدنے کیلئے) ان کے پاس پہنچا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (بَتَّ) بات، يَبِئْتُ، مَبِئًا وَ مَبَاتًا وَ بَيْتُوتَةً سے رات گزارنا (سَامِرٌ) قصہ گو، رات کو باتیں کرنے والے، (الغَايَةُ) پرچم، جھنڈا، جَمْعُ غَايٍ وَ غَايَاتٍ (اَفِيئْتُ) وَفِي سے پہنچنا/ پانا (رُفِعْتُ) صیغہ مجہول، بلند کئے گئے۔ (عَزَّ) گراں ہونا، شاق اور مشکل ہونا عَزَّ، يَعْزُّ سے عَزَّاشِيٌّ کم یاب ہونا (مَدَامٌ) شراب۔

تَشْرِیْحٌ: شراب کی بھٹی پر جھنڈا نصب کر دیا جاتا تھا۔ جس کو دیکھ کر مے نوش خمار کے پاس پہنچ جاتے تھے۔ شاعر اپنی خوش بیانی اور گرائی کے وقت شراب کی خریداری پر فخر کرتا ہے۔

(۵۹) اَعْلٰی السِّبَاۗءِ بِکُلِّ اَذْکَنَ عَاتِقٍ اَوْ جَوْنَةٍ قَدْ حَسَتْ وَفُضَّ خِتَامُهَا
ترجمہ: میں شراب کی خریداری کو ہر پرانے مشکیزہ (شراب کے) ذریعہ اس سیاہ منگے کے ذریعہ جس کی مہر توڑ دی گئی ہو اور
اس میں پیالہ (شراب نکالنے کیلئے) ڈال دیا گیا ہو گراں کر دیتا ہوں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (اَعْلٰی) صیغہ واحد متکلم، مصدر اغْلَاۤءُ، منگے داموں خریدنا۔ (سِبَاۗءِ) شراب (اَذْکَنُ) دِکْنُ، یَذْکَنُ،
دُکْنًا و دُکْنَةً سے ہو اَذْکَنُ سیاہی مائل ہونا، ٹیالا ہونا۔ جمع: دُکْنٌ (عَاتِقٌ) ازباب ضَرْبِ سے عَاتِقٌ، پرانا ہونا مصدر عَتَقًا
مراد پرانا مشکیزہ (جَوْنَةٍ) پانی کا برتن جس پر روغن ملا ہوا ہو۔ مراد سیاہ منگا (قَدْ حَسَتْ) قَدْحُ پانی یا نبیذ پینے کا پیالہ جمع اَقْدَاحٌ۔
اس سے مراد وہ پیالہ ہے جس سے شراب نکالا جاتا ہے (فُضَّ) اِی فُضَّ الخَاتِمَ عَنِ الْکِتَابِ بمعنی توڑنا مہر سے توڑنا (خِتَامٌ)
مٹی یا لاکھ جس سے مہر لگائی جائے۔ قرآن پاک میں ہے۔ "خِتَامُهُ مِسْکٌ" مہر۔

تَشْرِیْحٌ: شراب کے مشکیزے اور ٹم کے ٹم خرید لیتا ہوں۔ لہذا شراب کی کمی کی وجہ سے دام چڑھ جاتے ہیں۔

(۶۰) وَصَبُّوحٌ صَافِیَةٌ وَجَذْبٌ کَرِیْنَةٌ بِمَوْتَرٍ تَأْتَالُهُ اِبْهَامُهَا
ترجمہ: بہت سی صبح کی صاف۔ شرابیں ہیں (جن سے میں لطف اندوز ہوا) اور ایسے ستار کے ذریعہ مغنیہ کا بجانا کہ جس کی
اصلاح اس کا اٹھوٹھا کرتا ہے (میں اس کو سن کر لطف اندوز ہوا)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الصَّبُّوحُ) صبح کی شراب (الصَّافِی) خالص، بے آمیزش (جَذْبٌ) کھچاؤ، کشش، کھینچنا، (کَرِیْنَةٌ)
گانے والی لڑکی جمع کَوَارِیْنُ (مَوْتَرٌ) مصدر تَوَتَّرَ، ستار پر تار پلیٹنا (تَأْتَالُهُ) اصلاح کرنا۔
تَشْرِیْحٌ: یعنی میں صبح کی خالص شراب سے لطف اندوز ہوتا ہوں اور شراب خالص کے ساتھ ساتھ گانے اور ناچنے والی لڑکیوں کا
گانا کر بھی۔

(۶۱) بَادَرْتُ حَاجَتَهَا الدَّجَاجَ بِسُحْرَةٍ لِأَعْلَ مِنْهَا حِینَ هَبَّ نِیَامُهَا
ترجمہ: میں نے صبح سویرے مرغوں کے بولنے سے قبل شراب کی خواہش پوری کر لی تاکہ جب سونے والے بیدار ہوں تو
دوبارہ پی سکوں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (بَادَرْتُ) مصدر مُبَادَرَةٌ سے سبقت کرنا، جلدی کرنا، پہل کرنا (حَاجَتٌ) ضرورت، مراد ضرورت شراب
(الدَّجَاجُ) دُجَاجَةٌ کی جمع: مُرْغِی (السُّحْرَةُ) رات کا اخیر اور فجر سے کچھ پہلے کا وقت، صبح کا کاذب (أَعْلُ) عَلَاً و عَلَاً
سے دوسری دفعہ یا لگاتار پینا (هَبَّ) هَبَّ، يَهْبُ، هَبًّا و هُبُوبًا سے جاگنا، سو کر اٹھنا۔ (نِیَامٌ) نَوْمًا سے بمعنی پلٹنا، سونا، اوجھنا۔
تَشْرِیْحٌ: ایک مرتبہ شراب نوشی صبح سویرے کر لیتا ہوں تاکہ یا رانِ جلسہ کے ہمراہ دوبارہ موقع مل سکے۔

(۶۲) وَغَدَاةٍ رِيحٍ قَدْ وَزَعَتْ وَقِرَّةٍ قَدْ أَصْبَحَتْ بِسِدِّ الشِّمَالِ زِمَامُهَا

ترجمہ: بہت سی ٹھنڈی اور ہوا والی صبح ہیں جن کی باگ ڈور شمالی ہوا کے ہاتھ میں ہو گئی تھی میں نے ان کو روکا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الغداة) صبح، طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان کا وقت، جمع: غَدَاوَاتِ (الرَّيْحُ) چلتی ہوئی ہوا، تیز ہوا۔ جمع: رِيحٌ وَاَرْوَاحٌ وَاَرْيَاحٌ (وَزَعَتْ) وَزَعَا سے، روکنا، منع کرنا (قِرَّةٌ) ٹھنڈک (بِسِدِّ الشِّمَالِ) شمالی ہوا۔ (زِمَامٌ) باگ، لگام، مہار، نکیل، باگ ڈور، جمع: اَزْمَمَةٌ

تَشْرِیح: ایام قحط میں جب کہ شمالی ہوا چلتی ہے جو عموماً بہت زیادہ سردی کا باعث ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے فقراء مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں تو میں اپنی سخاوت کے ذریعہ ان مصائب کو رفع کر دیتا ہوں۔

(۶۳) وَلَقَدْ حَمِيتُ الْحَيَّ تَحْمِلُ شَكَّتِي فُرْطٌ وَشَاحِي إِذْ غَدَوْتُ لِحِمَامُهَا

ترجمہ: میں نے اس حال میں قبیلہ کی حمایت کی جب ایک ایسی تیز رو گھوڑی میری ہتھیار اٹھائے ہوئے تھی (میں اس پر سوار تھا) کہ جب صبح کو چلا تو اس کا لگام میرا ہاتھ تھا (میرے گلے میں پڑا ہوا تھا)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (حَمِيتُ) ضَرْب سے مصدر حَمِيًّا وَحَمَايَةً بمعنی حمایت کرنا، حفاظت کرنا، میں نے حمایت کی (تَحْمِلُ) حَمَلٌ، يَحْمِلُ، حَمَلًا سے بوجھ اٹھانا، بچہ کا عورت کے پیٹ میں ہونا۔ (الشَّكَّةُ) جسم پر لگائے ہوئے یا اٹھائے ہوئے ہتھیار، جمع: شَكَّاتٌ (فُرْطٌ) آگے بڑھنے والا، اس سے مراد تیز رفتار گھوڑی ہے۔ (وَشَاح) دوڑیوں کا جوہری ہار، جمع: وَشَاحٌ (لِحِمَامُ) لگام (اصل میں وہ لوہا جو گھوڑے کے منہ میں رہتا ہے پھر اس پورے مجموعے پر بولا جانے لگا۔ جو قسموں وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ جمع: الْحِمَمَةُ وَالْحِمَمُ وَالْحِمَمُ۔

تَشْرِیح: یعنی جب میں نے قبیلہ کی مدد کی تو میں ایسی تیز رفتار گھوڑی پر سوار ہو کر صبح کے وقت نکلا جبکہ اس گھوڑی کی لگام میرے گلے کا ہار تھی۔

(۶۴) فَعَلَوْتُ مُرْتَقِبًا عَلَى ذِي هَبْوَةٍ حَرَجَ إِلَى أَغْلَامِهِنَّ قَتَامُهَا

ترجمہ: تو میں (قبیلہ کی حفاظت کے لئے) ایک ایسے ٹیلہ پر چڑھا جو تنگ اور غبار آلود تھا۔ جس کا غبار ان کے جھنڈوں تک (اڑ رہا) تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (عَلَوْتُ) بتکلم، میں چڑھا (مُرْتَقِبًا) مُرَقَّبٌ سے جمع مُرَاقِبٌ نگرانی کی جگہ، اونچی جگہ جہاں سے نگرانی کی جائے، (هَبْوَةٌ) گرد و غبار، جمع: أَهْبَاءٌ (خِوَجٌ) انتہائی تنگ و سخت، قرآن پاک میں ہے۔ يَجْعَلُ صَدْرَهُ ضَيْقًا حَرَجًا (أَغْلَامٌ) عَلَمٌ کی جمع: جھنڈا، پرچم (قَتَامٌ) سیاہ غبار، سیاہ گرد۔

تَشْرِیح: یعنی میں نے اس قبیلہ کی مدد کیلئے ایک غبار آلود تنگ اور بلند چوٹی پر بیٹھ کر دشمن پر نظر رکھی اور اس ٹیلے کا غبار اڑا کر

دشمن کے جھنڈوں تک پہنچ رہا تھا۔

(۶۵) حَتَّىٰ إِذَا الْفَتْ يَدًا فِي كَافِرٍ وَأَجَنَّ عَوْرَاتِ الشُّعُورِ ظِلَامُهَا
تَرْجَمَتْ: یہاں تک کہ سورج نے جب اپنے آپ کو تاریکی میں ڈال دیا (غروب ہو گیا) اور سرحد کی خوفناک جگہوں کو ان کی تاریکی نے چھپا لیا۔ (یعنی بالکل رات ہو گئی)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (حَتَّىٰ) تک، تاکہ، یہاں تک کہ، نیز، حرف جرائز غایت کے لئے (الْفَتْ) اس کا فاعل مخذوف شمس ہے یعنی سورج، چھپ گیا۔ (كَافِرٌ) تاریک رات، رات کی تاریکی اور سیاہی، جمع كُفُورٌ اور كَافِرٌ، واحد كُفُورٌ (أَجَنَّ) اِیْ أَجَنَّ الشَّيْءُ، بمعنی چھپانا (عَوْرَاتِ) عَوْرَةُ کی جمع بمعنی ہر وہ مکان جس میں ایسا شگاف ہو کہ اس سے دشمن کے گھس آنے کا خوف ہو۔ قرآن پاک میں ہے۔ ”يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ“ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے گھر شگاف دار ہیں حالانکہ وہ شگاف دار نہیں ہیں۔ خوفناک جگہ (الشُّعُورُ) سرحدات (ظِلَامٌ) ظلمہ کی جمع ہے بمعنی اندھیرا، تاریکی۔

تَشْرِیح: یعنی جب رات مکمل طور پر چھا گئی اور دن کی روشنی رات کی تاریکی میں چھپ گئی اور سرحد کی خوفناک جگہوں کو رات کی تاریکی نے چھپا لیا تو (جواب اگلے شعر میں ہے)

(۶۶) أَسْهَلْتُ وَأَنْتَصَبْتُ كَجِدْعٍ مُّضِيفَةٍ جَرْدَاءٍ يَحْصِرُ دُونَهَا جُرَامُهَا
تَرْجَمَتْ: تو میں نیچے اترا اور میری گھوڑی اس پتوں سے نگلی بلند کھجور کے تنہ کی طرح سیدھی کھڑی ہو گئی جس کے پتے (یا پھل) توڑنے والے (اس کی لمبائی کی وجہ سے) تنگ دل ہوں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (أَسْهَلْتُ) ہموار و سطح زمین میں آنا۔ (أَنْتَصَبْتُ) أَنْتَصَبْتُ مصدر باب افتعال سے کھڑا ہونا (الْجِدْعُ) کھجور کے درخت کا تنہ جمع: أَجْدَاعُ و جُدُوعُ (مُضِيفَةٌ) اونچا (الْجَرْدَاءُ) أَجْرَدٌ کی مؤنث ہے۔ بے بالوں کا آدمی، گنجا، سر منڈا، اس سے مراد پتوں سے نگلی کھجور، جمع: أَجَادِدُ (يَحْصِرُ) حَصَرَ، يَحْصِرُ، حَصْرًا سے تنگ دل ہونا۔ (جُرَامُ) پھل توڑنے والا۔

تَشْرِیح: غرض میں تمام دن قبیلہ کی حفاظت میں اس ٹیلہ پر مصروف رہا۔ جب بالکل شام ہو گئی اور سرحد کی گھانیاں چھپ گئیں تو ٹیلہ سے نیچے اترا آیا اور میری گھوڑی گردن بلند کر کے کھڑی ہو گئی۔

(۶۷) رَفَعْتُهَا طَرْدَ الزَّعَامِ وَشَلَّهٖ حَتَّىٰ إِذَا سَخِنَتْ وَخَفَّ عِظَامُهَا
تَرْجَمَتْ: میں نے اس (گھوڑی) کو شتر مرغ جمع کرنے والی رفتار پر دوڑایا بلکہ اس سے بھی زیادہ حتیٰ کہ وہ جب گرم ہو گئی اور اس کی ہڈیاں ہلکی ہو گئیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (رَفَعْتُ) ایسی دوڑ دوڑانا کہ ایک دوسرے سے زیادہ تیز ہو۔ خوب دوڑانا وَقَعْتُ، میں نے دوڑایا۔

(طَرْدًا) طَرْدٌ، يَطْرُدُ، طَرَدٌ مصدر بمعنی چوپاؤں کو ادھر ادھر سے اکٹھا کرنا (نَعَامٌ) وَنَعَائِمٌ نَعَامَةٌ کی جمع بمعنی شتر مرغ (مذکورہ مؤنث) اب طَرْدٌ نَعَامٌ کا معنی ہوگا، شتر مرغ جمع کرنا۔ (شَلٌّ) ہنکانا (سَخْنٌ) مصدر سَخَنٌ گرم ہونا۔
تشریح: جس طرح شتر مرغوں کو گھیرنے اور ایک جگہ اکٹھا کرنے کیلئے سواری کو جس تیز رفتاری سے دوڑایا جاتا ہے میں نے بھی اپنی گھوڑی کو اسی طرح دوڑایا، تیز دوڑنے کی وجہ سے جب وہ خوب گرم ہوگئی تو اس کی ہڈیاں ہلکی ہو گئیں۔ تو (جواب شرط اگلے شعر میں ہے)

(۶۸) قَلِقْتُ رَحَالَتَهَا وَأَسْبَلَ نَحْرُهَا وَأَبْتَلُ مِنْ زَبَدِ الْحَمِيمِ حِزَامُهَا
ترجمہ: اس کا چار جامہ ہلنے لگا اور اس کا سینہ تر ہو گیا اور پسینہ کے جھاگوں سے اس کا تنگ بھگ گیا۔
حَالٌ عِبَارَتٌ: (قَلِقْتُ) قَلِقَ، يَقْلِقُ، قَلَقًا بمعنی ہلنا، کسی ایک جگہ قرار پذیر نہ ہونا، کسی ایک حال پر قائم نہ رہنا (الرَّحَالَةُ) زین، کی زین جس میں لکڑی نہ لگی ہو۔ جمع: رَحَائِلُ (أَسْبَلُ) (أَسْبَلُ) مصدر سے آنسو بہانا، پانی گرانا، مراد تر ہونا (النَّحْرُ) سینہ کا بالائی حصہ، سینہ (الزَّبَدُ) ہر چیز کا جھاگ، جمع اَزْبَادُ (الْحَمِيمُ) پسینہ، قرآن پاک میں ہے۔ ”لَا يَكْدُو قَوْنٌ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا“ (الحِزَامُ) پیٹی، پیکنگ کی رسی وغیرہ، جمع حُزُمٌ۔
تشریح: مطلب نیچے اتر کر قبیلہ کی دیکھ بھال کے لئے میں نے اسے اتنا دوڑایا کہ وہ پسینہ پسینہ ہوگئی اور کمر کی تری کی وجہ سے اس کا چار جامہ کمر پر نہ جما۔

(۶۹) تَرَقَّى وَتَطْعَنُ فِي الْعِنَانِ وَتَنْتَحِي وَرَدَ الْحَمَامَةُ إِذَا جَدَّ حَمَامُهَا
ترجمہ: وہ گردن ابھار کر چلتی ہے۔ باگ کو جھٹکے دیتی ہیں۔ گردن موڑ کر اس طرح تیز چلتی ہے جس طرح کبوتری پانی پر اترتی ہے جب اس کا (ز) تیزی دکھارہا ہو۔
حَالٌ عِبَارَتٌ: (تَرَقَّى) مصدر رَقَى سے گردن اٹھا کر بخوشی چلنا، گردن ابھار کر چلنا (تَطْعَنُ) طَعَنَ مصدر سے بمعنی تیز چلنا، جو گھوڑا گردن جھکا کر بخوشی چلتا ہے اہل عرب اسے طَعْنُ الْفَرَسُ فی الْعِنَانِ کہتے ہیں۔ (الْعِنَانُ) لگام کی ڈوری جس سے جانور کو پکڑا جاتا ہے۔ لگام، مہار، جمع: أَعْنَتٌ (تَنْتَحِي) مصدر انْتَحَى سے ایک پہلو پر جھک کر چلنا یعنی گردن مروڑ کر چلنا (حَمَامَةُ) حَمَامٌ کا واحد، ایک کبوتر (ز) اور مادہ دونوں کے لئے (جمع: حَمَائِمُ) (أَجَدَّ) تیز چلنا، تیزی دکھانا۔
تشریح: گھوڑی کی تیز روی کو پیاسی کبوتری کی پرواز سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۷۰) وَكَثِيرَةٌ غَرَبَاؤُهَا مَجْهُولَةٌ تَرْجَى نَوَافِلُهَا وَيُخْشَى ذَامُهَا
ترجمہ: بہت سے ایسے گھرانے ہیں جن کے مسافر (مہمان) ایک دوسرے سے ناواقف ہیں اور ان کے عطایا کی امید کی جاتی ہے اور ان کے عیب سے بچا جاتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (غُرباءُ) غریب کی جمع ہے بمعنی اجنبی، پردیسی، مسافر، نامانوس (مَجْهُولٌ) نامعلوم، غیر معروف (نَوَافِلُ) نَافِلَةٌ کی جمع ہے بمعنی عطیہ، بخشش (ذَامٌ) عیب۔

تَشْبِیْحٌ: ان گھرانوں سے بادشاہوں کے گھر مراد ہیں۔ اور ان اشعار میں شاعر اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ربیع کو نعمان بن مندر شاہ عرب کے دربار میں پیش آیا تھا۔

(۷۱) غُلْبٌ تَشْدُرُ بِالذُّحُولِ كَانَهَا جِنُّ الْبَدِيِّ رَوَاسِيًا أَقْدَامُهَا تَرْجَمُ: (وہ گھروالے) موٹی گردن کے شیر ہیں جو (بہادری کی وجہ سے) آپس میں ایک دوسرے کو اپنے کینوں سے ڈراتے ہیں گویا کہ وہ (مقام) بدی کے جن ہیں جو اپنے قدموں کو جمائے ہوئے ہیں (اور کسی طرح میدان سے نہیں ملتے)۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (غُلْبٌ) اُغْلِبَ بمعنی موٹی گردن والا، شیر (تَشْدُرُ) باہم اختلاف کرنا۔ باب تَفَعُّلٌ سے مصدر تَشْدُرُ بمعنی ڈرانا (ذُحُولٌ) وَاذْخَالَ جمع دُخُلٌ کی بمعنی کینہ، بغض (بدی) جگہ کا نام ہے۔ (رَوَاسِيٌ) رَاسِيَةٌ کی جمع: جما ہوا۔
تَشْبِیْحٌ: گویا کہ ان گھروں کے رہنے والے موٹی گردن کے شیر معلوم ہوتے ہیں باہمی اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے کے خلاف مقام بدی کے جنوں کی طرح میدان میں ڈٹے رہتے ہیں۔

(۷۲) اَنْكَرْتُ بَاطِلَهَا وَبُؤْتُ بِحَقِّهَا عِنْدِي وَلَمْ يَفْخَرْ عَلَيَّ كِرَامُهَا تَرْجَمُ: میں نے اس (گھر) کے باطل (قول) کا انکار کر دیا اور جو میرے نزدیک اس کا حق تھا اس کا اقرار کر لیا تو مجھ پر اس گھر کے شرفاءِ فخر میں غالب نہ آئے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (بُؤْتُ) مصدر بُؤء سے اقرار کرنا (کِرَامٌ) کَرَمٌ کی جمع: شریف لوگ۔
تَشْبِیْحٌ: یعنی جو بات میرے نزدیک حق تھی اُس بات کا اقرار کرتے ہوئے اس پر ڈنکار ہا اور جو ناحق تھی اس کا صاف انکار کیا۔ اس وجہ سے ان گھروں میں رہنے والے معززین مجھ پر غلبہ حاصل کرنے میں ناکام رہے اور میں ہی غالب رہا۔

(۷۳) وَجَزُورٍ اَيْسَارٍ دَعَوْتُ لِحَتْفِهَا بِمَغَالِقٍ مُتَشَابِهٍ اَجْسَامُهَا تَرْجَمُ: قمار بازوں کے (مناسب) بہت سے اونٹ ہیں جن کو ذبح کرنے کے لئے ایسے تیروں کے ذریعہ میں نے (یار) و احباب کو بلایا جن کے اجسام ہم شکل تھے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْجَزُورُ) قابل ذبح اونٹنی (لفظ مؤنث ہے) جمع: جَزَائِرُ وَ جَزُورٌ (اَيْسَارٌ) جمع یَاسِرٌ، جوئے میں تیر ڈالنے والا یا تیروں سے جوا کھیلنے والا، قمار باز (حَتْفٌ) بمعنی موت جمع حُتُوفٌ۔ (مَغَالِقٌ) مفرد مُغْلَقٌ بمعنی جوئے کے تیر (اَجْسَامٌ) مفرد جِسْمٌ جس میں طول، عرض، اور عمق ہو۔

تَشْبِیْحٌ: اپنے اونٹوں کے ذبح کرنے پر فخر کرتا ہے۔ بمغالب الخ کا مطلب یہ ہے کہ تیروں کے ذریعہ قمریہ اندازی کر کے ذبح

کرنے کے لئے ان میں سے منتخب کئے جاتے ہیں۔

(۷۴) بَاءُ وَابِهِنَّ لِعَاقِرٍ أَوْ مُطْفِلٍ بُذِلَتْ لِحِجْرَانِ الْجَمُوعِ لِحَامُهَا تَرْجَمَتْ: میں ان تیروں کے ذریعہ بانجھ یا بچہ دار اونٹنی کے لئے بلاتا ہوں جس کا گوشت تمام ہمایوں میں تقسیم کیا جائے۔
حَاتِنِ عِبَارَتٍ: (بَاءُ وَ) ای اَدْعُو میں بلاتا ہوں۔ (عَاقِرُ) بانجھ عورت، جمع: عَوَاقِرُ (المُطْفِلُ) بچہ والی عورت یا جانور مادہ، جمع: مُطَافِلُ (بُذِلَتْ) بَذَلَ بِيْذْلٍ بَذْلًا سے مہول بمعنی تقسیم کرنا، خرچ کرنا (حِجْرَانِ) وَاجْوَارُ، وَجِوَرٌ جمع ہیں، جَارِکِ بمعنی پڑوسی۔

تَشْرِیح: کم درجہ کی اونٹنی ذبح نہیں کرتا بلکہ بیش قیمت ذبح کرتا ہوں۔

(۷۵) فَالضَّيْفُ وَالْجَارُ الْجَنِيبُ كَانَمَا هَبَطَا تَبَالَةً مُخَصَّبًا أَهْضَامُهَا تَرْجَمَتْ: پس مہمان اور اجنبی پڑوسی (گوشت کی کثرت اور فراوانی کی وجہ سے) گویا کہ وادی تبالہ میں جا ترے جس کے ٹیلے سرسبز ہیں۔

حَاتِنِ عِبَارَتٍ: (الْجَنِيبُ) پردیسی، جمع: جُنُبُ (جَارُ الْجَنِيبِ) کا معنی اجنبی پڑوسی۔ (هَبَطَا) هَبَطَ، يَهْبِطُ، هَبُوطًا سے بمعنی اترنا، نیچے آنا (تَبَالَةً) یمن کے ایک وادی یا شہر کا نام ہے (المُخَصَّبُ) سرسبز شاداب (أَهْضَامُ) وَهَضُومٌ جمع هَضْمٌ کی بمعنی پست زمین وادی کا نچلا حصہ، مراد ٹیلہ۔

تَشْرِیح: ان پر رزق کی اتنی فراوانی ہوئی جیسے وادی میں بسنے والوں پر۔

(۷۶) تَأْوِي إِلَى الْأَطْنَابِ كُلُّ رَذِيَّةٍ مِثْلِ الْبَلِيَّةِ قَالِصٍ أَهْدَامُهَا تَرْجَمَتْ: (میرے یا میری قوم کے) خیموں کے طنابوں کی طرف ہر ایسی ضعیف (عورت) پناہ لیتی ہے جس کے پرانے کپڑے (بھی) بدن سے کوتاہ ہوں اور (قبر پر بندھی ہوئی) اونٹنی کی طرح (لاغر) ہو۔

حَاتِنِ عِبَارَتٍ: (تَأْوِي) پناہ لیتی ہے (أَطْنَابُ) وَطَنْبَةٌ جمع: طُنْبُ کی بمعنی خیمہ یا شامیانہ وغیرہ باندھنے کی رسی (رَذِيَّةٌ) ای رَذِيَّةُ النَّسَاقَةِ، اونٹنی میں چلنے کی طاقت بالکل ختم ہو جانا، زمین سے نہ اٹھا جانا لیکن یہاں ضعف اور کمزوری مراد ہے (الْبَلِيَّةُ) لاغر اونٹنی، مصیبت و آزمائش (قَالِصُ) کوتاہ (أَهْدَامُ) وَهْدَامُ، جمع، هَذْمٌ کی پیوند لگا ہوا پرانا کپڑا۔

تَشْرِیح: اس شعر میں شاعر اپنی قوم کی غریب پروری کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میری قوم غریب کی پرور ہے اور انتہائی کمزور، اور غریب لوگ ان کی پناہ میں آ جاتے ہیں اور یہ بلا امتیاز سب کو اپنی پناہ میں لے لیتے ہیں جو ان کی بہت بڑی خوبی ہے۔

(۷۷) وَيُكَلِّلُونَ إِذَا الرِّيحُ تَنَاحَتْ خُلْجَاتُ مَدُّ شَوَارِعَ أَيُّسَامُهَا تَرْجَمَتْ: جب ہوائیں بالمقابل چلیں (ایام قحط میں چوٹرنی ہوائیں چلنے لگیں) تو وہ ایسے بڑے پیالوں کو (جو چھوٹی نہر کے

مانندی) اور تک پر کر دیتے ہیں جن میں (کھانے کا) اضافہ کیا جاتا ہے اس حال میں کہ ان کے یتیم (بچے وسعت اور کھانے کی فراوانی کی وجہ سے گویا کہ) تیرتے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (يُكَلِّلُونَ) تَكْلِيلُ مصدر سے بمعنی تاج پہنانا، مراد یہ ہے کہ جب وہ پیالوں میں گوشت کے ٹکڑے تہ بہ تہ رکھتے ہیں تو وہ تاج کی طرح لگتے ہیں۔ (تَسَاوُحٌ) وہ ہوائیں جو ایک دوسرے کے مقابلے میں چلیں یعنی چوٹرنی ہوائیں (خُلْجًا) و خُلْجَان، جمع: خُلْجُج کی بمعنی چھوٹی نہر جو بڑی دریا سے کاٹ کر نکالی جائے۔ مراد بڑے پیالے (تُمَدُّ) مصدر مُدُّ سے بڑھنا یا بڑھانا، قرآن پاک میں ہے: "وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ"۔ وہ سمندر جس کے پانی کو سات دریا بڑھاتے ہیں (شَوَارِعُ) شَارِع کی جمع بمعنی تیرنے والا (اِيتَامٌ) مفرد، یتیم۔

تَشْرِیح: یہ کہ جب قسط سالی ہو تو میری قوم غریبوں اور مسکینوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلاتی ہے اور ان کے کھانے کے برتن کو بوٹیوں سے ایسے بھر دیتے ہیں جیسے کہ انہیں تاج پہنایا گیا ہو۔ کھانے کی وسعت اور فراوانی کی وجہ سے ایسے شوق سے کھاتے ہیں گویا کہ وہ ان میں تیر رہے ہوں۔

(۷۸) اِنَا اِذَا التَّقَتِ الْمَجَامِعُ لَمْ يَزَلْ مِنْ اِلْزَاوٍ عَظِيْمَةٍ جَسَامُهَا تَرَجَمَرُ: جب جماعتیں ملیں (ایک جگہ جمع ہوں) تو ہمیشہ ہم میں سے بڑے کام کا ذمہ دار اور اس کی تکلیف برداشت کرنے والا ضرور رہے گا۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (مَجَامِعُ) مَجْمَع کی جمع بمعنی جمع ہونے یا جمع کرنے کی جگہ، مجلس، (لَمْ يَزَلْ) ہمیشہ رہے گا (لِزَاوٍ) دروازہ کی چٹنی، مراد ذمہ دار آدمی (العَظِيْمَةُ) مَوْنُثُ الْعَظِيْمُ کی بمعنی مصیبت، آفت، تکلیف، جمع عَظَائِمُ (جَسَامُ) مشقت برداشت کرنے والا۔

تَشْرِیح: جب کبھی قبائل کا اجتماع ہوتا ہے تو وہاں ہمارا ایک سردار لازمی طور پر ہوتا ہے جو معاملات طے کرتا ہے۔

(۷۹) وَمُقَسِّمٌ يُعْطِي الْعَشِيْرَةَ حَقَّهَا وَمُعْذِمٌ لِحَقُوْقِهَا هَضَامُهَا تَرَجَمَرُ: (اور قبائل کے اجتماع کے وقت ہوا) ایسا سردار ضرور ہوتا ہے جو مال غنیمت تقسیم کرنے والا ہے جو قبیلہ کو اس کے حقوق دیتا ہے اور ایک ایسا با اختیار سردار ہے جو (ضرورت کے وقت) قبیلہ کے حقوق کی خاطر (اپنے) حقوق کو کم کر دیتا ہے (یا قبیلہ ہی کے حقوق کم کر دیتا ہے اور اس پر کوئی معترض نہیں ہو سکتا)۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (مُقَسِّمٌ) اسم فاعل تقسیم کرنے والا (العَشِيْرَةُ) قبیلہ، جمع: عَشَائِرُ (مُعْذِمٌ) صیغہ اسم فاعل، وہ سردار جو اپنی قوم کے ساتھ انصاف یا زیادتی کرنے کے معاملہ میں خود مختار ہو۔ (هَضَامٌ) هَضَمَ بمعنی حقوق گھٹانا۔

تَشْرِیح: یعنی قبائل کے اجتماع کے وقت تقسیم حقوق کے لئے ایک سردار ضرور موجود ہوتا ہے۔ ایسا سردار جو تقسیم حقوق کے بارے میں مکمل طور پر با اختیار ہوتا ہے جس کو جتنا چاہے دے سکتا ہے اس کا ہاتھ پکڑنے والا کوئی نہیں ہوتا۔

(۸۰) فَضْلاً وَذُوْ كَرَمٍ يُعِيْنُ عَلٰی النَّدٰی سَمَحٌ كَسُوْبٌ رَّغَائِبٌ غَنَامُهَا
ترجمہ: یہ سب کچھ بزرگی کی وجہ سے کرتا ہے اور (ہم میں سے) ایک ایسا صاحب کرم (رہتا ہے) جو سخاوت (کرنے) پر (لوگوں کی) مدد کرتا ہے۔ نئی عمدہ چیزیں کمانے والا اور ان کو قیمت بنانے والا ہے۔

حَلِّ عِبَارَاتٍ: (فضلاً) احسان و کرم، بزرگی (ذو کرم) صاحب کرم (یُعِيْنُ) عوناً مصدر سے مدد کرنا (النَدٰی) سخاوت و کرم، جمع: اَنْدَاءٌ و اَنْدِیَّةٌ (السَّمَحُ) بمعنی نخی، فراخ دل، (الْكُسُوْبُ) و الْكَسَابُ بمعنی بہت کمانے والا (رَغَائِبُ) جمع رَغِیْبٌ جمع: رَغِیْبٌ کی بمعنی بڑا عطیہ، عمدہ، بہت بخشش (غَنَامُ) بکریوں کا چرواہا، یا گمراہی مراد قیمت بنانے والا۔
تَشْرِیْحٌ: یہ کہ ہم جو سردار مقرر کرتے ہیں وہ اپنی بزرگی اور سخاوت کی وجہ سے لوگوں کی عمدہ اور نفیس مال سے امداد کرتا ہے۔

(۸۱) مِنْ مَّعْشَرٍ سَنَنْتَ لَهُمْ اَبَاؤُهُمْ وَلِكُلِّ قَوْمٍ سُنَّةٌ وَاِمَامُهَا
ترجمہ: (یہ سردار) ایسے گروہ سے ہے جس کے واسطے اس کے آباء نے یہ طریقہ جاری کر دیا ہے اور ہر قوم کا ایک طریقہ اور اس طریقہ کا رہنما ہوتا ہے۔

حَلِّ عِبَارَاتٍ: (مَعْشَرٌ) ایک طرز کے لوگ، جماعت، گروہ، قرآن پاک میں ہے۔ يَامَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلْمُ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ۔ جمع: مَعَاشِرُ (اِمَامٌ) امام، قائد، پیشوا، سربراہ، جمع: اَئِمَّة۔
تَشْرِیْحٌ: اس سردار نے یہ تمام عمدہ افعال آباؤ اجداد سے سیکھے ہیں۔

(۸۲) لَا يَطْبَعُونَ وَلَا يَبْثُرُ فَعَالُهُمْ اِذْ لَا يَمِیْلُ مَعَ الْهَوٰی اَحْلَامُهَا
ترجمہ: وہ اپنی آبرو و خراب نہیں کرتے اور نہ ان کے کام فاسد ہوتے ہیں بلکہ ان کی عقول خواہشات نفسانی کے تابع نہیں ہوتیں۔

حَلِّ عِبَارَاتٍ: (يَطْبَعُونَ) طَبَعَ، يَطْبَعُ طَبْعًا سے جمع مذکر بمعنی خراب کرنا، میلا ہونا۔ (يَبْثُرُ) مصدر بُثْرٌ سے فاسد ہونا۔ (الْهَوٰی) خواہش نفس جمع اَهْوَاءُ (اَحْلَامُ) حِلْمٌ کی جمع بمعنی عقل و خرد۔ قرآن پاک میں ہے، "اَمْ تَأْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَا۔"

تَشْرِیْحٌ: ہر کام عقل کی روشنی میں کرتے ہیں۔ تو نہ ان کی آبرو پر کبھی دھبہ آتا ہے اور نہ ان کا کوئی کام خراب ہوتا ہے۔

(۸۳) فَاَقْنَعُ بِمَا قَسَمَ الْمَلِیْکُ فَاِنَّمَا قَسَمَ الْخَلَائِقُ بَيْنَنَا عَلَامُهَا
ترجمہ: تو (اے حاسد) خدائی قسمت پر صبر کر اس لئے کہ عادتوں کو ہمارے درمیان بہت زیادہ جان کار نے تقسیم کیا ہے۔

حَلِّ عِبَارَاتٍ: (اَقْنَعُ) صیغہ امر، قناعت کر/ صبر کر (الْمَلِیْکُ) بادشاہ، جمع: مُلْکَاء۔ یہاں مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے قَسَمَ الْمَلِیْکُ خدائی تقسیم (خَلَائِقُ) خَلِیْقَةُ کی جمع بمعنی مخلوق خدا، خلق خدا، طبیعت، عادت، فطرت اور یہاں عادت مراد

ہے۔ (عَلَامٌ) بڑا عالم، خوب واقف، بہت زیادہ جاننے والا۔

تَنْهِيَةٌ: اگر ہمیں اچھی باتیں دی گئی ہیں اور تمہیں بُری۔ تو اس پر ہی صبر کرنا چاہئے اس لئے کہ یہ تقسیم کسی انجان کی نہیں ہے بلکہ دانائے راز نے یہ تقسیم کی ہے وہ ہر ایک کو سرناپ کر ٹوپی عنایت کرتا ہے۔

(۸۴) وَإِذَا الْأَمَانَةُ قُسِّمَتْ فِي مَعْشَرٍ أَوْفَى بِأَوْفَرِ حَظِّنَا قَسَامُهَا
ترجمہ: جب اقوام (عالم) میں امانت تقسیم کی گئی تو امانت کے قسام (ازل) نے ہمارا کثیر مکمل حصہ کا حامل بنا دیا گیا ہے۔ اس لئے ہم تمام قبائل عرب میں بہت زیادہ امین ہیں۔

حَلَقَ عِبَارَتٌ: (اَوْفَى) باب افعال مصدر ایفاء سے پورا حق دینا (اَوْفَدَ) بڑھانا، زیادہ کرنا۔ (حَظٌّ) حصہ، نصیب، جمع: حُظُوظٌ (قَسَامٌ) بہت تقسیم کرنے والا۔ قسمتوں اور حصوں کا بنانے اور طے کرنا والا۔

تَنْهِيَةٌ: قسام ازلی یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ نے امانت کا کثیر اور کامل حصہ دنیا کی تمام قوموں سے زیادہ ہماری قوم کو عطا کیا۔ اس لئے ہم تمام قبائل عرب میں سب سے زیادہ امین ہیں۔

(۸۵) فَبَنَىٰ لَنَا بَيْتًا رَفِيعًا سَمُّكُهُ فَسَمَّا إِلَيْهِ كَهْلُهَا وَغُلَامُهَا
ترجمہ: خدا نے ہمارے (شرف و بزرگی کا) ایک ایسا مکان بنایا جس کی چھت بہت بلند ہے پس قبیلہ کے ادھیڑ عمر اور نوجوان اس کی طرف چڑھے۔

حَلَقَ عِبَارَتٌ: (رَفِيعٌ) بلند، بلند مقام (السَّمْكُ) چھت یا چھت کی موٹائی جمع: سُمُوكٌ (سَمًا) سُمُوءًا و سَمَاءًا، اونچا ہونا، بلند ہونا، چڑھنا (الْكَهْلُ) ادھیڑ عمر کا، تیس سال سے پچاس سال تک کی عمر کا آدمی، جمع: كَهْلُولٌ (غُلَامٌ) نوجوان لڑکا جس کی مونچھیں نکل آئی ہوں۔ جمع: غِلْمَانٌ وَغِلْمَةٌ

تَنْهِيَةٌ: خدا نے ہمیں بزرگی کا ایک بلند مکان عنایت فرما دیا ہے تو اب قوم کے افراد اس کی بلندی پر نظر آتے ہیں۔

(۸۶) وَهُمْ السُّعَاةُ إِذَا الْعَشِيرَةُ أَفْطَعَتْ وَهُمْ فَوَارِسُهَا وَهُمْ حُكَّامُهَا
ترجمہ: جب قبیلہ کسی خطرناک مصیبت میں مبتلا کر دیا جائے تو وہی لوگ کوشاں ہیں اور وہی (جنگ کے وقت) شہسوار اور (بھگڑے نمٹانے کے وقت) حاکم ہوتے ہیں۔

حَلَقَ عِبَارَتٌ: (سُعَاةٌ) مفرد سَاعٌ سے کوشش کرنے والا (أَفْطَعَتْ) امر قبیح میں مبتلا کرنا، خطرناک مصیبت میں مبتلا کرنا۔ (فَوَارِسُ) فَارِسُ کی جمع بمعنی گھوڑوں کی سواری کا ماہر، شہسوار، مرد میدان۔

تَنْهِيَةٌ: غرض ہر طرح سے قبیلہ کے محافظ و نگراں وہی لوگ ہیں۔

(۸۷) وَهُمْ رَبِيعٌ لِّلْمُجَاوِرِ فِيهِمْ وَالْمُرْمِلَاتِ إِذَا تَطَاوَلَ عَامُهَا

تَرْجُمَةً: وہی لوگ اپنے پڑوسیوں اور بیواؤں کے لئے جب (افلاس کی وجہ سے) ان کی عدت دراز ہو جائے (اور کٹنی دو بھر ہو جائے) تو موسم ربیع (کا کام دیتے) ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الرَّبِيعُ) موسم بہار، جمع: أَرْبَعَاءُ، وَرَبَاعٌ وَأَرْبَعَةٌ (مُرْمِلَاتُ) اَرْمَلُ مصدر سے عورت کے خاوند کا مر جانا، بیوہ ہونا، یا مفرد مُرْمَلَةٌ معنی بیوہ/مصیبت زدہ عورت۔

تَشْرِیح: یعنی وہ قبیلہ کمزور، بیواؤں، ضعیف عورتوں اور اپنے پڑوسیوں کیلئے موسم ربیع کا کام دیتا ہے اس وقت جب ان کے طویل افلاس کے دن کاٹنا مشکل ہو جائے۔

(۸۸) وَهُمْ الْعَشِيرَةُ أَنَّ يُبْطِئَ حَاسِدٌ أَوْ أَنَّ يَمِيلَ مَعَ الْعَلُوِّ لِنَامُهَا

تَرْجُمَةً: وہی قبیلہ کے مصلح اور مددگار ہوتے ہیں اس خوف سے کہ کہیں حاسد امداد میں تاخیر نہ کرے یا قبیلہ کے کینے دشمنوں سے میل جول نہ کر بیٹھیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (هُمْ الْعَشِيرَةُ) اصل میں هُمْ مُصْلِحُو تھ ضرورت شعری کے پیش نظر مضاف حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کی جگہ رکھ دیا۔ (يُبْطِئُ) تَبَطَّأ مصدر معنی دیر کرنا۔ (لِنَامُ) مفرد لَيْئِمٌ۔ نالائق، کمینہ۔

تَشْرِیح: آپس کے اختلاف مٹا کر سب کو باہمی اعانت پر آمادہ کر دیتے ہیں۔ کیونکہ قبیلے کے لوگ مصلح اور مددگار ہیں۔

عمرو بن کلثوم کے حالات اور شاعری کا مختصر جائزہ

﴿پیدائش اور حالات زندگی﴾

عمرو بن کلثوم بن مالک تغلمی نے جزیرہ فرات میں قبیلہ بنی تغلب کے معزز و باحساب لوگوں میں پرورش پائی، جوان ہونے پر وہ بڑے لوگوں کی طرح خوددار، غیور، بہادر اور فصیح و خوش گفتار ہو گیا، پندرہ برس کا بھی نہ ہونے پایا تھا کہ اپنی قوم میں معزز اور قبیلہ کا سردار بن گیا۔ بسوس کی وجہ سے بکر و تغلب (کے دو خاندانوں) کے درمیان لڑائیاں ہوتی تھیں۔ ان لڑائیوں میں یہی روح رواں تھا، جس نے پوری مستعدی و جانبازی سے ان لڑائیوں میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ بالآخر دونوں قبیلوں نے متفقہ طور پر آل منذر کے شاہان حیرہ میں سے ایک بادشاہ عمرو بن ہند کے ہاتھ پر صلح کر لی، مگر یہ صلح کچھ زیادہ مدت تک باقی نہ رہی اور جلد ہی ان کے سرداروں میں پھوٹ پڑ گئی ان کی رگ حمیت پھڑکنے لگی، حتیٰ کہ انہوں نے عمرو بن ہند کے دربار ہی میں جھگڑنا شروع کر دیا، قبیلہ بکر کا مشہور شاعر حارث بن حلوہ کھڑا ہوا، اور اپنا مشہور آفاق معلقہ وہاں پڑھ کر سنایا جس کی وجہ سے بادشاہ کی نظر عنایت اس کی قوم کی طرف ہو گئی، حالانکہ پہلے وہ تغلبیوں کا طرفدار تھا، اس پر عمرو بن کلثوم بادشاہ سے غاراض ہو کر وہاں سے چلا گیا۔ اس کے بعد ایک دفعہ واقعہ ہے کہ بادشاہ نے اپنے خاص درباریوں سے پوچھا، عرب میں کوئی ایسا شخص تم بتا سکتے ہو؟ ”جس کی ماں میری خدمت کرنا ذلت و عار سمجھے۔ انہوں نے جواب دیا ”عمرو بن کلثوم کی ماں لیلیٰ کے سوا ہمیں کوئی ایسی عورت نظر نہیں آتی، اس لئے کہ اس کا باپ مہبل بن ربیعہ ہے، چچا کلیب وائل ہے، شوہر کلثوم بن عتاب عرب کا جوان مرد شہسوار ہے اور اس کا بیٹا عمرو بن کلثوم اپنی قوم کا مایہ ناز سردار ہے۔“ اس پر عمرو بن ہند نے عمرو بن کلثوم کو بلوایا اور یہ کہلا بھیجا کہ میری ماں سے اپنی ماں کی ملاقات کراؤ۔ چنانچہ عمرو بن کلثوم بنی تغلب کی معزز جماعت کے ساتھ اپنی ماں کو لیکر جزیرہ سے عمرو بن ہند کی ملاقات کیلئے پہنچا، بادشاہ نے فرات و حیرہ کے درمیان شامیہ نے تنوائے، اپنی حکومت کے امراء و دروساء کو بھی بلوایا اور وہ سب وہاں جمع ہو گئے، ادھر عمرو بن ہند نے اپنی ماں کو سمجھا دیا تھا کہ آپ لیلیٰ بنت مہبل سے کوئی کام کرنے کیلئے کہنا۔ جب لیلیٰ شامیہ میں جا کر اطمینان سے ایک جگہ بیٹھ گئی تو بادشاہ کی ماں نے اس سے کہا ”وہ سنی مجھے اٹھا کر لا دو۔“ لیلیٰ نے عزت و وقار برقرار رکھتے ہوئے کہا ”جسے کوئی کام ہو وہ اپنا کام خود کر لے۔“ جب بادشاہ کی ماں نے زیادہ اصرار کیا تو لیلیٰ چلائی، ”ہائے میری ذلت!!“ یہ آواز اس کے بیٹے نے سن لی اور وہ برا فرودختہ ہو کر اٹھا اور عمرو بن ہند (بادشاہ) کو وہیں بھرے دربار میں قتل کر دیا، پھر فوراً اپنی ماں کو لیکر جزیرہ واپس چلا گیا وہاں پہنچ کر اپنا مشہور قصیدہ کہا اس قصیدے کی ابتداء تغزل اور ذکرِ مے سے کی، پھر بادشاہ عمرو بن ہند کے ساتھ جو کچھ گزرا۔ اس کا بیان

ہے ساتھ ہی اپنی اور اپنی قوم کی عزت اور بڑائی کا فخر یہ تذکرہ ہے، یہ قصیدہ مجلسوں میں کثرت سے پڑھا گیا اور زبان زد خاص و عام ہو گیا۔ خاص طور پر خاندان تغلب میں اس قصیدے کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی اور انہوں نے اسے خوب گایا، اور عوام میں پھیلا یا۔ اس کی شہرت و مقبولیت کو دیکھتے ہوئے ایک شاعر نے کہا ہے:

أَلْهَنِي أُبْنَى تَغْلِبَ عَنْ كُلِّ مَكْرَمَةٍ
قَصِيدَةُ قَالِهَا عَمْرُو بْنُ كَلْثُومٍ

يَفْأَخِرُونَ بِهَا مُذْكَانَ أَوَّلِهِمْ

يَا لَيْلِي جَالٍ لَشَعْرٍ غَيْرِ مَسْنُومٍ

عمرو بن کلثوم کے قصیدہ نے خاندان تغلب کو اس درجہ سرفراز کر دیا ہے کہ اب ان کو مزید کسی قسم کے کارنامے انجام دینے کی ضرورت نہیں ہے، اس قصیدہ کے ذریعے خاندان تغلب اپنے جدِ اعلیٰ پر فخر و ناز کرتے رہیں گے۔ اے لوگوں! دیکھو یہ ہے وہ شاعری جس سے کبھی دل برگشتہ اور سیر نہیں ہوتا۔ چھٹی صدی عیسوی کے اواخر میں اس کا انتقال ہوا۔

﴿عمرو بن کلثوم کی شاعری﴾

عمرو بن کلثوم برجستہ گو شاعر تھا اس کا طرزِ بیان اور مضمون نہایت پاکیزہ و بلند ہوتا ہے یہ کہ کم گو شاعر ہے اس نے شاعری کی بہت سی صنفوں میں طبع آزمائی نہیں کی، نہ اپنی فطری قابلیت کو آزاد چھوڑا، نہ اپنی خداداد طبیعت کے سامنے سر تسلیم خم کیا، اس کی شاعری کی کل کائنات ایک تو اس کا یہی مشہور معلقہ ہے باقی کچھ دوسرے قطعات ہیں، جن کا موضوع معلقہ کے موضوع سے ہٹا ہوا نہیں ہے۔



الْمُعَلَّةُ الْخَامِسَةُ لِعَمْرِو بْنِ كَلْثُومِ التَّغْلِبِيِّ

وَقَالَ عَمْرُو بْنُ كَلْثُومٍ يَذْكُرُ أَيَّامَ بَنِي تَغْلِبَ، وَيَفْتَحُورُ بِهِمْ: یہ معلقہ عمرو بن کلثوم تغلبی کا ہے۔

(۱) أَلَا هَبِّي بِصَحْنِكَ فَاصْبَحِينَا وَلَا تُبْقِي خُمُورَ الْأَنْدَرَيْنَا
تَرْجَمَةً: ہاں (اے محبوبہ) بیدار ہو اور اپنے بڑے پیالہ سے ہمیں شراب پلا اور (مقام) اندرین کی شرابیں (غیر کیلئے) باقی نہ چھوڑ۔

حَلَّيْنِ عِبَارَتٌ: (الَا) حرف تنبیہ، جملہ کے شروع میں آتا ہے بمعنی خبردار، لیکن کبھی مخاطب کو متوجہ کرنے کے لئے بولا جاتا ہے۔ (هَبِّي) صیغہ امر از هُبُوْبٌ سے نیند سے بیدار ہونا۔ (الصَّحْنُ) بڑا پیالہ، جمع: أَصْحَانٌ وَصُحُونٌ (اَصْبَحِينَا) از باب فتح سے صیغہ امر واحد مؤنث بمعنی شراب پلا (خُمُورٌ) خَمْرٌ کی جمع: شراب (لفظ مؤنث ہے کبھی مذکر بھی آتا ہے، ہر نشہ آور شراب (اَنْدَرَيْنِ) جگہ کا نام ہے۔

تَنْشِیْخٌ: اس شعر میں شاعر اپنی محبوبہ سے کہتا ہے کہ اے محبوبہ نیند سے بیدار ہو اور ہمیں مقام اندرین کی شراب بڑے بڑے پیالوں میں پلا اور ساری شراب ہمیں ہی پلا دیں۔ غیروں کیلئے بچا کر نہ رکھ۔

(۲) مُشْعَشَعَةٌ كَأَنَّ الْحُصَّ فِيهَا
تَرْجَمَةً: پانی ملی ہوئی (شراب پلا) جب اس میں گرم پانی ملے تو گویا اس میں زعفران معلوم ہو۔

حَلَّيْنِ عِبَارَتٌ: (مُشْعَشَعَةٌ) پانی ملی ہوئی شراب، (الحُصَّ) زعفران، سرخ رنگ کی ایک گھاس جس سے رنگائی کی جاتی ہے۔ جمع: حُصُوصٌ وَأَحْصَاصٌ (خَالِطٌ) خَلُطًا مصدر سے ملانا، آمیزش کرنا۔ (سَخْنٌ) سَخْنًا مصدر سے گرم ہونا۔ هُوَ سَخْنٌ وَهِيَ سَخْنَةٌ۔

تَنْشِیْخٌ: یہ ترجمہ تو اس وقت ہے جب کہ سخین بمعنی گرم ہو اور اگر سخینا صیغہ جمع متکلم ہو تو پھر ترجمہ یہ ہوگا: ”پانی ملی ہوئی شراب پلا گویا کہ اس میں زعفران ہے جب اس میں پانی ملتا ہے تو ہم سخی بن جاتے ہیں“ اور مال کے خرچ میں کوئی باک نہیں کرتے۔

(۳) تَجُورُ بِذِي اللَّبَانَةِ عَنْ هَوَاهُ
تَرْجَمَةً: جو صاحب حاجت کو اس کی دلی تمنا سے غافل کر دے جب کہ وہ اسے (ذرا) چکھ لے حتیٰ کہ وہ نرم پڑ جائے (اور بکل

کی تختی اس سے یکسر دور ہو جائے۔

حَلَّ عِبَارَتًا: (تَجُورُ) جَارٌ، يَجُورُ، جَوْرًا سے غافل کر دینا، روک دینا (الْبُكَانَةُ) حاجت، ضرورت، خواہش، ذو البکانہ، صاحب حاجت، حاجت والا جمع: بُكَاْنٌ (هَوَا) خواہش نفس، دلی تمنا جمع: اَهْوَاءُ (يَلِيْنُ) لِيْنٌ سے نرم، ملائم۔
تَشْتِيحُ: یعنی اے میری محبوبہ تو ایسی شراب پلا جسے پیتے ہی صاحب حاجت کو اس کی دلی تمنا سے غافل کر دے۔ جو اس شراب کو چکھتے ہی نرم پڑ جائے اور بخل کی تختی اس سے یکسر دور ہو جائے۔

(۴) تَرَى اللَّحْزَ الشَّحِيحَ إِذَا أُصِرْتُ عَلَيْهِ لِمَالِهِ فِيهَا مُهَيَّنًا
تَرْجَمًا: (ایسی شراب) کہ بخل کنجوس کے آگے اس کا دور آئے تو اے مخاطب! تو اس کو (شراب) کے بارے میں اپنا مال بے دریغ خرچ کرتے دیکھے۔

حَلَّ عِبَارَتًا: (لَحْزٌ) لَحْزٌ، يَلْحُزُ، لَحْزًا سے کنجوس و بخل ہونا، هُوَ لَحْزٌ وَلَحْزُ (الشَّحِيحُ) بخل، کنجوس، حریص، جمع شَحَاخٌ وَاشْحَاءٌ قرآن پاک میں ہے ”سَلَقُوا كُم بِالْمِنْوِ حَدَادٍ اَشْحَاءٌ عَلَى الْخَيْرِ“ (مُهَيَّنًا) مال خرچ کرنا۔

تَشْتِيحُ: اس قدر لذیذ شراب پلا کہ بخل انسان بھی اس کے لئے بے دریغ مال صرف کر ڈالے اور اس کی لذت اس کے مال کی قدر و قیمت کو بچ کر دے۔

(۵) صَبْنَتِ الْكَاسَ عَنَّا امَّ عُمُرٍ وَكَانَ الْكَاسُ مَجْرَاهَا الْيَمِينَا
تَرْجَمًا: اے ام عمرو! تو نے ہم سے پیالہ پھیر دیا حالانکہ دور دانی جانب سے تھا۔
حَلَّ عِبَارَتًا: (صَبَنَ) از باب ضرب صَبْنًا مصدر سے روک دینا، پھیر دینا (الْكَاسُ) پیالہ، گلاس، جام جو شراب سے بھرا ہوا ہو، جمع: اَكْوُسٌ، وَكُوُوسٌ (امَّ عُمُرٍ) محبوبہ کا نام، اس پہلے حرف ندا اخذ وف ہے۔ (مَجْرَى) دور، کنارہ، دھارا۔ (الْيَمِينُ) داہنا ہاتھ یا دانی جانب، جمع: اَيْمَنٌ، اَيْمَانٌ۔

تَشْتِيحُ: اے ام عمرو! شراب کا دور دائیں جانب سے چلانا تھا اور تو مجھے شراب سے محروم رکھنے کیلئے بائیں جانب سے چلایا حالانکہ میں دائیں جانب بیٹھا ہوا تھا۔

(۶) وَمَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ امَّ عُمُرٍ بِصَاحِبِكَ الَّذِي لَا تَصْبَحِيْنَا
تَرْجَمًا: اے ام عمرو! تیرا وہ دوست جس کو تو صبحی نہیں پلاتی (یعنی میں) ان تینوں سے (جن کو تو شراب پلا رہی ہے) بدتر نہیں (تو پھر اس کے کوئی معنی نہیں کہ تو دوسروں کو پلائے اور میں منہ نکوں)

حَلَّ عِبَارَتًا: (الشَّرُّ) فساد، فتنہ، خرابی، بداخلاقی، شرارت، جمع: شُرُورٌ (تَصْبَحِي) مصدر صَبَاحَةٌ سے بمعنی صبح کی

شراب پلانا۔ لَا تَضَحِينَا تَوْصِیْحِی کی شراب نہیں پلاتی۔

تَفْہِیْلَاتُ: اے ام عمرو! تو اپنے جس دوست کو شراب سے محروم کرنا چاہتی ہے وہ ان تینوں سے کم درجے کا نہیں ہے جن تینوں کو تو نے شراب پلائی یہ ان کے برابر کا ہے بلکہ ان سے اعلیٰ درجے کا ہے۔

(۷) وَكَأْسٍ قَدْ شَرِبْتُ بِعَلْبِكَ وَأُخْرَى فِي دِمَشْقٍ وَقَاصِرِينَا

تَرْجُمَہ: بہت سے (شراب کے) پیالے میں نے بعْلَبُک میں پئے اور بہت سے دِمَشْق اور قاصرین میں۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (کَأسٍ) وہ پیالا جو شراب سے بھرا ہوا ہو۔ (بَعْلَبُک) لبنان کا ایک شہر (دِمَشْق اور قاصرین) دونوں شہروں کے نام ہیں۔

تَفْہِیْلَاتُ: میں پرانے خوار ہوں تو اس کی کوئی وجہ نہیں کہ یہاں محروم رہوں۔

(۸) وَإِنَّا سَوْفَ نُذَرِكُنَا الْمَنَايَا مُقَدَّرَةً لَّنَا وَ مُقَدَّرِينَ

تَرْجُمَہ: اور ہمیں عنقریب موتیں آدبا میں گی در آنحالیکہ وہ ہمارے لئے مقدر ہیں اور ہم ان کے لئے۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (سَوْفَ) بمعنی عنقریب، بنی برفتح فعل مضارع پر داخل ہو کر مستقبل کے لئے خاص کر دیتا ہے اور اس کے اور فعل کے درمیان کوئی فاصل نہیں ہوتا۔ (تُذَرِكُنَا) ذَرَكْ، یَذَرُکْ سے مصدر ذَرَكْ، پالینا لاحق ہونا، فعل مجہول۔ (مَنَايَا) مَنَیَّةٌ جمع بمعنی موت، فیصلہ (مُقَدَّرَةٌ) غرض کردہ، تقدیر میں لکھا ہوا۔ مقدر میں ہونا، قسمت میں ہونا۔

تَفْہِیْلَاتُ: تو پھر اس چند روزہ زندگی میں یہ نکل اور کشیدگی مناسب نہیں ہے۔ ذوق:

اے شمع تیری عمر طبعی ہے ایک رات
ہنس کر گزار یا اسے رو کر گزار دے

(۹) فِي قَبْلِ التَّفَرُّقِ يَاطَّعِينَا نُخَبِّرُكَ الْيَقِينِ وَتُخْبِرِينَا

تَرْجُمَہ: اے ہودج نشین (محبوبہ) جدائی سے پہلے (ذرا) ٹھہرتا کہ ہم تجھے یقینی باتوں کی خبر دیں (جن سے فراق کے بعد ہمیں دوچار ہونا ہے) اور تو ہمیں اپنے احوال بتلا۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (فِي) وَقَفَّ، يَقِفُ، وَفُوقًا سے صیغہ امر واحد مؤنث بمعنی ٹھہرنا، رکنا۔ (التَّفَرُّقُ) ہر ایک کا اپنی اپنی راہ لینا، جدا ہونا (طَّاعِنَةً) پاکی میں بیٹھی ہوئی عورت، جمع: طَّاعِنَاتُ وَ طُغْنُ وَ أَطْعَانُ

تَفْہِیْلَاتُ: یعنی اے محبوبہ اب ہم جدا ہو رہے ہیں اس لئے ایک دوسرے کو صحیح صحیح خبریں دیدیں۔ کیونکہ جدائی کے بعد ہمیں ان سے دوچار ہونا ہے۔

(۱۰) قَفِي نَسَأَلُكَ هَلْ أُخْدِثْتَ صَرْمًا لِسُؤْلِكَ الْبَيْتِ أَمْ خُنْتُ الْأَمِيْنََا
ترجمہ: ٹھہر کہ ہم تجھ سے دریافت کریں آیا تو نے قطع تعلق فراق کے قریب ہو جانے کی وجہ سے کیا یا ایک امانتدار (مجھ) سے
(عہد محبت میں) خیانت کی۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (اُخْدِثْتَ) بمعنی ارتکاب کرنا۔ (صَرْمًا) کاٹنا، قطع تعلق کرنا (وَسُؤْلُكَ) نزدیکی، قریب (الْبَيْتِ) جدائی،
فاصلہ (خُنْتُ) خیانت کی (أَمِيْنًا) دیا نیتدار، امانتدار، قابل اعتماد، جمع: اُمَنَاءُ

تَنْبِيْهِ: اس شعر میں شاعر اپنی محبوبہ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہے کہ اے محبوبہ یہ تو بتاتی جاؤ کہ مجھ سے قطع تعلق کی وجہ کیا ہے۔

(۱۱) يَوْمَ كَرِيْهَةٍ ضَرَبْنَا وَطَعْنَا أَقْرَبَهُ مَوَالِيْكَ الْعِيُونَا
ترجمہ: (ہم تجھے) لڑائی کے دن (کی خبر دیں) جس میں ہم نے خوب تلوار بازی اور نیزہ بازی کی (جس کو دیکھ کر) تیرے
پچازاد بھائیوں نے (اپنی) آنکھیں ٹھنڈی کیں۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (الْكُرِيْهَةُ) مونث الکریہہ بمعنی کھسمان کی لڑائی، جنگ یا جنگ کی شدت: جمع: کُرَاهِيَّةٌ (ضَرَبْنَا) شمشیر
زنی، تلوار چلانا (طَعْنَا) نیزہ زنی کرنا۔ نیزہ زنی میں مقابلہ کرنا (أَقْرَبَهُ) ٹھنڈک میں داخل ہونا (أَقْرَبَ الْعِيُونَا) آنکھ ٹھنڈی ہونا۔
(مَوَالِي) موالی کی جمع ہے بمعنی چچا یا چچازاد بھائی (عِيُونًا) عَيْنٌ، عَيْنٌ کی جمع بمعنی آنکھ۔

تَنْبِيْهِ: شاعر معشوقہ کو وہ جنگ یاد دلا کر احسان جتاتا ہے جس میں اس نے معشوقہ کے عزیز و اقرباء کی مدد کی اور اس کی وجہ سے
انہیں فتح اور کامرانی میسر آئی۔

(۱۲) وَإِنَّ غَلْدًا وَإِنَّ الْيَوْمَ رَهْنٌ وَبَعْدَ غَلْدٍ بِمَا لَا تَعْلَمِيْنَا
ترجمہ: آج کا دن اور کل اور پرسوں ایسے واقعات کے ساتھ متعلق ہے جن سے تو واقف نہیں لہذا واقعات ماضی کی ہی خبر دیتا
ہوں۔ (ہونے والے معاملات کا خدا ہی کو علم ہے)

حَلَّ عِبَارَتِ: (غَلْدٌ) الغد بمعنی کل آئندہ، مستقبل (رَهْنٌ) متعلق بمعنی مَرَهُوْنٌ
تَنْبِيْهِ: یعنی اے محبوبہ! ہم تجھے آج کل اور پرسوں جو واقعات رونما ہوئے۔ آپ کو آگاہ کرتے ہیں جنہیں تو نہیں جانتی اور
آنے والے معاملہ کا علم خدا ہی کو ہے۔

(۱۳) تُرِيْكَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى خَلَاءٍ وَقَدْ أَمِنَتْ عُيُونَ الْكَاشِحِيْنَا
ترجمہ: (محبوبہ) تجھے جب کہ تو خلوت میں اس کے پاس پہنچے اور وہ رقیبوں کی آنکھ سے محفوظ ہو دکھائے گی (تُرِيْكَ) کا
مفعول دوسرے شعر میں مذکور ہے۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (الْخَلَاءُ) خلوت گاہ یا خالی جگہ جہاں کوئی نہ ہو۔ (الْكَاشِحُ) شدید دشمن۔

تَشْبِيْهِ: یعنی جب تو ایسے علیحدگی میں اس کے پاس پہنچے اور اس سے تنہائی میں ملے کہ وہ رقیبوں کی نظروں سے محفوظ ہو تو وہ تجھے دکھائے گی کیا دکھائے گی وہ اگلے شعر میں بیان ہوا ہے۔

(۱۳) ذِرَاعِي عَيْطَلٍ اَذْمَاءُ بَكْرٍ هَجَانِ اللُّونِ لَمْ تَقْرَأْ جَنِينَا
ترجمہ: دراز گردن، سفید رنگ، نوجوان، ناقہ کے (سے) پر گوشت دو بازو (دکھائے گی) جو کہ خالص سفید رنگ ہے اور جس کے شکم میں کبھی بچہ نہیں رہا۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (ذِرَاعِي) تشبیہ، مفرد، ذراع، ہر جانور کا ہاتھ، گائے اور بکری کا ذراع، پنڈلی سے اوپر کا حصہ ہوتا ہے اونٹ کا اور دوسرے سم والے جانوروں کا ذراع پنڈلی کے پتلے حصہ کے اوپر شروع ہوتا ہے۔ انسان کا ذراع کہنی کے سرے سے درمیانی انگلی کے سرے تک ہوتا ہے۔ ذراع مؤنث ہے اور کبھی مذکر کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں۔ جمع: اَذْرُعُ و ذُرْعَانُ (العَيْطَلُ) دراز گردن والا، اَمْرَاةٌ عَيْطَلٌ، دراز گردن والی حسین عورت (اَذْمَاءُ) مؤنث جمع اَذْمٌ بمعنی گندم گوں ہونا (البَكْرُ) کنوارا مرد، کنواری عورت (الْهَجَانُ) خالص و عمدہ چیز، هَجَانُ اللُّونِ، خالص سفید رنگ جمع: هَجَانٌ و هُجْنٌ و هَجَانِيْنُ (لَمْ تَقْرَأْ) مصدر قَرَأَ جمع کرنا، حاملہ ہونا۔ (الجَنِينُ) پوشیدہ چیز، رحم مادر میں رہنے والا بچہ، جمع: اَجْنَةٌ و اَجْنُنٌ۔

تَشْبِيْهِ: شاعر محبوبہ کا حلیہ بیان کرتا ہے اور اس کے پر گوشت بازوؤں کو ناقہ کے دو بازوؤں سے تشبیہ دیتا ہے۔

(۱۵) وَثَدِيًّا مِثْلَ خُحِّ الْعَاجِ رُخْصًا حَصَانًا مِّنْ اَكْفِ اللَّامِيسِيْنَ
ترجمہ: اور پستان جو ہاتھی دانت کی ڈبیہ کی طرح نرم و نازک ہیں اور چھونے والے کے ہاتھوں سے محفوظ ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (الْثَدِي) پستان مرد اور عورت کا جمع: اَثْدٌ و ثَدِيٌّ ثَدِيًّا، بڑے پستان والی عورت (الْخُحُّ) ہاتھ دانت یا کانچ کی ڈبیہ جمع اُخْحَاق و حِقَاق و خُحُوْقُ (رُخْصًا) رَخَاصَةً و رُخْوصَةً و رُخْصَانًا، نرم و نازک ہونا، تروتازہ ہونا۔ هُوْرُ رُخْصٍ (حَصَانًا) خَصْنٌ، يَخْصُنُ، حَصَانَةً، مضبوط و محفوظ ہونا۔ (اَكْفُ) و كُفُوْفٌ جمع الكَفِّ کی بمعنی ہتھیلی (انگلیوں سمیت ہاتھ کا اندرونی حصہ۔ (الْاَمْسُ) مُلَامَسَةً و لِمَاسًا، کسی کے بدن پر ہاتھ پھیرنا چھونا۔

تَشْبِيْهِ: پستان کو گولائی اور صفائی میں ہاتھی دانت کی ڈبیہ سے تشبیہ دی لیکن اس تشبیہ سے مشبہ میں سختی کا گمان پیدا ہوتا تھا۔ جس کو نہا کے ذریعہ دور کر دیا۔

(۱۶) وَمَتْنِيْ لَدَنَةٍ سَمَقَتْ وَطَالَتْ رَوَادِفُهَا تَنْوُءُ بِمَا وَلَيْنَا

ترجمہ: (محبوبہ) دراز لگداز قد کی لچک (دکھائے گی) اس کے (بڑے بھاری) سرین مع ان اعضاء کے جو ان سے ملے ہوئے ہیں بمشقت اٹھتے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (مَتْنِي) لچک (لَدَنَةٌ) مؤنث جمع لَدَانٌ بمعنی لگداز ہونا۔ (سَمَقَتْ) سَمَقٌ، يَسْمُقُ، سَمَقًا و

سَمُوًّا سے بمعنی لمبا اور اونچا ہونا، دراز قد ہونا۔ (رَوَادِفُ) جمع رَادِفَةُ کی بمعنی سرین، نچھ، ثانیہ (تَنُوْءُ) نُوءٌ سے کوئی چیز مشقت سے اٹھانا (وَلِیْ) وَلِیَّا سے قریب ہونا، ملا ہوا ہونا۔

تَشْبِیْخ: معشوقہ کے دراز قد اور ثقل ارادف کی تعریف کرتا ہے۔

(۱۷) وَمَا كَمَّةٌ يَضِيقُ الْبَابَ عَنْهَا وَكَشْحًا قَدْ جُنِنْتُ بِهِ جُنُونًا
تَرْجَمَتُ: اور ایسا سرین (دکھائے گی) جس کے گزرنے کے لئے دروازہ تنگ ہو جاتا ہے اور ایسی کمر جس کی وجہ سے میں دیوانہ بن گیا ہوں۔

حَلَقَ عِبَارَتًا: (مَّا كَمَّةٌ) وَالْمَا كَمَّةٌ بمعنی سرین، جمع: مَّا كَمَّةٌ (الْكَشْحُ) پہلو، کمر، جمع: كُشُوح (جُنِنْتُ) دیوانہ کر دیا گیا ہو میں۔ جُنُونًا دیوانہ ہونا۔

تَشْبِیْخ: سرینوں کے پُر گوشت ہونے اور کمر کے حسین ہونے کو بیان کرتا ہے۔

(۱۸) وَسَارِيَتِي بَلَنْطٍ أَوْ رُخَامٍ يَبْرُنُ خَشَاشَ حَلِيهِمَا رَكِينًا
تَرْجَمَتُ: اور ہاتھی دانت یا سنگ مرمر کے دوستوں (پنڈلیوں) دکھائے گی جن کی پازیوں کا کھپا ہوا ہونا ہلکی ہلکی آواز پیدا کرتا ہے یا جن کی پھنسی ہوئی پازی میں ہلکی آواز پیدا کرتی ہیں۔

حَلَقَ عِبَارَتًا: (السَّارِيَةُ) مفرد سَارِيَتِي تشبیہ، جمع: سوار بمعنی ستون، کھمبا، پول، بانس (بَلَنْطٍ) سنگ مرمر جیسا ایک پتھر، مراد ہاتھی دانت (الرُّخَامُ) سنگ مرمر، واحد، رُخَامَةٌ (خَشَاشٌ) کسی چیز میں داخل ہونا، پھنسا ہوا ہونا۔ (حَلِيٌّ) زیور اس سے مراد یازیب ہے، جمع: حُلِيٌّ (رَكِينٌ) آواز، ہلکی ہلکی آواز، جھنکار، گھنٹی کی آواز۔

تَشْبِیْخ: پنڈلیوں کے پُر گوشت ہونے کی وجہ سے پاؤں میں گھوم نہیں سکتی اس لئے آواز ہلکی نکلتی ہے۔

(۱۹) فَمَا وَجَدْتُ كَوْجِدِي أَمْ سَقَبٌ أَصْلَتُهُ فَرَجَّعَتِ الْحَنِينَا
تَرْجَمَتُ: (فراق محبوبہ کے وقت) میری طرح وہ اونٹنی بھی غمگین نہیں ہوتی جس نے اپنے بچہ کو گم کر دیا ہو اور درد بھری آواز بار بار نکالتی ہو (بلکہ میرا رنج و درد اس سے بھی سوا ہے)۔

حَلَقَ عِبَارَتًا: وَجَدْتُ وَجْدًا سے رنجیدہ ہونا، غمگین ہونا (سَقَبٌ) اونٹنی کا نوزائیدہ بچہ، جمع: اسْقَبٌ وَسُقُوبٌ وَ سَقَابٌ وَ سُقْبَانٌ یہاں اَمْ سَقَبٌ یعنی اونٹنی مراد ہے۔ (رَجَّعَ) تَرْجِيعٌ سے آواز کو بار بار لوٹانا، آواز کو زک زک کرنا نکالنا (حَنِينٌ) تڑپ، درد، حد سے بڑھا ہوا شوق۔

تَشْبِیْخ: یعنی فراق محبوبہ کے وقت جو غم مجھے درپیش ہوتا ہے وہ اس اونٹنی کو بھی نہیں ہوتا جب اس کا بچہ گم ہو جائے حالانکہ جب اونٹنی کا بچہ گم ہو جائے تو وہ دردناک آواز سے روتی پھرتی ہے۔ شاعر اپنے غم کو اس سے سنگین قرار دیا ہے۔

(۲۰) وَلَا شَمُطَاءُ لَمْ يَتْرُكْ شَقَاهَا لَهَا مِنْ تِسْعَةٍ إِلَّا جَنِينًا
ترجمہ: (میری طرح) نہ وہ بوڑھی عورت غمگین ہوئی ہے جس کی بدبختی نے اس کے نو بچوں میں سے ہر ایک کو دفن کر کے
چھوڑا۔

حَلَّ عِبَارَت: (شَمُطَاءُ) مؤنث جمع: شَمُطُ بمعنی سیاہ سفید بالوں والا مراد بوڑھی عورت (شَقَاءُ) بدبختی، بد حالی
(تِسْعَةُ) اس سے مراد نو بچے ہیں (جَنِينٌ) وہ بچہ جو ماں کے پیٹ میں ہو یا قبر میں ہو۔ کیونکہ جَنِينُ کا ایک معنی قبر بھی ہے اور ہر
پوشیدہ چیز کو جنین کہتے ہیں۔ جمع: أَجْنَةُ وَاَجْنُ
تَشْرِیح: بوڑھا پے میں اولاد کا صدمہ سخت جانگسل ہوتا ہے جب کہ آئندہ اولاد کی امید بھی باقی نہیں رہتی۔

(۲۱) تَذَكَّرْتُ الصَّبَا وَاشْتَقْتُ لَمَّا رَأَيْتُ حُمُولَهَا أَصْلًا خُذِينَا
ترجمہ: مجھے محبت کی یاد تازہ ہوئی اور میں (سخت) شوق میں مبتلا ہوا جب کہ میں نے محبوبہ کے اونٹوں کو دیکھا کہ وہ شام کے
وقت ہنگائے جا رہے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَت: (الصَّبَا) صَبَابَةٌ سے بمعنی عشق و محبت (حُمُولٌ) اور أَحْمَالٌ، حَمْلُ کی جمع بمعنی وہ اونٹ جس پر ہودج
لگا ہوا ہو۔ (أَصْلًا) أَصِيل کی جمع: أَصْلٌ وَاَصَالٌ وَاَصَائِلٌ بھی أَصِيل کی جمع ہیں بمعنی وقت شام۔ (خُذَاءُ) سے
اونٹ کو ہکانا اور خُذَى ہو تو معنی (اونٹ کو ہکانیکا گانا) کے ذریعے تیز چلنے پر اکسانا۔
تَشْرِیح: معشوقہ کی رواجی کی تیاری کو دیکھ کر جذبہ عشق فزوں ہوا اور آتش محبت میں اور اضافہ ہو گیا۔

(۲۲) فَأَعْرَضَتِ الْيَمَامَةُ وَأَشْمَخَرْتُ كَأَسْيَافٍ بِأَيْدِي مُصْلِتِينَ
ترجمہ: پس یمامہ ظاہر ہوا اور اس طرح بلند ہوا جیسا کہ تلوار کھینچنے والوں کے ہاتھوں میں تلواریں۔
حَلَّ عِبَارَت: (أَعْرَضَتْ) عَرَضًا وَاَعْرَاضَةً سے اعْرَضَ الشَّيْءُ بمعنی ظاہر ہونا، سامنے آنا (الْيَمَامَةُ) جگہ کا نام
ہے۔ یا یمامہ فاختہ، جمع: يَمَامٌ آتی ہے۔ (أَشْمَخَرْتُ) بہت اونچا ہونا (أَسْيَافٍ) وَاَسْيُوفٌ یہ جمع ہیں سَيْف کی بمعنی تلوار
(مُصْلِتِينَ) تلواروں کو نیام سے کھینچنا۔

تَشْرِیح: یمامہ کے ظاہر ہونے کو میانوں میں سے کھینچی ہوئی تلواروں کے ظہور سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۲۳) أَبَاهُنْدٍ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْنَا وَأَنْظِرْنَا نَخْبِرْكَ الْيَقِينَا
ترجمہ: اے ابو ہند! (عمرو بن ہند) ہم سے جلد بازی نہ کر اور ہمیں کچھ مہلت دے تاکہ تجھے یقینی واقعات کی خبر دیں (جو
ہمارے شرف و کرم پر دال ہیں اور وہ یہ کہ)

حَلَّ عِبَارَت: (أَبَاهُنْدٍ) اس سے مراد عمرو بن ہند ہیں (تَعْجَلْ) جلدی کرنا تیزی دکھانا (أَنْظِرْ) اشی مہلت دینا

(البَیِّنُ) بے شک و شبہ علم۔

تَشْرِیح: اے عمرو بن ہند! ہمارے ساتھ لڑائی جھگڑے میں جلد بازی سے کام نہ لے بلکہ ہمیں مہلت دینے میں تیرے لئے فائدہ ہے کیونکہ ہم تجھے ان یقینی واقعات سے آگاہ کریں گے جو کھرے اور سچے ہیں۔

(۲۴) **بِأَنَّ نُورَ الرِّایَاتِ یُضَا وَنُصْدِرُهُنَّ حُمْراً قَدَرِوْیْنَا تَجَمَّتْ:** ہم جھنڈوں (نیزوں) کو (میدان جنگ میں) اس حال میں اتارتے ہیں کہ وہ سفید ہوتے ہیں اور انہیں اس حال میں واپس کرتے ہیں کہ (دشمنوں کے خون سے) سرخ اور سیراب ہو چکے ہیں۔

حَلِّ عِبَارَت: (نورِ د) وُزُوْدُ مصدر سے یا اِیْزَاْدُ مصدر سے اونٹوں کو پانی پراتا تا لیکن یہاں مطلق اتارنے کے معنی میں ہے (الرِّایات) جھنڈا۔ مفرد رَايَة (نُصْدِرُ) واپس کرنا، لونانا (حُمْرُ) سرخ، سرخ رنگ جس سے رنگائی کی جاتی ہے۔ (الرَّوْیُ) مکمل سیرابی۔

تَشْرِیح: اس شعر میں شاعر اپنی بہادری کے اظہار کیلئے کہتا ہے کہ ہم اپنے دشمنوں کے سینوں میں سفید نیزے اتارتے ہیں اور جب انہیں نکالتے ہیں تو خون سے لت پت ہوتے ہیں۔

(۲۵) **وَأَيَّامٌ لَّنَا غُرٌّ طَوَالٌ عَصَيْنَا الْمَلِكَ فِيهَا أَنْ نَدِينَا تَجَمَّتْ:** اور ہماری بہت سی دراز اور مشہور لڑائیاں ہیں جن میں ہم نے بادشاہ کی نافرمانی تابعداری سے بچنے کے لئے کی۔
حَلِّ عِبَارَت: (ایام) یوم کی جمع یعنی دن یہاں ایام العرب مراد ہے یعنی عربوں کی جنگیں (عَرَّ) سفید پیشانی والا گھوڑا یہاں مشہور کے معنی میں ہے۔ (عَصَيْنَا) مَعْصِيَةً و عَصِيَانًا سے جمع متکلم، نافرمانی کرنا، حکم کی خلاف ورزی کرنا۔ (نَدِينَا) دین یعنی تابعداری۔ جمع اَذَيْنُ و دُيُونُ و اَذْيَانُ

تَشْرِیح: ہم اس قدر دلیر و شجاع ہیں کہ اطاعت کو عین ذلت خیال کرتے ہیں اور اس سے بچنے کی خاطر بادشاہ کی نافرمانی کر ڈالتے ہیں۔

(۲۶) **وَسَيِّدُ مَعْشَرٍ قَدْ تَوَجَّهَ بِتَاجِ الْمُلْكِ يَحْمِي الْمُحْجَرِينَ تَجَمَّتْ:** گروہوں کے بہت سے سردار کہ جن کے سر پر انہوں نے تاج شاہی رکھا اور جو پہناہ گزینوں کی حمایت کرتے ہیں۔
حَلِّ عِبَارَت: (السَّيِّدُ) مالک، بادشاہ، آقا جس کے پاس غلام اور نوکر چاکر ہو۔ جمع سَادَةٌ و سَيِّدٌ (مَعْشَرٌ) جماعت جس کے مشاغل و احوال ایک جیسے ہو جمع مَعْشَرٌ (تَوَجَّهَ) تَاجٌ، يَتَوَجَّعُ، تَوَجَّعًا سے تاج پہننا، تَوَجَّهَ اس کو تاج پہنایا۔ (تَاجٌ) تاج، سہرا جمع: يَتَجَنَّحُ و اَتَوَاجُ (المُحْجَرِينَ) پریشان حال مراد پہناہ گزین۔

تَشْرِیح: یعنی بہت گروہوں کے ایسے سردار ہیں جن کو تاج شاہی پہنایا گیا وہ ایسے سردار ہیں جو پہناہ گزینوں کی حمایت کرتے ہیں

تو (جواب اگلے شعر میں)

(۲۷) تَرَكْنَا الْخَيْلَ عَاكِفَةً عَلَيْهِ مُقَلَّدَةً اَعْتَهَا صُفُونَا

ترجمنہ: ہم نے ان پر اپنے گھوڑوں کو لا کھڑا کیا۔ (ان کو مقہور اور ذلیل کر دیا) اس حال میں کہ ان کی باگیں ان کے گلوں میں ہار کی طرح پڑی ہیں اور وہ (ان کے پاس) تین ٹانگوں پر کھڑے ہیں۔

حَاشِی عِبَارَتٍ: (الْخَيْلُ) گھوڑے، گھڑسواروں کی جماعت، جمع: اَخْيَالٌ و خِيُولٌ (عَاكِفَةً) مصدر عُكُوفاً اور عَكْفًا باب نصر سے کس جگہ ٹھہرنا، کھڑا کرنا (مُقَلَّدَةً) ہار پہننے کی جگہ، (اَعْتَهَا) عَنَانُ کی جمع ہے، لگام کی دوڑی جس سے جانور کو پکڑا جاتا ہے۔ لگام، مہار، باگ (صُفُونَا) صَفْنٌ، يَصْفُنُ، صُفُونًا سے بمعنی گھوڑے کا تین ٹانگوں اور چوتھی ٹانگ کے صرف کھیر پر کھڑا ہونا۔

تَشْبِیْح: یعنی باوجود یہ کہ وہ لوگ بہت قبائل کے معزز سردار ہونے کے ہم نے ان پر اپنے گھوڑے اس طرح لا کھڑے کئے کہ وہ سردار ذلیل و خوار ہو گئے۔

(۲۸) وَاَنْزَلْنَا لِبَيْوتٍ بِذِي طُلُوحٍ اِلَى الشَّامَاتِ نَنْفِي الْمَوْعِدِينَ

ترجمنہ: ہم نے اپنے مکانات (مقام) ذی طلوح سے (کوہ) شامات تک جا بسائے درآئحالیکہ ہم دھمکی دینے والوں (اپنے دشمنوں) کو جلا وطن کر رہے تھے۔

حَاشِی عِبَارَتٍ: (اَنْزَلْنَا) مصدر اِنْزَالٌ سے اتارنا۔ قرآن پاک میں ہے۔ وَقُلْ رَبِّ اَنْزِلْنِي مُنْزِلًا مُّبَارَكًا۔ "اے پروردگار مجھے مبارک منزل پر اتار، یہاں بسانے کے معنی میں ہے۔ (بَيْوتٍ) بیٹ کی جمع۔ گھر (ذی طُلُوح) جگہ کا نام ہے۔ (شَامَاتِ) بلاد شام (نَفَى) جلا وطن کیا ہوا، پھینکی ہوئی چیز۔ مصدر نَفَى سے جلا وطن کرنا۔ (مَوْعِدِينَ) دھمکی دینے والا یعنی عَدُوُّ سے دشمن۔

تَشْبِیْح: ان تمام مقامات پر ہم اپنی قوت اور زور کے بل پر قابض ہوئے اور ہم نے اپنے دشمنوں کو مار بھگایا۔

(۲۹) وَقَدْ هَرَّتْ كِلَابُ الْحَيِّ مِنَّا وَشَذَبْنَا قَتَادَةَ مَنْ يَلِينَا

ترجمنہ: (چونکہ ہم نے عرصہ دراز تک جنگ کی اور کثرت سے اسلحہ پہننے جس کی وجہ سے ہماری بیت متغیر ہو گئی اور قبیلہ کے کتے ہمیں نہ پہچان سکے تو) قبیلہ کے کتے ہماری وجہ سے بھڑک اٹھے اور ہم نے اپنے دشمنوں کے کیل کاٹنے چھانٹ دیئے جو ہم سے قریب تھے (ان کو ہر طرح سے ذلیل و خوار کر دیا)۔

حَاشِی عِبَارَتٍ: (هَرَّتْ) هَرِيرٌ مصدر سے کتے کا غرانا (شَذَبْنَا) چھانٹنا، چھیلنا، تراشنا، کاٹ تراش کر عمدہ بنانا۔ (قَتَادَةَ) قَتَادٌ ایک سخت درخت جس کے کانٹے سوئی کی طرح ہوتے ہیں۔ یا کانٹوں والی کوئی بھی درخت یا مطلق کا شمار ادا ہے۔

(يَلِينَا) ہم سے قریب تھے۔

تَنْهِيَجْ: یعنی ہمارے جو بھی دشمن ہمارے قریب آیا تو ہم نے اس کا سر اس کے تن سے اس طرح جدا کر دیا جیسے کانٹے دار درخت کے کانٹے چھانٹے جاتے ہیں۔

(۳۰) مَتَى نَنْقُلُ إِلَى قَوْمٍ رَحَانَا يَكُونُوا فِي اللَّقَاءِ لَهَا طَحِينًا

تَرْجَمْنَا: جب ہم کسی قوم پر اپنی (جنگ کی) چکی چلاتے ہیں تو وہ لڑائی میں اس کا آٹا بن جاتی ہے۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (مَتَى) کب، جب کبھی۔ ظرف ہے زمانہ، فعل کو دریافت کرنے کیلئے آتا ہے۔ (نَقْلُ) از باب نصر مصدر نَقَلَ سے چلانا (رَحَا) رَحَى بمعنی چکی، جمع أَرْحٍ و أَرْحَاءُ و رُحَى و أَرْحِيَّةُ (اللِّقَاءُ) مُدْبِهُرٌ، مقابلہ، لڑائی۔ (طَحِينُ) پُا ہوا غلہ وغیرہ، آٹا۔

تَنْهِيَجْ: ہمارے ہاتھ سے کسی قوم کا بچ نکلنا دشوار ہے۔ ہمیشہ ہمیں فتح اور دشمن کو شکست ہوتی ہے۔

(۳۱) يَكُونُ ثِفَالُهَا شَرْقِيَّ نَجْدٍ وَلَهُوْتُهَا قَضَاعَةُ أَجْمَعِينَ

تَرْجَمْنَا: اس چکی کا سفرہ نجد کی شرقی جانب بنتی ہے اور اس کا گلہ (جودانہ چکی میں پڑتا ہے) سارے بنوقضاعہ ہیں۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (ثِفَالُ) چکی کے نیچے والا چڑایا کپڑا جس پر آٹا گرتا ہے۔ اس کو سفرہ بھی کہتے ہیں، چکی کا نچلا پتھر، جمع: ثِفَالٌ (اللَّهُوَةُ) چکی کے منہ میں ڈالنے کا مٹھی بھر غلہ، جمع: لُهَا (قَضَاعَةُ) قبیلہ کا نام ہے۔

تَنْهِيَجْ: شاعر اس شعر میں جنگ کے پھیلاؤ کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ جب جنگ کی چکی چلتی ہے تو نجد کی شرقی جانب اس کا سفرہ ہوتا ہے اور پورا قبیلہ بنوقضاعہ اس کا گلہ ہوتا ہے۔ یعنی جنگ مرنے والے اور نقصان اٹھانے والے بنوقضاعہ ہی ہیں۔

(۳۲) نَزَلْتُمْ مَنَزِلَ الْأَضْيَافِ مِنَّا فَأَعَجَلْنَا الْقُرَى أَنْ تَشْتُمُونَا

تَرْجَمْنَا: تم ہمارے یہاں بطور مہمان آئے تو ہم نے اس خوف سے کہ تم کہیں (مہمانی میں تاخیر کی وجہ سے ہمیں) گالیاں نہ دو کھانے میں جلدی کی۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (مَنَزِلُ) بمعنی نزول، اترنا، انا (أَضْيَافُ) و ضُيُوفُ و ضِيَافُ و ضَيْفَانُ، یہ جمع ہیں ضَيْفُ کی بمعنی مہمان، ملاقاتی (الْقُرَى) بمعنی طعام ضیافت۔ (تَشْتُمُونَا) شَتْمٌ، يَشْتُمُ، شَتَامَةٌ سے بمعنی گالی دینا، کوسنا۔ اسی سے شَتْمٌ گالی گلوچ، دشنام۔

تَنْهِيَجْ: جنگ کے میدان میں اترنے کو استہزاء مہمانداری کے ساتھ تعبیر کرتا ہے۔

(۳۳) قَرَيْنَا كُمْ فَعَجَلْنَا قِرَاكُمُ فُبَيْلَ الصُّبْحِ مِرْدَاةً طَحُونَا

تَرْجَمْنَا: ہم نے تمہاری ضیافت کی تو ہم نے صبح سے کچھ پہلے ہی تمہاری ضیافت کے طور پر ایک پتھر پھوڑ پیس ڈالنے والے

تھوڑے کو بجلت پیش کیا۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (قَرَى) از باب سَمِعَ سے قَرَى الضیف بمعنی مہمان کی ضیافت کرنا۔ قَرِئَاءُ جمع متکلم ہم تمہاری ضیافت کی۔ (الْمُرْدَاةُ) پھر توڑنے کا مضبوط پتھریا آلہ، جمع: المَرَادِی (طَحُونُ) پیسنے والا، تھوڑا، فوجیوں کا بھاری دستہ جو ہر چیز کو پس ڈالے، پیسنے کا آلہ جمع: طَوَاحِیْن۔

لَتَشْرِحَ: غرض صبح سے قبل ہی ہم نے تمہیں لڑائی کی مونگری سے پس ڈالا۔

(۳۲) نَعْمُ اِنَّا سَاوَعْنَاهُمْ وَكَحْلُنَا عَنْهُمْ مَا حَمَلْنَا
تَرْجُمَةً: ہم اپنے لوگوں پر اپنی عطا عام کر دیتے ہیں اور ان سے کچھ نہیں چاہتے اور وہ جو کچھ ہم پر (تاوان کا) بوجھ ڈالتے ہیں ہم برداشت کرتے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (نَعْمُ) عَمَّ، يَعْْمُ، عُمُومًا سے جمع متکلم بمعنی عام کر دینا (اِنَّا) اِنْسُ کی جمع انسان (نَعْفُ) مصدر عَفَّ سے درگزر کرنا کچھ طلب نہیں کرتے اور اگر عَفَّةٌ و عَفَافَةٌ ہو تو معنی ناپسندیدہ قول و فعل سے بچنا ہے۔
لَتَشْرِحَ: یعنی ہم ایسے لوگ ہیں کہ اپنے تمام قبائل کو عطیات سے بھی نوازتے ہیں اور اگر ان پر ان کی جرائم کی وجہ سے کوئی تاوان وغیرہ ہو تو وہ بھی ادا کر دیتے ہیں۔

(۳۵) نَطَاعِنُ مَا تَرَ اَخَى النَّاسِ عَنَّا وَنَضْرِبُ بِالسُّيُوفِ اِذَا غَشَيْنَا
تَرْجُمَةً: لوگ جب تک ہم سے ذرا فاصلہ پر رہتے ہیں تو ہم نیزہ بازی کرتے ہیں اور جب ہم ڈھانپ لئے جاتے ہیں (اور) نیزہ بازی کرنے کا موقع نہیں رہتا) تو پھر تلوار بازی شروع کر دیتے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (نَطَاعِنُ) باہم نیزہ زنی یا نیزہ بازی کرنا۔ (تَرَ اَخَى) اِی تَرَ اَخَى مَا بَيْنَهُمَا۔ دو چیزوں کے درمیان دوری ہونا، دور ہونا، (نَضْرِبُ بِالسُّيُوفِ) تلوار سے ایک دوسرے کو مارنا، یعنی تلوار بازی کرتے ہیں (غَشَيْنَا) غَشَى مصدر سے ڈھانپنا۔ جو گھیرے میں آجائے وہ ہر طرف سے ڈھانپ لیا جاتا ہے۔

لَتَشْرِحَ: یعنی دشمن اگر کچھ دور ہو تو نیزہ بازی کرتے ہیں اور اگر دشمن ہمارے قریب ہو تو اپنی تلواروں سے ان کا صفایا کر دیتے ہیں یعنی ہم نیزہ زنی اور شمشیر زنی دونوں میں مہارت رکھتے ہیں۔

(۳۶) بِسُمْرٍ مِّنْ قَنَا الْخَطِیِّ لُدُنْ ذَوَابِلُ اَوْ بِيضٍ يَخْتَلِيْنَا
تَرْجُمَةً: گندم گوں۔ چمک دار، خشک نیزوں کے ذریعہ جو خط کے بنے ہوئے نیزوں میں سے ہیں (ہم نیزہ بازی کرتے ہیں) اور ایسی چمک دار تلواروں کے ذریعہ جو (سبز گھاس کی طرح گردوں کو) کاٹی ہیں (تلوار بازی کرتے ہیں)۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (سُمْرُ) اَسْمَرُ کی جمع ہے بمعنی گندی رنگ کا نیزہ، سانولے رنگ کا (قَنَا) مفرد قَنَلَةٌ بمعنی نیزہ

(الْخَطَّیُّ) مقام ”خط“ کا نیزہ (خط) بحرین کے ایک مقام کا نام ہے۔ جہاں نیزے بکتے تھے (لَدُنْ) لُحْک دار (ذَوَابِلُ) و ذُبُلُ، و ذُبُلُ یہ جمع ہیں ذَابِلُ کی پتلا نیزہ، باریک مرجھایا ہوا یعنی خشک (بِیْضُ) عمدہ چمکدار تلوار (یَسْتَخْلِیْنُ) مصدر اِخْتِلَاءُ سے گھاس کاٹنا۔

تَشْرِیْح: یعنی ہم لوگ اپنے دشمنوں کو میدان جنگ میں نیزوں اور تلواروں سے اس طرح کاٹتے ہیں جیسے بزرگھاس کاٹی جاتی

ہے۔

(۳۷) كَانَ جَمَاجِمَ الْأَبْطَالِ فِيهَا وَوُسُوقٌ بِالْأَمَاغِرِ يَرْتَمِيْنَا

تَرْجِمَةٌ: لڑائی میں بہادروں کی کھوپڑیاں گویا کہ (اونٹوں کے) بوجھ ہیں جو پتھریلی زمینوں میں گر رہے ہیں۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (جَمَاجِمُ) و جُمُجُمُ جمع ہیں۔ جُمُجُمَةُ کی بمعنی کھوپڑی (أَبْطَالُ) بَطْلُ کی جمع بمعنی بہادر، ہیرو، شہ سوار (وُسُوقُ) و اَوْسُقُ بوجھ، اونٹ یا گاڑی یا جہاز و کشتی پر لادا جانے والا بوجھ (سامان)۔ (أَمَاغِرُ) اَمْعَزُ کی جمع بمعنی پتھریلی سخت زمین (يَرْتَمِيْنُ) مصدر اِرْتِمَاءُ سے بمعنی گرنا۔

تَشْرِیْح: دشمنوں کے سروں کو کٹانی میں اونٹوں کے بوجھ سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۳۸) نَشَقُّ بِهَارُ وُؤُسَ الْقَوْمِ شَقًّا وَنَخْتَلِبُ الرِّقَابَ فَتَخْتَلِيْنَا

تَرْجِمَةٌ: تلواروں کے ذریعہ ہم دشمنوں کے سرخوب پھاڑتے ہیں اور بے دانت کی درانتی (تلوار) سے گردنوں کو کاٹتے ہیں تو وہ کٹ جاتی ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (نَشَقُّ) از باب نصر سے شَقًّا مصدر بمعنی پھاڑنا، چیرنا (نَخْتَلِبُ) خَلَبًا سے بمعنی پودے کو کاٹنا (رِقَابُ) وَرَقَبُ، جمع ہیں رِقَبَةُ کی بمعنی گردن۔

تَشْرِیْح: یعنی تلواروں کے ذریعہ ہم دشمنوں کی گردنوں پر وار کرتے چلے جاتے ہیں تو ان کے سر تن سے جدا ہوتے جاتے ہیں۔

(۳۹) وَإِنَّ الضَّغْنَ بَعْدَ الضَّغْنِ يَبْلُوْ عَلِيْكَ وَيُخْرِجُ الدَّاءَ الدَّفِيْنَ

تَرْجِمَةٌ: کینہ کے بعد کینہ (علامات کے ذریعہ) تجھ پر ظاہر ہو جائے گا اور پوشیدہ بیماری کو نکال دے گا (یعنی وہ محرک انتقام ہوگا جس سے دل کے داغ دھل جائیں گے)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الضَّغْنُ) زبردست کینہ، سخت چھپی دشمنی قرآن پاک میں ہے ”فَيُخْرِجُكُمْ تَبْخُلُوْا وَيُخْرِجُ أَضْغَانَكُمْ“ جمع: أَضْغَانُ (يَبْلُوْ) بَدَأَ، يَبْدَأُ بُلُوْ و بَدَأَ بمعنی ظاہر ہونا (دَاءُ) از باب فتح سے مصدر دَوَّ و دَاءُ و دَاءُ قَبَارِ ہونا، هُوَ دَاءُ جمع: اَدْوَاءُ (دَفِيْنٌ) چھپی ہوئی، دَاءُ دَفِيْنٌ بمعنی چھپی ہوئی بیماری جس کی اذیت ابھی ظاہر نہ ہوئی ہو۔

تَشْرِیْح: یعنی دشمنی چاہے جتنی بھی چھپی ہوئی ہو، کسی نہ کسی طرح ظاہر ہو ہی جاتی ہے اور جب چھپی ہوئی دشمنی ظاہر ہو جائے تو

اس کا انجام بہت بُرا ہوتا ہے۔

(۴۰) وَرَكُنَا الْمَجْدَ قَدْ عَلِمْتُ مَعَهُ نُطَاعِينَ دُونَهُ حَتَّى يَبِينَا
ترجمہ: قبیلہ معد بن عدنان جانتا ہے کہ ہم بزرگی کے (اپنے بڑوں سے) وارث ہوئے ہیں ہم اس کے ورے (اس کی حفاظت کے لئے) نیزہ بازی کرتے ہیں تاکہ وہ (سب پر اچھی طرح) ظاہر ہو جائے۔

حَقِّ عِبَارَتِ: (وَرَثْنَا) وَرَّثًا وَوَرَّثًا اِرْثًا وَاِرْثًا وَوَرَثَةً وَوَرِثَةً بمعنی کسی کے مرنے کے بعد اس کا وارث ہونا، اس کے مال کا مالک ہو حق دار ہونا۔ ہو واریث جمع: وَرَثَةٌ وَوَرِثَاتٌ (الْمَجْدُ) شرافت و عظمت، بزرگی، جمع: امَّجَادٌ (مَعْدُ) سے مراد قبیلہ معد بن عدنان ہے (ذُوْنَ) ظرف مکان منصوب، مضاف الیہ کے مطابق اس کے معنی مختلف ہیں۔ (بَیِّنٌ) بَانَ، یَبِیْنُ، بَيَّنَّا وَبَيَّنَّا ظاہر ہونا، واضح ہونا۔

نتیجہ: یعنی قبیلہ معد بن عدنان کو اس بات کا علم ہے اور وہ جانتے ہیں کہ ہمیں عظمت اور شرافت و راحت میں ملی ہے اور ہم اس کے مالک ہیں اس لئے ہم اپنی عظمت و شرافت کو بچانے کیلئے شمشیر زنی اور نیزہ بازی کرتے ہیں تاکہ وہ سب پر ظاہر ہو جائے۔

(۴۱) وَنَحْنُ إِذَا عَمَدُ الْحَيِّ خَرَّتْ عَنْ الْأَحْفَاضِ نَمْنَعُ مَنْ يَلِينَا
ترجمہ: (خوف کے وقت) جب کہ (خیموں کے) ستون سامان پر گر پڑیں (عجلت سے خیمے اکھاڑے جاویں) تو ہم ان حضرات کو جو ہم سے قریب ہوتے ہیں (پڑوسیوں کی) حفاظت کرتے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَت: (نَحْنُ) ہم (ضمیر مرفوع منفصل برائے تشنیع جمع و مذکر مؤنث (۲) کبھی اپنی عظمت کے اظہار کے لئے واحد کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ (عِمَادُ) ستون، سہارے کی چیز، کھمبا، جمع: عُمَدُ (خَوَتْ) خَرَّ، يَخْرُو، خَرَّ و خَرِيرًا و خُرُورًا سے بمعنی منہ کے بل گرنا، زمین پر گرنا، نیچے گرنا۔ (اَحْفَاضُ) و حِفَاضُ بمعنی گھر کا سامان، وہ سامان جو لادنے کے لئے تیار کیا گیا ہو۔ مفرد الحَفْضُ (نَمْنَعُ) مصدر مَنَعَ سے بمعنی روکنا، یعنی سامان ان پر گرنے سے روکتے ہیں مطلب ان کی حفاظت کرتے ہیں (يَكُنُّ) قریب ہونا۔

نتیجہ: شاعر یہاں بھی اپنی اور اپنی قوم کی بہادری کے اظہار کیلئے کہتا ہے کہ ہم ایسے لوگ ہیں کہ خوف اور گھبراہٹ میں جب ہمارے دشمنوں میں افراتفری مچ جائے اور گھبراہٹ میں اپنے خیمے اکھیڑنے لگیں تو وہ ان کے مال و متاع پر جا گرتے ہیں۔ ایسی حالت میں بھی ہم ان کی مدد کرتے ہیں جو ہمارے قریب رہتے ہیں۔

(۴۲) نَجِدُ رُؤُوسَهُمْ فِي غَيْرِ بَرٍّ فَمَا يَلْبِزُونَ مَاذَا يَتَّقُونَ
ترجمہ: (کے بارے) میں ہم ان (دشمنوں) کے سر قلم کرتے ہیں تو وہ نہیں جانتے کہ کس طرح ہم سے بچیں۔

حَافِ عِبَارَتِ: (جُذْ) جُذْ، يَجُذُّ، جُذًّا سے توڑنا، کاٹنا، جمع متکلم، ہم ان کے سر کاٹتے ہیں، سر قلم کرتے ہیں

هُوَ جَزِيدٌ وَمَعْدُودٌ، قرآن پاک میں ہے۔ ”عَطَاءٌ غَيْرَ مَعْدُودٍ“ (بر) بمعنی فرماں بردار، جمع: اُبْرَارٌ (غیر بر) کا معنی ہوگا نافرمان (يَتَّقُونَ) بچیں وہ، اخر میں الف اشباع کا ہے۔

تَشْرِیْح: ہم ہر طرف سے انہیں گھیر لیتے ہیں اس لئے ان سے کوئی مفہور باقی نہیں رہتا۔

(۳۳) كَانَ سُوْفَنَا مِنَّا وَمِنْهُمْ مَخَارِيقُ بِأَيْدِي لَاعِيِنَا

ترجمہ: ہماری تلواریں ان میں اور ہم میں گویا کہ کھیلنے والوں کے ہاتھوں میں لکڑی کی تلواریں (یا کپڑے کے کوڑے) ہیں۔

حَلِّ عِبَارَات: (مَخَارِيقُ) جمع مَخْرَاقٍ کی بمعنی تلوار وہ (لَاعِبٌ) کھلاڑی کھیل کا ماہر، وہ کپڑا جس کو بٹ کر بچے ایک

کھیل میں اس سے مارتے یا ڈراتے ہیں۔

تَشْرِیْح: جس طرح کہ کھیلنے والے لکڑی کی تلواریں بے دھڑک چلاتے ہیں اسی طرح ہم میں تلواریں چلتی ہیں۔

(۳۴) كَانَ ثِيَابَنَا مِنَّا وَمِنْهُمْ خُصْبَنَ بَارْجُوانٍ أَوْ طُلِينَا

ترجمہ: گویا کہ ہمارے کپڑے ان کے اور ہمارے خون سے رنگ ارغوانی میں ہلکے یا گہرے رنگ دیئے گئے ہیں۔

حَلِّ عِبَارَات: (خُصْبَنَ) خِصَابٌ بمعنی گہرا رنگ، صیغہ جمع مَوْنُثْ غَائِبِ فَعْلِ ماضی مجہول۔ (أَوْ طُلِينَا) ارغوانی رنگ

یعنی گہرا سرخ رنگ (طُلِينُ) ہلکا رنگ۔

تَشْرِیْح: جہاں خون کے ہلکے دھبے پڑے ہیں ان پر ہلکا ارغوانی رنگ اور جہاں گہرا خون لگا ہے وہاں گاڑھا ارغوانی رنگ معلوم

ہوتا ہے۔

(۳۵) إِذَا مَا عَيَّ بِالْإِسْنَفِ حَيُّ مِنَ الْهَوْلِ الْمُشَبَّهِ أَنْ يَكُونَا

ترجمہ: جب کہ کوئی قوم قریب الوقوع خوف کی وجہ سے پیش قدمی سے عاجز ہو جائے (جواب ”إِذَا“ اگلے شعر میں ہے)۔

حَلِّ عِبَارَات: (الْعَيُّ) مفید مطلب کام سے عجز و بے بسی (إِسْنَفٌ) اِیْ اسْنَفَ الامر، مضبوط اور پختہ کرنا۔ (الْهَوْلُ)

خوف، گہرا ہٹ جمع: اَهْوَالٌ وَ هُوْلٌ: (الْمُشَبَّهُ) تَشْبِيْهُ مصدر سے حاضر کر دینا۔

تَشْرِیْح: یعنی جب کوئی قوم کسی ایسی خوف کی وجہ سے اپنے معاملات پر غور و فکر نہ کریں جو قریب الوقوع اور یقینی ہو تو (جواب اگلے

شعر میں ہے)

(۳۶) نَصَبْنَا مِثْلَ رَهْوَةٍ ذَاتِ حَدٍّ مُحَافَظَةً وَكُنَّا السَّابِقِينَ

ترجمہ: (جب لوگ گھبرا جاتے ہیں) تو ہم صاحب شوکت رہوہ (پہاڑ) جیسا لشکر (اپنے احساب کی) حفاظت کے لئے قائم

کر دیتے ہیں اور ہم ہی سب سے آگے رہتے ہیں۔

حَلِّ عِبَارَات: (نَصَبٌ) از باب ضرب سے نصباً، گاڑنا، کھڑا کرنا (الرَّهْوَةُ) وہ نشیبی جگہ جہاں پانی اکٹھا ہو جاتا ہو۔ جمع:

رَهَاء۔ یہاں اس سے مراد ایک مخصوص پہاڑ ہے جس کا نام رهوة پہاڑ ہے (حَدِّ) شوکت ذاتِ حدِّ بمعنی صاحب شوکت (مُحَافَظَةً) حفاظت کرنا، خیال رکھنا۔ (سَابِقِينَ) مفرد سَابِقٌ، آگے رہنے والا۔
تَنْبِيْهِج: تو ہم اپنی عزت و ناموس کی حفاظت ایسے لشکر سے کراتے ہیں جو صاحب شوکت و دبدبہ ہے۔ اپنی لشکر کی مضبوطی کو رہوہ پہاڑ سے تشبیہ دی ہے۔

(۳۷) بِشْبَانٍ يَرَوْنَ الْقَتْلَ مَجْدًا وَشَيْبٍ فِي الْحُرُوبِ مُجَرَّبِينَ
تَرْجَمَةً: (بشبان سابق ہوتے ہیں) ایسے نوجوانوں کے ذریعہ جو قتل ہو جانے کو ہی بزرگی خیال کرتے ہیں اور ایسے بوڑھوں کے ذریعے جو لڑائیوں میں تجربہ کار ہیں۔

حَلَّ عِبَارَت: (شَبَان) شَابُّ کی جمع بمعنی جوان لڑکا جو بالغ ہو گیا ہو لیکن مکمل مرد نہ ہوا ہو، مَوْنٌ شَابَّةٌ جمع شَوَات (شَيْبٌ) اَشْيَبُ کی جمع بمعنی بوڑھا، سفید بالوں والا، جَبَلُ اَشْيَبُ، برف سے ڈھکا ہوا سفید پہاڑ۔ (حُرُوب) حَرْب کی جمع: لڑائی، جنگ (مُجَرَّبٌ) تجربہ کار، آزمودہ کار۔ (مُجَرَّبٌ) آزمایا ہوا، تجربہ کر کے دکھا ہوا۔
تَنْبِيْهِج: یعنی ہم اپنی عظمت و شرافت کی حفاظت جس لشکر سے کرتے ہیں وہ لشکر بہادر نوجوانوں اور تجربہ کار اور جنگ آزمودہ بوڑھوں پر مشتمل ہے۔

(۳۸) حَدِيَا النَّاسِ كُلِّهِمْ جَمِيعًا مُقَارَعَةً بَيْنِهِمْ عَنْ بَيْنِنَا
تَرْجَمَةً: ہم تمام لوگوں سے اپنی بزرگی میں مقابلہ اور معارضہ کرتے ہیں اور ان پر غالب آتے ہیں اور ان کی اولاد کو اپنی اولاد سے دفع کرنے کے لئے تلواروں سے مارتے ہیں۔
حَلَّ عِبَارَت: (حَدِيَا) بروزن ثَرِيًّا بمعنی مقابلہ کرنا۔ (مُقَارَعَةً) مکرانا/لڑانا۔
تَنْبِيْهِج: ہم اپنی اولاد اور حریم کی حفاظت کے لئے ان کی اولاد کو قتل کرتے ہیں اور ہم ہر قوم کو اس امر کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ ہماری جیسی بزرگی پیش کریں۔

(۳۹) فَأَمَّا يَوْمَ خَشِينَا عَلَيْهِمْ فَتَصَبَّحَ خَيْلُنَا غَضَبًا ثِينًا
تَرْجَمَةً: جس دن کو ہم ان (اپنی اولاد) پر (دشمنوں کا) خوف کرتے ہیں تو ہمارا لشکر جماعت در جماعت (حفاظت کے لئے) پھیل جاتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَت: (خَشِينَا) ہم ان پر خوف کرتے ہیں (الْخَيْلُ) گھوڑے سواروں کی جماعت مراد لشکر، جمع: اَخْيَال و خِيُول (غَضَبًا) جماعت گروہ در گروہ، جماعت در جماعت، مفرد غَضَبَةٌ (ثِينًا) ثَبِيَّتِي جمع: جماعت متفرقہ، پھیلا ہوا لشکر۔
تَنْبِيْهِج: یعنی جس دن ہمیں یہ خوف ہوتا ہے کہ کہیں دشمن ہماری اولاد پر حملہ آور نہ ہو تو اس دن ہم جماعت اور جماعت ان کی

حفاظت کرتے ہیں۔

(۵۰) وَأَمَّا يَوْمَ لَفَخْشَمَى عَلَيْهِمْ فَنُمُونُ غَارَةً مَتَلَبِينَا

ترجمہ: لیکن جس روز ہمیں ان پر کوئی خوف نہیں ہوتا تو پھر ہم مسلح ہو کر غار نگری میں بگلت کرتے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (نَخْشَى) از باب سَخ سے خَشِیۃ مصدر سے خوف ہونا، ڈرتے رہنا (نُمُونُ) اَمْعَانٌ مصدر سے کسی چیز کی گہرائی میں اترنا (غَارَةً) غار نگری کرنا۔ (مَتَلَبِينَا) تَلَبُّبٌ مصدر سے ہتھیار باندھنا / مسلح ہونا۔

تَشْرِیح: جس روز ہمیں اعداء کے حملہ کا خوف ہوتا ہے تو قبیلہ کی حفاظت میں مصروف ہوتے ہیں ورنہ پھر ہم خود پیش قدمی کر کے حملہ آور بنتے ہیں۔

(۵۱) بِرَأْسٍ مِنْ بَنِي جُشَمٍ بَنُوكِرٍ نَذُقُ بِهِ السُّهُولَةَ وَالْحَزُونََنَا

ترجمہ: بنو جشم بن بکر کے ایک سردار کے ساتھ (ہم غار نگری کرتے ہیں) جس کے ساتھ ہم نرم اور سخت زمینوں کو کچل ڈالتے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (رَأْسٍ) سردار (بنو جشم بن بکر) ایک قبیلہ کا نام ہے۔ (نَذُقُ) ذُقْ، يَذُقْ، ذَقَّ سے بمعنی کچل ڈالنا، پینا، چورہ کرنا، کوٹنا، توڑنا۔ (السُّهُولَةُ) نرمی، ہمواری، (حَزُونٌ) جمع حَزْنٌ کی بمعنی سخت زمین، سخت جگہ، اکھڑ مزاج آدمی۔

تَشْرِیح: نرم اور سخت زمینوں سے ضعیف اور قوی دشمن مراد ہیں۔ غرض ہم اپنے ہر دشمن کو اس سردار کی سرکردگی میں فنا کر ڈالتے ہیں۔

(۵۲) أَلَا لَا يَعْلَمُ الْأَقْوَامُ أَنَّا تَضَعُضَعُنَا وَأَنَا قَدْ وَكِينَا

ترجمہ: سن لو اقوام ہر گز یہ گمان نہ کریں کہ ہم ذلیل ہو گئے ہیں یا ہم (کچھ) ست پڑ گئے ہیں (نہیں نہیں بلکہ ہم میں وہی سابق عزت و قوت باقی ہے)

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (تَضَعُضَعُ) ذلیل ہونا، تَضَعُضَعُ الدهر زمانہ کا کسی کو ذلیل کرنا۔ (وَكِينَا) وَكَيْتًا وَوَكَيْتًا وُكَيْتًا سے ست ہونا، عاجز ہو جانا۔

تَشْرِیح: اس شعر میں شاعر یہ بتلانا چاہتا ہے کہ خبردار رہو ہم کسی حکمت عملی کے تحت کچھ ست پڑ گئے ہیں ہماری تواضع اور انکساری کو ہماری کمزوری نہ سمجھا جائے بلکہ اب بھی ہم میں وہ سابقہ عزت و پھرتی باقی ہے۔

(۵۳) أَلَا لَا يَجْهَلُونَ أَحَدًا عَلَيْنَا فَجْهَلُ فَوْقَ جَهْلِ الْجَاهِلِينَ

ترجمہ: خبردار! ہم سے کوئی جہالت کا معاملہ نہ کرے ورنہ ہم جاہلوں کی جہالت سے بڑھ کر جہالت کا سلوک کریں گے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (يَجْهَلُنْ) مصدر جَهْلٌ بمعنی جہالت (أَحَدٌ) ایک، اکائی، اکیلا، اتوار، جمع: آحاد (عَلَيْنَا) علی حرف جز بمعنی یر یا او پر، قریب کی جگہ پر (فَوْقُ) ظرف مکاں، بلندی وار تفرع کے بیان کیلئے، اضافت کی صورت میں منصوب ہوتا ہے۔
تَشْرِیح: جہالت کی جزا کو جہالت سے محض مشاکلت کی بنا پر تعبیر کر دیا ہے ورنہ وہ جہالت نہیں۔

(۵۴) بِأَيِّ مَشِيئَةٍ عَمُرُو بَنَ هِنْدٍ نَكُونُ لِقِيلِكُمْ فِيهَا قُطِينًا

تَرْجَمَةٌ: اے عمرو بن ہند! یہ تیری کوئی تمنا ہے کہ ہم تیرے اس گورز کے خدام بن جائیں جو ہم پر مسلط ہے۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْمَشِيئَةُ) ارادہ، مرادی معنی تَمَنَّا ہے (الْقِيلُ) زمانہ جاہلیت میں ملوک بن کالقب، جمع: اقوال و اقیال (قُطِينٌ) نوکر چاکر، خدام و مصاحبین، (واحد، جمع دونوں کیلئے یا اس کی جمع قُطُنٌ ہے)۔
تَشْرِیح: باوجودیکہ ہم میں کچھ ضعف نہیں پیدا ہوا۔ پھر تیری یہ خواہش آخر کیوں ہے؟ یہ نہیں ہو سکتا بالکل ناممکن ہے۔

(۵۵) بِأَيِّ مَشِيئَةٍ عَمُرُو بَنَ هِنْدٍ تُطِيعُ بِنَا الْوُشَاةَ وَتَزْدَرِينَا

تَرْجَمَةٌ: اے عمرو بن ہند! یہ تیری کیا خواہش ہے کہ تو ہمارے بارے میں چغلیخوروں کی تابعداری کرتا ہے اور ہماری تحقیر کرتا ہے (یعنی یہ طریقہ آخر کیا ہے؟ اور یہ طرز عمل تو نے کس لئے اختیار کر رکھا ہے جو سراسر غلط اور باطل ہے)۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْوُشَاةُ) وائش کی جمع ہے بمعنی چغلیخوری کرنا، جھوٹ کی خوب ملع سازی کرنا۔ سلطان سے کسی کی شکایت کرنا۔ (تَزْدَرِي) مصدر اِزْدِرَاءٌ بمعنی حقیر جاننا، تحقیر کرنا۔ قرآن پاک میں ہے۔ ”وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ“۔
تَشْرِیح: یعنی اے عمرو بن ہند تو چغلیخوروں کی بات مان کر ہماری تحقیر کیوں کرتا ہے۔ یہ کیا طریقہ ہے اور یہ طرز عمل جو تو نے اختیار کر رکھا ہے یہ بالکل غلط اور باطل ہے۔

(۵۶) تَهَلَّدْنَا وَأَوْعَدْنَا رُودًا مَتَى كُنَّا لِأَمْلِكَ مُقْتَوِينَا

تَرْجَمَةٌ: تو ہمیں دھمکیاں دیتا ہے اور ڈراتا ہے ٹھہر جا۔ ہم کب تیری ماں کے خدام تھے (کہ تیری یہ دھمکیاں برداشت کریں اور یہ جھڑکیاں سہیں)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَهَلَّدَ) تَهَلُّدٌ سے ڈرانا، دھمکی دینا (تَوَعَّدَ) مصدر اِيعَادٌ سے ڈرانا (رُودًا) اسم فعل بمعنی اُمِہل رک جا، ٹھہر جا۔ (مُقْتَوِيٌّ) نوکر، خادم، جمع: مَقَاتِيَةٌ و مَقْتَوُونَ۔

تَشْرِیح: کیا ہم تیری ماں کے خادم ہیں جو تو ہمیں اس طرح دھمکیاں دے کے ڈراتا ہے اور یہ یاد رکھ ہم تیری دھمکیاں برداشت کرنے والے نہیں ہیں۔

(۵۷) فَبِنَا قَنَاتِنَا يَا عَمْرُو أَعْيَتْ عَلَى الْأَعْدَاءِ قِبْلَكَ أَنْ تَلِينَا

تَرْجَمَةٌ: اے عمرو بن ہند! ہمارے نیزے (عزت) نے تیرے دور سے قبل (بھی) دشمنوں کے مقابلہ میں لپٹنے سے انکار کر دیا

ج۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْقَنَاءُ) کھوکھلا نیزہ جمع: قَنَوَات، قَنَاءٌ (اَعْيَتْ) مصدر اَعْيَاءُ اس کا صلہ علی آنے کی وجہ سے معنی، سخت، دشوار ہے۔ (يَكْنِي) لِيْن مصدر سے بمعنی نرم ہونا۔

تَشْرِيجٌ: ہم آج تک کسی شہنشاہ سے نہیں دبے ہماری عزت ہمیشہ محفوظ رہی ہے۔

(۵۸) إِذَا عَضَّ الشَّقَافُ بِهَا أَشْمَارُتَ وَوَلَّتْهُ عَشْوَزَنَةُ زُبُونَا
تَرْجَمَتْ: جب بالکھ (نیزہ سیدھا کرنے کا آلہ) اس کی گرفت کرتا ہے تو وہ سخت بن جاتا ہے اور اس کو وہ نیزہ اس حال میں پھیر دیتا ہے کہ سخت اور دفع کرنے والا ہوتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (عَضَّ) عَضَّ، يَعْضُّ، عَضًّا وَعَضِيضًا سے بمعنی مضبوطی سے تھامنا (الشَّقَافُ) نیزوں کو سیدھا کرنے کا اوزار یعنی آلہ۔ جمع: أَشْقَفَةٌ وَتُقْفٌ (أَشْمَارُتُ) مصدر اَشْمَزُوزًا، خوفزدہ ہونا/منقبض ہونا/اور کراہت کی وجہ سے نفرت کرنا۔ (وَوَلَّتْ) منہ پھیر دینا۔ (عَشْوَزَنَةُ) سخت (زُبُونُ) زُبْنًا سے دھکیلنا۔ دور کرنا، ہٹانا، دفع کرنا، کہتے ہیں زَيْنَتُ النَّاقَةِ وَلَكْهَآ وَحَالَتِهَا عَنْ ضَرْعِهَا۔ اونٹنی کا اپنے بچہ اور دودھ نکالنے والے کولات مار کر تھن سے ہٹا دینا۔ زَبْنٌ عَنْهُ الشَّيْءُ، کسی سے کسی چیز کو دفع کرنا، الگ کرنا۔

تَشْرِيجٌ: ہماری عزت کسی کے قابو میں نہیں آئی اور ہمیں کوئی رام نہیں کر سکا۔ جب کسی نے سخت گیری کی ہم نے اس کا مقابلہ کیا اور اسے بے نیل مرام واپس ہونا پڑا۔

(۵۹) عَشْوَزَنَةُ إِذَا انْقَلَبَتْ أَرْكَتُ تَشْجُجُ قَفَا الْمُشَقِّفِ وَالْجَبِينَا
تَرْجَمَتْ: (وہ نیزہ) سخت ہے جب دبایا جاتا ہے تو چڑچڑاتا ہے اور سیدھا کرنے والے کی گدی اور پیشانی کو زخمی کر دیتا ہے۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (انْقَلَبَتْ) باب افعال مصدر اِنْقِلَابٌ سے بمعنی پلٹنا، الٹنا اور دھا ہونا۔ (أَرْكَتُ) رَكَتٌ، يَرْكُتُ، رَكِيئًا بمعنی آواز نکالنا جیسے أَرْكَتِ الْقَوْسُ فِي أَنْبَاضِهَا، أَرْكَتِ السَّحَابَةُ فِي رَعْدِهَا۔ ان مثالوں میں زور سے آواز نکالنے کے معنی ہیں۔ زور سے آواز نکالنا/چڑچڑانا (تَشْجُجُ) از باب نَصَوَ يَنْصُرُ مصدر شَجَّاعٌ سے زخمی کرنا۔ شَجَّ رَأْسَهُ، سر کو زخمی کرنا۔ وَشَجَّ وَجْهَهُ، وِیْہ، چہرہ کو زخمی کرنا (الْقَفَا) گدی (گردن کا پچھلا حصہ مذکر و مؤنث، ہر چیز کا پچھلا حصہ، جمع: أَقْفَاءُ وَ قُفَى (الْجَبِينُ) پیشانی، جمع: أَجْبِنٌ وَأَجْبِنَةٌ وَجَبْنٌ۔

تَشْرِيجٌ: جس نے ہمیں رام اور ذلیل کرنے کی کوشش کی اس کو خود نقصان اٹھانا پڑا اور ہمارا کچھ نہ بگڑا۔

(۶۰) فَهَلْ حُدِّثْتُ فِي جُشَمِ بْنِ بَكْرِ بِنَقْصٍ فِي خُطُوبِ الْأَوَّلِينَ
تَرْجَمَتْ: کیا تو نے (قبیلہ) جشم بن بکر کے اندر گزشتہ لوگوں کی شان میں کوئی کھوئی (یا عہد شکنی کی) بات سنی (کہ تجھے ہم کو

تابع کرنے کا شوق پیدا ہوا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (جشم بن بکر) سے مراد قبیلہ چشم بن بکر ہے (النَّقْصُ) کمی، خامی، عیب، فقدان، کھوٹ، گر لوٹ (خُطُوب) خطبہ کی جمع ہے بمعنی حال، حالت قرآن پاک میں ہے۔ ”قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ“ (اَوَّلِیْنِ) مفرد اوّل پہلا، سبقت لے جانے والا، متقدم، جمع: اَوَّلُیْنُ وَاَوَّلُونَ۔
تَشْرِیْح: کیا تجھے قبیلہ چشم بن بکر کے اندر گزشتہ لوگوں کی شان میں کوئی کھوٹی یا عہد شکنی کی بات پہنچی ہے کہ تیرا رویہ ان کے ساتھ ایسا گھٹیا ہے۔

(۶۱) **وَرِثْنَا مَجْدَ عَلْقَمَةَ بْنِ سَيْفٍ أَبَاحَ لَنَا حُصُونِ الْمَجْدِ دِينَا**
تَرْجُمَہ: ہمیں اس علقمہ بن سیف کی بزرگی وراثہ میں ملی جس نے بزرگی کے قلعے جبر اہمارے لئے مباح کر دیئے ہیں۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (مَجْدًا) شرافت و عظمت، بزرگی، عزت، جمع: اَمَجَادٌ (عَلْقَمَةُ بْنُ سَيْفٍ) قبیلہ کا نام ہے (حُصُونٌ) وَاَحْصَانٌ وَ حِصْنَةٌ: الحصن کی جمع بمعنی قلعہ، محفوظ مقام (وَدِينًا) زبردستی، جبراً۔
تَشْرِیْح: علقمہ اپنے ہمعصروں پر غالب آکر بزرگی کا مالک بنا اور اس کی بزرگی وراثہ ہمیں ملی اس لئے کہ ہم اس کے صحیح جانشین ہیں۔

(۶۲) **وَرِثْتُ مُهْلِلًا وَالْخَيْرَ مِنْهُ زُهَيْرًا نِعْمَ ذُخْرُ الذَّاخِرِ دِينَا**
تَرْجُمَہ: میں مہلہل اور اس سے بہتر زہیر کی بزرگی کا وارث بنا جو جمع کرنے والوں کے لئے بہترین سرمایہ (افتخار) ہے۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (مُهْلِلٌ) یہ عمرو بن کلثوم کا نانا تھا (زُهَيْرًا) نیزہ بھیر نامی شخص اس کا دادا تھا۔ ان کی طرف اشارہ ہے۔ (الذُّخْرُ) ذخیرہ جمع شدہ چیز، جمع: اَذْخَارٌ۔ (ذَّاخِرٌ) ذخیرہ کنندہ۔
تَشْرِیْح: یعنی نانا مہلہل اور دادا زہیر سے بزرگی اور شان و شوکت مجھے وراثت میں ملی ہے اور میرے وہ دونوں بزرگ صاحب فضیلت تھے۔

(۶۳) **وَعَتَّابًا وَكُلْثُومًا جَمِيعًا بِهِمْ نَلْنَا ثَرَاتِ الْأَكْرَمِينَا**
تَرْجُمَہ: اور (اپنے دادا) عتاب اور (اپنے باپ) کلثوم (کی میراث کا مالک بنا) انہی کے ذریعہ ہم نے شرفاء کی میراث پائی۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (عَتَّابًا) شاعر کا دادا (كُلْثُوم) ان کا باپ (نَلْنَا) از باب نصر سے نَوَلًا یَالینا (اَكْرَمٌ) شرفاء
تَشْرِیْح: ہم نے ان کے مآثر اور مفاخر کا احاطہ کیا لہذا ہمیں شرافت اور بزرگی حاصل ہوئی۔

(۶۳) وَذَا الْبُرَّةَ الَّذِي حُدِّثَتْ عَنْهُ
تَرْجَمَةً: اور ذی البرہ جس کے بارے میں (بہادری کے کارنامے) تو نے سنے ہوں گے (اس کے ترکہ کے بھی ہم مالک ہیں) اسی کے ذریعہ ہم محفوظ ہیں اور غرباء کی حمایت کرتے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (ذالبرہ) کعب بن زہیر کا لقب۔ (نُحْمَى) مصدر حِمَايَة: پہلا مجہول اور دوسرا معروف ہے معنی حفاظت، مگر انی (مُحَجَّرِينَ) پناہ گزین، غُرَابَاء
تَشْبِيْح: اور ذالبرہ کے بارے میں تو سنی ہی ہوگی کہ وہ کتنے با عظمت اور با کردار تھے ہم لوگ ان کے بھی وارث ہیں انہی کی وجہ سے لوگ ہماری حمایت کرتے ہیں اور ہم لوگوں کی حمایت کرتے ہیں۔

(۶۵) وَمِنَّا قَبْلَهُ السَّاعِي كَلِيبٌ
تَرْجَمَةً: اور اس (ذوالبرہ) سے قبل (مفاخر میں) کوشاں (کَلِيب) ہم ہی میں سے تھا پس کوئی بزرگی نہیں کہ جس کے ہم وارث نہ ہوئے ہوں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (السَّاعِي) مصدر سَعَى کوشش کرنا۔ (كَلِيبٌ) امرؤ القیس کا لقب کلب تھا (فَلَيْ) اگرچہ استفہام کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن یہاں نفی کے معنی کو متضمن ہے۔
تَشْبِيْح: کلب عرب کے بہت ہی با عزت اور متکبر لوگوں میں سے تھا اس کا نام امرؤ القیس ہے چونکہ اس نے ایک کتے کا بچہ پال رکھا تھا اور جہاں تک اس کی آواز جاتی تھی اس کو یہ اپنا چمبی سمجھتا تھا اور لوگوں کو اس حصہ زمین میں تصرف کرنے سے روکتا تھا اس وجہ سے اس کا نام کلب پڑ گیا تھا۔ اس کو حسان نے قتل کر ڈالا تھا۔ جس کی بناء پر عرب کی مشہور لڑائی حرب بسوس رونما ہوئی۔

(۶۶) مَتَى نَعْقِدُ قَرِيْتَنَا بِحَبْلٍ
تَرْجَمَةً: جب ہم اپنی اونٹنی کا رسی کے ذریعہ (کسی دوسری اونٹنی) جوڑ پھانس دیتے ہیں تو وہ یاری کو توڑ ڈالتی ہے یا دوسری اونٹنی کو ہلاک کر دیتی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (نَعْقِدُ) عَقْدًا مصدر سے گرہ لگانا (قَرِيْتُنِ) وہ اونٹ جو دوسرے کے ساتھ جڑا ہوا ہو۔ جمع: قُرْنَاءُ (الحَبْلُ) رسی، رسا، ڈوری، تلی۔ (تَجِدُّ) جَدًّا، يَجِدُّ، جَدًّا بمعنی توڑنا، کاٹنا (تَقْصُ) وَقْصًا سے گردن ٹوٹنا، یعنی ہلاک کر دیتی ہے۔

تَشْبِيْح: ہم جب بھی کسی قوم کے مقابلہ میں آئے تو وہ جنگ ختم ہوئی یا وہ قوم اور ہمارا کچھ نہ بگڑا۔

(۶۷) وَتُوجَدُ نَحْنُ أَمْنُهُمْ ذِمَارًا
تَرْجَمَةً: ہم ہی تمام لوگوں میں ذمہ داری کے اعتبار سے فائق پائے جائیں گے۔ اور جب لوگ عہد کریں تو ہم ہی سب سے

زیادہ اس کو پورا کرنے والے ہوں گے۔

حَلَّی عِبَارَتٌ: (أَمْنَعُهُمْ) مصدر مَنَعَ سے روکنا/منع کرنا (السُّمَامُ) قابل حفاظت شے جس کا دفاع لازم ہو۔
هو حَافِي الذِّمَارِ۔ وہ اپنے گھریا اپنی آبرو کا محافظ ہے۔ (عَقَدُوا) عَقْدًا سے عہد و پیمان کرنا۔ (يَمِينُ) حلف اٹھانا، یعنی پورا کرنا۔

تشریح: ہم تمام اقوام میں سب سے زیادہ عہد و پیمان کو نبھاتے ہیں کسی طرح عذر کو رد نہیں رکھتے۔

(۶۸) وَنَحْنُ غَدَاةٌ أَوْقَدَ فِي خَزَازِي رَفَدْنَا فَوْقَ رَغْدِ الرَّافِدِيْنَا

ترجمہ: جس صبح کو (کوہ) خزاڑی پر آگ روشن کی گئی تو ہم ہی نے تمام دینے والوں سے بڑھ کر اعانت کی۔
حَلَّی عِبَارَتٌ: (أَوْقَدَ) وَقَدَّ وَفُودًا سے آگ جلنا۔ اِنْقَادٌ سے آگ روشن کرنا (خَزَازِ) پہاڑ کا نام ہے (رَفَدْنَا) رَفَدَ، يَرْفُدُ رَفْدًا وِرْفَادَةً بمعنی عطا کرنا اسی سے رَفْدٌ عطیہ، بخشش قرآن پاک میں ہے۔ "بَنَسَ الرِّفْدَ الْمَرْفُودَ" براہے انعام میں دیا ہوا عطیہ، جمع: اَرْفَادٌ وَرُفُودٌ۔

تشریح: یعنی جب قبائل کے درمیان لڑائی ہوتی تو وہ خزاڑی پہاڑ پر آگ جلاتے جو اس بات کی علامت تھی کہ ان کو مدد کی ضرورت ہے اور ان کے مددگار ان کی مدد کیلئے پہنچ جاتے۔ شاعر کہتا ہے کہ ایسے موقعوں پر بھی ہماری مدد اور حمایت دوسروں سے بڑھ کر ہوتی ہے۔

(۶۹) وَنَحْنُ الْحَابِسُونَ بِذِي أُرَاطَى تَسْفُ الْجِلَّةُ الْخُورُ الدَّرِينَا

ترجمہ: اور ہم نے ہی (مقام) ذی اُرَاطِ پر (اونٹوں کو) روک رکھا (اور مصروف جنگ رہے) در آنحالیکہ موٹی تازی دودھیل اونٹیاں پرانی خشک گھاس چبا رہی تھیں۔

حَلَّی عِبَارَتٌ: (حَابِسُونَ) اسم فاعل، مفرد حَابِسٌ بمعنی روکنے والا، جراست میں رکھنے والا، جمع: حَوَابِسُ (ذِي أُرَاطِ) جگہ کا نام ہے۔ تَسْفُ، يَسْفُ، سَفًّا سے سوکھی گھاس چبانا، خشک گھاس چرنا (الْجِلَّةُ) موٹی تازی مفرد جَلَلٌ یا جَلِيلٌ (خُورٌ) جمع: خَوَارٌ کی بمعنی بہت دودھ والی اور آسانی سے دوہ جانے والی اونٹنی (الدَّرِينُ) پرانی خشک چراگاہ کی سوکھی گھاس۔

تشریح: ہم نے اپنی قابلِ قدر اونٹیوں کو بھی کوئی پرواہ نہ کی اور مصروف پیکار رہے۔

(۷۰) وَكُنَّا الْأَيْمَنِينَ إِذَا التَّقِيْنَا وَكَانَ الْأَيْسَرُونَ بَنُو أَيْبِنَا

ترجمہ: جب ہماری (لڑائی میں دشمنوں سے) مٹھ بھیر ہوئی تو ہم ہی دامنِ جانب تھے اور بائیں جانب ہمارے بھائی تھے۔
حَلَّی عِبَارَتٌ: (أَيْمَنُ) وَأَيْمَانٌ وَأَيْمَانٌ، جمع ہیں يَمِينٌ کے داہنا ہاتھ یا دامنِ جانب (التَّقِيْنَا) تَلْقَاءُ سے ایک

دوسرے کا آمناسا مانا ہونا، ٹڈ بھڑ ہونا (اَيَسْرُونَ) بائیں جانب، بائیں طرف جمع: يُسْرٌ۔
تَنْبِيْهِ: ہم برابر لشکر کے میمنہ پر رہے اور ہمارے بھائی میسرہ پر۔

(۷۱) فَصَالُوا صَوْلَةً فِيمَنْ يَلِيْهِمْ وَصُلْنَا صَوْلَةً فِيمَنْ يَلِيْنَا
ترجمہ: تو انہوں نے ان دشمنوں پر حملہ کیا جو ان سے ملے ہوئے تھے اور ہم نے ان پر حملہ کیا جو ہم سے قریب تھے۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (فَصَالُوا) صَالَ، يَصُولُ، صَوْلًا وَ صَوْلَانًا سے حملہ کرنا، کسی پر جست لگانا، (الصَّوْلَةُ) حملہ، جست
ذو صَوْكِهِ، طاقتور بہادر۔ (يَلِيْهِمْ) وِلَا سے قریب ہونا، ملا ہوا ہونا۔
تَنْبِيْهِ: یعنی ہم اور ہمارے بھائیوں نے اپنے اپنے قریبی دشمنوں پر حملہ کیا۔

(۷۲) فَابُوا بِالنَّهَابِ وَبِالسَّبَايَا وَابْنَا بِالْمُلُوكِ مُصَفِّدِيْنَا
ترجمہ: پس وہ اموال غنیمت اور قیدی لے کر لوٹے اور ہم بادشاہوں کو قید کر کے لائے (ہم نے علوہمت کی وجہ سے مال کی
کچھ پروا نہیں کی)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (ابُوا) أَبَ، يَأْبُو، اَوْبًا وَ اَوْبَةً وَ اِيَابًا سے لوٹنا۔ (نَهَابٌ) وَ نُهُوبٌ جمع نَهَبٌ کی بمعنی مال غنیمت،
لوٹی ہوئی چیز۔ (سَبَايَا) سَبْيٌ کی جمع ہے بمعنی قیدی (خاص طور پر عورت) (مُلُوكٌ) وَ اَمْلَاكٌ، جمع: مَلِكٌ کی بادشاہ، کسی قوم یا
قبیلہ کا با اختیار حاکم، (مُصَفِّدِيْنَا) صَفَّدَا سے جھکڑی لگانا اسی سے مُصَفِّدٌ جھکڑی لگا ہوا، قید کیا ہوا۔
تَنْبِيْهِ: یعنی اس لڑائی میں پلڑا ہمارا بھاری رہا ہمارے بھائی مال غنیمت اور قیدی عورتوں کو لیکر لوٹے اور ہم نے سرداروں کو قیدی
بنایا۔ ہم نے علوہمت کی وجہ سے مال کی کچھ پروا نہیں کی۔

(۷۳) اِلَيْكُمْ يَا بَنِي بَكْرِ اِلَيْكُمْ اَلْمَا تَعْرِفُوْنَا اِلَیْقِيْنَا
ترجمہ: ہٹو اے بنی بکر! ہٹو (ہم سے لڑنے کا قصد نہ کرو) کیا اب تک تم نے ہماری واقعی بہادری کو نہیں پہچانا (کہ تم پھر ہمارے
مقابلہ کا ارادہ رکھتے ہو)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (اِلَيْكُمْ) اسم فعل بمعنی دور ہو جاؤ/ ہٹ جاؤ۔ (بَنِي بَكْرٍ) قبیلہ کا نام ہے۔ (اَلْمَا) میں ہمزہ استفہام کا
ہے اور کَمَا بمعنی لَمْ ہے۔

تَنْبِيْهِ: اے بنی بکر! ہمارے ساتھ اتنی لڑائیاں آزمانے کے بعد بھی دوبارہ ہم سے لڑنے کا ارادہ رکھتے ہو۔ تم نے ابھی تک
ہماری بہادری کو نہیں پہچانا؟

(۷۴) اَلْمَا تَعْلَمُوْنَا وَمِنْكُمْ كَتَائِبٌ يَطْعَنَنَّ وَيَرْتَمِيْنَا
ترجمہ: کیا تم نے اپنے اور ہمارے لشکروں کو اب تک نہیں جانا جو نیا زہ بازی اور تیر اندازی کرتے تھے (نہیں بلکہ تم کو اچھی

طرح ہمارے لشکر کی قوت کا علم ہو گیا ہے پھر تمہاری یہ جرأت بیوقوفی ہے۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (کَتَاب) کَتِيبَةُ کی جمع بمعنی فوج فوج کا بڑا دستہ یا لین جس کے تحت کمپنیاں ہوتی ہیں، سیرایا، "کَتَبَ الْکِتَابَ"، فوجی دستے تیار کرنا (يَطْعُن) نیزہ بازی کرنا۔ (يُرْتَمِي) اِرْتِمَاءُ مصدر سے تیر اندازی کرنا۔
تَشْرِيح: اس شعر میں بھی اپنے لشکر کی نیزہ بازی اور تیر اندازی کو بیان کرتے ہوئے قبیلہ بنی بکر سے کہتا ہے جب تمہیں ہمارے لشکر کی قوت کا علم بخوبی ہو گیا ہے، پھر تمہاری یہ جرأت بیوقوفی ہے۔

(۷۵) عَلَيْنَا الْبَيْضُ وَالْيَلْبُ الْيَمَانِي وَأَسْيَافُ يَقْمُنَ وَيَنْحَنِينَا
تَرْجَمَةٌ: اور ہمارے اوپر (سروں پر) خود (بدنوں پر) یعنی زریں ہیں اور (ہاتھوں میں) ایسی تلواریں تھیں جو سیدھی کی جاتی تھیں اور (بوقت ضرب) ٹیزھی ہو جاتی تھیں (یا مارتے وقت ٹیزھی پڑ جاتی تھیں اور پھر بدستور سیدھی ہو جاتی تھیں)۔
حَلَّ عِبَارَاتٍ: (بَيْضُ) بَيْضَةُ کی جمع ہے بمعنی خود (يَلْبُ) چمڑے کی ڈھال، کھال مراد زریں ہیں (أَسْيَافُ) وَسُيُوفُ جمع سَيْفُ کی بمعنی تلوار (يَقْمُنُ) قَامَ، يَقُومُ، قَوْمًا وَقِيَامًا و قَوْمَةً سے صیغہ جمع مؤنث غائب بمعنی سیدھا ہونا، کھڑا ہونا۔ (يَنْحَنِينَا) اِنْحِنَا مصدر سے بمعنی ٹیزا ہونا۔
تَشْرِيح: یعنی ہمارے لشکر کے پاس سامان جنگ وافر مقدار میں موجود ہیں۔

(۷۶) عَلَيْنَا كُلُّ سَابِغَةٍ دَلَاصٍ تَرَى فَوْقَ النَّطَاقِ لَهَا غَضُونَا
تَرْجَمَةٌ: ہمارے بدنوں پر ایسی وسیع چمکدار زریں تھیں (کہ ان کی کشادگی اور فراخی کی وجہ سے) تو پتکے پر ان کی شکنیں دیکھ گاہ۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (السَّابِغَةُ) زرہ جمع: سَوَابِغُ (دَلَاصُ) جمع دَلِصُّ کی بمعنی چمکانا لام اور چمکدار (النَّطَاقُ) کمر پر باندھی جانے والی پٹی یا پتکا (غَضُونُ) غَضَضُ کی جمع بمعنی شکن۔
تَشْرِيح: یعنی ہماری کمر پر ایسی چوڑی اور چمکدار زریں ہیں جنہیں مسلسل پتکوں پر باندھنے کی وجہ سے پتکوں میں شکنیں نمودار ہو گئی ہیں۔

(۷۷) إِذَا وُضِعَتْ عَنِ الْأَبْطَالِ يَوْمًا رَأَيْتَ لَهَا جُلُودَ الْقَوْمِ جُونَا
تَرْجَمَةٌ: جب کسی دن بہادروں (کے بدن) سے وہ (زرہیں) اتاری جائیں (تو ہر وقت ان کو پہنے رہنے کی وجہ سے) تو قوم (کے بدن) کی کھالوں کو سیاہ پائے گاہ۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (وُضِعَتْ) مجہول، وُضِعَ و مَوْضُوعًا سے رکھا، اتارنا (أَبْطَالُ) جمع بَطْلُ کی بمعنی بہادر، بَطْلُ الحریہ مجاہد آزادی (جُلُودُ) وَأَجْلَادُ جمع جِلْدُ کی بمعنی کھال، چمڑا، جلد (جُونُ) جَان، يَجُونُ، جُونًا و جُونَةً سے کالا ہونا،

جُونُ بمعنی کالا، معید، روشنی، تاریکی، جمع جُونُ

تَشْبِیْحٌ: یعنی زبر ہوں کو مسلسل پہنے کی وجہ سے ہمارے جسم کی کھال سیاہ ہو چکی ہیں۔

(۷۸) كَانَ مُتُونُهُنَّ مُتُونُ عُذْرٍ تُصَفِّقُهَا الرِّيحُ إِذَا جَرَيْنَا
تَجَمُّمًا: ان (بہادرؤں) کی پشتیں (زر ہیں پہنے ہوئے) گویا ان حوضوں کی بالائی سطح ہے کہ جن سے ہوائیں چلتے ہوئے
ٹکرائیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (مُتُون اور مَسَان) مَتْنُ کی جمع ہیں بمعنی، کمر، پیٹھ، پشت (مذکر و مؤنث دونوں کیلئے) دوسرے مُتُون
سے مراد بالائی سطح ہے۔ (عُذْرٍ و عُذْرَانٌ غُذْرُؤُکِ جمع بمعنی حوض کچا تالاب، جو ہڑ (وہ پانی جو سیلاب کے بعد کسی جگہ اکٹھا ہو جاتا
ہو۔ (تُصَفِّقُ) باب تَفْعِيلُ مصدر تَصْفِيقٌ سے بمعنی حرکت دینا (رِیَاح) وَاذْوَاخٌ وَاَرِیَاخٌ بمعنی چلتی ہوئی ہوائیں، تیز
ہوائیں، مفرد رِیْعُ (مؤنث) ہے۔

تَشْبِیْحٌ: بہادرؤں کی پشتوں کو حوضوں کی بالائی سطح سے تشبیہ دے کر ان شکنوں کو جو درع کی وسعت کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں پانی
کی پٹاروں سے تشبیہ دی ہے۔

(۷۹) وَتَحْمِلُنَا غَدَاةَ الرَّوْعِ جُرْدٌ عُرْفُنَا نَقَائِدَ وَاقْتِلَيْنَا
تَجَمُّمًا: لڑائی کی صبح کو ہمیں ایسے کم و باریک بالوں والے گھوڑے (اپنی پشتوں پر) اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں جو ہمارے
مشہور گھوڑے ہیں اور وہ (دشمنوں کے غلبہ کے بعد ان کے ہاتھوں سے) چھڑائے گئے ہیں (ان کی حفاظت میں جان توڑ کوشش کی
ہے اور دشمنوں کو نہ لے جانے دیا) اور ان کا دودھ چھڑا دیا گیا ہے (بچپن سے ہم نے ان کو پرورش کیا ہے)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَحْمِلُ) حَمَلٌ، يَحْمِلُ، حَمَلًا بوجھ اٹھانا، بچہ کا عورت کے پیٹ میں ہونا۔ (الرَّوْعُ) جنگ، لڑائی،
"غَدَاةُ الرَّوْعِ" لڑائی کی صبح (جُرْدٌ) اَجْرُدٌ کی جمع: بمعنی وہ گھوڑا جس کے بدن پر بہت کم بال ہوں اور یہ گھوڑے کی خوبی میں شمار
ہوتی ہے۔ (نَقَائِدُ) نَقِيدٌ کی جمع ہے بمعنی دشمن کے قبضہ سے چھڑایا ہوا مال۔ فَرَسٌ نَقْدٌ، کسی کے پاس سے لیا ہوا گھوڑا۔
(اَقْتَلَيْنَا) مصدر اِقْتِلَاءٌ باب اِفْتَعَالٌ سے دودھ چھڑانا، پرورش کرنا۔

تَشْبِیْحٌ: یعنی جب ہم میدان جنگ میں اترتے ہیں تو ایسے گھوڑوں پر جو کم و باریک بالوں والے ہیں جنہیں ہم نے دشمنوں سے
چھین کر ان کی پرورش کی ہے۔

(۸۰) وَرَكْنٌ دَوَارِغًا وَخَرَجْنَ شُعْبًا كَأَمْثَالِ الرِّصَائِعِ قَدْ بَلَيْنَا
تَجَمُّمًا: وہ گھوڑے پا کھر پہنے ہوئے (میدان جنگ میں) اترے اور بال بکھرے ہوئے اور لگام کی گرہوں کی مانند کہنہ اور
خستہ ہو کر (میدان سے) نکلے (چونکہ میدان میں انہیں بہت زیادہ تگ و دو کرنی پڑی)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (وَرَدْنٌ) وُرود کا بمعنی آنا، اترنا (ذَوَارِغًا) مفرد ذَارِغٌ بمعنی زرہ پوشی، گھوڑے کی زرہ کو پا کھر کہا جاتا ہے۔ (مُشْعًا) پراگندہ حال، بالوں کا کھرا، ہوا اور غبار آلود ہونا۔ (رَصَائِعُ) لگام کی گرہ، مفرد: رَصِيعَةٌ (بَلِیُّ) بَلِیٌّ و بَلَاءٌ سے بوسیدہ ہونا، خستہ حال ہونا۔

تَشْرِیح: یعنی وہ گھوڑے ایسی حالت میں میدان میں اترے جو کہ تازہ دم اور پا کھر پہنے ہوئے تھے اور میدان جنگ میں بہت زیادہ تگ و دو کی وجہ سے پراگندہ بال اور لگام کی گرہوں کی طرح کہنہ اور خستہ حال نکلے۔

(۸۱) وَرَدْنَاهُنَّ عَنْ آبَاءِ صَدِّقٍ وَنُورِثُهَا إِذَا مُتْنَعَا بَنِينَا
ترجمہ: وہ گھوڑے ہمیں اپنے صادق العمل آباء کے ورثہ میں ملے ہیں اور ہم جب مریں گے تو اپنی اولاد کو ان کا وارث بنا دیں گے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (آبَاءُ صَدِّقٍ) ایسے آباؤ اجداد جو قول و عمل کے اعتبار سے سچے تھے۔ (مُتْنَعَا) ہم مریں گے (بَنِينَ) بَنُونَ ابناء۔ ابن کی جمع بمعنی اولاد، بیٹا۔
تَشْرِیح: یہ ہمارے خاندانی گھوڑے ہیں ہم کبھی انہیں دشمنوں کے ہاتھوں میں نہ جانے دیں گے۔

(۸۲) عَلٰی اَنَارِنَا بَيْضٌ حَسَانٌ نَحَافِرُ اَنْ تُقَسِّمَ اَوْ تُهَوَّنَا
ترجمہ: ہمارے پیچھے (میدان جنگ میں) خوب صورت حسین عورتیں ہیں جن کے متعلق ہمیں اندیشہ ہے کہ (کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ دشمنوں کے ہاتھوں) تقسیم کر لی جائیں یا ذلیل ہوں۔ (لہذا ہم ان کی حفاظت میں جان توڑ کوشش کرتے ہیں اور میدان جیت لیتے ہیں)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (اَنَارِ) آئو کی جمع بمعنی پیچھے، نشان، اثر، (بَيْضٌ) بَيْضَةٌ کی جمع بمعنی باعصمت گوری عورت (حَسَانٌ) جمع حَسَن کی بمعنی حسین، خوبصورت اور (حَسَانٌ) مذکر و مؤنث دونوں کے لئے جمع ہے) (نَحَافِرُ) حَذَرٌ مصدر سے ڈرنا، اندیشہ ہونا (تَهَوَّنُ) هَوَّنٌ مصدر سے ذلیل ہونا۔

تَشْرِیح: یعنی جب ہم میدان جنگ میں دشمن کے مقابلے کے لئے نکل جاتے ہیں تو ہماری عورتیں پیچھے رہ جاتی ہیں ہمیں ان کی حفاظت کا بھی خیال رہتا ہے لہذا ہم ان کی حفاظت میں جان توڑ کوشش کرتے ہیں اور میدان جیت لیتے ہیں۔

(۸۳) اَخَذُنَّ عَلٰی بُعُولَتِهِنَّ عَهْدًا اِذَا لَاقَوْا كِتَابَ مُّغْلَمِيْنَا
ترجمہ: جنہوں نے اپنے شوہروں سے عہد لیا کہ جب وہ (دشمنوں کے) لشکروں سے اس حال میں ملاقاتی ہوں کہ ان کے نشانہائے امتیاز لگے ہوئے ہوں (تو وہ میدان جنگ میں پامردی دکھائیں، بھاگیں نہیں)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (بُعُولٌ) و بُعَالٌ و بُعُولَةٌ، جمع: بُعُلٌ کی بمعنی شوہر، بیوی دونوں پر بولا جاتا ہے (كِتَابٌ) کِتْبَةٌ کی جمع

بمعنی لشکر (مُعَلَّم) نشان راہ، نشانہائے امتیاز۔

تَشْرِیْح: یعنی جس طرح ہم بہادر اور دلیر ہیں اسی طرح ہماری عورتیں بھی بہادر اور دلیر ہیں۔

(۸۴) لَيْسْتَلِبْنَ أَقْرَاسًا وَيَضًا وَأُسْرَى فِي الْحَدِيدِ مُقَرَّنِينَ
تَرْجُمًا: کہ وہ (شوہر دشمنوں کے) گھوڑوں اور خودوں (یا منجھی ہوئی تلواروں) اور رسیوں (یا بیڑیوں) میں با یکدیگر بستہ قیدیوں کو ضرور چھینیں گے۔

حَلِّ عِبَارَت: (يَسْلُبْنَ سَلَبًا، يَسْلُبُ سَلْبًا سے بمعنی زبردستی لینا، چھیننا۔ (أَقْرَاسًا و فُرُوسًا۔ گھوڑا، گھوڑی (مذکر و مؤنث) مفرد فُروس (بیضاً) خودوں، مفرد بَيْضَةٌ ایک خود (أُسْرَى) اساری، جمع اَسِيرٌ کی بمعنی قیدی، جنگی قیدی (الْحَدِيدُ) لوہا، لوہے کی سلاخ، جمع: حَدَائِدُ (مُقَرَّنِينَ) مصدر تَقْرِينٌ سے ملا کر باندھنا۔

تَشْرِیْح: یعنی انہوں نے ہم سے اس بات کا بھی عہد لیا ہے کہ جب ہم میدان جنگ جیت کر لوٹیں تو دشمنوں کے ساز و سامان اور ان کے تمام قیدیوں سمیت لوٹیں۔

(۸۵) تَرَانَا بَارِزِينَ وَكُلُّ حَيٍّ قَدْ اتَّخَذُوا مَخَافَتَنَا قَرِينًا
تَرْجُمًا: تو ہمیں کھلے میدان میں ٹکٹا دیکھے گا (کیونکہ ہمیں کسی کا ڈر گھروں میں نہیں گھساتا) اور ہر قبیلہ نے ہمارے (حملہ کے) خوف سے (دوسرے قبیلہ کو) ساتھی (حلیف) بنا رکھا ہے۔

حَلِّ عِبَارَت: (بَارِزِينَ) تَبَرُّزًا مصدر سے کھلی جگہ میں آنا، کھلے میدان میں مقابلہ کے لئے آنا (الْقَرِينُ) ساتھی، مصاحب جمع فُرُقَاء۔

تَشْرِیْح: شاعر اس شعر میں بھی اپنی بہادری کا ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم ایسے بہادر لوگ ہیں کہ جب ہمیں کسی سے لڑنا ہو تو دوسرے قبیلوں کی طرح ہم کسی کو حلیف نہیں بناتے۔

(۸۶) إِذَا مَارَحُنْ يَمْشِينَ الْهُوَيْنَى كَمَا اضْطَرَبَتْ مُتُونُ الشَّارِبِنَا
تَرْجُمًا: جب وہ (عورتیں جو جنگ میں ہمارے پیچھے ہیں) چلتی ہیں تو نہایت نزاکت سے چلتی ہیں جیسا کہ مست شراب نوشوں کی (بوقت رفتار) کمریں لگتی ہیں۔ (اسی طرح ان کی کمریں لگتی ہیں)۔

حَلِّ عِبَارَت: (رُحْنٌ) رُوْحًا سے بمعنی شام کے وقت چلنا، بلا قید و وقت چلنا یا آنا، (الْهُوَيْنَى) باوقار چال، نزاکت سے چلنا، ہی تَمْشَى الْهُوَيْنَى، وہ خراماں خراماں چلتی ہے۔ (اضْطَرَبَتْ) لگتی ہیں (مُتُون) متن کی جمع کمر (شَارِبٌ) اسم فاعل، پینے والا، مراد شراب پینے والے۔

تَشْرِیْح: یعنی میدان جنگ میں وہ حسین عورتیں ہمارے پیچھے ناز و انداز سے چلتی ہیں جیسا کہ مست شرابی شراب پینے کے بعد

چلتا ہے۔

(۸۷) یَقْتَنَ جِادَنَا وَیَقْلُنَ لَسْتُمْ بُعُولُنَا اِذَا لَمْ تَمْنَعُوْنَا
 تَرْجَمَةً: وہ بنی جشم بن بکر کی ہودج نشین عورتیں ہیں جنہوں نے حسن کے ساتھ بھلائی اور دین کو (اپنے اندر) جمع کر لیا ہے۔
 خَلَّ عِبَارَتٌ: (یَقْتَنَ) قُوْتُ مصدر سے کھانا دینا، چارہ دینا، وہ چارہ دیتی ہیں۔ (جِیَادٌ) جمع جَوَادُ کی بمعنی عمدہ نسل کا گھوڑا (بُعُول) بَعْل کی جمع بمعنی شوہر، بیوی۔

تَشْرِیْح: یعنی ہماری عورتیں جہاں ہماری سوار یوں کو چارہ وغیرہ ڈالتی ہیں وہاں یہ بات بھی کہتی ہیں کہ جب تک تم دشمنوں سے ہماری حفاظت کرتے رہو تم ہمارے شوہر ہو۔ جس دن تم لوگ ہماری حفاظت نہ کر سکے تو تمہیں شوہر ہونے کا حق حاصل نہیں۔ یعنی ہمیں غیرت دلا کر غلبہ پر برا بھینٹہ کرتی ہیں۔

(۸۸) ظَعَائِنُ مِنْ بَنِي جُشَمَ بْنِ بَكْرٍ خَلَطْنِ بِمِیْسَمٍ حَسَبًا وَدِیْنَا
 تَرْجَمَةً: وہ ہمارے گھوڑوں کو چارہ دیتی ہیں اور کہتی ہیں ”تم ہمارے شوہر نہیں اگر ہمیں (دشمنوں کی) دستبرد سے نہ بچاؤ۔“
 خَلَّ عِبَارَتٌ: (ظَعَائِنُ) ظَعْنَةُ کی جمع بمعنی ہودج نشین عورتیں (بنی جشم بکر بن) قبیلہ کا نام ہے (خَلَطْنِ) خَلَطٌ، یَخْلُطُ، خَلَطًا بمعنی ملانا، آمیزش کرنا۔ (مِیْسَم) حسن و جمال، (حَسَبًا) خاندانی شرافت والا ہونا۔
 تَشْرِیْح: یعنی وہ عورتیں ظاہری حسن و جمال کے ساتھ ساتھ باطنی حسن سے بھی مکمل طور پر موزین ہیں۔

(۸۹) وَمَا نَعِ الظَّعَائِنُ مِثْلُ ضَرْبٍ تَرَى مِنْهُ السَّوَاعِدُ كَالْقُلُوبِ
 تَرْجَمَةً: عورتوں کی حفاظت اس تلوار بازی کی طرح کسی چیز نے نہیں کی جس کی وجہ سے تو (دشمنوں کی) کلائیوں کی طرح (کٹ کٹ کر گرنا) دیکھے۔

خَلَّ عِبَارَتٌ: (ضَرْبُ) مار، چوٹ، پٹائی مرا تلوار بازی، شمشیر زنی جمع اضْرَابٌ و اَصْرَبٌ و ضُرُوبٌ (سَوَاعِدُ) کلائی، بازو (مذکر ہے) مفرد سَاعِدٌ کہتے ہیں ”شَدَّ اللّٰهُ عَلٰی سَاعِدِكَ“ اللہ تمہاری مدد کرے۔ (قُلُوبُ) قُلَّةٌ کی جمع ہے بمعنی گلی۔ یعنی بچوں کا گلی ڈنڈا اکیلنا (قُلَّ الصَّبِيُّ الْعُلَّةُ او الْكُرَّةُ گلی ڈنڈا یا گیند بلا کھیلنا۔

تَشْرِیْح: یعنی جس طرح گلی ڈنڈا اکیلے وقت گلی اچھلتی اور زمین پر کٹ کر گرتی ہے۔ ہم نے اسی طرح اپنے تلواروں سے دشمنوں کی کلائیوں کاٹ کر اپنی عورتوں کی حفاظت کی۔

(۹۰) كَانَا وَالشُّوْفُ مُسَلَّلَاتٍ وَلَكِنَّا النَّاسَ طُرًّا أَجْمَعِينَ
 تَرْجَمَةً: جب تلواریں ستی ہوئی ہوں تو (ہم اس طرح قبائل کی حفاظت کرتے ہیں) گویا ہم نے تمام (قبائل کے) لوگوں کو جتنا

ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (سُيُوف) سَيْف کی جمع تلوار (مُسَلَّلَات) سَلَّتْنَا، سَوْنَتْنَا، مُسَلَّلَات سَتِ ہوئی ہونا۔ (وَلَدَاو) وَلَادَةُ سے حاملہ کا بچہ جننا، ولادت ہونا (طُرًّا) طُرٌّ کی جمع بمعنی جماعت، گروہ (أَجْمَعِينَ) أَجْمَعُ کی جمع بمعنی سب سار، عموم کی تاکید کے لئے جیسے جَاءَ الْقَوْمَ أَجْمَعُهُمْ لوگ سب کے سب آئے۔

تَنْبِيْجٌ: جس طرح باپ اپنی اولاد کی حفاظت میں جان توڑ کوشش کرتا ہے اسی طرح ہم قبائل کی عین جنگ میں حفاظت کرتے ہیں۔

(۹۱) يُدْهِنُونَ الرُّؤُوسَ كَمَا تُدْهِدِي حَزَاوِرَةٌ بِأَبْطَحِهَا الْكُرَيْنَا
تَرْجَمْنَا: وہ (دشمنوں کے) سروں کو (کاٹ کر) اس طرح لڑھکاتے ہیں جس طرح قوی زور آور لڑکے پست اور وسیع زمین میں گیندوں کو۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (دَهَنُوا) دَهْدَاةٌ مصدر سے لڑھکانا (حَزَاوِرَةٌ) حَزَوْرُ کی جمع ہے، طاقتور نوجوان لڑکا۔ (أَبْطَحَ) پست اور کشادہ جگہ جہاں سے سیلاب کا پانی گزرتا ہو، جمع: أَبْطَحَ (كُرَى) كُرَةُ اللَّعْبِ۔ گیند جس سے کھیلا جائے مفرد كُرَةٌ
تَنْبِيْجٌ: یعنی جس طرح بہادر اور طاقتور لڑکے وسیع زمین میں گیندوں کو اچھالتے ہیں اسی طرح ہم اپنے دشمنوں کے سروں کو کاٹ کر اچھالتے ہیں۔ یہاں بھی اپنی بہادری کا اظہار مقصود ہے۔

(۹۲) وَقَدْ عَلِمَ الْقَبَائِلُ مِنْ مَعَدٍّ إِذَا قُبَّبَ بِأَبْطَحِهَا بُزَيْنَا
تَرْجَمْنَا: معد بن عدنان کے تمام قبائل نے جب کہ ان کے قبے وسیع زمینوں پر نصب کئے گئے یہ جان لیا ہے۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْقَبَائِلُ) الْقَبِيلَةُ کی جمع: ہے ایک باپ ایک دادا کی اولاد، قبیلہ، خاندان، کنبہ (مَعَدٍّ) قبیلہ معد بن عدنان مراد ہے۔ (قُبَّبَ) قُبَابٌ، جمع: قُبَّةٌ کی بمعنی گنبد، چھوٹا خیمہ یا شامیانہ جو اوپر سے گول ہو۔ (بُئِينَ) بنائے گئے ہیں یا نصب کئے گئے ہیں۔ بِنَاءٌ وَ بُئِيَانٌ مصدر سے۔

تَنْبِيْجٌ: اس شعر کے ذریعے شاعر یہ کہتا ہے کہ ہماری بہادری اور عظمت کو معد بن عدنان کے تمام قبائل جانتے ہیں۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔

(۹۳) بَأْنَا الْمُطْعَمُونَ إِذَا قَدَرْنَا وَأَنَا الْمُهْلِكُونَ إِذَا ابْتُلِينَا
تَرْجَمْنَا: کہ ہم ہی قدرت کے وقت (محتاجوں کو) کھانا کھلانے والے ہیں اور جب (دشمنوں کے ساتھ) جتلا کر دیئے جائیں تو ہم ہی (دشمنوں کو) ہلاک کرنے والے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (قَدَرْنَا) مصدر قَدَرُ سے قدر و منزلت، صاحب استطاعت ہونا (اَبْتَلَيْنَا) اَبْتَلَاءُ مصدر سے آزمائش / بتلا ہونا۔

تَشْرِیح: یعنی ہم لوگ جہاں اپنے دشمنوں سے انتقام لینے پر قادر ہیں تو ہم سخاوت کے میدان میں بھی پیچھے نہیں ہیں۔ ہم محتاجوں کی بھرپور مدد کرتے ہیں۔

(۹۴) وَأَنَا الْمَانِعُونَ لِمَا أَرَدْنَا وَأَنَا النَّازِلُونَ بِحَيْثُ شِئْنَا تَرْجُمًا: اور ہم ہی ہیں کہ جس چیز کو چاہیں روک دیں اور ہم ہی ہیں کہ جہاں چاہیں اتر پڑیں (کوئی کسی حالت میں ہمارا مزاحم نہیں ہم اپنے افعال میں آزاد و مختار ہیں)

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْمَانِعُونَ) مصدر مَنَعَ، روکنے والا (نَازِلُونَ) نَزُولُ مصدر سے اترنے والے۔
تَشْرِیح: یعنی ہم لوگ اپنے افعال میں آزاد و مختار ہیں جہاں چاہیں اتریں جس کو چاہیں روک دیں۔ ہمیں کوئی روکنے اور ٹوکنے والا نہیں

(۹۵) وَأَنَا التَّارِكُونَ إِذَا سَخَطْنَا وَأَنَا الْآخِذُونَ إِذَا رَضِينَا تَرْجُمًا: اور ہم ہی (اپنے معتب کے ہدایا کو) ترک کر دیتے ہیں جب ناخوش ہوتے ہیں اور جب خوش ہوتے ہیں تو ہم ہی (عطایا) لینے والے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَارِكُونَ) تَرَكَ مصدر سے چھوڑنے والے (سَخَطْنَا) سَخَطًا و سُخْطًا سے کسی سے ناراض ہونا (اُخِذُونَ) اُخَذَ، يَأْخُذُ، اِخْذًا و تَأْخِذًا و مَأْخِذًا سے لینے والے۔ (رَضِينَا) ہم خوش ہوتے ہیں۔
تَشْرِیح: یعنی جب ہم کسی سے ناراض ہوتے ہیں تو ان کے تحائف کو رد کر دیتے ہیں اور جب کسی سے راضی ہوتے ہیں تو قبول کر لیتے ہیں۔

(۹۶) وَأَنَا الْعَاصِمُونَ إِذَا أُطِعْنَا وَأَنَا الْعَارِثُونَ إِذَا عُصِينَا تَرْجُمًا: ہم ہی (اپنے پڑوسیوں کو ذلت سے) بچانے والے ہیں جب کہ ہماری اطاعت کی جائے اور ہم ہی سخت گرفت کرتے ہیں جب کہ ہماری نافرمانی کی جائے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (عَاصِمُونَ) عَصَمَ مصدر سے بمعنی حفاظت کرنا (عَارِثُونَ) عَارِثُونَ سخت گرفت کرنے والے۔
تَشْرِیح: ہماری خود مختاری کا یہ عالم ہے کہ جو ہماری اطاعت کرتے ہیں چاہے پڑوسی ہی کیوں نہ ہو تو ہم اس کی حفاظت کو اپنے اوپر لازم کر دیتے ہیں اور نافرمانوں کو سخت سزا دیتے ہیں۔

(۹۷) وَنَشْرَبُ اِنْ وَرَدْنَا الْمَاءَ صَفْوًا وَيَشْرَبُ غَيْرُنَا كَدِرًا وَطِينًا

ترجمہ: ہم اگر (گھاٹ پر) اترتے ہیں تو صاف تھرا پانی پیتے ہیں اور دوسرے گدلا پانی اور کچڑ پیتے ہیں۔

حَلَجْ عِبَارَتٌ: (وَرَدْنَا) مصدر وُرُوْدٌ ہے بمعنی اترنا (صَفْوًا) از باب نصر سے صَفَوًا و صَفَاءٌ بمعنی صاف اور خالص

ہونا، بے غبار ہونا "صفا الماء ونحوہ۔" پانی وغیرہ کا گاد وغیرہ سے صاف ہونا (کَدِرًا) کَدِرٌ، یَکْدِرُ، کَدَرًا سے

کَدِرُ الْمَاءِ گدلا ہونا۔ کَدَرٌ، یَکْدِرُ، کَدَارَةٌ و کُدُوْرَةٌ سے گدلا ہونا۔ (طِیْنٌ) کچڑ، گارا (پانی ڈال کر مٹی کا بنایا ہوا مسالا۔

تَشْرِیْح: ہم سردار ہیں ہر اچھی چیز کے مالک بن جاتے ہیں اور دوسرے لوگ بچے کچے کے مالک ہوتے ہیں۔

(۹۸) اَلَا اَبْلِغُ بَنِي الطَّمَّاحِ عَنَّا وَدُعْمِيًّا فَكَيْفَ وَجَدْتُمُونَا

ترجمہ: اے (مخاطب) بنی طماح اور (قبیلہ) دُعْمی کو ہمارا پیغام پہنچادے کہ تم نے ہمیں (لڑائی میں) کیسا پایا (بہادور یا نامرد)

حَلَجْ عِبَارَتٌ: (بَنِي طَمَّاح) سے مراد قبیلہ بنی اسد اور (دُعْمی) سے مراد بنی ربیعہ کا قبیلہ ہے۔

تَشْرِیْح: اے مخاطب! وہ قبیلہ بنی اسد اور قبیلہ بنی ربیعہ بھی ہماری بہادری اور شجاعت کو پہچانتے ہیں۔

(۹۹) اِذَا مَا الْمَلِكُ سَامَ النَّاسِ خَسَفًا اَبَيْنَا اَنْ نُّقِرَّ الذِّلَّ فِیْنَا

ترجمہ: جب بادشاہ، لوگوں کو ذلت میں مبتلا کرتا ہے تو ہم اس سے انکار کر دیتے ہیں کہ ذلت کو ہم اپنے (لوگوں) میں قرار

پکڑنے دیں یا ہم اپنے اندر ذلت کو عزت تصور کریں۔

حَلَجْ عِبَارَتٌ: (سَامَ) ای سام النَّاسِ نحوه، سَوَمٌ مصدر سے کسی کے ساتھ ذلت و حقارت کا برتاؤ کرنا۔ (خَسَفًا)

خَسَفٌ، یَخْسِفُ خَسْفًا ذلیل کرنا۔ (نُقِرُّ) قَرَّ، یَقِرُّ، قَرًّا، و قَرَارًا و قُرُوْرًا بمعنی قرار پانا۔

تَشْرِیْح: ہم ذلت اور خواری کے قبول سے انکار کر دیتے اور اطاعت قبول نہیں کرتے۔

(۱۰۰) مَلَانَا الْبَرَّ حَتَّى ضَاقَ عَنَّا وَمَاءَ الْبَحْرِ نَمْلُوهُ سَفِیْنًا

ترجمہ: ہم نے اپنے گھروں سے خشکی کو بڑھ کر دیا حتیٰ کہ اس میں ہماری گنجائش نہ رہی اور ہم دریا کو کشتیوں سے بھر دیتے ہیں۔

حَلَجْ عِبَارَتٌ: (مَلَانَا) مَلَّ، یَمَلُّ، مَلْنَا سے ہم نے بھردیا، بڑھ کر دیا۔ (ضَاقَ) ضَبَقَ مصدر سے تنگ ہونا (سَفِیْنٌ) و

سَفْنٌ و سَفَیْنٌ جمع سَفِیْنَةٍ کی بمعنی کشتی۔

تَشْرِیْح: اس شعر میں بھی شاعر اپنی بہادری کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ جہاں خشک زمین پر ہمارا حکم چلتا ہے تو دریاؤں پر بھی

ہمارا تسلط ہے۔

(۱۰۱) إِذَا بَلَغَ الْفُطَامَ لَنَا صَبِيٌّ تَخْرُثُ لَهُ الْجَبَابِرُ سَاجِدِينَ
 تَرْجَمَةً: جب ہمارا کوئی بچہ دودھ چھڑانے کی مدت کو پہنچتا ہے (دو ڈھائی سال کا ہو جاتا ہے) تو (دوسری اقوام کے) متکبر
 (سردار) اس کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے سرنگوں ہوتے ہیں۔

حَقِّقْ عِبَارَتًا: (الفطام) دودھ چھڑائی، دودھ چھڑانے کا عمل یا زمانہ (تخرث) گرجاتے ہیں (جبابر) جبار کی جمع بمعنی
 سرکش بادشاہ، مغرور و متکبر بادشاہ۔

تَشْرِیْحٌ: یعنی تمام قبائل عرب پر ہمارا ایسا دبدبہ ہے کہ قبائل کے بڑے بڑے متکبر اور سرکش بھی ہمارے بچوں کے حکم کی تعمیل کرنا
 اپنے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ یہ ہمارے رعب اور خوف کی وجہ سے ہے۔

تمت المعلقة الخامسة لعمر بن كلثوم

عنترہ عبسی کی حالات زندگی اور شاعری

﴿پیدائش اور حالات زندگی﴾

یہ ابوالمغلس عنترہ بن شداد عبسی ہے اس کا باپ شریف النسل تھا اور ماں زہیہ نامی ایک حبشہ تھی، اس کا شمار عرب کی بدسلوئی اور غیر عربوں میں ہوتا ہے۔ جب وہ پیدا ہوا تو اس کے باپ نے جاہلی دستور کے مطابق اپنی لونڈی کے پیٹ کے بچہ کو اپنا بچہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ خود یہ لڑکا بھی اپنی غلامی سے متنفر و بیزار رہا۔ اس نے جنگی تربیت حاصل کی، سپہ گری اور شہسوار کی خوب مشق کر لی اور ایک دن بالآخر وہ مرد میدان اور سالار لشکر ہو گیا، ایک مرتبہ عرب کے کچھ قبیلوں نے بنی عبس پر حملہ کر دیا اور ان کے اونٹ لے بھاگے، عبسیوں نے ان حملہ آوروں کا تعاقب کیا عنترہ بھی ان میں شریک تھا۔ اس کے باپ نے کہا: ”اے عنترہ آگے بڑھو اور حملہ کرو۔“ باپ کے غلام بنائے رکھنے کی وجہ سے وہ جلا ہوا تو تھا ہی، فوراً جواب دیا ”غلام حملہ کرنے میں ہوشیار نہیں ہوتا، وہ دودھ دوہنا اور تھن باندھنا خوب جانتا ہے۔“ باپ نے کہا ”حملہ کر! تو آزاد ہے۔“ یہ سننا تھا وہ دشمن پر ٹوٹ پڑا اور جی توڑ کر لڑا، حملہ آوروں کو شکست ہوئی، لوٹے ہوئے اونٹ ان سے واپس لے لئے گئے۔ تب اس کے باپ نے اسے اپنا بیٹا تسلیم کر لیا۔ اسی دن سے اس کا نام مشہور ہوتا چلا گیا، حتیٰ کہ بہادری، پیش قدمی اور بے باکی و جرأت میں وہ ضرب المثل بن گیا۔ اپنی بہادری اور ناموری کی جو معقول توجیہ اس نے کی ہے۔ اسے یہاں بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کسی نے اس سے دریافت کیا ”کیا آپ سب سے زیادہ دلیر و بہادر ہیں؟“ اس نے جواب دیا ”نہیں“ اس نے پوچھا ”تو پھر یہ بات لوگوں میں کیوں مشہور ہو گئی؟“ اس نے کہا ”میں جب آگے بڑھنے میں مصلحت دیکھتا تو پیش قدمی کرتا اور جب پیچھے ہٹنے میں احتیاط اور ہوشیاری دیکھتا تو پیچھے ہٹ جاتا اس جگہ کبھی نہ گھستا جہاں داخل ہو جانے کے بعد واپسی کا راستہ نظر نہ آتا ہو، بزدل اور کمزور کو دیکھ کر اس کی طرف بڑھتا اور پوری طاقت سے اس پر وار کرتا جسے دیکھ کر بہادر کے اوسان خطا ہو جاتے پھر پلٹ کر اس بہادر کو بھی مار ڈالتا۔“

داحس غمراء کی مشہور لڑائی میں عنترہ نے نہایت عمدگی سے عبس کے فوجی دستوں کی سالاری کے فرائض انجام دیئے اور سرداری کے بلند مقام پر پہنچ گیا۔ اس نے بڑی عمر پائی بڑھاپے کی وجہ سے اس کی ہڈیاں کمزور اور کھال لٹک گئی تھی، تقریباً 615ء میں قتل کیا گیا۔

﴿عنترہ عبسی کی شاعری﴾

غلامی کے دوران میں نہ تو اس کے اچھے شعر منقول ہیں نہ بُرے، اس لئے کہ غلامی دل پر زنگ چڑھاتی اور آتش جذبات کو سرد کرتی ہے۔ مگر جب باپ نے اسے اپنا بیٹا تسلیم کر لیا، حملہ میں فتح حاصل ہوئی اور عبلہ کی محبت نے اس کے دل میں پلچل مچادی تو شاعری کا طوفان اس کے سینہ میں موجیں مارنے لگا اور وہ نہایت عمدہ و پر جوش شعر کہنے لگا اس کی شاعری میں تشبیب و تغزل کی چاشنی اور سنجیدہ فخر کی آمیزش ہے، لیکن اس کی شاعری کا بیشتر حصہ مصنوعی ہے جسے اس کی شاعری سے بجز اس کی کوئی نسبت نہیں کہ وہ طرز بیان اور موضوع میں اس کے اشعار سے ملتا جلتا ہے اس کی خالص اور غیر مخلوط شاعری میں اس کا وہ شاہکار معلقہ ہے جس سے اس نے اپنی شاعری کا مکہ جمانے اور اپنی فصاحت کی دھاک بٹھانے کیلئے نظم کیا تھا۔ اس کے متعلق ایک واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ عبس خاندان کے ایک فرد نے اس سے بدکلامی کی۔ ماں کی طرف بد نسل اور سیاہ ہونے کا طعنہ دیا۔ عنترہ نے اس سے کہا ”میں جنگ میں حصہ لیتا ہوں مجھے مال غنیمت میں سے پورا حصہ دیا جاتا ہے، دست سوال بڑھانا ناپسند کرتا ہوں، اپنے مال سے سخاوت کرتا ہوں، اہم مواقع پر آگے بڑھایا جاتا ہوں۔“ بدکلامی کرنے والے نے کہا ”میں تجھ سے بہتر شاعر ہوں۔“ عنترہ نے کہا ”یہ بھی جلدی تم کو معلوم ہو جائیگا۔“ پھر صبح ہی لوگوں کے سامنے اپنا مشہور قصیدہ ”مَذْہَبُہ“ پیش کیا جس نے اس کے حریف کا منہ بند کر کے اس کی بڑی بات کو نیچا کر دکھایا۔



المُعَلَّةُ السَّادِسَةُ لِعَنْتَرَةَ

وَقَالَ عَنْتَرَةُ بْنُ شَدَادٍ الْعَبْسِيُّ: یہ قصیدہ عنترہ بن شداد عبسی کا ہے۔

(۱) هَلْ غَادَرَ الشُّعْرَاءُ مِنْ مُتْرَكِّمْ اُمّ هَلْ عَرَفْتَ الدَّارَ بَعْدَ تَوَهُّمٍ؟
 تَجَمُّعًا: کیا شعراء (قدیم) نے کوئی قابل اصلاح جگہ چھوڑی ہے؟ (جس پر طبع آزمائی کی جائے یعنی کوئی جگہ باقی نہیں چھوڑی، پھر اس کلام سے اضطراب کر کے دوسرا مضمون شروع کرتا ہے) کیا شک وہم کے بعد تو نے (معشوقہ کے) گھر کو پہچان لیا۔

حَالِ عِبَارَتٍ: (غادر) مُعَاذَرَةٌ وَغَدَارًا بمعنی چھوڑنا (شُعْرَاءُ) شاعروں کی جمع شعر کہنے والا (الْمُتْرَكِّم) پیوند یار نو کی جگہ درست کیا جانے والا۔

تَشْرِیح: اگر مصرعہ ثانی میں اُمّ سے بَلْ کے معنی لئے جائیں اور هَلْ بمعنی قَدْ ہو تو ترجمہ یہ ہوگا 'بلکہ تو نے گھر کو یقیناً شک کے بعد شناخت کر لیا' تو اس صورت میں دونوں مصرعوں میں مناسبت ہو جاتی ہے۔ گو شعر کہنے کی گنجائش نہ تھی لیکن چونکہ معشوقہ کے گھر کی شناخت ہوئی تو طبیعت شعر گوئی پر مجبور ہو گئی۔

(۲) يَادَاكَ عِبْلَةَ بِالسَّجْوَاءِ تَكَلَّمِي وَعِمِّي صَبَاحًا دَارَ عِبْلَةَ وَأَسْلَمِي
 تَجَمُّعًا: اے (معشوقہ) عبلہ کے گھر جو (مقام) جواء میں واقع ہے بول (اور محبوبہ کا حال بتا) اے عبلہ کے گھر! خدا کرے تو صبح کے وقت خوش اور سالم رہے۔

حَالِ عِبَارَتٍ: (عبلہ) محبوبہ کا نام (جواء) جگہ کا نام (عَمِّي) اِنْعَمٰی تھا الف اور نون بطور تخفیف کے حذف کر دیا بمعنی خوش و خرم رہ۔ (أَسْلَمِي) سَلَمَے بمعنی سالم رہنا۔

تَشْرِیح: اس شعر کے ذریعے شاعر اپنی محبوبہ کے گھر کو ڈاکوؤں کی لوٹ مار سے حفاظت کیلئے دعا دیتا ہے۔ کیونکہ ڈاکو عام طور پر صبح کے وقت گھروں کو لوٹتے تھے۔ اس لئے صباحا کا لفظ استعمال کیا ہے۔

(۳) فَوَقَفْتُ فِيهَا نَافِثِي وَكَأَنَّهَا فَلَنْ لَأَقْضِي حَاجَةَ الْمُتَلَوِّمِ
 تَجَمُّعًا: میں نے اس (گھر) میں اپنی اونٹنی بٹھرائی تاکہ میں بٹھرنے والے کی (یعنی اپنی) حاجت کو (آہ و بکا کے ذریعہ) پورا

کروں اور وہ اونٹنی (جسامت و ضخامت میں) گویا کہ ایک قلعہ تھی۔

حَلَّتْ عِبَارَاتٌ: (وَقَفْتُ) وَقُوفًا سے بمعنی ٹھہرنا، واحد متکلم میں نے ٹھہرائی (نَاقَةُ) اونٹنی (فَلَنْ) محل، تلمعہ، جمع: أَفْدَانٌ (الْمُتْلُومُ) بمعنی اپنی ضرورت کی تکمیل کا منتظر یعنی ٹھہرنے والا۔

تَشْرِیح: شاعر اس شعر میں اپنے محبوبہ کے مکان میں ٹھہرنے اور اپنی اونٹنی کی مضبوطی اور جسامت کو بیان کیا ہے۔

(۴) وَتَحُلَّ عِبْلَةً بِالْجَوَاءِ وَأَهْلُنَا بِالْحَزَنِ فَالْمُتَمَلِّمِ تَرْجُمَتٌ: عبلہ (محبوبہ) جواء (مقام) میں ٹھہرتی ہے اور ہمارے اہل حزن پھر صمان پھر متلم میں ٹھہرے ہوئے ہیں (تواب اتنی بعد مسافت کے بعد ملاقات کیسے نصیب ہو)۔

حَلَّتْ عِبَارَاتٌ: (تَحَلُّ) حُلُولًا سے بمعنی قیام کرنا، ٹھہرنا۔ يَحُلُّ ٹھہرتی ہے۔ قرآن پاک میں ہے ”أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِنْ دَارِهِمْ“ (حَزَنٌ اور ثَمَانٌ اور متلم) جگہوں کے نام ہیں۔

تَشْرِیح: میری محبوبہ مقام جواء میں قیام پذیر ہے اور ہمارے لوگ حزن، صمان اور متلم میں تو پھر عبلہ سے ملاقات کیسے ممکن ہے۔

(۵) حَيْثُ مِنْ طَلَلٍ تَقَادَمَ عَهْدُهُ أَقْوَى وَأَقْفَرُ بَعْدَ أَمِّ الْهَيْثِمِ تَرْجُمَتٌ: اے (محبوبہ کے گھر کے) ٹیلے! تو سلامت رہے (یا تجھے ہمارا اسلام پہنچایا جائے) جو قدیم زمانہ کا ہے (یا جس کو اپنے اہل سے ملے عرصہ گزر گیا) اور جو کہ ام الہیثم (عبلہ) کے (سفر کے) بعد خالی اور ویران ہو گیا ہے۔

حَلَّتْ عِبَارَاتٌ: (حَيْثُ) از باب تفعیل، مصدر تَحْيَا بمعنی سالم رہنا/ باقی رکھنا (الَطَّلُ) کنڈر، مکانات کے بچے کچے آثار و نشانات (اَقْوَى) خالی ہو جانا (اَقْفَرُ) بیابان/ ویران۔ (أَمِّ الْهَيْثِمِ) عبلہ کی کنیت۔

تَشْرِیح: یعنی اپنی محبوبہ کے گھر کے بچے کچے نشانات کی سلامتی کی دعا کر کے شاعر اپنے دل کو تسلی دینے کی کوشش کرتا ہے۔

(۶) حَلَّتْ بِأَرْضِ الزَّائِرِينَ فَاصْبَحَتْ عَسْرًا عَلَيَّ طِلَابُكَ ابْنَةُ مَخْرَمِ تَرْجُمَتٌ: (محبوبہ) شیر صفت دشمنوں کی زمین میں جا بسی تو اب اے مخرم کی بیٹی! تیری طلب میرے اوپر دو بھر ہو گئی۔

حَلَّتْ عِبَارَاتٌ: (حَلَّتْ) ضَرْبٌ سے واحد مؤنث غائب بمعنی جا بسی (زَائِرِينَ) زائر کی جمع مصدر زَاوَرُ بمعنی شیر دل دشمن (عَسْرًا) عَسْرًا، يَعْسُرُ، عَسْرًا سے بمعنی دشوار ہونا، مشکل ہونا۔ قرآن پاک میں ہے۔ ”مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَذَا يَوْمٌ عَسِرٌ“ (طِلَابٌ) بمعنی مطلوب (همزہ) حرف ندا ہے (ابنة مخرم) مخرم کی بیٹی مراد عبلہ ہے۔

تَشْرِیح: یعنی اے مخرم کی بیٹی یعنی اے میری محبوبہ تو ایسی دشمنوں کے سر زمین میں قیام پذیر ہوئی جو بہادر ہیں تو اب تجھ سے ملنا انتہائی دشوار اور ناممکن ہے۔

(۷) عُلِّقْتُهَا عَرَضًا وَاقْتُلُ قَوْمَهَا زَعَمَّا لَعَمْرُؤُا بَيْكَ لَيْسَ بِمَزْعَمٍ

ترجمہ: میں بدون قصد و ارادہ اس پر فریفتہ ہو گیا اور (وصال کے) لالچ میں میں اس کی قوم کو قتل کرتا ہوں۔ قسم تیری زندگانی کی یہ طعن و لالچ کا مقام نہیں (کیونکہ اس طرح سے اس کا وصال میسر نہیں آ سکتا)۔

حَلَّيْنِ عِبَارَاتِ: (عُلِّقْتُ) تعلق مصدر سے کسی سے محبت کرنا، اس پر فریفتہ ہونا (عَرَضًا) یونہی، اتفاقاً، بے سوچے، جیسے

جاء هذا الرأى عَرَضًا عُلِّقْتُهَا عَرَضًا۔ اتفاقی طور پر وہ سامنے آگئی تو اس پر میرا دل آگیا۔ (زَعَمُ) زعم، یزعم،

زَعَمًا و زَعَمًا لالچ کرنا، لالچی ہونا (مَزْعَمٍ) لالچ کی چیز، جمع مَزَاعِمُ۔

تشریح: یہ کہ میں تجھ سے ملاقات کیلئے تیری قوم سے لڑتا تھا لیکن میری یہ سوچ درست نہیں ہے۔

(۸) وَلَقَدْ نَزَلْتُ فَلَا تَظُنِّي غَيْرُهُ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ الْمُحِبِّ الْمُكْرَمِ

ترجمہ: (اے عبلہ) تو نے میرے دل میں عزیز دوست کی جگہ لے لی (اگرچہ تیری قوم سے میری عداوت تھی) تو اب تو اس کے علاوہ اور کوئی بدگمانی نہ کر۔

حَلَّيْنِ عِبَارَاتِ: (نَزَلْتُ) نزل، یَنزِلُ، نُزُولًا سے واحد مؤنث حاضر اترنا، اوپر سے نیچے آنا۔ (ظَنُّ) گمان کرنا ظَنٌّ،

يُظَنُّ، ظَنًّا سے کسی بات کا علم ہونا، گمان ہونا، خیال کرنا (مُحِبِّ الْمُكْرَمِ) مہربان، شریف، عزیز دوست۔

تشریح: یعنی اے عبلہ! میرا تجھ سے محبت ایسی ہے جیسے دودستوں کے درمیان ہوتی ہے لہذا تو اس معاملے میں مجھ سے بدگمانی نہ

کر۔

(۹) كَيْفَ الْمَزَارُ وَقَدْ تَرَبَّعَ أَهْلُهَا بِعُنَيْزَتَيْنِ وَأَهْلُنَا بِالْغَيْلِمِ

ترجمہ: اب ملاقات کیسے ممکن ہے جب کہ ایام ربیع میں اس کے خاندان والے (مقام) عنیزتین میں مقیم ہیں اور ہمارا خاندان غیلیم میں اقامت گزیر ہے۔

حَلَّيْنِ عِبَارَاتِ: (تَرَبَّعَ) ایام ربیع یعنی موسم بہار کے دن الربیع مصدر سے موسم بہار، جمع اربعاء و رباع و اربعة

(عنیزتین) جگہ کا نام ہے (غیلیم) جگہ کا نام ہے۔

تشریح: جب کہ دونوں خاندانوں کی اقامت جگہوں میں اس قدر فاصلہ ہے تو اب دیدار و وصال میسر ہونا بظاہر ناممکن ہے۔

(۱۰) إِنْ كُنْتَ أَرْمَعْتَ الْفِرَاقَ فَلِئِمَّا زُمْتُ رِكَابُكُمْ بِلَيْلٍ مُظْلَمٍ

ترجمہ: اگر تو نے جدائی کا پختہ ارادہ کر لیا ہے (تو میرے لئے) یہ چیز کوئی غیر متوقع نہیں کیونکہ (جب) تاریک رات میں تمہاری سوار یوں کے نکلیں ڈالیں گیں تھیں (اسی وقت میں سمجھ گیا تھا کہ اب تم آمادہ سفر ہو)۔

حَلَّيْنِ عِبَارَاتِ: (أَرْمَعْتَ) از افعال مصدر اِزْمَاعٌ بمعنی پختہ ارادہ کرنا (زُمْتُ) فعل ماضی مجہول مصدر زِمَامٌ بمعنی اگام

ذالنا / نکیل ذالنا (دِ کَابُ) سواری کا اونٹ، وہ اونٹ جس پر بوجھ لدا ہوا ہو مطلق سواری کو بھی رکاب کہتے ہیں، جمع: رُکُوبٌ (لِکُلِّ مُظْلَمٍ) اندھیری رات۔

تَشْرِیْحُ: یہ ترجمہ اس وقت ہوگا جب کہ اِنْ شَرِطِیْہ ہو۔ اگر اس کو حرف تاکید مانا جائے تو پھر ترجمہ یہ ہوگا۔ تو نے یقیناً فراق کی ٹھان لی ہے اس لئے کہ شب تاریک میں تمہاری سواریوں کے نکلیں ذال دی گئی ہیں۔

(۱۱) مَا رَا عَنِیْ اِلَّا حُمُوْلَةً اَهْلَیْہَا وَ سَطَّ الدِّیَارِ تَسْفُ حَبَّ الخُمْخُمِ تَرْجَمَ: مجھے محبوبہ کے خاندان کے بار برداری کے اونٹوں نے ہی خوفزدہ کر دیا درآں حالیکہ وہ پڑاؤ کے درمیان خوب کلاں چبا رہے تھے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (رَا عَنِیْ) رَا عَ، یُرُوْعُ، رُوْعًا سے ڈرنا، گھبرانا رَا عَنِیْ،، مجھے خوف زدہ کر دیا (حُمُوْلَةً) بار بردار اونٹ (دِیَارُ) کہتے ہیں مابالذَّار دِیَارٌ: گھر میں کوئی نہیں ہے پڑاؤ، ٹھہرنے کی جگہ (تَسْفُ) سَفًا بمعنی کھانا / پھانکنا (حَبُّ) حَبَّة کی جمع بمعنی دانہ (خُمْخُمُ) ایک خاردار گھاس۔ جس کو خوب کلاں کہتے ہیں۔

تَشْرِیْحُ: اونٹوں کو خوب کلاں کھاتا دیکھ کر میں یہ سمجھ گیا تھا کہ اب کارواں آمادہ سفر ہے اور محبوبہ سے فراق ہو جائے گا۔

(۱۲) فِیْہَا اِثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ حَلُوْبَةً سُوْدًا كَخَافِیَةِ الْغُرَابِ الْاَسْحَمِ تَرْجَمَ: ان اونٹوں میں بیالیس دودھ دینے والی اونٹنیاں تھیں جو سیاہ کوئے کے پوشیدہ رہنے والے پروں کی طرح سیاہ تھیں۔ حَلَّ عِبَارَتٌ: (حَلُوْبٌ) الْحَلُوْبَةُ (واحد جمع دونوں کے لئے) دودھ والی اونٹی یا بکری۔ جمع: حَلَائِبُ و حُلْبٌ (سُوْدٌ) بمعنی سیاہی کالی۔ السَّوْدَاءُ کی جمع ہے (الْخَافِیَةُ) پوشیدہ چیز، پرندے کے چار پروں میں سے ایک پر جو بازو سمیٹنے کے وقت چھپ جاتا ہے (جمع)، خَوَافٍ (اَسْحَمِ) سَحْمٌ، یَسْحَمُ، سَحْمًا و سَحْمَةً بمعنی کالا ہونا سیاہ ہونا، ہوا کھم، جمع سَحْمٌ

تَشْرِیْحُ: قیدہ محبوبہ کے صاحب ثروت ہونے کو بیان کرتا ہے اور سودا کَخَافِیَةِ الْغُرَابِ سے اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ اونٹنیاں نہایت تیز رو ہیں محبوبہ کو بہت جلد جدا کر دیں گی۔

(۱۳) اِذْ تَسْتَبِیْکَ بِذِیْ غُرُوْبٍ وَاَضْحِ عَذْبٍ مُّقْبِلُہٗ لَذِیْذِ الْمَطْعَمِ تَرْجَمَ: اس وقت کو یاد کر جب کہ محبوبہ تجھے ایسے دانتوں کے ذریعے اسیر (محبت) بنا رہی تھی جو باریک و چمکدار تھے اور جن کی بوسہ گاہ (دہن) نہایت شیریں اور جن کا لعاب دہن نہایت لطف بخش تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَسْتَبِیْ) باب افعال مصدر استبأ سے بمعنی قیدی بنانا / سَبِیٌّ مصدر از باب ضرب۔ ضرب سے قید کرنا، گرفتار کرنا، اسی سے السَّبِیُّ بمعنی قیدی جمع سَبَاکِیَا (غُرُوْبٌ) غُرُوْبٌ کی جمع بمعنی دھار، نوک ذِیْ غُرُوْب سے مراد دھاری

داردانت (واضح) وَضَحَ کی جمع بمعنی چمکدار ہونا، سفید ہونا (العَذْبُ) میٹھا، شیرین، جمع: عِذَابٌ وَعَذُوْبٌ (مُقْبَلٌ) بوسہ لینے کی جگہ، بوسہ گاہ (مُطْعَمٌ) کھانا، کھانے کا ہوٹل لیکن یہاں اس سے مراد لعاب دہن ہے۔
تَشْبِيْهِاتُ: اس شعر کے ذریعے شاعر اپنی محبوبہ کی مسکراہٹ اور دانتوں کی چمک اور خوبصورتی کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ بلاشبہ محبوبہ کی بوسہ گاہ یعنی ہونٹ اور لعاب دہن بہت ہی شیرین ہے۔

(۱۴) وَكَانَ فَاَرَةً تَاجِرٍ بِقَسِيْمَةٍ سَبَقَتْ عَوَارِضَهَا إِلَيْكَ مِنَ الْفَمِ تَرَجَمَتْ: گویا کہ حسینہ (محبوبہ) کے پاس تاجر عطر کا نافہ مشک ہے جس کی مہک دانتوں کے کھٹنے سے پہلے ہی دہن (معشوقہ) سے تیری طرف پہنچ گئی ہے۔

حَلَقِ عِبَارَاتُ: (الفَاَرَةُ) مشک کی خوشبو، مشک دان (قَسِيْمَةٌ) قَسْمَةٌ بمعنی عطر فروش کی صندوقچی (سَبَقَتْ) سَبَقًا سے بمعنی کسی شے کی طرف کسی سے آگے بڑھنا (عَوَارِضُ) عَارِضٌ کی جمع ہے بمعنی دانتوں کی چمک۔ (الْفَمُ) منہ، دہانہ جمع: أَفْوَامٌ **تَشْبِيْهِاتُ**: محبوبہ ابھی تبسم ریز بھی نہیں ہوئی کہ اس کے دہن سے نہایت معطر خوشبو مہکتے لگی۔

(۱۵) أَوْ رَوْضَةً أَفْأَتْ ضَمَنَ نَيْتِهَا غَيْثٌ قَلِيلُ الدِّمَنِ لَيْسَ بِمُعْلَمٍ تَرَجَمَتْ: یا (محبوبہ کے پاس) ایک اچھوتا سبزہ زار ہے جس کی گھاس کا ذمہ دار ایک ابر کثیر المعطر بن گیا ہے۔ (لہذا وہ ہمیشہ شاداب رہے گا) جس میں گندگی قطعاً نہیں (جس سے اس کی فضا خراب ہو) اور نہ اس پر پیروں کے نشانات لگے ہیں (جس سے اس کی سرسبز میں فرق آئے)۔

حَلَقِ عِبَارَاتُ: (الرَّوْضَةُ) خوبصورت باغ، شاداب زمین، جمع: رَوْضٌ وَرِيَاضٌ (أَفْأَتْ) جدید، تازہ، جسے ابھی استعمال نہ کیا ہو۔ (بُكْتُ) نہاٹ سے گھاس، پودا، سبزہ، جمع: نَبَاتَاتُ (الغَيْثُ) بارش جمع أَغْيَاتٌ وَغُيُوثٌ (الدِّمَنِ) بمعنی غلاظت، گندگی، کھاد۔ (المُعْلَمُ) نشان راہ جمع مَعَالِمُ۔

تَشْبِيْهِاتُ: یعنی اپنی محبوبہ کو ایک خوبصورت سبزہ زار سے تشبیہ دے کر کہتا ہے کہ جس میں کسی جانور کے قدموں کے نشانات نہیں ہیں جس سے اس کے سرسبز میں فرق آئے اور وہ سبزہ زار ہر طرح کی گندگی اور خرابی سے پاک ہے۔

(۱۶) جَادَتْ عَلَيْهِ كُلُّ بَكْرٍ حُرَّةٍ فَتَرَكْنَ كُلَّ قَرَارَةٍ الدِّرْهِمِ تَرَجَمَتْ: اس گھاس پر ایسے کثیر المعطر ابر نے پانی برسایا کہ جس میں اولاً بجلی نہ تھی یہاں تک کہ اس نے (سبزہ زار کے) ہر گھڑے کو درہم کی طرح (چمکدار) بنا دیا۔

حَلَقِ عِبَارَاتُ: (جَادَتْ) جَوْدَةٌ مصدر سے جَادَ الْمَطَرُ الارض، زمین پر خوب پانی برسا، بارش برسا (بَكْرٍ) وہ بادل جو پانی سے پر ہو (حُرَّةٌ) اِی سَحَابَةٌ حُرَّةٌ: بہت برسنے والا بادل (الْقَرَارَةُ) گہرائی، پانی ٹھہرنے کی نشی جگہ، نشی باغ جمع قَرَارٌ

تَشْرِیْح: پانی سے پر گڑھے کو درہم سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۱۷) سَحًا وَتَسْكَبًا فَكُلَّ عَشِيَّةٍ يَجْرِي عَلَيْهَا الْمَاءُ لَمْ يَتَصَرَّمْ

ترجمہ: اس ابرنے برابر اس پر بارش برساتی۔ تو ہر شام کو اس پر اس قدر پانی بہتا ہے جو ٹوٹنے میں نہیں آتا۔
حَلِّ عِبَارَت: (سَحًا) از باب نَصْرُ يَنْصُرُ سے لگا تا خوب پانی برسانا۔ (تَسْكَبًا) السَّكْبُ سے لگا تا بارش، لگا تا برسنے والا (عَشِيَّةُ) الْعَشِيَّةُ جمع: غُشَايَا بمعنی شام، نماز مغرب کے بعد سے پوری تاریکی تک کا وقت (تَصَرَّمْ) بالکل کٹ جانا، ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔

تَشْرِیْح: اس شعر میں کثرت بارش کو بیان کیا ہے۔

(۱۸) وَخَلَا الذُّبَابُ بِهَا فَلَيْسَ بِبَارِحٍ غَرِدًا كَفِعْلِ الشَّارِبِ الْمُتَرَنِّمِ

ترجمہ: اور کھیاں اس میں خلوت گزریں ہوئیں تو وہ ٹلنے میں نہیں آتیں۔ اس حال میں کہ وہ گنگنانے والے شرابی کی طرح زمرہ سرائی کرتی ہیں۔

حَلِّ عِبَارَت: (خَلَا) خُلُوٌّ وَخُلُوٌّ وَخُلُوٌّ وَخُلُوٌّ سے کسی کے ساتھ خلوت میں ہونا۔ (الذُّبَابُ) مکھی، بھر جمع اُذْبَةٌ

و ذُبَابٌ (بَارِحٍ) اسم فاعل از باب سَمْعٍ سے ہٹنے والا، الگ ہونے والا (غَرِدًا) غَرَدٌ، يَغْرُدُ، غَرَدًا سے گانا گانا، نغمہ سرائی کرنا، پرندے کا چہچہانا (مُتَرَنِّمِ) ترنم سے پڑھنا، نثر پیدا کرنا۔

تَشْرِیْح: یعنی اس سبزہ زار میں شہد کی کھیاں گنگنانے والے مست شرابی کی طرح بھینھنا رہی ہیں اور اڑ، پھر رہی ہیں۔

(۱۹) هَزَجًا يَحْكُ ذِرَاعُهُ بِذِرَاعِهِ قَدْحَ الْمُكَبِّ عَلَى الزَّنَادِ الْأَجْدَمِ

ترجمہ: وہ کھیاں گاتی ہیں اس حال میں کہ ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے اس طرح رگڑتی ہیں جس طرح کے چقماق پر اوندھا پڑا ہوا اور انگلیاں کٹا ہوا انسان (چقماق رگڑتا ہے)۔

حَلِّ عِبَارَت: (هَزَجًا) هَزَجُ از باب سَمْعٍ سے ترنم سے گانا، لے سے پڑھنا۔ (يَحْكُ) حَكًا سے بمعنی رگڑنا،

(مُكَبِّ) از باب نَصْرٍ سے مُكَبٌّ بمعنی اوندھا ہونا، منہ کے بل گرا ہوا (الزَّنَادُ) چقماق جس کو رگڑ کر آگ نکالی جائے (أَجْدَمِ) جَذْمٌ، يَجْذُمُ، جَذْمًا، ہاتھ کٹ جانا، آدی کا کٹی ہوئی انگلیوں والا ہونا۔

تَشْرِیْح: جمع: جَذْمٌ، هُوَ أَجْدَمُ، جمع: جَذْمٌ

تَشْرِیْح: یعنی چقماق رگڑنے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے مکھیوں کے بھینھنا کو اس آواز سے تشبیہ دے کر ان مکھیوں کی کثرت کو بیان کیا ہے۔

(۲۰) تُمَسِّي وَتُصْبِحُ فَوْقَ ظَهْرِ حَشِيَّةٍ وَأَبَيْتُ فَوْقَ سَرَاةٍ أَذْهَمَ مُلْجِمِ

ترجمہ: (عبلہ) صبح و شام کو گدے بستر پر گزرتی ہے اور میں تمام شب لگام لگائے ہوئے ادھم گھوڑے کی پشت پر

گزارتا ہوں۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (الْحَشِيَّةُ) گدا، روٹی کی گدی جس کو عورت اپنے سرین پر اس لئے باندھتی ہے کہ وہ بڑا نظر آئے جمع حَسَايَا۔ لیکن یہاں گدا ہی مراد ہے (أَبَيْتُ) بَات، يَبِيْتُ يَبِيْتًا وَ مَبِيْتًا وَ مَبَاتًا وَ بِيْتُوْتَةً سے رات گزارنا (سَرَاةً) ہر چیز کا بالائی حصہ (أَذْهَمَ) سیاہ گھوڑا، أَذْهَمَ الْفَرَسُ گھوڑے کا سیاہ ہونا (مُلْجَمٌ) لگام لگایا ہوا۔
تَشْنِيجٌ: یعنی میری محبوبہ ساری رات آرام دہ اور نرم بستر پر سو کر رات گزارتی ہے اور میں ساری رات گھوڑے کی پشت پر بیٹھ کر سفر کرتا ہوں۔

(۲۱) وَ حَشِيَّتِي مَرْحٌ عَلَى عَبْلِ الشَّوَى نَهْدٍ مَرَاكِلَهُ نَبِيلِ الْمَحْزَمِ
تَرْجَمَةٌ: میرا نرم بستر زین ہے جو مضبوط ہاتھ پیر کے گھوڑے پر (کسی ہوئی) ہے جس کے ایڑھ لگانے کی جگہ ابھری ہوئی ہے اور تک کھینچنے کی جگہ اونچی ہے۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (حَشِيَّةُ) گدا، مرا نرم بستر (السَّرَجُ) زین، جمع: سُرُوجٌ (عَبْلُ) مولے بازوؤں اور بھاری پیروں والا گھوڑا جمع: عِبَالُ (الشَّوَى) ہاتھ پیر، عَبْلُ الشَّوَى، مضبوط ہاتھ پیر والا گھوڑا۔ (النَّهْدُ) بلند شے، ابھری ہوئی چیز، پستان، جمع: نَهْدٌ (مَرَاكِلُ) مَرَاكِلُ کی جمع یعنی جانور کو ایڑ لگانے کی جگہ (نَبِيلٌ) اونچا، شریف، معزز، جمع: نُبُلَاءُ (مَحْزَمٌ) بیٹی کنے کی جگہ

تَشْنِيجٌ: یعنی میں سختی اور جفاکش ہوں ہر وقت مضبوط اور قوی گھوڑے کی پشت پر ہوتا ہوں جو میرا بستر ہے۔

(۲۲) هَلْ تُبْلَغَنِي دَارَهَا شَدْنِيَّةٌ لُعْنَتُ بِمَحْرُومِ الشَّرَابِ مُصْرَمٌ
تَرْجَمَةٌ: کاش! مجھے محبوبہ کے گھر تک موضع شدن کی وہ اونٹنی پہنچا دے جس کو دودھ نہ دینے کی بددعا ہو اور منقطع اللبن ہو۔
حَلَّ عِبَارَاتٍ: (شَدْنِيَّةٌ) شَدْنِي: جگہ کا نام ہے جہاں کی اونٹنیاں عمدہ شمار کی جاتی ہیں (لُعْنَتُ) بھلائی سے محروم ہونا لُعْنًا مصدر سے فعل ماضی مجہول لعنت کی گئی ہو، مراد بددعا ہو (شَرَابٌ) بمعنی پینے کی چیز مراد دودھ (مُصْرَمٌ) منقطع اللبن، جس کا دودھ ختم ہو گیا ہو۔

تَشْنِيجٌ: لُعْنَتُ الخ کی شرط اس بنا پر لگائی گئی ہے کہ ایسی ناکہ قوی ہوگی۔

(۲۳) خَطَّارَةٌ غِيبُ الشَّرَى زِيَّافَةٌ تَطْسُ الْإِكَامَ بَوَّخْدٍ خَفِ مِثْمِ
تَرْجَمَةٌ: تمام شب چلنے کے بعد (بھی) دم ہلا کر (نشاط سے) اپنے آپ کو بنا کر چلے اور روندنے والے پیر کے ذریعہ ریت کے ٹیلوں کو مسل ڈالے۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (خَطَّارَةٌ) از باب ضَرْبٍ سے مصدر خَطَرٌ بمعنی دم مارنا اور خَطَّارَةٌ: اونٹوں کا بازرا۔ (غِيبُ) بمعنی کبھی

کھارج: اَغْبَابٌ پیچھے/بند (الشَّوْی) پوری رات کا سفر (مذکر مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے) (زَيَّافَةُ) مصدر زَيُّوْفَا سے جھومتے ہوئے اور اتراتے ہوئے چلنا۔ (تَطَسُّسٌ) مصدر وَطَسٌ سے مسلنا، کچلنا (اِكَامٌ) وَاكَمٌ وَاكَامٌ جمع اُكْمَةٍ کی بمعنى ریت کا ٹیلہ (وَحْدٌ) اونٹ کا لمبا قدم جمع وُحُوْدٌ (خُفٌّ) ٹاپ، قدم، جمع: خِخْفَاٌ وَاخْفَاٌ (مَيْثَمٌ) روندنے والے خُفٌّ مَيْثَمٌ، روندنے والے پیر۔

تَشْبِيْحٌ: یعنی وہ اونٹنی ساری رات مسلسل چلنے کے باوجود نہیں تھکتی بلکہ ناز و انداز سے چلتی ہے اور اپنے روندنے والے پیروں کے ذریعے ریت کے ٹیلوں کو روندتی اور مسکتی چلی جاتی ہے۔

(۲۳) وَكَأَنَّمَا تَطَسُّسُ الْإِكَامَ عَشِيَّةً بِقَرِيبٍ بَيْنَ الْمُنْسَمِينَ مُصْلَمٌ
تَرْجَمَةٌ: شام کے وقت ٹیلوں کو مسلتے ہوئے گویا کہ کن کئے شتر مرغ کی سی تیز روی کے ساتھ چلتی ہے جس کے پیروں کا فاصلہ کم ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَطَسُّسٌ) مصدر وَطَسٌ سے کچلنا/مسلنا، روندنا (الْبَيْنُ) جدائی، فاصلہ (الْمُنْسَمُ) اونٹ یا شتر مرغ کے یاؤں (المُصْلَمُ) کن کٹا۔

تَشْبِيْحٌ: ناقہ کو سرعت رفتار میں شتر مرغ سے تشبیہ دی گئی ہے اور آئندہ اشعار میں مشبہ بہ کے اوصاف ذکر کرتا ہے۔

(۲۵) تَأْوِي لَهُ قُلُوصُ النَّعَامِ كَمَا أَوْتُ حَزَقٌ يَمَانِيَّةٌ الْأَعْجَمُ طُمُطُمٌ
تَرْجَمَةٌ: نوجوان شتر مرغیاں اس شتر مرغ کے پاس اس طرح آتی ہیں جس طرح عجی تو تلے (چرواہے) کی طرف یعنی اونٹوں کی جماعتیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (قُلُوصٌ) مفرد قُلُوصٌ بمعنى قریب البلوغ مادہ شتر مرغ (أَوْتُ) اُوی، یاؤی، پناہ لینا (حَزَقٌ) حَزَقَةٌ کی جمع بمعنى جماعت، آدمیوں اور جانوروں کا گروہ (الْأَعْجَمُ) گونگا، بے زبان، غیر عربی جمع: أَعْجَمُونَ وَاَعْجَمُونَ (طُمُطُمٌ) تو تلا، لگنت والا۔

تَشْبِيْحٌ: شتر مرغ کو سیاہی میں جیسی چرواہے سے اور شتر مرغیوں کو یمنی اونٹوں سے تشبیہ دی گئی ہے اور چونکہ شتر مرغ کے لئے گویائی نہیں اس وجہ سے چرواہے کی طمطم صفت لائی گئی۔

(۲۶) يَتَبَعْنَ قُلَّةَ رَأْسِهِ وَكَأَنَّهُ حَدَجٌ عَلَى نَعْشٍ لَهُنَّ مُخَيَّمٌ
تَرْجَمَةٌ: وہ شتر مرغیاں اس شتر مرغ کے بلند سر کے پیچھے پیچھے چلتی ہیں اور گویا کہ وہ (شتر مرغ) یا اس کا سر ایک ہودج ہے ان کی بلند جگہ پر شکل خیمہ۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْقُلَّةُ) بلند حصہ جمع قُلُلٌ وَقِلَالٌ قُلَّةٌ رَأْسٌ، سر کی بلندی (حَدَجٌ) کجاوہ، ہودج، ڈولی جمع حُدُوجٌ

وَحُدُجٌ (مُخَيَّم) خیمہ کی شکل کیا گیا۔

تَشْرِیْح: یعنی شتر مرغ کے بلند سر کو ہودج سے تشبیہ دی ہے۔

(۲۷) صَعْلٍ يَعُوذُ بِذِي الْعُشَيْرَةِ بَيْضُهُ كَالْعَبْدِ ذِي الْفَرَوِ الطَّوِيلِ الْأَصْلَمِ
ترجمہ: وہ شتر مرغ چھوٹے سر کا ہے جو (مقام، ذی العشیرہ) میں اپنے انڈوں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ بوچے لمبی پوتین والے غلام کی طرح ہے۔

حَقَائِقُ عِبَارَاتٍ: (صَعْلٍ) وہ شتر مرغ جس کا سر چھوٹا ہو (ذی العُشَيْرَةِ) صمان پہاڑ کے قریب ایک جگہ کا نام (ذی الْفَرَوِ) فُرو پوتین (أَصْلَمٍ) صُلَمٌ مصدر سے بمعنی جس کے کان جڑ سے کٹے ہوں۔

تَشْرِیْح: شتر مرغ کو سیاہی اور بازوؤں کی درازی کی وجہ سے اس غلام سے تشبیہ دی گئی جو طویل پوتین پہنے ہوئے ہو۔

(۲۸) شَرِبْتُ بِمَاءِ الدُّحْرِ ضَيْنٍ فَأَصْبَحْتُ زَوْرَاءَ تَنْفَرٍ عَنْ حِيَاضِ الدَّيْلَمِ
ترجمہ: اس ناکہ نے دحرض اور وسیع (دو مشہور چشموں) کا پانی پیا ہے تو اب وہ روگردانی کرتی ہے اور دیلیم (ہمارے دشمنوں) کے حوضوں سے نفرت کرتی ہے اور ان کا پانی پینا پسند نہیں کرتی۔

حَقَائِقُ عِبَارَاتٍ: (دُّحْرُ ضَيْنٍ) یہ دُحْرُض کا تشبیہ ہے دحرض اور وسیع دو چشمے جو ایک دوسرے کے قریب واقع ہیں اور وہی دونوں چشمے مراد ہیں اور شاعر نے تغلیباً وسیع کو دحرض کے تابع کرتے ہوئے دُحْرُض ضَيْنٍ کہہ دیا، جیسے سورج اور چاند کے بارے میں کہا جاتا ہے قرین اوقر ان یا مغرب اور عشاء کے بارے میں عشائین کہہ دیتے ہیں (زوراء) دور دراز مراد روگردانی (تَنْفَرٍ) نَفَرًا مصدر سے نفرت کرنا (حِيَاضِ) و حِيَضَانُ وَأَحْوَاضُ جمع: حَوْضٌ کی بمعنی حوض یعنی پانی جمع ہونے کی جگہ (الدَّيْلَمِ) دیلیم لوگ جو آذربائیجان کے قرب و جوار میں رہتے تھے۔ اور یہاں کے لوگوں کو عربوں سے عداوت تھی۔

تَشْرِیْح: یعنی جس طرح دیلیم کے لوگوں کو عربوں سے عداوت تھی اسی طرح میری اونٹنی کو بھی میری دشمنوں سے اس قدر نفرت ہے کہ ان کے حوضوں کا پانی بھی پینے کیلئے تیار نہیں۔

(۲۹) وَكَانَ مَا تَنَأَى بِجَانِبِ دِفْهَى الْوَحْشِيِّ مِنْ هَزَجِ الْعَشِيِّ مُؤَوِّمٍ
ترجمہ: (وہ ناکہ کوڑے کی آواز یا نشاط کی وجہ سے اس طرح اپنے پہلو کو بچاتی چلتی ہے) گویا کہ وہ بدبیت بڑے سروالے شام کو بولنے والے بلے کی آواز سے اپنی دائیں جانب کو دور کرتی ہے۔

حَقَائِقُ عِبَارَاتٍ: (تَنَأَى) از باب فتح مصدر نَأَى هُوَ نَائٍ وَنَيْ وَنًی بمعنی دور ہونا (الدَّفْ) ہر چیز کا پہلو یا چہرہ، جمع: دُفُوفُ (الْوَحْشِيِّ) وَحْشٌ کا واحد بمعنی ہر چیز کا دایاں پہلو (هَزَجٌ) گلا پڑی ہوئی آواز، یا آواز (عَشِيِّ) شام کے وقت، هَزَجُ الْعَشِيِّ: کامنی ہوگا، شام کو بولنے والے، شام کے وقت آواز نکالنا (مُؤَوِّمٌ) بد شکل / موٹے سروالی۔

تَشْرِیْح: یعنی جب شام کے وقت کوئی خوفناک بلا کھاتے ہوئے غراتا ہے۔ تو اس آواز سے اونٹ بہت ڈرتا ہے اسی طرح میری اونٹنی بھی کوڑے کی آواز سے خوف زدہ ہو کر اپنے پہلو کو بچاتی ہے۔

(۳۰) هَرَّ جَنْبٍ كَلَّمَا عَطَفْتُ لَهُ غَضِبِي اتَّقَاهَا بِالْيَدَيْنِ وَبِالْفَمِ
ترجمہ: وہ بلا اس کے پہلو میں ہے جب کبھی وہ ناقہ غضبناک ہو کر اس کی طرف مڑتی ہے تو وہ اس ناقہ سے اپنے دونوں ہاتھوں اور منہ کے ذریعہ بچتا ہے (بچوں سے نوچتا ہے اور منہ سے کاٹتا ہے تاکہ ناقہ اس کو ستانہ سکے)۔

حَلَّ عِبَارَات: (الہر) زبلی، جمع: ہررۃ مادہ ہررۃ جمع ہرر (جَنْب) بمعنی پہلو، جمع جُنُوبٌ وَأَجْنَابٌ (عَطَفْتُ) عَطَفَ، يَعْطِفُ، عَطْفًا وَغَطُوفًا سے بمعنی مڑنا، جھکنا (غَضَبِي) اَغْضَبُ کا مونث بمعنی شدید غصہ (اتَّقَاهَا) مصدر اتَّقَاءً سے بمعنی بچنا۔

تَشْرِیْح: یعنی جب وہ اونٹنی غضبناک ہو کر اس بلا پر حملہ آور ہوتی ہے تو وہ بلا بچوں اور منہ سے اپنا بچاؤ کرتا ہے۔

(۳۱) بَرَكَتٌ عَلَى جَنْبِ الرِّدَاعِ كَأَنَّمَا بَرَكَتٌ عَلَى قَصَبٍ أَجَشٍّ مُهْضَمٍ
ترجمہ: وہ چشمہ رداع کے کنارہ پر گویا ایک پھٹے ہوئے موٹی آواز کے بانس پر بیٹھی۔

حَلَّ عِبَارَات: (بَرَكَتٌ) بَرَكَ، يَبْرُكُ، بُرُوكًا وَتَبْرُكًا سے بمعنی اونٹ کا بیٹھنا (الرِّدَاع) چشمہ کا نام ہے (قَصَبٌ) قَصَبَةُ کی جمع ہے بمعنی بانس، ہر وہ نبات جس کا تان پتلا کھوکھلا اور گانٹھ دار ہو۔ (أَجَشٌّ) موٹی اور بیٹھی ہوئی آواز (مُهْضَمٌ) کھوکھلا بانس جس میں سوراخ کئے گئے ہوں۔

تَشْرِیْح: تعب و مشقت کے بعد ناقہ کے بیٹھنے کی آواز کو یا چشمہ کے کنارے پر خشک مٹی پر بیٹھنے کی وجہ سے مٹی کے ٹوٹنے کی آواز کو جھوجرے ٹوٹے ہوئے بانس کی آواز سے تشبیہ دی ہے۔

(۳۲) وَكَأَنَّ رَبَّأَوْ كَحَيْلًا مُعْقَدًا حَسَّ الْوَقُودُ بِهِ جَوَانِبَ قُمْقُمٍ
ترجمہ: گویا کہ (تیل کی) کیٹھ یا گاڑھا تار کول جس کو (پیتل کی) شیشی کے اطراف میں ڈال کر اس کے نیچے آگ روشن کر دی گئی ہو، (اس کا پسینہ ہے)۔

حَلَّ عِبَارَات: (رَبَّأَوْ) تلچھٹ، وہ میل جو شربت وغیرہ کی بوتل میں نیچے بیٹھ جاتا ہے۔ جمع: رُبُوبٌ وَرَبَابٌ (كَحَيْلًا) تار کول، رقیق کالا پیرول جو اونٹوں کو ملا جاتا ہے۔ (مُعْقَدًا) جما ہوا/گاڑھا (حَسَّ) حَسَّ، يَحْسُ، حَسًا سے آگ جلانا (وَقُودٌ) ایندھن (الْقُمْقُمُ) تانبے یا چاندی کی بوتل، پانی گرم کرنے کے لئے تانبے کا چھوٹے منہ کا گھڑا، جمع: قُمْقُمُ۔

تَشْرِیْح: یہ ترجمہ تو اس صورت میں ہے جب کہ کُئَان کی خبر مخدوف مانی جائے اور اگر یبعا کو خبر بنایا جائے تو اس شعر کا ترجمہ دوسرے شعر کے ترجمہ کے ساتھ ملا لیا جائے۔

(۳۳) يَنْبَاعُ مِنْ ذَفْرَى غَضُوبٍ جَسْرَةٍ زَيْفَافٍ مِثْلَ الْفَيْنِيقِ الْمُكْدَمِ
تَرْجَمَةً: ایے کڑوے مزاج کی قوی ساندنی کی گنپٹی سے بہتا ہے جو اکڑ کر چلتی ہے اور جو (بحالت مستی) زخمی ساند کی طرح
ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (يَنْبَاعُ) مصدر انْبِیَاعُ سے بمعنی بہنا از باب افعال (ذَفْرَى) کان کے پیچھے کی ابھری ہوئی ہڈی، گنپٹی،
جَم: ذَفْرَى وہ ہڈیاں دوہوتی ہیں۔ هُمَا ذَفْرَانِ (غَضُوبُ) بہت تیز مزاج (الجَسْرَةُ) ذیل ڈول کی عورت، قوی اور مضبوط
اونٹنی (زَيْفَافٍ) ذاف، يَزِيفُ، زَيْفَاوُ زَيْوُفًا سے جھومتے ہوتے اور اتراتے ہوئے چلنا، مٹک کر چلنا (الْفَيْنِيقُ) ساند اونٹ،
جَم: فُنُقُ (مُكْدَم) دانت سے کاٹا ہوا، زخمی۔

تَشْرِیح: اگر کسان کی خبر یبار ہے تو یبار کی ضمیر اسم کسان کی طرف راجع ہے اور اگر خبر محذوف ہے تو ضمیر اس کی طرف راجع
ہے۔

(۳۴) اِنْ تُغْدِفِي ذُوْنِي الْقِنَاعِ فَبِأَنِّي طَبٌّ بِأَخْذِ الْفَارِسِ الْمُسْتَلِمِ
تَرْجَمَةً: اگر تو مجھ سے برقعہ کے ذریعہ چھپے (تو بے فائدہ ہے) اس لئے کہ میں درع پوش شہسوار کے پکڑنے میں (بھی) ماہر
ہوں (لہذا تو بچ کر کہاں جا سکتی ہے یا جب کہ میں اس قدر بہادر ہو تو مجھ سے نفرت مناسب نہیں)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تُغْدِفِ) اَغْدَفَ مصدر سے چہرے پر نقاب لٹکانا (ذُوْنِي) میری وجہ سے (الْقِنَاعُ) اور دھنی، دوپٹا،
نقاب، جَم: قُنْعٌ واقِعَةُ (الطُّبُّ) ماہر و ہوشیار، مہارت و ہوشیاری (الْفَارِسُ) گھوڑوں کی سواری کا ماہر، شہسوار، جَم: فَوَارِسُ
(الْمُسْتَلِمُ) زرہ پوش۔

تَشْرِیح: یعنی اے محبوبہ! تو مجھ سے منہ چھپا کے کہا جاتی ہے میں تو زرہ پوش شہسوار کے پکڑنے میں بھی ماہر ہوں یا تو نفرت کی وجہ
سے مجھ سے منہ چھپاتی ہے تو یہ بھی مناسب نہیں ہے۔

(۳۵) اِثْنِيْ عَلَيَّ بِمَا عَلِمْتُ فَبِأَنِّي سَمُوحٌ مُّخَالِفَتِي اِذَا لَمْ اُظْلَمِ
تَرْجَمَةً: جو کچھ تجھے (میری بھلائی) معلوم ہے۔ اس کے ذریعہ میری تعریف کر اس لئے کہ جب مجھ پر ظلم نہ کیا جائے (اور
میرے حقوق غصب نہ ہوں) تو میرا حسن سلوک نہایت بہتر ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (اِثْنِيْ) مصدر اِثْنَاءُ سے میری تعریف کر (السَّمُوحُ) فراخ دل، نرمی (مُخَالِفَتِي) میرا حسن سلوک۔
تَشْرِیح: یعنی میری محبوبہ مجھ سے نفرت نہ کر بلکہ میری بھلائیوں کے بارے میں جو کچھ معلومات تیرے پاس ہیں تو اس کے
ذریعے میری تعریف کر۔ میں ایسا آدمی ہوں کہ جب مجھ پر زیادتی نہ کی جائے تو میں ہر ایک کے ساتھ پیش آتا ہوں۔

(۳۶) وَإِذَا ظَلِمْتُ فَإِنَّ ظُلْمِي بَاسِلٌ مُرٌّ مَذَاقُهُ كَطَعْمِ الْعَلَقِمِ

ترجمہ: اور جب مجھ پر ظلم کیا جائے تو پھر میرا ظلم نہایت سخت ہے جس کا مزہ حظل کے مزے کی طرح نہایت تلخ ہے۔
حَلَّ عِبَارَت: (الباسِل) سخت، جری، بہادر جمع: بُسْلٌ و بَوَاسِلُ (المُر) کڑوا، تلخ، جمع: اَمْرَارٌ (مَذَاقُهُ) ذائق، یَذُوْق، ذوقاً و ذَوْقَانَا سے ذائقہ، مزہ (عَلَقِم) ہر کڑوی چیز جیسے اندرائن، حظل۔
تَشْرِیْح: یعنی میں اپنے اوپر زیادتی اور ظلم کرنے والے کے حق میں سخت ترش مزاج اور نہایت کڑوا آدمی ہوں۔

(۳۷) وَلَقَدْ شَرِبْتُ مِنَ الْمُدَامَةِ بَعْدَمَا رَكَدَ الْهَوَاجِرُ بِالْمَشُوفِ الْمُعْلَمِ

ترجمہ: جب کہ دوپہر کی گرمیاں جم گئیں تو میں نے شفاف دینار کے ذریعہ خوب شراب نوشی کی۔
حَلَّ عِبَارَت: (مُدَامَةُ) شراب (رَكَدَ) رُكِدَ، يَرُكِدُ، رُكُوْدٌ بمعنی جمنا، ٹھہرنا، حرکت بند ہونا۔ (هَوَاجِرُ) هَجَرُكِي جمع بمعنی دوپہر کی سخت گرمیاں (مَشُوفِ) شفاف، مزین و آراستہ (مُعْلَمِ) مہر لگایا ہوا، مراد چاندنی۔
تَشْرِیْح: عرب قمار بازی اور شراب نوشی پر فخر کرتے ہیں اور ان کو آثار سخاوت میں سے شمار کرتے ہیں۔

(۳۸) بِزُجَاجَةٍ صَفْرَاءَ ذَاتِ أَسْرَةٍ قُرْنَتْ بِأَزْهَرِ فِي الشِّمَالِ مُقَدَّمِ

ترجمہ: (میں نے) زرد رنگ دھاریدار پیانہ سے (شراب پی) جو ایسی سفید صراحی سے ملایا گیا تھا جس کے منہ پر صافی بندھی ہوئی تھی اور وہ بائیں ہاتھ میں تھی۔

حَلَّ عِبَارَت: (الزُّجَاجَةُ) بوتل یا شیشی، شیشہ کا برتن، قرآن پاک میں ہے۔ "مَثَلُ نُورِهِ كَمِثْقَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ، الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ (صَفْرَاءُ) زرد رنگ، جمع: صُفْرٌ (مُذَكَّر) أَصْفَرُ (قُرْنَتْ) از باب ضَرْبٍ اور نَصْرٍ سے قُرْنَا مصدر باندھنا، ملانا (أَزْهَرُ) چمک دار و صاف رنگ، سفید و صاف رنگ (مُقَدَّمِ) مٹکے، برتن جن کے منہ بندھے ہوئے ہوں۔
تَشْرِیْح: داہنے ہاتھ میں زرد رنگ کا پیانہ تھا اور بائیں ہاتھ میں سفید صراحی۔ اس طرح میں پیانہ کو بار بار پرتا تھا اور شراب نوشی کرتا تھا۔

(۳۹) فَإِذَا شَرِبْتُ فَإِنِّي مُسْتَهْلِكٌ مَالِي وَعِرْضِي وَإِفْرَئِكُمْ يُكَلِّمُ

ترجمہ: پس جب میں شراب پی لیتا ہوں تو اپنے مال کو لٹاتا ہوں اور میری آبرو بہت زیادہ ہوتی ہے جس پر کوئی زدن نہیں آتی۔
حَلَّ عِبَارَت: (مُسْتَهْلِكُ) مال کو لٹانے والا، خرچ کرنے والا (وَإِفْرَئِكُمْ) مصدر و فُورٌ اضافہ ہونا (لَمْ) يُكَلِّمُ زخمی نہیں ہوئی۔

تَشْرِیْح: مجھے شراب نوشی بھی بھلائی کی رغبت دلاتی ہے اور میں برائی سے دور رہتا ہوں۔

(۴۰) وَإِذَا صَحَوْتُ فَمَا أَقْصِرُ عَنْ نَدَى وَكَمَا عَلِمْتَ شَمَائِلِي وَتَكْرُمِي
ترجمہ: اور میں جب نشہ سے ہوش میں آتا ہوں تو بھی سخاوت میں کمی نہیں کرتا اور (اے محبوبہ!) جیسے کہ تو جانتی ہے میرے
اخلاق اور شرافت (ہر حالت میں) ویسے ہی رہتے ہیں۔

حَلَّانِ عِبَارَاتُ: (صَحَوْتُ) از باب نَصَرَ سے صَحْوٌ مصدر بمعنی جاگنا، بیدار ہونا، ہوش میں آنا۔ (أَقْصِرُ) میں کمی
نہیں کرتا۔ (النَّدَى) سخاوت، جمع: انْدَاءٌ وَاَنْدِيَةٌ (شَمَائِلُ) شمال کی جمع بمعنی عادت۔
تَشْرِیح: یعنی اس بات کو تو اچھی طرح جانتی ہے کہ میرے اندر جتنی بھی اچھی عادتیں ہیں وہ ہر حالت میں برقرار رہتی ہیں یعنی
میری شراب نوشی میرے لئے مضر نہیں۔

(۴۱) وَحَلِيلُ غَانِيَةٍ تَرَكْتُ مُجَدَّلًا تَمْكُو فَرِيصَتُهُ كَشِدْقِ الْأَعْلَمِ
ترجمہ: نازنین خوب رو عورتوں کے بہت سے شوہروں کو میں نے زمین پر پچھاڑ کر اس حال میں چھوڑا کہ ا کے شانہ کا گوشت
ہونٹ کے شخص کی باجھ کی طرح آواز کرتا تھا۔

حَلَّانِ عِبَارَاتُ: (الْحَلِيلُ) حَلِيلُ الرَّجُلِ بیوی حَلِيلُ الْمَرْأَةِ خاوند جمع: أَحِلَاءُ (الْغَانِيَةُ) پیکر حسن و جمال جو زیب و
زینت سے بے نیاز ہو، جمع: غَوَانُ (نُجَدَّلًا) بچھاڑے ہوئے تَمْكُو مصدر مُكَّأٌ سے آواز نکالنا (الْفَرِيصَةُ) مونڈھے اور
سینے کے درمیان کا گوشت جو خوف کے وقت حرکت کرنے لگتا ہے یہ دونوں طرف ہوتا ہے جنہیں فَرِيصَتَانِ کہتے ہیں۔ جمع
فَرِيصٌ (الشِّدْقُ) باجھ، جڑ، جمع: اشْدَاقٌ وَ شُدُوقٌ (الْعَلَمُ) جس کا اوپر کا ہونٹ کٹا ہوا ہو۔
تَشْرِیح: خون بہنے کی آواز کو ہونٹ کے کی باجھ سے نکلنے والی آواز کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

(۴۲) سَبَقْتُ يَدَايَ لِهَ بِعَاجِلِ طُعْنَةٍ وَرَشَاشٍ نَافِذَةٍ كُلُّونِ الْعُنْدَمِ
ترجمہ: میرے دونوں ہاتھوں نے (اس غانیہ کے شوہر کے لئے) ایک پھر تیلے زخم کیساتھ جلد بازی کی اور دوسرے آ رہا زخم
کے چھینٹوں کے ساتھ جو دم الاخوین کے رنگ کی طرح تھے۔

حَلَّانِ عِبَارَاتُ: (طُعْنَةٍ) ایک حملہ، ایک چھینٹا جمع طُعْنٌ (رَشَاشٍ) رَشَاشَةُ کی جمع ہے بمعنی چھینٹیں (نَافِذَةٍ) نیزے کی
آ رہا ضرب، اس سے مراد آ رہا زخم، (الْعُنْدَمِ) دم الاخوین
تَشْرِیح: میں نے نہایت عجلت کے ساتھ اس کے دو کاری زخم رسید کر دیئے۔

(۴۳) هَلَّا سَأَلْتُ الْخَيْلَ يَابُنَةَ مَالِكٍ إِنْ كُنْتَ جَاهِلَةً بِمَالِمُ تَعْلَمِي
ترجمہ: اے مالک کی بیٹی! اگر تو ناواقف تھی تو وہ واقعات جن سے تو بے خبر ہے (ان) لشکریوں سے کیوں نہیں
دریافت کر لئے (جو میدان میں موجود تھے)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْخَيْلُ) گھوڑے سواروں کی جماعت، لشکری، جَمْعُ أَخْيَالٍ وَّ خِيُولٍ (سنة مَالِك) سے مراد عہدہ جو شاعر کی محبوبہ ہے (جَاهِلَة) بے خبر۔

تَشْرِيحٌ: یعنی میدان جنگ میں جو لوگ موجود تھے ان سے میری بہادری اور شجاعت کے بارے میں تو دریافت کر لیا ہوتا تو اے محبوبہ تو بے خبر نہ رہتی۔

(۴۴) اِذْ لَا اَزَالُ عَلَى رِحَالِهِ سَابِحٌ نَهْدٌ تَعَاوَرُهُ الْكُمَاءُ مُكَلَّمٌ تَرْجَمُهُ: جب کہ میں برابر ایک ایسے قوی ہیکل تیز رو گھوڑے کی زین پر جما ہوا تھا جس پر اسلحہ بند پے در پے حملہ آور ہو رہے اور وہ زخمی ہو چکا تھا (یعنی باوجود دشمنوں کے زغہ کے میں اس پر جما رہا اور قطعاً ہر اسان نہ ہوا)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الرَّحَالَةُ) زین، جمع: رَحَائِلُ (السَّابِحُ) تیراک تیرتا ہوا، مراد تیز رو (النَّهْدُ) طاقتور اور قوی ہیکل گھوڑا، جمع: نُهُودٌ (تَعَاوَرُوا) کسی چیز کو باہم لینا، پے در پے لینا (الْكُمَاءُ) الْكُمَيْتُ، ہتھیار بند، زرہ پوش، بہادر جمع: الْكُمَاءُ (مُكَلَّمٌ) زخمی

تَشْرِيحٌ: باوجود میرا گھوڑا زخمی ہونے کے میں دشمنوں کے زغہ میں اس پر جما رہا اور قطعاً ہر اسان نہ ہوا۔

(۴۵) طَوْرًا يُجَرِّدُ لِلطَّعَانِ وَ تَارَةً يَأْوِي إِلَى حَصَدِ الْقَيْسِيِّ عَرْمَرَمٌ تَرْجَمُهُ: کبھی وہ گھوڑا (دشمنوں سے) نیزہ بازی کے لئے (دوستوں کی صف سے) نکالا جاتا تھا اور کبھی ایسے لشکر کی طرف لوٹ آتا تھا جو کڑی کمائوں والا اور کثیر ہے (یعنی اپنا لشکر)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (طَوْرٌ) دفعہ (جیسے ایک دفعہ یا دو دفعہ) کبھی، (کبھی ایسا کبھی ویسا) جمع: اَطْوَارٌ قرآن پاک میں ہے، "وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا" (يُجَرِّدُ) نکالا جاتا (طَعَانٌ) نیزہ زنی (ياوِي) متوجہ ہوتا ہے (حَصَدٌ) مستحکم/ مضبوط (عَرْمَرَمٌ) لشکر کثیر۔

تَشْرِيحٌ: یہ ترجمہ زنی کے بیان کے مطابق ہے، دوسری شروح سے معلوم ہوتا ہے کہ اے حصد القیسئی! دشمنوں کے لشکر کا بیان ہے تو اس صورت میں دونوں مصرعوں میں دشمنوں پر حملہ آور ہونے کا بیان ہوگا۔

(۴۶) يُخْبِرُكَ مَنْ شَهِدَ الْوَقِيعَةَ اَنَّنِي اَغْشَى الْوَعْغَى وَاَعْفُفُ عِنْدَ الْمَغْنَمِ تَرْجَمُهُ: جو لوگ لڑائیوں میں موجود تھے تجھے بتلا دیں گے کہ میں لڑائی پر چھا جاتا ہوں اور تقسیم غنیمت کے وقت دامن کشاں رہتا ہوں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْوَقِيعَةُ) لڑائی میں مدد بھیڑ تصادم، حملہ (اَغْشَى) عشیان مصدر سے ڈھانپ لینا/ چھا جانا (الْوَعْغَى) جنگ، ہنگامہ خیز جنگ، لڑائی۔ (اَعْفُفُ) دامن کشاں یا پاک دامن رہتا ہوں۔ عِفَّةٌ مصدر سے پاک دامن ہونا۔ (الْمَغْنَمُ):

الْغَنِیْمَةُ، جَمْعٌ: مَغَانِمُہُ کی الْغَنِیْمَةُ کی جَمْعُ غَنَائِمُہُ ہے بمعنی جَنگ میں حاصل کیا ہوا مال، مال مفت۔

تَشْرِیْحٌ: یعنی میں ایسا جنگجو ہوں کہ لڑائی کے میدان میں میرا مقصد اظہارِ شجاعت ہوتا ہے نہ کہ حصولِ غنیمت۔

(۴۷) وَمُدَجَّجٌ كَرَّةَ الْكُمَاةِ نِزَالُهُ لَا مُعِينَ هَرَبًا وَلَا مُسْتَسْلِمٌ تَرْجَمَةً: بہت سے ایسے کاملِ اسلحہ بند ہیں کہ بہادران کے مقابلہ سے (خوف و ہراس کی وجہ سے) بچتے ہیں، نہ وہ (میدانِ حرب سے) بھاگنے میں جلد باز ہیں اور نہ (مقابلہ سے) عاجز۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْمُدَجَّجُ) مکمل طور پر ہتھیار بند، تمام ہتھیاروں سے لیس (الْكُمَاةُ) بہادر (النِّزَالُ) رو برو لڑائی، میدانِ مقابلہ (مُعِينٌ) مصدر اِمْعَانٌ بمعنی غور فکر کرنا، سوچنا (هَرَبًا) عاجز، بھاگنا (مُسْتَسْلِمٌ) مصدر اِسْتِسْلَامٌ باب اِسْتِفْعَالٌ سے تابعداری کرنا۔

تَشْرِیْحٌ: یعنی بہت سے ایسے کاملِ اسلحہ بند ہیں کہ بہت سے بہادران کے خوف و ہراس کی وجہ سے ان کے مقابلے سے بچتے ہیں میں ان میں سے نہیں ہوں بلکہ میں ڈٹ کر مقابلہ کرتا ہوں اور بھاگنے کی نہیں سوچتا۔

(۴۸) جَادَتْ لَهُ كَفِّي بِعَاجِلِ طَعْنَةٍ بِمُثَقِّفٍ صَلَقِ الْكُعُوبِ مُقَوِّمٌ تَرْجَمَةً: میرے ہاتھ نے سیدھے پوروں کے نیزے کے ذریعے بجلت ایک زخم اس کے رسید کیا۔ حَلَّ عِبَارَتٌ: (مُثَقِّفٌ) برابر کیا ہوا۔ (كُعُوبٌ) و كَعَابٌ جَمْعُ كَعْبٌ کی ہر دو ہڈیوں کا جوڑ۔ (مُقَوِّمٌ) سیدھا کیا ہوا۔ تَشْرِیْحٌ: نیزے کے زخم کو جو دو عطا سے تعبیر کرنا علی سبیل الاستہزاء ہے۔

(۴۹) فَشَكَّكَتْ بِالرُّمُحِ الْأَصَمِّ ثِيَابَهُ لَيْسَ الْكَرِيمُ عَلَى الْقَنَابِ بِمَحَرَّمٍ تَرْجَمَةً: میں نے ٹھوس نیزے سے اس کا دل چھید دیا۔ (گو وہ کتنا بڑا سردار سہی لیکن) شریف آدمی نیزے پر حرام تو نہیں ہے۔ (کہ نیزہ اس کو نہ ستا سکے)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (فَشَكَّكَتْ) شَكٌّ مصدر سے چپک جانا، چپکا دیا، چھید دیا۔ (الرُّمُحُ) نیزہ (وہ ڈنڈا جس کی سرے پر نوک دار لوہا لگا ہوتا ہے)، جَمْعٌ: رِمَاحٌ (أَصَمُّ) ٹھوس اور سخت ہونا۔ (ثِيَابُهُ) مفرد ثَوْبٌ، مراد مقتول (قَنَابٌ) کھوکھلا نیزہ۔ تَشْرِیْحٌ: یعنی میں نے ٹھوس نیزے کے ذریعے مقتول کو پر دیا، چونکہ جس کو میں نے قتل کیا تھا وہ قبیلے کا سردار اور شریف آدمی تھا۔ وہ مقابلے سے نہیں گھرایا۔

(۵۰) فَتَرَكْتُهُ جَزَرَ السَّبَاعِ يَنْشُنُهُ يَقْضَمُنْ حُسْنَ بَنَانِهِ وَالْمَعْصَمِ تَرْجَمَةً: میں نے اسے ان درندوں کی خوراک بنا دیا جو اسے نوچتے تھے اور اس کی خوب صورت انگلیوں اور پہنچے کو اگلے دانتوں سے چباتے تھے۔

حَالِ عِبَارَاتٍ: (الْجَنْزُ) وہ گوشت جسے درندے کھاتے ہیں، وہ مکڑے جو پرندوں اور درندوں کے کھانے کے لئے چھوڑ دیئے گئے ہوں۔ (السَّبَاعُ) وَاسْبُعُ وَسُبُوعٌ جمع السَّبْعِ کی بمعنی درندہ (يَنْشُنُهُ) وہ اسے نوچتے تھے (يَقْضَمَنَّ) الْبَنَانُ انگلیوں کے پوروے (الْمِقْصَمُ) کلائی جمع مَقَاصِمُ۔

تَشْرِیح: یعنی میں اس مقتول کو بطور خوراک درندوں کے لئے ڈال دیا جو اس کی خوبصورت انگلیوں اور کلائیوں کو چباتے تھے۔

(۵۱) وَمَشِكَ سَابِغَةً هَتَكْتُ فُرُوجَهَا بِالسَّيْفِ عَنْ حَامِي الْحَقِيقَةِ مُعْلَمٍ
ترجمہ: بہت سی مکمل، گھنے حلقوں والی زرہ ہیں جن کے حلقوں کو تلوار کے ذریعہ ایسے سردار (کے بدن) سے پھاڑ کر پھینک دیا جو نشان زدہ اور غیرت مند تھے۔

حَالِ عِبَارَاتٍ: (وَأُو) بمعنی رُبَّ (مَشِكَ) چڑے کا باریک تسمہ جس سے سلائی کی جائے، اس سے مراد مضبوط حلقے (السَّابِغَةُ) زرہ، جمع سَوَابِغُ (هَتَكْتُ) ہتکنا سے پردہ چاک کرنا، بے نقاب کرنا (الْفُرُوجُ) فَرْجُ کی جمع بمعنی شکاف پھن، (حَامِي الْحَقِيقَةِ) غیرت مند/ بہادر۔

تَشْرِیح: میں نے اس کی زرہ کاٹ ڈالی اور اس پر حملہ آور ہوا۔

(۵۲) رَبِّدِيْدَاهُ بِالْقَدَاحِ إِذَا شَتَا هَتَاكَ غَايَاتِ التَّجَارِ مُلَوِّمٍ
ترجمہ: جب کہ وہ قط میں مبتلا ہو تو اس کے ہاتھ جوئے کے تیروں کو نہایت سرعت سے چلاتے ہیں (تا کہ جو اکھیل کر غرباء کی امداد کرے اور اس بلا کاٹے نوش ہے کہ) شراب کے تاجروں کے جھنڈے گرا دے (ساری شراب پی کر ختم کر دے) اور فضول خرچی میں لوگ اس کو بہت ملامت کرتے ہیں۔

حَالِ عِبَارَاتٍ: (رَبِّدِيْدَاهُ) سرِ بعلِ الحرکت، کام میں پھرتیلا۔ (الْقَدَاحُ) أَقْدَاحُ وَأَقْدَحُ جمع قَدَحُ کی جوئے کا تیر، بے پروا اور بلا پھل کا تیر (هَتَاكَ) هَتَكَ مصدر سے توڑنا (غَايَاتِ) غَايَةُ کی جمع بمعنی جھنڈا۔ (مُلَوِّمٍ) از باب تفعیل اسم مفعول بمعنی ملامت کیا ہوا۔

تَشْرِیح: یعنی میرا مدوح ایسا فضول خرچ ہے کہ شراب کی جتنی بھی دکانیں ہیں تمام دکانوں سے ساری شراب خریدتا ہے بلا قسم کا شرابی ہے اور لوگ اس کی فضول خرچی پر اسے ملامت کرتے ہیں۔

(۵۳) لِمَا رَأَيْتُ قَدْ نَزَلْتُ أَرِيْدُهُ أَبْذِي نَوَاجِذَهُ لِغَيْرِ تَبَسُّمٍ
ترجمہ: جب اس (مرد شجاع) نے دیکھا کہ میں (گھوڑے سے) اس کے (قتل کے) ارادہ سے اتر پڑا تو اس نے بدون تبسم کے اپنے دانت نکال دیئے۔

حَالِ عِبَارَاتٍ: (نَزَلْتُ) مصدر نَزُولٌ، اترنا، مراڑ اُڑائی کے لئے تیار ہونا (أَبْذِي) أَبْذَاءُ مصدر سے بمعنی ظاہر کرنا

(نو آجندہ) دانت، کچلیاں۔

تشریح: یعنی جب میں اس سے لڑنے کے لئے آگے بڑھا تو غایت خوف و ہراس کی وجہ سے وہ گڑگڑانے لگا۔

(۵۴) عَهْدِي بِهِ مَدَّ النَّهَارَ كَأَنَّمَا خَضِبَ الْبَنَانُ وَرَأْسُهُ بِالْعِظْلَمِ

ترجمہ: دن بھر میری اس سے مٹھ بھیر رہی تو گویا کہ اس کی انگلیوں کے پوروے اور سروسمہ کے ساتھ رنگ دیا گیا تھا۔

حکایتِ عبارت: (عہدی) میری ملاقات، عہد مصدر جب اس کا صلہ یا آجائے تو ملاقات کا معنی دیتا ہے۔ (مدَّ النَّهَارِ)

بمعنی دن کی روشنی پھیلنا، دن چڑھنا، دن بھر (خُضِبَ) فعل ماضی مجہول از خُضِبَا و خُضُوبًا سے رنگ دار ہونا، رنگین ہونا۔

(البنان) پوروے (عِظْلَم) نیل یا اسی کا پودا، وسمہ

تشریح: اس کے سر پر اور انگلیوں پر تیغ زنی کی وجہ سے خون جمع کر وسمہ کی طرح ہو گیا تھا۔

(۵۵) فَطَعْنَتْهُ بِالرُّمْحِ ثُمَّ عَلَوْتُهُ بِمَهْنَدٍ صَافِي الْحَدِيدِ وَمُخَذَمٍ

ترجمہ: پس میں نے اس کے نیزہ مارا۔ پھر میں اوپر کی جانب سے ایک ایسی ہندی ساخت کی تلوار سے اس پر حملہ آور ہوا جو

خالص لوہے کی تھی اور بہت زیادہ برآں تھی۔

حکایتِ عبارت: (فَطَعْنَتْهُ بِالرُّمْحِ) پس میں نے اس کو نیزے سے مارا یا میں نے اس کو نیزہ مارا۔ (مُهْنَدٌ) ہندوستانی

لوہے کی بنی ہوئی تلوار۔ (الصَّافِي) خالص، بے غبار، بے آمیزش، پاک صاف (الحَدِيدُ) لوہا، لوہے کی سلاخ، جمع: حَدَائِدُ

(المُخَذَمُ) تیز تلوار سیف قاطع، جمع: مُخَذَمٌ۔

تشریح: یعنی پہلے اس کو نیزہ مارا اور پھر ایسی ہندی ساخت کی تلوار سے اس پر حملہ کر کے اس کو ختم کر دیا اور وہ تلوار خالص لوہے کی

ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ بھاری تھی۔

(۵۶) بَطْلٌ كَانَ يُبَابُهُ فِي سَرْحَةٍ يُحَذِي نِعَالِ السَّبْتِ لَيْسَ بِتَوَّامٍ

ترجمہ: وہ ایسا بہادر ہے (اس کے تادور ہونے کی وجہ سے) گویا کہ اس کے کپڑے بڑے تندہ والے درخت پر ہیں۔ نرمی کا جو تہ

پہنا یا جاتا ہے (سرداز ہے) (ماں کے پیٹ سے) جوڑواں نہیں (پیدا ہوا) یعنی بہت قوی ہے۔

حکایتِ عبارت: (البَطْلُ) بہادر، سورا، ہیرو، شہسوار، ممتاز کھلاڑی۔ (سَرْحَةٌ) لمبے اور بڑے درخت، جمع: سَرْحٌ

(يُحَذِي) حذاء مصدر سے احتذاء الحذاء بمعنی جوتا پہننا، الحذاء جوتا (السَّبْتُ) صاف کی ہوئی یا رنگی ہوئی کھال، (النِّعَالُ)

السَّبِينَةُ، صاف رنگے ہوئے چمڑے کے جوتے، مراد نرمی کے جوتے (التَّوَّامُ) جوڑواں بچہ جمع: تَوَائِمُ وَتَوَائِمُ۔

تشریح: یعنی جس آدمی کو میں قتل کیا وہ اتنا طویل قامت ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ اس کے کپڑے کسی اونچے درخت کو پہنادیے گئے

ہیں مالدار ہونے کی وجہ سے نرم جوتے پہنتا ہے۔ بہت بہادر ہے۔

(۵۷) يَاشَاءَ مَاقْنَصُ لِمَنْ حَلَّتْ لَهُ حُرْمَتُ عَلِيٍّ وَلَيْتَهَا لَمْ تَحْرُمِ تَرْجَمَةً: اے لوگو! اس شخص کی شکار کردہ بکری (عبلہ) کو دیکھو جس کے لئے وہ حلال ہو (اور اس کے حسن پر تعجب کرو) مجھ پر حرام ہو گئی۔ اے کاش وہ مجھ پر حرام نہ ہوتی (یعنی میرے اور اس کے قبیلہ کے درمیان جنگ اگر نہ ہوتی تو میرا اس سے وصال ممکن تھا)۔

حَلَّتْ عِبَارَتٌ: (یاء) حرف ندا کا منادی محذوف ہے (شَاءَ) بمعنی بکری، ہرنی، دہنی، یہ فعل محذوف انظر واکامفعول ہے مراد اس سے شاعر کی محبوبہ عبیلہ ہے۔ (الْقَنْصُ) شکار کیا جانے والا پرندہ یا جانور (لَيْتَ) کاش حرف تمنی، عام طور پر نامکن الحصول شے کی تمنا کے لئے آتا ہے۔

تَشْرِیح: یعنی میری محبوبہ عبیلہ اور میرے قبیلہ کے درمیان جنگ اگر نہ ہوتی تو اس محبوبہ سے وصال ممکن تھا لیکن ایسا نہ ہوا۔

(۵۸) فَبَعْتُ جَارِيتِي فَقُلْتُ لَهَا اِذْهَبِي فَتَجَسَّسِي اَخْبَارَهَا لِيْ وَاعْلَمِي تَرْجَمَةً: پس میں نے اپنی خادمہ کو بھیجا اور اس سے کہا کہ جا اور اس کے حالات کی میری خاطر تفتیش کر اور خوب واقفیت حاصل کر (پس وہ گئی اور تمام حالات سے باخبر ہو کر لوٹی)۔

حَلَّتْ عِبَارَتٌ: (بَعْتُ) بَعْتُ، بَعْتُ، بَعْتُ، بَعْتُ، بَعْتُ سے بھیجنا، وفد بھیجنا، (الْجَارِيَةُ) باندی، نوکرانی، خادمہ، جمع: جَوَار (تَجَسَّسَ) تفتیش کرنا، سراغ لگانا۔

تَشْرِیح: یعنی عبیلہ کی حالت کو معلوم کرنے کے لئے اپنی خادمہ کو بھیجنا اس عبیلہ سے بے پناہ محبت کی وجہ سے تھی کہ میں کسی طرح بھی عبیلہ سے رابطہ کر سکوں۔

(۵۹) قَالَتْ: رَأَيْتُ مِنَ الْأَعَادِي غِرَّةً وَالشَّاءُ مُمَكِّنَةٌ لِمَنْ هُوَ مُرْتَمٍ تَرْجَمَةً: (واپس آکر) خادمہ نے کہا میں نے دشمنوں کی جانب سے غفلت دیکھی ہے اور وہ بکری (عبلہ) اسی شخص کو حاصل ہو سکتی ہے جو تیرا انداز ہو (اور جسارت سے کام لے)۔

حَلَّتْ عِبَارَتٌ: (أَعَادٍ) جمع الجمع، عِدَى اور أَعْدَاءُ مفرد عدُو بمعنی دشمن (مَذْكُومٌ) دونوں کیلئے (الغِرَّةُ) غفلت (بجالت بیداری) بے خبری، جمع: غُرَرُ (الشَّاءُ) بکری مراد عبیلہ (مُمَكِّنَةٌ) آسان حاصل ہونا۔ (مُورْتَمٌ) تیرا انداز۔ تَشْرِیح: یعنی خادمہ نے واپس آ کر مجھے افسوسا یا اس بات پر کہ تیرے دشمن غفلت میں اور دشمنوں کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر عبیلہ کو شکار کرنا بہت آسان ہے۔

(۶۰) وَكَأَنَّمَا التَّفَتُّ بِجَدِيدٍ جَدَايَةٍ رَشَاءٍ مِنَ الْغَزْلَانِ حُرِّ اَرْنَمِ تَرْجَمَةً: (شاعر اس کے بعد اپنی ملاقات کی کیفیت کو بیان کرتا ہے) اس (محبوبہ) نے گویا کہ اس آہو بچی کی گردن کے ساتھ

التفاف فرمایا جو ہرنوں میں سے چلنے پر قادر ہو گیا ہو اور سفید رنگ ہو جس کی ناک اور ہونٹوں پر سفید دھبہ ہو۔
حَلَّانِ عِبَارَاتٌ: (جینڈ) گردن، گردن کا اگلا حصہ، جمع: أَجْيَادٌ وَ جُيُودٌ (جلدایہ) ہرن کا چھ ماہ کا بچہ جو توانا ہو گیا ہو، نر اور مادہ دونوں کیلئے جمع: جَلْدَايَا (الرشاء) ہرن کا بچہ جب کہ وہ ہرنی کے ساتھ چلنے پھرنے کے قابل ہو جائے جمع: أَرْشَاءٌ (غزلان) و غِزْلَةٌ جمع غِزَالٌ کی بمعنی ہرن (الحِشْرُ) خالص ہر قسم کی آمیزش سے پاک، مراد خالص سفیدی (أَرْثَمٌ) صیغہ صفت ناک اور ہونٹ پر سفیدی ہونا۔

تَشْرِیْحٌ: معشوقہ نے جب التفات کیا تو اس کی گردن اس آہو بچہ کی گردن کی طرح خوب صورت معلوم ہوتی تھی جو ان صفات کے ساتھ متصف ہو۔

(۶۱) نُبِئْتُ عَمْرًا غَيْرَ شَاكِرٍ نِعْمَتِي وَالْكَفْرُ مَخْبِئَةٌ لِنَفْسِ الْمُنْعَمِ
ترجمہ: مجھے یہ اطلاع دی گئی ہے کہ عمرو میرے انعامات کا شکر گزار نہیں اور ناپاسی انعام کرنے والے کے نفس کے لئے سببِ خباثت بن جاتی ہے (یعنی پھر وہ احسان کرنے سے باز رہتا ہے)۔

حَلَّانِ عِبَارَاتٌ: (نُبِئْتُ) مجھے بتایا گیا ہے (كُفْرٌ) ناشکری (مَخْبِئَةٌ) بخل، باعثِ خباثت۔
تَشْرِیْحٌ: یعنی عمرو میرے بے شمار احسانات کے باوجود ان سے انکاری ہے جب احسان کرنے والے کی احسان کی ناشکری کی جائے تو پھر وہ احسان کرنے سے باز رہتا ہے۔

(۶۲) وَلَقَدْ حَفِظْتُ وَصَاةَ عَمِّي فِي الْوَعْيِ إِذْ تَقَلَّصُ الشَّفَتَانِ عَنْ وَضْحِ الْفَمِ
ترجمہ: (شجاعت و دلیری کے متعلق) میں نے اپنے چچا کی وصیت کو میدانِ جنگ میں اس وقت (بھی) یاد رکھا جب کہ (بہادوروں کے) ہونٹ (خوف کی وجہ سے) دانتوں سے سکڑ گئے (اور دانت کھل گئے، یعنی گھبراہٹ کے وقت بھی میں نے دلیری سے کام لیا)۔

حَلَّانِ عِبَارَاتٌ: (حَفِظْتُ) حَفِظْتُ، يَحْفَظُ، حَفِظًا سے محفوظ رکھنا (وَصَاةٌ) الوَصِيَّةُ بمعنی وصیت، نصیحت، ہدایت، جمع: وَصَايَا (الْوَعْيُ) لڑائی، میدانِ جنگ (تَقَلَّصُ) قَلَّصَ، يَقْلِصُ، قَلْوَصًا سے بمعنی سکڑنا، ملنا یعنی ہونٹ دانتوں سے سکڑ کر ہٹ گئے۔ (وَضْحٌ) سفیدی، ہر چیز کی سفیدی جمع: أَوْضَاحٌ۔

تَشْرِیْحٌ: یعنی میں نے شجاعت اور دلیری کے متعلق اپنے چچا کی وصیت کو میدانِ جنگ میں اس وقت بھی یاد رکھا جبکہ بڑے بڑے بہادوروں کے ہونٹ خوف اور گھبراہٹ کی وجہ سے خشک ہو گئے۔

(۶۳) عَمَرَاتُهَا الْبَطَالُ غَيْرَ تَغْمُغِمِ
ترجمہ: (میں نے چچا کی وصیت) لڑائی کے ایسے شدید دور میں (یاد رکھی) کہ جس کے شدائد کی شکایت سوائے گنگٹانے کے

بہادر بھی کچھ نہیں کر سکتے۔ یعنی ایسی سخت جنگ میں کہ بڑے سے بڑے بہادروں کی زبان بھی ان واقعات کے بیان کرنے سے عاجز ہو جائے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (حَوْمَةُ الْحَرْبِ) لڑائی کی شدت، معرکہ کارزار (عَمَرَات) وَغَمَارٌ وَغُمَرٌ، جمع: الغَمَرَةُ کی بمعنی سختی، مصیبت، شدا ند (أَبْطَلُ) بَطْل کی جمع: بہادر مرد میدان (الغَمُغَمَةُ) لڑائی جنگ بازوں کا شور، جمع: غَمَاغُمٌ۔

تَشْبِیْح: یعنی میں نے اپنے چچا کی وصیت لڑائی کے ایسے شدید دور میں یاد رکھی کہ بڑے سے بڑے مرد میدان بھی ان شدا ند کی شکایت سوائے لگانے کے نہیں کر سکتے یعنی بڑے سے بڑے بہادروں کی زبان ان واقعات کے بیان کرنے سے عاجز ہو جائے۔

(۶۳) إِذْ يَتَقَوْنَ بِسِي الْأَسِنَّةِ لَمَّا أَخِمْ عَنْهَا وَلَكِنِّي تَضَائِقُ مُقْدَمِي تَرْجَمًا: جب کہ وہ (بنو عیس) میرے ذریعہ نیزوں سے بچ رہے تھے (یعنی میں ان کی ڈھال اور سپر بنا ہوا تھا) تو میں نے بزدلی نہیں دکھائی (ہاں) لیکن مجھے آگے بڑھنے کا موقع نہ ملا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (اسِنَّةٌ) مفرد سِنَان بمعنی نیزہ (لَمَّا أَخِمْ) مصدر خِمْ بمعنی پیچھے ہٹنا/ بزدل ہونا (تَضَائِقُ) مادہ ضِيق بمعنی تنگی (مُقْدَمِي) میرا آگے بڑھنا۔

تَشْبِیْح: یعنی میں نے اپنے چچا کے وصیت پر عمل کرتے ہوئے ایسی دلیری سے کام لیا کہ میری بہادری کی وجہ سے قبیلہ بنو عیس نیزوں سے محفوظ رہے یعنی میں ان کی ڈھال اور سپر بنا ہوا تھا لیکن مجھے آگے بڑھنے کا موقع نہ ملا۔

(۶۵) لَمَّا رَأَيْتُ الْقَوْمَ أَقْبَلَ جَمْعُهُمْ يَتَذَامَرُونَ كَرَرْتُ غَيْرَ مُذَمَّمٍ تَرْجَمًا: جب میں نے دیکھا کہ دشمنوں کی تمام جماعت ایک دوسرے کو بھڑکاتی ہوئی (ہم پر) ٹوٹ پڑی تو میں نے ایسی حالت میں حملہ کیا کہ میں مستحق مذمت نہ تھا۔ (یعنی خوب داد شجاعت دی)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (أَقْبَلَ) متوجہ ہونا، اس سے مراد حملے کا ارادہ کرنا۔ (يَتَذَامَرُونَ) تَذَامَرٌ مصدر سے ایک دوسرے کو برا بھلا کہنا، بھڑکانا۔ (كَرَرْتُ) كَرَرٌ، بَكَرٌ، كَرِيْرٌ اسے حملہ کرنا۔ علی العلُو دشمن پر حملہ کرنا۔ (مُذَمَّمٌ) مذمت کیا ہوا، مستحق مذمت۔

تَشْبِیْح: یعنی جب دشمنوں نے ہمارے خلاف متحدہ محاذ بنا کر ہم پر حملہ کرنا چاہا تو میں خوب داد شجاعت دیتے ہوئے ان پر ٹوٹ پڑا کہ جس کی سب تعریف کرنے لگے۔

(۶۶) يَلْدَعُونَ عَنْتَرَ وَالرِّمَاحَ كَأَنَّهُمَا أَشْطَانُ بِئْرٍ فِي لَبَانِ الْأَذْهِمِ تَرْجَمًا: بنو عیس عنترہ کہہ کر (مجھے) اس حال میں (امداد کے لئے) پکارتے تھے کہ نیزے (میرے گھوڑے) ادنہم کے سینہ میں کوئیں کی رسیوں کی طرح (آ جا رہے) تھے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (عَنْتَر) شاعر کا نام (رِمَاح) رُمَح کی جمع بمعنی نیزہ (اَشْطَانُ) الشَّطْنُ کی جمع بمعنی ڈول کی رسی۔ جانور کو باندھنے کی رسی (اللَبَانُ) دونوں پستانوں کے درمیان سینہ کا حصہ۔
تَنْتِیْج: یعنی میں اس حال بنو عیس کی پکار کا جواب دلیری سے دیا ہے کہ نیزے میرے گھوڑے کے سینہ میں کونیں کی رسیوں کی طرح آ جا رہے تھے۔

(۶۷) مَا زِلْتُ اَرْمِيْهُمْ بِشُغْرَةٍ نَّحْرِهِ وَلُبَانِهِ حَتَّى تَسْرُبَلَ بِالْدَمِ تَرْجَمًا: میں برابر اس (ادیم) کے میانہ گردن اور سینہ کو ان (دشمنوں) پر بڑھاتا رہا یہاں تک کہ وہ خون میں لت پت ہو گیا۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (اَرْمِيْهُمْ) رَمَاء سے بڑھنا۔ اَرْمِيْهُمْ میں ان کی طرف بڑھاتا رہا۔ (الشُّغْرَةُ) رخنہ، شگاف، درہ، درمیانی حصہ، جمع: شُغُرٌ (النَّحْرُ) سینہ کا بالائی حصہ، گردن (اللَبَانُ) سینہ (تَسْرُبَلَ) (تَسْرُبَلَ) مرادی معنی لت پت ہونا "تَسْرُبَلَ بِالْدَمِ" بمعنی خون میں لت پت ہو گیا۔

تَنْتِیْج: یعنی میں نے اپنے گھوڑے ادیم کو برابر دشمنوں کی طرف بڑھاتا رہا اور ان پر تیر اندازی کرتا رہا یہاں تک کہ ان کے جوابی حملے سے میرا گھوڑا خون سے لت پت ہو گیا۔

(۶۸) فَازُوْرٌ مِّنْ وَقَعَ الْقَنَا بِلُبَانِهِ وَشُكَا اِلَيَّ بِعَبْرَةٍ وَتَحْمُحِمِ تَرْجَمًا: پس اپنے سینہ پر نیزوں کے واقع ہونے کی وجہ سے وہ ہٹا اور اس نے نہہنا کر اور آنسو کے ذریعہ مجھ سے شکایت کی۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (اَزُوْرٌ) ہٹنا، منحرف ہونا (عَبْرَةٌ) ایک آنسو، جمع: عَبْرٌ (تَحْمُحِمِ) ای تَحْمُحِمَ الْفَرَسُ بمعنی نہہنا۔

تَنْتِیْج: یعنی میرے گھوڑے پر مسلسل نیزے پڑنے کی وجہ سے میدان سے ہٹا اس کے آنسو نکل آئے اور نہہنا لگا۔ گویا کہ وہ اپنے آنسوؤں اور نہہنا کر مجھ سے شکایات کر رہا تھا۔

(۶۹) لَوْ كَانَ يَدْرِي مَا الْمُحَاوَرَةُ اِشْتَكَى وَلَكَانَ لَوْ عَلِمَ الْكَلَامَ مُكَلِّمِي تَرْجَمًا: اگر وہ بات چیت کرنی جانتا تو ضرور شکایت کرتا اور اگر گفتگو کرنی جانتا تو ضرور مجھ سے گفتگو کرتا۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْمُحَاوَرَةُ) گفتگو، بات چیت، بحث و مباحثہ، مکالمہ (اِشْتَكَى) شکایت کرتا۔ (مُكَلِّمٌ) صیغہ اسم فاعل از باب تفعیل بمعنی گفتگو کرنے والا۔

تَنْتِیْج: زبان حال سے اس کی شکایت اس بناء پر تھی کہ وہ زبانِ قال سے گفتگو کرنی نہیں جانتا تھا ورنہ وہ ضرور زبان سے اپنی شکایات بیان کرتا۔

(۷۰) وَلَقَدْ شَفَى نَفْسِي وَأَذْهَبَ سَقْمَهَا قِيلُ الْفَوَارِسِ: وَيَكْ عَنَتَرَ أَقْدِمَ تَرْجَمَةً: میرا دل ٹھنڈا کر دیا اور اس کے تمام غصہ (یا بیماری) کو شہسواروں کے اس قول سے زائل کر دیا کہ اے کبختی کے مارے عنترہ آگے بڑھ۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (شَفَى) از باب ضَرَبَ سے شَفَاءُ بمعنی شفا دینا۔ (سَقْمُ) السَقْمُ وَالسَقْمُ، وَالسَقَامُ بمعنی بیماری (وَيْكْ) تیرا برا ہو۔ (أَقْدِمَ) آگے بڑھ۔

تَنْشِیْخٌ: چونکہ تمام اصحاب کو میرے اوپر اعتماد تھا اس لئے سب نے مجھ ہی سے امداد کی التجا کی، اس وجہ سے دل کے داغ دھل گئے اور میں بہت خوش ہوا۔

(۷۱) وَالْخَيْلُ تَقْتَحِمُ الْخَبَارَ عَوَابِسًا مِنْ بَيْنِ شَيْظَمَةٍ وَأَجْرَدَ شَيْظَمٍ تَرْجَمَةً: اس حال میں کہ گھوڑے ترش رو ہو کر نرم زمین میں داخل ہو رہے تھے اور وہ دراز قد گھوڑیوں اور کم بال والے طویل گھوڑوں میں منقسم تھے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (الْخَيْلُ) گھوڑے، جمع: أَخْيَالٌ وَخُيُولٌ (تَقْتَحِمُ) مصدر اقْتَحَمَ از باب افتعال سے، داخل ہونا (الْخَبَارُ) نرم زمین جس میں جانور کے پیر دھنس جائیں (عَوَابِسُ) عَبَّاسٌ بہت ترش رو، وہ شخص جس کے پیشانی پر شکن پڑے رہتے ہیں۔ (شَيْظَمَةٌ) دراز قامت گھوڑی (أَجْرَدُ) وہ گھوڑا جس کے بدن پر کم بال ہو (شَيْظَمٌ) دراز قد گھوڑا۔
تَنْشِیْخٌ: گھسان کی جنگ ہو رہی تھی اس کے باوجود طویل قامت گھوڑے اور گھوڑیاں نرم زمین پر ترش روئی کے ساتھ آگے بڑھ رہے تھے۔

(۷۲) ذُلُّ رِكَابِي حَيْثُ شِئْتُ مُشَايَعِي قَلْبِي وَأُخْفِزُهُ بِأَمْرِ مُبْرَمٍ تَرْجَمَةً: میری سواریاں تابعدار ہیں میں جہاں چاہوں (لے جاؤں) میری عقل میری معین و مددگار ہے اور میں اس کو رائے بحکم کے ساتھ چلاتا ہوں۔ (عقل جس امر کی متقاضی ہوتی ہے اس کو عزم بالجزم سے پورا کرتا ہوں)۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (ذُلُّ) ذَلُّوا کی جمع، بمعنی فرماں بردار، تابعدار (رِكَابُ) سواری، سواری کا اونٹ، جمع: رُكُوبٌ و رِكَابٌ (مُشَايَعِي) بمعنی ہمراہی، ساتھی، رفیق (مُبْرَمٌ) مضبوط و مستحکم، قطعی۔

تَنْشِیْخٌ: یعنی میری سواریاں تابعدار ہیں جہاں چاہتا ہوں جاتی ہیں۔ میری عقل میری معین و مددگار ہے۔ عقل جس امر کی متقاضی ہوتی ہے اس کو عزم بالجزم سے پورا کرتا ہوں۔

(۷۳) وَلَقَدْ خَشِيتُ بَأْنَ أُمُوتَ وَلَمْ تَكُنْ لِلْحَرْبِ دَائِرَةً عَلَى ابْنِي ضَمُضِمٍ تَرْجَمَةً: بخدا مجھے محض اس کا ڈر ہے کہ میں مر جاؤں اور ضمضم کے دو بیٹوں (حصین و ہرم) پر لڑائی کی چکی اچھی طرح نہ

گھوڑے۔

حَاقِ عِبَارَاتٍ: (خَشِیْتُ) خَشِی، یَخْشِی، خَشِیَّةً بمعنی ڈرتے رہنا (ابنی ضمضم) ضمضم کے دو بیٹے مراد حصین اور ہرم ہیں۔

تَشْرِیح: (میرادل جب ہی ٹھنڈا ہوگا جب دل کھول کر ان سے بدلہ لے لوں گا)

(۷۴) الشَّائِمِیْ عَرَضِیْ وَلَمْ أَشْتُمُهُمَا وَالنَّافِذِیْنِ إِذَا لَمْ الْقَهْمَا دِمِیْ
ترجمہ: دونوں میری آبروریزی کرنے والے ہیں حالانکہ میں نے کبھی انہیں گالی (جو بہادری کے شیوہ کے منافی ہے) نہیں دی اور جب میں ان سے نہیں ملتا (غائب ہوتا ہوں) تو وہ میرے خون کی منٹیں مانتے ہیں (اور جب سامنے آتا ہوں تو میرا کچھ بھی نہیں بنا سکتے)۔

حَاقِ عِبَارَاتٍ: (شَائِمِ) بد زبان، دشنام طراز (أَشْتُمُهُمَا) میں نے انہیں گالی نہیں دی (نَافِذِ) نذر ماننے والا۔
تَشْرِیح: یعنی وہ میرے خلاف ہر قسم کے بڑے حربے استعمال کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ میرے قتل کے درپے ہیں۔

(۷۵) إِنِ یَفْعَلَا فَلَقَدْ تَرَكْتُ أَبَاهُمَا جَزَرَ السَّبَاعِ وَكُلَّ نَسْرِ قَشْعِمِ
ترجمہ: اگر وہ ایسا کرتے بھی ہیں (تو کوئی تعجب نہیں) اس لئے کہ میں نے ان کے باپ کو (مار کر) درندوں اور ہر بڑھے گدھ کی خوراک بنا کر چھوڑا ہے۔

حَاقِ عِبَارَاتٍ: (جَزَرَ السَّبَاعِ) وہ گوشت جسے درندے کھاتے ہیں (۲) وہ ٹکڑے جو پرندوں اور درندوں کے کھانے کیلئے چھوڑ دیئے گئے ہوں (النَّسْرِ) گدھ (قَشْعِمِ) ہر بڑی اور پرانی یا عمر رسیدہ چیز۔

تَشْرِیح: اگر وہ دونوں میری برائی کرتے ہیں تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے آخر میں نے ان کے باپ کو قتل کر کے درندوں اور گدھوں کی خوراک بنا دیا ہے۔

(۷) حارث بن حلزہ کے حالات اور شاعری

﴿پیدائش اور حالات زندگی﴾

ساتویں معلقہ کے شاعر کا پورا نام ابو ظلمیم حارث بن حلزہ البشکری بکری ہے۔ شاعر کو خاندان بکر میں وہی مرتبہ و مقام حاصل تھا جو عمرو بن کلثوم کو بنی تغلب میں۔ اس کی شہرت کا باعث وہ مشہور قصیدہ ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے وہ قصیدہ بادشاہ کے سامنے فی البدیہہ کہا تھا، تا کہ اس کے ذریعے بادشاہ کی ہمدردی و تائید اسے حاصل ہو جائے اور ان الزامات کا ازالہ بھی ہو جائے جو اس کی قوم پر لگائے گئے تھے۔ اس قصیدہ کے کہنے کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ بنی بکر و بنی تغلب کے قبیلوں نے عمرو بن ہند کے سامنے ہتھیار ڈال کر یہ طے کیا کہ وہ دونوں قبیلوں سے ضمانتیں لیکر مظلوم کو ظالم سے حق دلوائے۔ اس موقع پر دونوں قبیلے ایک دوسرے پر الزامات اور ہتھتیں لگانے لگے۔ ”الزامات کی وجہ یہ تھی کہ بادشاہ نے تغلب کے ایک قافلہ کو اپنے کسی کام کے لئے روانہ کیا تھا اور وہ قافلہ تباہ ہو گیا، تغلبی کہتے ہیں کہ ہمارے آدمی قبیلہ بکر کے گھاٹ پر اترے تھے جہاں سے ان کو بکر کے لوگوں نے بھگا کر جنگل میں پہنچا دیا اور وہ پیاسے مر گئے، بکر قبیلہ کے لوگوں نے کہا کہ ہم نے ان کو پانی پلایا اور ان کو زراہ پر لگا دیا تھا، لیکن وہ راستہ بھٹک گئے اور تباہ ہو گئے۔“ تغلب قبیلہ نے قبیلہ بکر پر غداری کا الزام لگایا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ فریقین بادشاہ کے سامنے زبانی جھگڑے سے بڑھ کر ہاتھ پائی پر اتر آئے اور بادشاہ تعلیموں کی طرف مائل تھا، اس جانب داری نے شاعر کے جذبات کو ابھارا، جو اس مجلس میں حاضر تھا، ایک دم وہ کھڑا ہوا اور اس نے برجستہ اپنا قصیدہ سنانا شروع کر دیا، اس وقت وہ اپنی کمان سے ٹیک لگائے ہوئے تھا، کہتے ہیں کہ جوش غضب میں وہ اس قدر بے خود ہو گیا تھا کہ اس کا ہاتھ کٹ گیا اور اسے احساس تک نہ ہوا قصیدے میں اس نے بادشاہ کی مدح اس عمدگی سے بیان کی کہ اسے اپنا ہم خیال بنا کر اپنے قبیلے کا طرفدار بنالیا، اور اس کے دل میں قبیلہ بکر کے اس وقت کے سردار نعمان بن ہرم کی جلد بازی سے جو کینہ پیدا ہو چکا تھا اسے بھی فرو کر دیا۔ حارث نے بڑی لمبی عمر پائی حتیٰ کہ اصمعی کا خیال ہے کہ اس قصیدے کو سناتے وقت وہ ایک سو پینتیس (135) برس کا تھا۔

﴿حارث بن حلزہ کی شاعری﴾

اس کا پورا کلام اس معلقہ کے علاوہ چند قطعات ہیں جن سے نہ تو اس کی ناموری کا سبب معلوم ہوتا ہے نہ اس کے طبقے کا تعین کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا اس کی مثال اس بارے میں طرفہ اور عمرو بن کلثوم کی سی ہے۔ اس کا لمبا قصیدہ، سلامت اور نیرنگی مضامین کی بناء پر خوب مقبول ہوا۔ بالخصوص ایک ہی جگہ پر اس قدر طویل قصیدہ برجستہ کہے جانے کی وجہ سے

بہت پسند کیا گیا۔ ابو عمرو شیبانی کا تو کہنا ہے کہ اگر وہ اس قصیدے کو ایک برس میں بھی کہتا تب بھی قابل ملامت نہ ہوتا۔ لوگ کہتے ہیں کہ کوڑھ میں مبتلا ہونے کی وجہ سے حارث نے یہ قصیدہ پردے کے پیچھے کھڑے ہو کر سنایا تھا لیکن بادشاہ نے اس کی عزت افزائی اور شاعری کی داد دیتے ہوئے حکم دیا کہ درمیان سے پردہ اٹھا دیا جائے اس قصیدے کی ابتداء اس نے تغزل سے کی ہے بعد ازاں اپنی اوٹنی کی تعریف کی، پھر تغلیبوں کو ان لڑائیوں کا طعنے دیا جن میں خاندان بکران پر غالب رہا۔ عرب کے قابل ذکر واقعات بھی بیان کئے ہیں، پھر بادشاہ عمرو بن ہند کی مدح کی ہے اور آخر میں بادشاہ کے سامنے اپنی قوم کی بڑائی اور اس کے بلند کارناموں کا فخر یہ ذکر کیا ہے۔



المعلقة السابعة للحارث

وقال الحارث بن حلزہ الیشکری: یہ قصیدہ حارث بن حلزہ یشکری بکری کا ہے۔

(۱) آذَنْتُنَا بِبَيِّنِهَا أَسْمَاءُ رَبِّ ثَاوِيٍّ مَلَّ مِنْهُ الشَّوَاءُ
ترجمہ: (محبوبہ) اسماء نے ہمیں اپنی جدائی کی خبر دی۔ بہت سے مقیم ہیں کہ ان کی اقامت سے رنج پہنچتا ہے (لیکن محبوبہ اسماء تو ان لوگوں میں سے نہیں بلکہ اس کی اقامت تو باعثِ راحت و سکون ہے پھر وہ کیوں سفر کرتی ہے)۔

حارث عبادت: (آذَنْتُنَا) اِذْنَانُ مصدر سے باخبر کرنا، خبر دینا (بَیِّن) جدائی (رَبِّ) حرف جر جو حرفِ مکرمہ کو مجرور کرتا ہے اور زائد حرف کے حکم میں ہوتا ہے کسی لفظ سے متعلق نہیں ہوتا۔ (ثَاوِيٍّ) مقيم، میزبان، مونس، ثَاوِيَّةُ (يُمَلُّ) از باب سَمِعَ مصدر مَلَّلاً و مَلَالاً و مَلَالَةً سے بمعنی کسی چیز سے اکتا جانا، تنگ آ جانا، رنج پہنچنا (الشَّوَاءُ) از باب ضَرَبَ مصدر ثَوَاءٌ و ثَوِيًّا سے ٹھہرنا، قیام کرنا۔ قرآن پاک میں ہے۔ ”وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًّا فِي أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَلَكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ۔“

تشریح: یعنی میری محبوبہ اسماء نے اپنے کوچ کر جانے کی خبر خود دی کیونکہ بہت سے مقیم ایسے ہیں کہ ان کی زیادہ اقامت کی وجہ سے رنج پہنچتا ہے۔ لیکن اسماء تو ان لوگوں میں سے نہیں ہے بلکہ اس کی اقامت تو باعثِ راحت و سکون ہے پھر وہ کیوں سفر کرتی ہے۔

(۲) بَعْدَ عَهْدٍ لَنَا بِرُقَّةٍ شَمَاءَ فَأَذْنَى دِيَارَهَا الْخُلَصَاءُ
ترجمہ: (محبوبہ نے جدائی کی خبر) اس ملاقات کے بعد دی جو (مقام) شماء کی پھریلی زمین میں ہوئی جس کے قریب ترین مکانات میں سے (مقام) خلصاء ہے۔

حارث عبادت: (رُقَّةُ) البرقاء بمعنی سخت زمین جس میں پتھر، ریت اور مٹی ملے ہوئے ہو۔ جمع: بَرَاقِي (شَمَاءَ) جگہ کا نام ہے۔ (أَذْنَى) دَنَا، يَدْنُو، دُنُوًّا و دَنَاوَةً سے نزدیک ہونا، قریب آنا۔ هُوَ دَانَ جَمْع: دُنَاةٌ (خُلَصَاءُ) جگہ کا نام ہے۔

تشریح: باوجودیکہ ایک عرصہ دراز تک ان مقامات مذکور میں محبوبہ سے ملاقات رہی لیکن پھر بھی اس نے کوئی پروا نہیں کی اور مجھ کو چھوڑ کر چلی گئی۔

(۳) فَاَلْمُحَيَّاءُ فَالْصَّفَاحُ فَاعْنَاقُ فِتَاقٍ فَعَاذِبٌ فَالْوَفَاءُ

ترجمہ: پھر (مقام) محیا میں پھر (کوہ) صفائیں پھر (کوہ) فِتاَق کی چوٹیوں پر، پھر (مقام) عاذِب (مقام) وفاء۔
حارث عِبَارَت: (محیاء، صَفَاح) دونوں جگہوں کے نام ہیں (اعْنَاق) عُنُق کی جمع بمعنی ہر چیز کا بالائی حصہ مراد اس سے چوٹی ہے۔ (فِتاَق اور عَاذِب اور وَفَاء) تینوں جگہوں کے نام ہیں۔ جہاں اسماء سے شاعر کی ملاقات ہوئی۔
تشریح: یعنی شاعر کی ملاقات ان کے محبوبہ اسماء سے مقامات مذکورہ میں ہوتی رہی۔

(۴) فَرِيَاضُ الْقَطَا فَاَوْدِيَةُ الشَّرُّ بُبٍ فَالشُّعْبَتَانِ فَالْأَبْلَاءُ

ترجمہ: پھر (مقام) ریاض القطا پھر شَرْبُ کی وادیوں میں، پھر (مقام) الشُّعْبَتَانِ وَالْأَبْلَاءِ میں ہوئی۔
حارث عِبَارَت: (رِیَاضُ الْقَطَا و شَرْبُ و شُعْبَتَانِ و اَبْلَاء) چاروں جگہوں کے نام ہیں۔ جہاں شاعر کی ملاقات ان کی محبوبہ سے ہوئی تھی۔

تشریح: مذکورہ مقامات بھی وہی ہیں جہاں شاعر کی ملاقات ان کے محبوبہ سے ہوتی رہی۔

(۵) لَا أَرَى مَنْ عَهِدْتُ فِيهَا فَاَبْكِي الْيَوْمَ ذَلُّهَا وَمَا يُحِيرُ الْبُكَاءُ

ترجمہ: میں اس محبوبہ (اسماء) کو نہیں دیکھتا جس سے ان مقامات (مذکورہ) میں ملاقات ہوئی تھی پس آج شدتِ غم ورنج میں رو رہا ہوں اور کیا رونا کوئی چیز واپس دلا سکتا ہے؟ (ہرگز نہیں بلکہ اب واویلا بالکل غیر نافع اور بے سود ہے)۔

حارث عِبَارَت: (عَهِدْتُ) ملاقات کرنا۔ عَهِدٌ مصدر سے (ابکِی) بکئی، بکئی و بُکَاء بمعنی رونا۔ (ذَلُّهَا) غم یا عشق وغیرہ کی وجہ سے کھوئے ہوئے دل والا ہونا، دیوانہ ہو جانا، محبت یا عشق کا کسی کو وارفتہ کر دینا۔ (يُحِيرُ) إِحَارَةٌ سے واپس لانا۔

تشریح: شاعر اپنی محبوبہ کو یاد کر کے اور جن مقامات میں ان سے ملاقات ہوتی رہی تھی یاد کر کے رو رہا ہے اور پھر خود ہی اپنے زخمی دل کو دلا سادیتے ہوئے کہتا ہے کہ اب رونے اور واویلا کرنے سے کیا فائدہ۔ اب محبوبہ سے دوبارہ ملاقات ناممکن ہے۔

(۶) وَبَعَيْنِيكَ أَوْقَدْتُ هُنْدُ النَّارِ رَاصِيلاً تُلَوِي بِهَا الْعَلْيَاءُ

ترجمہ: اور تیری دونوں آنکھوں کے سامنے ہند نے شام کے وقت آگ روشن کی جس کو پہاڑ کی چوٹی ابھار رہی تھی۔
حارث عِبَارَت: (أَوْقَدْتُ) اِنْقَادُ مصدر سے روشن کرنا، جلانا۔ (رَاصِيلاً) (أَصِيلًا) شام کے وقت (تُلَوِي) الْوَأْدُ مصدر سے ابھارنا، اشارہ کرنا۔ (عَلْيَاء) پہاڑ کی چوٹی۔

تشریح: یعنی تیرے دونوں آنکھوں کے سامنے ہند نے پہاڑ کی چوٹی پر آگ روشن کر کے میری وہاں موجودگی کا اشارہ دیا۔

(۷) فَتَنَوْرَتْ نَارَهَا مِنْ بَعِيدٍ بِخَزَازِي هِيَ هَاتِ مِنْهُ الصَّلَاءُ

تَرْجَمَةٌ: پس تو نے اس (ہندی) آگ کو (کوہ) خزازی پر دور سے دیکھا اور اس آگ سے تانپا (یا وہ شعلہ) تجھ سے بہت دور تھا۔

حَلَقَ عِبَارَاتٍ: (تَنَوَّرَتْ) ای تَنَوَّرَ النَّارُ بمعنی دور سے آگ کو غور کر کے دیکھنا، باب تَفَعَّلَ سے (خَزَّازِي) پہاڑی کا نام ہے۔ (هِيْهَاتَ) اسم فعل بمعنی بَعُدَ، دور، وعدم امکان، قرآن پاک میں ہے ”هِيْهَاتَ هِيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ۔“ (الصَّلَاةُ) آگ تانپا۔

تَشْرِیح: تو اس آگ سے متع نہ ہو سکا کیونکہ وہ تیری قسمت میں ہی نہ تھی۔

(۸) اَوْقَدَتْهَا بَيْنَ الْعَقِيقِ فَشَخْصَيْنِ بِعُودٍ كَمَا يَلُوحُ الصِّيَاءُ
تَرْجَمَةٌ: اس (محبوبہ) نے (مقام) عقیق و شخصین کے درمیان خوشبودار لکڑی سے اس آگ کو اس طرح روشن کیا جس طرح صبح کی روشنی چمکتی ہے۔

حَلَقَ عِبَارَاتٍ: (عَقِيقُ) اور شَخْصَيْنِ جگہوں کے نام ہیں (العُودُ) ایک خوشبودار لکڑی جس سے دھونی دی جاتی ہے۔ جمع: اَعْوَادٌ وَعِيدَانٌ (يَلُوحُ) لَاحَ، يَلُوحُ، لَوْحًا سے چمکنا، واضح اور منکشف ہونا، جھلانا، (الصِّيَاءُ) صَوءٌ سے روشنی، صبح کی روشنی۔

تَشْرِیح: یعنی مقام عقیق اور شخصین کے درمیان ایسی آگ روشن کی گویا کہ صبح کی روشنی نمودار ہوئی۔

(۹) غَيْرَ اِنِّي قَدْ اُسْتَعِينُ عَلَى الْهَمِّ اِذَا خَفَّ بِالسَّوِي النَّجَاءُ
تَرْجَمَةٌ: لیکن (باوجود اس عشق و فریفتگی کے) میں اس وقت جب کہ (شدا ادا قامت کی وجہ سے) مقیم پر سفر آسان ہو جائے مصائب کے خلاف (اس ناقہ سے جس کی صفات آئندہ اشعار میں بیان کی گئی ہیں) مدد چاہتا ہوں (اور وقت کو ٹالنے کے لئے سفر کر جاتا ہوں)۔

حَلَقَ عِبَارَاتٍ: (اُسْتَعِينُ) اِسْتَعَانَةً سے مدد چاہنا (الْهَمُّ) رنج، غم، فکر، مصائب، تکالیف، دشواری، مشکلات، جمع: هُمُومٌ (ثَوِي) مقیم (النَّجَاءُ) بمعنی تیز رفتار اونٹنی، مراد سفر۔

تَشْرِیح: یعنی باوجود اس عشق و فریفتگی کے جب اقامت دشوار ہو گئی تو پھر میرے لئے سفر آسان ہو گیا۔ جسے شدا ادا قامت کی وجہ سے مقیم پر سفر آسان ہو جاتا ہے اس لئے میں نے ایسی اونٹنی کے ذریعے کوچ کا مکمل ارادہ کر لیا جس کی صفات آئندہ اشعار میں بیان کی گئی ہیں۔

(۱۰) بِزُفُوفٍ كَانَهَا هَقْلَةً اَمْ رِنَالٍ دَوِيَّةٌ سَقْفَاءُ

تَرْجَمَةٌ: ایک ایسی تیز روانہ کے ذریعہ جو (تیز راوی میں) گویا کہ ایک طویل کبڑی کمر والی اور بچوں والی جنگلی مادہ شتر مرغ

ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الزَّفَوْف) تیز رفتار اونٹنی (هَقْلَةُ) مادہ شتر مرغ (هَقْلُ) شتر مرغ (أُمُّ رَنَالٍ) بچوں والی (دَوِيَّةٌ) جنگل بیابان، مراد جنگل کی پروردہ (سَقْفَاءُ) شتر مرغ کا ٹیڑھی گردن والا ہونا جمع: سَقْفٌ۔

تَشْرِیح: شاعر اس شعر میں اس اونٹنی کی اوصاف بیان کرتے ہوئے اس کو تیز رفتاری میں ایسی مادہ شتر مرغ کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو اچھی سل طویل القامت اور جھکی ہوئی کمر والی اور جنگل کی کھلی فضا میں پلی ہوئی ہو۔

(۱۱) **أَنَسْتُ نَبَاةً وَأَفْزَعَهَا الْقُنَاصُ عَصْرًا وَقَدْ ذَكَا الإِمْسَاءُ تَرْجَمَةً:** (ایسی مادہ شتر مرغ) جس نے (ایک قسم کی) کھسکھاہٹ سنی اور (جس کو) شام کے وقت جب کہ شب میں داخل ہونے کا وقت قریب تھا شکاریوں نے گھبراہٹ میں ڈال دیا ہو۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (أَنَسْتُ) إِنْسَاءً مصدر سے بمعنی سنا، اس نے سنی (نَبَاةٌ) کھسکھاہٹ/ آہٹ (قُنَاصُ) قَانِصُ کی جمع بمعنی شکاری (عَصْرًا) شام کو/ عصر کے وقت (مَسَاءُ) نصف شب تک، وقت جمع اُمُوسِيَّةٌ

تَشْرِیح: ان اوصاف سے بہت زیادہ تیز رفتار ہونے کی طرف اشارہ ہے اس لئے شتر مرغ ایک تو پہلے ہی کافی تیز رفتار اور متوش ہوتا ہے۔ پھر جب یہ اوصاف بھی اس میں موجود ہوں تو اس کی تیز روی کا اندازہ بھی نہیں لگایا جاسکتا۔

(۱۲) **فَتَرَى خَلْفَهَا مِنَ الرَّجْعِ وَالْوَقْعِ مَذِينًا كَأَنَّهُ أَهْبَاءُ تَرْجَمَةً:** پس تو (اے مخاطب) اس ناقہ کے پیچھے تیز روی اور وسعت گامی کی وجہ سے باریک ذرات کو مثل غبار (اڑتا) دیکھ گا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الرَّجْعِ) وسعت قدم، (وَقْعِ) آہٹ، قدموں کی چاپ، مراد تیز روی، (مَذِينًا) کمزور، باریک (أَهْبَاءُ) مَبْوَةٌ کی جمع بمعنی گرد غبار، ذرہ خاک۔

تَشْرِیح: یعنی اے مخاطب! اس ناقہ کے پیچھے اس کی تیز رفتاری اور چوڑے قدموں کی وجہ سے ایسا غبار اڑتا ہوا نظر آتا ہے جیسے کسی سوانح میں مٹی کے ذرات چمکے ہوئے نظر آتے ہیں۔

(۱۳) **وَطَرَأَقَامٍ مِنْ خَلْفِهِنَّ طَرَأَقٌ سَاقِطَاتُ الْوُتِّ بِهَا الصَّحْرَاءُ تَرْجَمَةً:** نعل کے ایسے ٹکڑے (تو دیکھے گا) جن کے پیچھے اور ٹکڑے گرے ہوئے ہوں گے جنہیں جنگل (میں تیز روی) نے فاسد بنا دیا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الطَّرَاقُ) چمڑے کا ٹکڑا دوسرے چمڑے پر رکھا ہوا، جوتے کا پیوند (سَاقِطَاتُ) گرے ہوئے (الْوُتِّ) (الصَّحْرَاءُ) فاسد بنا دیا ہے (الصَّحْرَاءُ) بیابان، جنگل جمع: (الصَّحَارَى)

تَنْبِيْهِ: ناقہ کی تیز روی کی وجہ سے اس کے نعل کے ٹکڑے کٹ کٹ کر گر رہے ہیں۔

(۱۴) اَتَلَّهِيَ بِهَا الْهُوَاجِرَا اِذْ كُلُّ ابْنِ هَمٍّ بَلِيَّةٌ عُمِيَاءُ
ترجمہ: میں اس ناقہ سے دوپہر میں کھیل کودتا ہوں جب کہ (گرمی کی وجہ سے) ہر صاحبِ عزم و ارادہ قبر پر بندھی ہوئی اندھی اونٹنی (کی طرح) در ماندہ گھر میں پڑا ہوا ہو۔

حَلَقُ عِبَارَاتٍ: (اَتَلَّهِيَ) باب تَفَعَّلُ مصدر تَلَّهَيْ سے کسی چیز سے کھیلنا۔ (هُوَاجِرَا) وَهَاجِرَاتُ، جمع: هَاجِرَةٌ کی بمعنی دوپہر کی گرمی (ابنِ هَمٍّ) صاحبِ عزم و ارادہ (بَلِيَّةٌ) وہ اونٹنی جو اس دور کے جہلاءِ مردے کی قبر پر اس لئے باندھتے تھے کہ یہ مردہ قیامت کے دن اس پر سوار ہوگا اس اونٹنی کو گھاس، پانی وغیرہ بھی نہیں دیا جاتا تھا۔ اسی طرح وہ اونٹنی مرجاتی تھی۔ جسے اسی مردے کے پہلو میں دفن کر دیا کرتے تھے۔ (عُمِيَاءُ) اندھی۔

تَنْبِيْهِ: اپنی جھانسی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ دوپہر کی سخت گرمی میں تیز رفتار ناقہ کے ذریعہ سفر کرنے کو مذاق اور کھیل سمجھتا ہوں۔

(۱۵) وَاَنَا مِنَ الْحَوَادِثِ وَالْأَنْبَاءِ خَطْبٌ نَعْنَى بِهِ وَنُسَاءُ
ترجمہ: ہمارے اوپر واقعات اور خبروں کی وجہ سے وہ مصیبت ٹوٹی ہے جس سے ہم مشقت اور تکلیف میں مبتلا کر دیئے گئے۔
حَلَقُ عِبَارَاتٍ: (أَنَا) آتَمِ، يَأْتِي، أَتَبَا وَاتَّبَانَا سے بمعنی انا (حَوَادِثُ) حَادِثَةٌ کی جمع ہے بمعنی واقعہ، سانحہ، مصیبت، واردات۔ (الْأَنْبَاءُ) خبریں (الْخُطْبُ) پریشانی، حادثہ، مصیبت، جمع: (خُطُوبٌ، نُسَاءُ) سُوءٌ سے بمعنی تکلیف و اذیت۔

تَنْبِيْهِ: شاعر اپنے اوپر آنے والے مصائب اور تکالیف کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ حوادثِ زمانہ اور پریشان کن خبروں سے ہمیں انتہائی دکھ پہنچا ہے اور ہم سخت پریشان اور رنجیدہ ہیں۔

(۱۶) إِنَّ إِخْوَانَنَا الْأَرَاْقِمَ يَغْلُونُ عَلَيْنَا فِي قِيْلِهِمْ إِحْفَاءُ
ترجمہ: ہمارے اراقم بھائی ہم پر حد سے تجاوز کرتے ہیں اس حال میں کہ ان کے کلام میں (بے جا) مبالغہ ہوتا ہے (وہ خواہ خواہ ہم کو مجرم گردان رہے ہیں اور ہم پر تہمتیں تراش رہے ہیں)۔

حَلَقُ عِبَارَاتٍ: (اَرَاْقِمُ) قَبِيلَةُ كَانَام (يَغْلُونُ) غُلُوًّا وَغَلَاءً سے زیادتی کرنا، حد سے زیادہ ہو جانا، بڑھ جانا، تجاوز کرنا (قِيلُ) بات، قول، لفظی تکرار (إِحْفَاءُ) مبالغہ۔

تَنْبِيْهِ: یعنی قبیلہ اراقم والے ہمارے بھائی ہونے کے باوجود ہم پر ہر معاملے میں حد سے تجاوز کرتے ہیں اور مبالغہ آرائی سے کام لیتے ہوئے ہمیں مجرم گردان رہے ہیں۔

(۱۷) یَخْلُطُونَ الْبَرِيءَ مِنْ اَبْدِي الذَّنْبِ وَلَا يَنْفَعُ الْخَلِيَّ الْخِلَاءُ
 تَرْجِمَةٌ: وہ (اراقم) ہم میں سے بری کو گنہگار کے شامل حال کر رہے ہیں اور (طرفہ یہ کہ) بری کو برات بھی کچھ فائدہ نہیں دے رہی ہے (یعنی وہ کسی طرح ہمارے برأت کو تسلیم نہیں کرتے)
 حَقَائِقُ عِبَارَاتٍ: (يَخْلُطُونَ) خَلَطَ، يَخْلُطُ خَلْطًا سے ملانا، آمیزش کرنا (الْبَرِيءُ) بری، بے گناہ (الذَّنْبُ) گناہ، جرم، غلطی (خَلِيٌّ) بے فکر و بے غم۔

تَشْرِیْحٌ: یعنی ہمارے اراقم اتنے نا انصاف ہیں کہ قصور و ارادے بے قصور میں فرق نہیں کرتے۔

(۱۸) زَعُمُوا اَنْ كُلَّ مَنْ ضَرَبَ الْعِيْرَ مُوَالٍ لَنَا وَاَنَا الْوَلَاءُ
 تَرْجِمَةٌ: ان (اراقم) نے یہ خیال رکھا ہے کہ جو بھی غیر کو مارے وہ ہمارا حلیف ہے اور ہم اس کے (اسی بناء پر وہ دوسروں کے الزام میں ہمیں ماخوذ کرتے ہیں)۔

حَقَائِقُ عِبَارَاتٍ: (زَعُمُوا) زَعَمَ، يَزْعُمُ، زَعَمًا گمان کرنا، خیال کرنا، (الْعِيْرُ) گدھا، گور خر، مدینہ منورہ کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے، یہاں اس عِيْرُ سے مراد لوگ ہیں اس قبیلہ کے (مُوَالٍ) مَوَالٍ کی جمع بمعنی ابن عم، رشتہ دار، مددگار، مراد حلیف (وَلَاءُ) بمعنی مدد کرنا۔

تَشْرِیْحٌ: اُن کی سوچ اس قدر محدود ہے کہ جو بھی اُن کے مخالفین کی سرزنش کر دے تو یہ اسے اپنا خیر خواہ اور اپنا حلیف سمجھ لیتے ہیں۔

(۱۹) أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ بِلَيْلٍ فَلَمَّا أَصْبَحُوا أَصْبَحَتْ لَهُمْ ضَوْضَاءُ
 تَرْجِمَةٌ: انہوں نے شام کے وقت پختہ ارادہ کیا۔ پس جب انہوں نے صبح کی (تو ارادے کی تکمیل سے پہلے ہی) شور و غل ہونا شروع ہو گیا۔

حَقَائِقُ عِبَارَاتٍ: (أَجْمَعُوا) جمع ہوئے ہیں مصدر اِجْمَاعٌ سے پکا ارادہ کرنا (أَصْبَحُوا) صبح کی (الضَّوْضَاءُ) الضَّوْضِيُّ بمعنی شور و غل، ہنگامہ، چیخ و پکار۔

تَشْرِیْحٌ: یعنی اراقم رات کے وقت ہمیں قتل کر دینے کے ارادے سے اپنا تمام لشکر جمع کیا اور کوچ کا ارادہ کر دیا۔ لیکن صبح کے وقت اتنا شور و غل تھا کہ اس شور و غل کی وجہ سے اپنا ارادہ پورا نہ کر سکے۔ شور کی وجہ اگلے شعر میں۔

(۲۰) مِنْ مُنَادٍ وَمِنْ مَبْجِبٍ وَمِنْ نَصْهَالٍ خَيْلٍ خِلَالِ ذَاكَ رُغَاءُ
 تَرْجِمَةٌ: یہ (شور و غل) پکارنے والے، جواب دینے والے اور گھوڑوں کے ہنہانے کا تھا اور گھوڑوں کے ہنہانے کے درمیان اونٹوں کا بلبلانا بھی تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (مُنَادَاةٌ سے پکارنے والا (مُجِيبٌ) جواب دینے والا (تَصْهَالُ) الصَّهَالُ وَالصَّهِيلُ بمعنی گھوڑے کے ہنہانے کی آواز (خَيْلٌ) گھوڑا (خِلَالٌ) دو چیزوں کے بیچ کی کشادگی، جمع: أَخِلَّةٌ (الرُّغَاءُ) اونٹ کی بلبلاہٹ، اونٹ کی آواز۔

تَنْہِیجٌ: وہ ار اقم جب ہمارے قتل کے ارادے سے صبح کو آئے تو لوگوں کے پکارنے، گھوڑوں کے ہنہانے اور اونٹوں کے بلبلانے سے ایک شور و غل برپا تھا اس لئے وہ گھبرا گئے اور اپنے ارادے کی تکمیل کے بغیر واپس چلے گئے۔ باقی لشکر کی جمعیت اور تیاری کا صرف دو شعروں میں اس قدر سماں باندھ دینا شاعر کا کمال ہے اور علماء نقد شعر نے اس مضمون کو اس قدر کم الفاظ میں ادا کر دینے پر بہت زیادہ شاعر کی تعریف کی ہے۔

(۲۱) أَيُّهَا النَّاطِقُ الْمُرْقِشُ عَنَّا عِبْدَ عُمُرٍ وَهَلْ لِدَاكَ بَقَاءُ
تَرْجُمَةً: اے (عمر بن کلثوم!) چغلوں اور ہماری جانب سے عمرو بن ہند (بادشاہ) کے پاس جا کر بات بنانے والے! کیا اس (چغلوں کی) کے لئے بقا ہو سکتی ہے؟ (ہرگز نہیں، بادشاہ جب تحقیق حال کر لے گا تو تیرا سارا جھوٹ کھل جائیگا۔)

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الناطِقُ) بولنے والا مراد ہی معنی چغلوں کی ہے۔ (مُرْقِشٌ) مصدر تَرْقِيشُ سے ایسا جھوٹ جو سچ معلوم ہو۔

تَنْہِیجٌ: اے عمرو بن کلثوم! تو ہمارے بارے میں بادشاہ عمرو بن ہند کے پاس جا کر بات بناتے ہو جسے وہ سچ سمجھتا ہے کیا اس چغلوں کی کیلئے بقا ہو سکتی ہے جب اس بات کی تحقیق ہوگی تو تیرا سارا کذب بیانی کا پول کھل جائیگا۔

(۲۲) لَا تَخْلُنَا عَلَى غِرَاتِكَ إِنَّا قَبْلُ مَا قَدَدُوا شَيْئًا بِنَا الْأَعْدَاءُ
تَرْجُمَةً: باوجود یہ کہ تو نے عمرو بن ہند کو ہماری طرف سے بھڑکایا ہے پھر بھی ہمیں عاجز نہ خیال کر۔ اس لئے کہ بسا اوقات (اس سے قبل بھی) دشمنوں نے ہماری چغلیاں کھائی ہیں۔ (اور ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (غِرَاتُ) اَعْرَاءُ سے بمعنی کسی شے کی رغبت دلانا، اکسانا، بھڑکانا (وَشَيْئًا) وَشَايَةً سے سلطان سے کسی کی شکایت کرنا (اَعْدَاءُ) وَعِدَى جمع: عَدُوٌّ کی بمعنی دشمن (مذکر و مؤنث اور واحد و جمع سب کے لئے)۔

تَنْہِیجٌ: یعنی تو نے بادشاہ کو ہمارے خلاف بھڑکایا ہے لیکن اس کی کوئی پروا نہیں اس سے قبل بھی ہمارے دشمن ہماری شکایتیں کر چکے ہیں اور وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے۔

(۲۳) فَبَقِينَا عَلَى الشَّنَاءِ قَوْمَيْنَا حُصُونٌ وَعِزَّةٌ قَعَسَاءُ
تَرْجُمَةً: پھر بھی ہم اس حالت پر قائم رہے کہ ہم کو (ہمارے) قلعے اور (ہماری) متکبر عزت دشمنوں سے بغض رکھنے میں بڑھاتی رہی (تو آج تیری اس حرکت سے ہم ذلیل نہیں ہو سکتے)۔

حَارِثُ عِبَارَاتٍ: (الشَّائِءَةُ) سخت بغض و دشمنی (تَنَمَّى) بڑھاتی رہی از باب نَمَاءٌ سے بڑھنا (حُصُونٌ) و أَحْصَانٌ و حصنة، جمع: حصن کی معنی قلعہ، محفوظ مقام (العِزَّةُ) طاقت و غلبہ، بڑائی، غیرت و حمیت، قرآن پاک میں ہے۔ ”وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ“ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا سے ڈرو تو اس کی بڑائی اور حمیت اسے گناہ پر آمادہ کر دیتی ہے۔ (قَعَسَاءُ) مونث أَقْعَسُ جمع: قَعَسٌ بمعنی باعزت ہونا، مضبوط ہونا۔

تَشْرِیح: یعنی بہت سے پغلخوروں نے ہمارے خلاف سازش کی بڑی کوشش کی لیکن ان کی سازش سے ہماری مضبوط و مستحکم عزت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

(۲۴) قَبْلَ مَا الْيَوْمَ بَيَّضْتُ بِعُيُونِ النَّاسِ فِيهِ تَغِيْظٌ وَإِبَاءٌ
ترجمہ: آج سے پہلے بھی جب کہ اس (ہماری عزت) نے لوگوں کی آنکھوں کو اندھا اور خیرہ کر دیا تھا اس میں (دشمنوں پر اظہار) غضب اور ہیکڑ پن تھا۔

حَارِثُ عِبَارَاتٍ: (بَيَّضَ) بینائی ختم ہو جانا تَبْيِضُ مصدر سے اندھا کرنا (عُيُونٌ) عَيْنٌ کی جمع بمعنی آنکھ (تَغِيْظٌ) غِيْظٌ بمعنی غصہ سے بھڑکانا اِغْظَا ط سے غصہ سے بھڑکنا (إِبَاءٌ) وَالْإِبَاءَةُ خود داری، بڑائی، ہیکڑ پن اسی کو کہتے ہیں۔
تَشْرِیح: ہم آج تک کسی سے نہیں دبے جو بھی ہمارے مقابلہ میں آیا وہ ہمارا موردِ عتاب و غضب ہوا۔

(۲۵) فَكَانَ الْمَنُونُ تَرْدِيْ بِنَاأَرْ عَنْ جَوْنَا يَنْجَابُ عَنْهُ الْعَمَاءُ
ترجمہ: زمانہ جو ہم پر مصائب ڈھا رہا ہے تو گویا وہ ایک ایسے سیاہ بلند پہاڑ (کی مانند لشکر) پر مصائب ڈھا رہا ہے جس کی بلندی کی وجہ سے بادل پھٹ جاتے ہیں۔

حَارِثُ عِبَارَاتٍ: (الْمَنُونُ) بمعنی زمانہ، موت (تَرْدِيْ) رَدِّيْ مصدر سے بمعنی صدمہ پہنچانا (أَرْعَنَ) ای جبل اَرْعَنَ بمعنی ابھرواں بلند کناروں والا پہاڑ، بلند چوٹیوں والا پہاڑ (جَوْنٌ) کالا، سرخی مائل سیاہ جمع: جُؤْنٌ (يَنْجَابُ) مصدر اِنْجِيَابُ سے پھٹ جانا (عَمَاءُ) بادل۔

تَشْرِیح: ہم ایک مضبوط بلند پہاڑ کی طرح ہیں لہذا زمانہ کے مصائب ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

(۲۶) مُكْفَهَرًا عَلَى الْحَوَادِثِ لَا تَرُ نُوءُ لِلدَّهْرِ مُؤَيِّدٌ صَمَّاءُ
ترجمہ: (ایسا بلند پہاڑ جو حوادثِ زمانہ سے مرعوب ہونے کے بجائے) حوادث پر خشکیاں ہے زمانہ کی سخت سے سخت مصیبت بھی اس کو ضعیف نہیں بنا سکتی۔

حَارِثُ عِبَارَاتٍ: (الْمُكْفَهَرُ) تیوری چڑھاوا، ترش رو، (تَرُؤُ) رُؤُ سے مشتق ہے بمعنی مرعوب ہونا، کمزور بنانا (دَهْرٌ) زمانہ دراز جمع: اَدْهَرُ و دُهْرُ (مُؤَيِّدٌ) سخت، پختہ سنگین معاملہ (الصَّمَّاءُ) بڑی مصیبت، سخت زمین

تَشْبِیْح: یعنی وہ ایسی بلند چوٹی ہے کہ اس کو بڑے سے بڑے حوادث زمانہ مرغوب نہیں کر سکتے۔

(۲۷) اَرْمِی بِمِثْلِهِ جَالَتْ الْخَيْلُ وَتَأْبَى لِحُصُونِهَا الْأَجْلَاءُ

تَرْجِمَةٌ: وہ (عمر بن ہند بادشاہ) ارم بن سام کی نسل کا ہے اس ہی جیسے بادشاہ کے ساتھ گھوڑے دوڑے ہیں اور اس بات سے انکار کر دیتے ہیں کہ دشمن کی وجہ سے (اپنے وطن چھوڑ کر) جلا وطن ہوں۔

حَلَّ عِبَارَت: (اَرْمِی) ارم بن شام کی طرف منسوب ہے اسی طرح اس کے شاہی خاندان سے ہونیکا اظہار کیا ہے۔ (جَالَتْ) جَوَلُ، جَوَلَانٌ سے بمعنی دوڑنا (تَأْبَى) اِیْبَاءٌ مصدر سے بمعنی انکار کرنا۔ (الْحُصُونُ) مقابل، مخالف، حریف، فریق، دشمن (الْأَجْلَاءُ) جُلَاءٌ و جَلَوُا سے جلا وطن ہونا۔

تَشْبِیْح: یعنی عمر بن ہند بادشاہ ارم بن سام کی اولاد میں سے ہے یعنی خاندانی ہے اور خاندانی آدمی کے ساتھ گھوڑے بھی دوڑنے میں فخر محسوس کرتے ہیں اور دشمن کی وجہ سے اپنا وطن چھوڑنے کیلئے ہرگز تیار نہیں۔

(۲۸) مَلِکٌ مُّقْسِطٌ، وَأَفْضَلُ مَنْ یَّمْشِی، وَمِنْ دُونِ مَالِذِیہِ الثَّنَاءُ

تَرْجِمَةٌ: وہ ایک منصف بادشاہ ہے اور تمام لوگوں میں بہتر و افضل ہے اور تعریف اس کے صفات کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ **حَلَّ عِبَارَت:** (الْمُقْسِطُ) بمعنی انصاف پرور (اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے) عادل (أَفْضَلُ) ممتاز، بہت باکمال، جمع: تصحیح أَفْضَلُونَ (مَوْنُثُ) فَضْلُی، جمع: فَضْلٌ و فَضْلِیَّاتُ (مَنْ یَّمْشِی) جو چلتا ہے مراد لوگ۔ (الْفَنَاءُ) تعریف، مدح، شکر، جمع: أَفْنِیَّةٌ

تَشْبِیْح: یعنی وہ ایسا بادشاہ ہے جو انصاف کرنے کو پسند کرتا ہے اور تمام لوگوں سے افضل ہے اور اس میں اس قدر فضائل و کمالات ہیں کہ ہر تعریف اس کی فضائل و کمالات کا احاطہ نہیں کر سکتی۔

(۲۹) اَیْمًا خُطَّةً أَرَدْتُمْ فَاذُو هَا إِلَیْنَا تَشْفِی بِهَا الْأَمْلَاءُ

تَرْجِمَةٌ: تم جو نسا معاملہ چاہو ہمارے سپرد کر دو (ہم اس کا ایسا بہتر فیصلہ کر دیں گے کہ) اس سے تمام جماعتوں کے شکوک و شبہات جاتے رہیں گے (اور تمام جماعتیں اس کو بخوشی منظور کر لیں گی۔ پس یہ ہماری انتہائی دانائی اور سیادت کی کافی دلیل ہے)۔

حَلَّ عِبَارَت: (اَیْمًا) کون، کونسا، جو نسا بھی (خُطَّةً) فیصلہ/معاملہ (تَشْفِی) مصدر شَفَاءُ، زائل کرنا (الْأَمْلَاءُ) مفرد مَلَأٌ بمعنی شریف آدمی۔

تَشْبِیْح: تم جو نسا معاملہ ہو ہمارے سامنے پیش کر دو۔ ہم اس کا ایسا بہتر فیصلہ کر دیں گے کہ تمام لوگوں کے شکوک و شبہات دور ہو جائیں گے۔ اور یہ ہم جیسے دانا لوگ ہی کر سکتے ہیں۔

(۳۰) اِنْ نَبَشْتُمْ مَابَيْنَ مِلْحَةٍ فَالْصَّا قِبَ فِيْهِ اَلْمَوَاتُ وَالْاَحْيَاءُ
 تَرْجَمْتُمْ: اگر تم اس زمین کی کھود کرید کرو گے جو (مقام) ملحہ اور صاقب کے درمیان ہے تو اس میں کچھ مردے (تمہاری قوم کے مقتولین جن کا خون بہا نہیں لیا گیا) اور کچھ زندہ (ہماری قوم کے وہ مقتول جن کا بدلہ لے لیا گیا ہے) ملیں گے۔
 حَارِثُ عِنَّا رَتَّ: (نَبَشْتُمْ) نَبَشَ، يَنْبُشُ، نَبَشًا سے کچھ نکالنے کے لئے کوئی چیز کریدنا یا کھودنا (مِلْحَہ اور صَاقِب) جگہوں کے نام ہیں (اَمَوَات) جمع مَوْت کی موت، فنا، ہلاکت، زوال۔
 تَفْہِیْلُ: اقوام عرب کا یہ عقیدہ تھا کہ جن مقتولین کا خون بہا لے لیا جائے وہ زندہ ہیں اور جن کا خون بہا نہ لیا جائے وہ مردہ۔ اسی کو بیان کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ مقام ملحہ اور صاقب کے درمیان کچھ مدفون تمہاری قوم کے جن کا خون بہا نہیں لیا گیا اور کچھ مدفون ہماری زندہ جن کے خون کا بدلہ لے لیا گیا ہے۔

(۳۱) اَوْ نَقَشْتُمْ فَالْنَّقْشُ يَجْشُمُهُ النَّاسُ وَفِيْهِ الْاِسْقَامُ وَالْاِبْرَاءُ
 تَرْجَمْتُمْ: یا اگر تم نکتہ چینی کرو گے ”پس نکتہ چینی سے لوگ تکلیف اٹھاتے ہیں۔“ تو اس میں کچھ اچھائیاں ہیں۔ (جو ہم سے وابستہ ہیں) اور کچھ برائیاں ہیں (جو تم سے متعلق ہیں)۔
 حَارِثُ عِنَّا رَتَّ: (نَقَشْتُمْ) نَقَشَ، يَنْقُشُ، نَقْشًا سے بمعنی تحقیق و تفتیش، نکتہ چینی (يَجْشُمُهُ) جَشُمَ مصدر سے بمعنی تکلیف اٹھانا (اِسْقَامُ) بفتح الهمزة سَقَمَ کی جمع: بیماریاں اگر بکسر الہزہ ہو تو معنی ہوگا بیمار کرنا، مراد برائیاں (اِبْرَاءُ) اگر بُرء کی جمع ہو تو معنی صحت اور اگر بُرء مصدر سے ہو تو معنی تندرست کرنا ہوگا۔
 تَفْہِیْلُ: یعنی اگر تم اس معاملے کی تحقیق و تفتیش کرو گے تو تمہیں خاصی تکلیف ہوگی کیونکہ اس میں جتنے بھی برائیاں ہیں وہ سب تمہارے متعلق ہیں۔ اچھائیوں کا تم سے کوئی تعلق ہی نہیں۔

(۳۲) اَوْ سَكْتُمْ عَنَّا فَكُنَّا كَمَنْ اَغْمَضَ عَيْنَا فَيُجْفِنُهَا الْاَقْدَاءُ
 تَرْجَمْتُمْ: یا اگر تم ہمارے ساتھ خاموشی برتو گے (اور ہمیں نہ چھیڑو گے) تو ہم بھی اس آدمی کی طرح ہو جائیں گے جس کی آنکھ کے پونے میں تکا ہو اور اس نے آنکھ بند کر لی ہو۔
 حَارِثُ عِنَّا رَتَّ: اَغْمَضَ مصدر اَغْمَضَ سے جان بوجھ کر آنکھیں بند کرنا، چشم پوشی کرنا۔ (جَفْنُ) پلک، پونے جمع اَجْفُنُ و اَجْفَانُ و جَفُونُ (بالا کی اور تحتانی) (اَقْدَاءُ) جمع قَدَى کی بمعنی، تکیا یا ذرہ جو آنکھ میں گر جائے۔
 تَفْہِیْلُ: ہم بھی خاموش ہو جائیں گے اور اپنے دل کے غبار کو کچھ دنوں کے لئے قابو میں رکھیں گے۔

(۳۳) اَوْ مَنَعْتُمْ مَا تَسْأَلُونَ فَمَنْ حُدَّ ثُمُوْهُ لَهٗ عَلَيْنَا الْعِلَاءُ
 تَرْجَمْتُمْ: اور اگر تم اس (صلح) سے انکار کرو گے جس کی تم سے خواہش کی گئی ہے تو (لڑائی میں ہمارا کچھ نہیں بگڑتا اس لئے کہ)

وہ کون ہے جس کے متعلق تم نے سنا ہو کہ اسے ہم پر برتری و فوقیت حاصل ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (مَنْعَتُمْ) نکار کیا تو نے (مَا تَسْأَلُونَ) جو چیز تم سے مانگی گئی۔ (عَلَاءُ) فوقیت، بلندی، برتری۔
تَشْرِیح: یعنی ہم نے صلح کرنے کیلئے ہاتھ بڑھایا ہے اب تم پرھے آمادگی ظاہر کرو یا انکار۔ اگر انکار کرو گے تو ہمیں تم سے کوئی خوف نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بات تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ہم پر برتری و فوقیت کسی کو حاصل نہیں ہے۔

(۳۴) هَلْ عَلِمْتُمْ أَيَّامَ يُنْتَهَبُ النَّاسُ غَوَارًا الْكُلِّ حَيٍّ غَوَاءُ
ترجمہ: یقیناً تم نے (ہماری بہادری کا حال) ان ایام میں جان لیا ہے جب کہ قبائل میں عام غارتگری پھیل گئی تھی اور ہر قبیلہ چیخ و پکار کر رہا تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (هَلْ) بمعنی قد استعمال ہوا ہے، تحقیق (يُنْتَهَبُ) انتہاب مصدر سے لوٹا، غارتگری کرنا۔ (غَوَارًا) غاور القوم معاوڑہ و غوارًا بمعنی ایک دوسرے پر حملہ کرنا، یورش کرنا، دھاوا بولنا (حَيٍّ) حملہ، قبیلہ، جمع: أَحْيَاءُ (غَوَاءُ) کتوں کے بھونکنے کی آواز، چیخ و پکار۔

تَشْرِیح: یعنی ہماری جرأت و بہادری کا حال تم نے اس وقت بھی دیکھ لیا تھا جب مختلف قبائل ایک دوسرے کے خلاف لوٹ مار کر رہی تھیں اور ہر طرف چیخ و پکار ہو رہی تھی۔

(۳۵) إِذْ رَفَعْنَا الْجِمَالَ مَنْ سَعَفِ الْبَحْرَيْنِ سِيرًا حَتَّى نَهَاها الْحَسَاءُ
ترجمہ: (اس زمانہ میں) جب کہ ہم نے بحرین کے نخلستان سے اپنے اونٹوں کو بڑھایا یہاں تک کہ انہیں (مقام) حساء نے روکا (وہ وہاں ٹھہرے اور ہم تمام سرکش قبائل کو دباتے چلے گئے)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (رَفَعْنَا) از باب فتح، رَفَعًا سے بڑھنا (الْجِمَالَ) وَجُمْلٌ وَاجْمَلٌ وَاجْمَلٌ وَجِمَالَةٌ، جمع: جَمَلٌ بمعنی اونٹ بڑا، دو کوہان والے کو بھی جمل کہتے ہیں۔ (السَّعَفُ) کھجور کی شاخ اور اس کا پتا، یہاں اس سے مراد نخلستان ہے۔ جمع: سَعُوفٌ (سِيرًا) کسی کے نقش قدم پر چلنا (حَسَاءُ) ایک مقام کا نام ہے۔

تَشْرِیح: یعنی ہم اپنے اونٹوں کو بحرین کے نخلستان سے مقام حساء تک لے آئے۔ کسی کو ہم پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور ان کو مقام حساء میں ٹھہرا کر ہم تمام سرکش قبائل کو دبانے چلے گئے۔

(۳۶) ثُمَّ مَلْنَا عَلَى تَمِيمٍ فَأَحْرَمْنَا وَفِينَا بَنَاتُ قَوْمِ إِمَاءُ
ترجمہ: پھر ہم تمیم بن مرہ پر پل پڑے تو حرام مہینوں میں اس حال میں داخل ہوئے کہ بنی مرہ کی لڑکیاں ہم میں باندیاں تھیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (مَلْنَا) مِلَّ مصدر سے متوجہ ہونا/ قصد کرنا۔ مراد حملہ کرنا۔ (تَمِيمٌ) سے تمیم بن مرہ مراد ہے (أَحْرَمٌ)

حرام والے مہینے یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور جب یہ چار مہینے ”الشہر الحرام“ کہلاتے ہیں۔ ان مہینوں میں جنگ و جدل حرام ہے۔ شاعر کہتا ہے ہم نے ان مہینوں میں بھی جنگ و جدل کئے ہیں۔ (إِمَاءٌ وَّ آمٍ جَمْعُ أُمَّةٍ کی بمعنی باندی۔ تَنْبِيْهِاتُ: ہم نے ان پر فتح پائی اور ان کی لڑکیوں کو قید کر کے ہم نے اپنی باندیاں بنالیں۔

(۳۷) لَا يَفْقِيْمُ الْعَزِيْزُ بِالْبَلَدِ السَّهْلِ وَلَا يَنْفَعُ الذَّلِيْلَ النَّجَاءُ
تَرْجُمَةً: (اس حال میں کہ) عزت مند آدمی کھلے میدان میں (بجز قلعوں کے) نہیں ٹھہر سکتا تھا اور ذلیل کو بھاگنا نافع نہ تھا۔
حَلَقَ عِبَارَاتٍ: (يُؤَيِّمُ) مصدر قومًا و قِيَامًا و قَوْمَةً سے بمعنی ٹھہر جانا (العَزِيْزُ) غالب اور طاقتور جو کسی سے مغلوب نہ ہو۔ عزت مند، معزز (السَّهْلُ) نرم اور ہموار زمین، کشادہ اور مسطح زمین جمع: سَهْوُلٌ (ذَلِيْلٌ) بے وقعت بے عزت، ذلیل و حقیر، کمزور جمع: اَذَلَّةٌ (النَّجَاءُ) چھٹکارا، فرار۔

تَنْبِيْهِاتُ: غرض ایک عام شر و فساد تھا جس سے نہ شریف بچ سکتا تھا اور نہ ذلیل۔

(۳۸) لَيْسَ يُنْجِيَ الَّذِي يُوَايِلُ مِنَّا رَأْسُ طَوْدٍ وَحَرَّةٌ رَجُلَاءُ
تَرْجُمَةً: جو شخص ہم سے (بچ کر) بھاگے گا اس کو نہ پہاڑ کی چوٹی بچا سکتی ہے اور نہ سخت پتھر پلے زمین (جو جہاں بھی جائے گا پکڑ لیا جائے گا اور مارا جائے گا)۔

حَلَقَ عِبَارَاتٍ: (يُوَايِلُ) مُوَالَاةٌ مصدر سے بمعنی بھاگنا (الطَّوْدُ) بمعنی بلند اور زبردست پہاڑ، پہاڑی سلسلہ، کوہستان، جمع: أَطْوَادٌ و طَوْدَةٌ (الْحَرَّةُ) کالے پتھر والی زمین جو جلی ہوئی دکھائی دے۔ جمع: حَوَارٌ (رَجُلَاءُ) سخت زمین۔
تَنْبِيْهِاتُ: یعنی جو بھی شخص ہم سے بچ کر بھاگنے کی کوشش کرے گا اس کو کہیں بھی پناہ نہیں ملے گی جہاں بھی جائے گا پکڑ لیا جائے گا اور مارا جائے گا۔

(۳۹) مَلِكٌ اضْرَعَ الْبَرِيَّةَ لَا يُوجَدُ فِيْهَا لِمَالٍ دِيْهُ كِفَاءُ
تَرْجُمَةً: وہ (عمر و بن ہند) ایسا بادشاہ ہے جس نے تمام مخلوق کو عاجز و ذلیل بنا دیا ہے جو قوت و بہادری اس میں ہے اس کی نظیر تمام مخلوق میں نہیں ہے۔

حَلَقَ عِبَارَاتٍ: (اضْرَعَ اضْرَاعٌ مصدر سے بمعنی عاجز و ذلیل بنانا۔ (الْبَرِيَّةُ) مخلوق، جمع: بَرَايَا (الكِفَاءُ) مماثل، برابر لا کفء لہ، اس کا کوئی برابر کا نہیں۔

تَنْبِيْهِاتُ: یعنی، بادشاہ عمرو بن ہند بہادر اور طاقتور بادشاہ ہے قوت و بہادری میں تمام مخلوق میں کوئی اس کا ہم پلہ نہیں۔ تمام لوگ اس کے تابع اور اس کے سامنے عاجز ہیں۔

(۴۰) كَتَكَالِيفُ قَوْمَنَا إِذْ غَزَا الْمُنْذِرُ هَلْ نَحْنُ لِابْنِ هُنْدٍ رِعَاءُ؟
ترجمہ: (کیا تم نے اس وقت ہماری قوم کی طرح تکالیف برداشت کیں؟ جب کہ منذر نے لڑائی لڑی اور کیا ہم عمرو بن ہند کے چرواہے ہیں؟

حَلَّ عِبَارَتٌ: (غَزَا) غَزَوْا وَ غَزَوْنَا سے بمعنی لڑنا، لڑنے کے لئے جانا (رِعَاءُ) چرواہا۔
تَشْرِیح: ہرگز نہیں بلکہ محض دوستانہ ہمدردی کی بناء پر ہم نے امداد کی اور منذر کا ساتھ دیا۔ تم نے اس وقت غداری کی جس کی وجہ سے تم ابھی طرح قتل کئے گئے۔

(۴۱) مَا أَصَابُوا مِنْ تَغْلِيٍّ فَمُطْلُوٌّ عَلَيْهِ إِذَا أُصِيبَ الْعَفَاءُ
ترجمہ: جس تغلی کو انہوں نے مارا اس کا خون بہا بھی نہیں لیا گیا (گویا ایسا ہوا کہ) جب اس کو قتل کیا گیا تو اس پر مٹی ڈال دی گئی (تمہیں محض اسی غداری کی وجہ سے یہ سزا اور ذلت بھگتنی پڑی)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (مَا) موصولہ بمعنی مَنْ (أَصَابُوا) قتل کیا انہوں نے (الْمُطْلُوُّ) طَلِيلُ بمعنی بلا قصاص چھوڑا ہوا خون، جمع: أَطْلَةٌ وَ طُلٌّ وَ طَلَّةٌ وَ طَلَّائِلٌ م۔ (أُصِيبَ) إَصَابَتُهُ سے بمعنی پہنچانا۔ (الْعَفَاءُ) مٹی، زوال، ہلاکت۔
تَشْرِیح: یعنی جب تغلی کو انہوں نے قتل کیا اس کا خون بہا بھی نہیں لیا گیا۔ یعنی تمہیں محض اس غداری کی وجہ سے یہ سزا اور ذلت بھگتنی پڑی۔

(۴۲) إِذْ أَحَلَّ الْعُلَيَاءُ قُبَّةَ مَيْسُونَ فَأَدْنَى دِيَارَهَا الْعَوَصَاءُ
ترجمہ: اس (عمرو بن ہند) نے میسون کا ڈولہ علیاء میں لا اتارا پھر (مقام) عوصاء میں جو (بادشاہ کے لحاظ سے) اس کے قریب ترین مقامات سے تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (أَحَلَّ) قیام کرایا، یعنی اتارا (عُلَيَاءُ) جگہ کا نام ہے (القُبَّةُ) چھوٹا خیمہ یا شامیانہ جو اوپر سے گول ہو، ڈولا، جمع: قُنَابٌ وَ قُبٌّ (مَيْسُونُ) لڑکی کا نام ہے (عَوَصَاءُ) مقام کا نام ہے۔
تَشْرِیح: تو اس وقت ہم نے بھی عمرو بن ہند کا ساتھ دے کر مصائب برداشت کئے۔

(۴۳) فَتَأَوَّتْ لَبُهُ قَرَا ضِبَّةً مِنْ كُلِّ حَيٍّ كَانَتْهُمْ الْقَاءُ
ترجمہ: پس اس (عمرو بن ہند کی مدد) کیلئے ہر قبیلہ سے بہادر ڈاکو جمع ہو گئے۔ (جو چستی و چالاکی میں) شایہوں کی طرح تھے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَأَوَّتْ) تَأَوُّ مُصدر سے جمع ہونا۔ (قَرَا ضِبَّةً) قِرَضَابُ کی جمع ہے بمعنی چور، ڈاکو۔ (الْقَاءُ) وَلِقَاءُ جمع لقوة کی بمعنی تیز رو اور پھر تیرا عقباب۔

تَفْہِیْلَاتُ: یعنی ہر قبیلہ سے ایسے ڈاکو جو چستی و چالاکی میں شاہینوں جیسے تھے عمرو بن ہند کی مدد کے لئے اور اس کا ساتھ دینے کیلئے جمع ہو گئے۔

(۳۳) **فَهَذَا هُمْ بِالْأَسْوَدِيِّينَ وَأَمْرُ اللَّهِ** **بَلَّغْ تَشْفَى بِهِ الْأَشْقِيَاءُ**
تَرْجُمَتُ: پس (عمرو بن ہند نے) پانی اور کھجور (کا توشہ) ہمراہ لے کر ان کی قیادت کی اور خدائی حکم نافذ ہو کر رہتا ہے جس سے بد بختوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

حَارِثُ عِبَارَاتٍ: (أَسْوَدِيَّيْنِ) اَسْوَدِکَانِ بمعنی پانی اور کھجور، پانی اور دودھ، سانپ اور بچھو، سیاہ پتھریلی زمین اور رات۔ لیکن یہاں مراد پانی اور کھجور ہیں۔ (بَلَّغْ) نافذ (تَشْفَى) نقصان پہنچانا (أَشْقِيَاءُ) شقی کی جمع ہے بمعنی بد بخت، ناکام و نامراد، اللہ کے دشمن۔

تَفْہِیْلَاتُ: پس بادشاہ نے بنی غسان کے مقابلے میں ان کو زرادراہ دے کر بھیجا، حکم خداوندی نافذ ہو کر رہتا ہے جس سے بد بختوں ہی کو نقصان پہنچتا ہے۔

(۳۵) **إِذْ تَمْنُونُهُمْ غُرُورًا فَسَاقَتْهُمْ** **إِلَيْكُمْ أُمْنِيَّةٌ أَشْرَاءُ**
تَرْجُمَتُ: جب کہ تم اپنی شوکت و گھمنڈ میں ان لوگوں کے آنے اور لڑنے کی امید لگائے ہوئے تھے تو تمہاری متکبر تمنا نے انہیں تمہاری طرف کھینچ بلایا (اور انہوں نے تم پر خون ریز حملہ کر کے تمہیں ذلیل و خوار کر دیا)۔

حَارِثُ عِبَارَاتٍ: (تَمْنُونٌ) مصدر تَمَنَّى سے امید لگانا، آرزو کرنا (الغُرُورُ) دھوکہ کا ذریعہ، دنیا اور اس کی زوال پذیر دولت۔ (سَاقَتْ) لانا، چلانا۔ (أُمْنِيَّةٌ) تمنا، آرزو، خواہش، جمع: مُنًى (أَشْرَاءُ) الشَّرَى کی جمع ہے بمعنی پہاڑ، بہادر اور جانباز لیکن یہاں مرادی معنی متکبر ہیں۔

تَفْہِیْلَاتُ: یعنی جب تم اپنی شان و شوکت کے گھمنڈ میں ان کے آنے کی امید لگائے بیٹھے تھے تو تمہارا متکبرانہ تمنا انہیں تمہاری طرف کھینچ لائی اور انہوں نے تم پر ایسا خون ریز حملہ کر دیا کہ تم ذلیل و خوار ہو کر رہ گئے۔

(۳۶) **لَمْ يَغُرُّوْكُمْ غُرُورًا وَلَكِنْ** **رَفَعَ الْآلُ شَخْصَهُمْ وَالصُّحَاءُ**
تَرْجُمَتُ: انہوں نے تمہیں دھوکا نہیں دیا (اچانک حملہ آور نہیں ہوئے) بلکہ سراب اور وقت چاشت نے ان کے (نقش) جسم کو ابھار رکھا تھا (خوب اچھی طرح تم ان کو چڑھتا ہوا دیکھ رہے تھے)۔

حَارِثُ عِبَارَاتٍ: (لَمْ يَغُرُّوْكُمْ) انہوں نے تمہیں دھوکا نہیں دیا۔ (رَفَعَ) مصدر رَفَعَ بمعنی اٹھانا، نمایاں کرنا (الْ) سراب (الشخصُ) ہر نمایاں اور بلند جسم (الصُّحَاءُ) چاشت کا وقت۔

تَفْہِیْلَاتُ: یعنی انہوں نے تمہیں کوئی دھوکہ نہیں دیا بلکہ دن کی روشنی میں وہ سراب کی طرح نظر آرہے تھے اور تم اچھی طرح ان کو

چڑھتا ہوا دیکھ رہے تھے۔

(۴۷) اُنْهَآ النَّاطِقُ الْمُبَلِّغُ عَنَّا عِنْدَ عَمْرٍو وَهَلْ لِّذَآكَ اِنْتِهَآءٌ؟

ترجمہ: اے باتیں بنانے والے اور عمرو بن ہند کے پاس جا کر ہماری چغلیاں کھانے والے (عمرو بن کلثوم!) کیا اس کی کوئی انتہا بھی ہے (تو کب تک چغلی خوری سے کام لیتا رہے گا)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (ناطق) بولنے والا، باتیں بنانے والا (مُبَلِّغ) تبلیغِ صدر سے کسی کے پاس خبر وغیرہ پہنچانے والا۔
تَشْرِیح: اس شعر میں اس چغلی خوری کا ذکر ہے جو عمرو بن کلثوم نے بادشاہ عمرو بن ہند کے سامنے کیا تھا۔

(۴۸) مَنْ لَنَا عِنْدَهُ مِنَ الْخَيْرِ آيَاتٌ ثَلَاثٌ فِي كُتْلِهِنَّ الْقَضَاءُ

ترجمہ: عمرو بن ہند ایسا بادشاہ ہے جس کے پاس ہماری بھلائی کی تین دلیلیں ہیں (جن سے وہ واقف ہے اور) جن میں ہمارے لئے فیصلہ ہے (کہ ہم اس کے خیر خواہ ہیں اور تم بدخواہ یا ہم تم سے افضل و بہتر ہیں)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (آیات) آیت کی جمع: بمعنی نشانی (القضاء) القضيۃ فیصلہ، مقدمہ، جمع: قضایا۔

تَشْرِیح: یعنی ہم عمرو بن ہند کے خیر خواہ ہیں اور ہم نے ان کے ساتھ بھلائیاں کی ہیں اور وہ ان سے واقف بھی ہے لہذا اے مخالفین تم ہماری شکایتیں کرتے پھر وہیں کوئی خوف نہیں ہے۔

(۴۹) آيَةُ شَارِقِ الشَّقِيقَةِ اِذْ جَاءَتْ مَعَدُّ لِكُلِّ حَيٍّ لَوَاءٌ

ترجمہ: ایک دلیل شقیقہ کے شرقی جانب میں ہے جب کہ سب جمع ہو کر (عمرو بن ہند کے اونٹ لوٹنے کے لئے) آئے اور ہر قبیلہ کا ایک (مستقل) جھنڈا تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (آیۃ) علامت، نشانی، دلیل، جمع: آئی و آیات (شَارِق) مشرقی گوشہ، جمع: شُرُوق (الشَّقِيقَةُ) گاؤں کا نام ہے۔ (لَوَاء) جھنڈا، پرچم۔

تَشْرِیح: یعنی ہماری ایک دلیل تو شقیقہ کی لڑائی کا دن ہے ہم نے ان کی مدد کی جبکہ دیگر قبائل اپنے اپنے جھنڈے اٹھائے عمرو بن ہند کے اونٹ لوٹنے آئے تھے۔

(۵۰) حَوْلَ قَيْسٍ مُسْتَلَمِينَ بِكَبْشٍ قَرِظِي كَانَ عِبْلَاءُ

ترجمہ: قیس کے ارد گرد (آ کر جمع ہوئے) درآں حالیکہ وہ سب زرہ پوش تھے ایک ایسے یمنی سردار (قیس) کے بل پر جوخت پتھر (یا نیلہ) کی طرح تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (حَوْلَ قَيْسٍ) قیس کے ارد گرد، قیس سے قیس بن معد یکرب مراد ہے۔ (مُسْتَلَمِينَ) مصدر اِسْتَلَمَ باب استفعال سے بمعنی ہتھیار بند ہونا۔ (كَبْشٌ) قوم کا سردار، جمع: اَكْبَاشٌ و كِبَاشٌ و كُبُوشٌ (قَرِظِي) یمنی شخص کو کہتے

ہیں۔ (عَبْلَاءُ) سخت اور سفید چٹان، پتھر۔

تَشْبِيح: یعنی وہ لوگ ذرہ پوش ہو کر ایک ایسے سردار کے معیت میں جو مضبوطی میں پتھر جیسا تھا قیس کے گرد اگر جمع ہو گئے۔

(۵۱) وَصَيَّتْ مِنَ الْعَوَاتِكِ لَا تَنْهَاهُ إِلَّا مُبَيَّضَةٌ رَعْلَاءُ

تَرْجِمَةٌ: (دوسری دلیل یہ ہے کہ) شریف ماؤں کے بیٹوں کی بہت سی جماعتیں ہیں جن کو (حملہ آوری سے) کثیر سفید زرخوں والا لشکر ہی روک سکتا تھا۔

حَالِ عِبَارَتِ: (الصَّيِّتُ) گروہ، بھیڑ، مجمع (العَوَاتِكُ) شریف، اونچی ذات کا یہاں مراد شریف مائیں، مفرد: عَاتِكُ (مُبَيَّضَةٌ) مصدر ابیاض سے سفید ہونا لیکن یہاں مرادی معنی سفید زرخوں والی (رَعْلَاءُ) الرَّعْلَةُ بمعنی ہراول دستہ، لشکر، پیش رو جماعت، اس کی جمع: رَعَالٌ آتی ہے۔

تَشْبِيح: پچھلے شعر میں عمرو بن ہند کے ساتھ جو تین بھلایوں کا ذکر کیا ان میں سے ایک یہ ہے کہ شریف ماؤں کے بیٹوں کی بہت سے گروہ ان پر حملہ آور ہوئے کہ ان کے حملہ کو روکنے کیلئے ایسی لشکر کی ضرورت تھی جو سفید زرخوں والا اور چمکدار خودوں والا ہواور ایسی لشکر ہماری ہی تھی۔

(۵۲) فَرَكَدْنَاهُمْ بِطَعْنٍ كَمَا يَخْرُجُ مِنْ خُرْبَةِ الْمَزَادِ الْمَاءُ

تَرْجِمَةٌ: پس ہم نے انہیں ایسے نیزے مار کر ہٹا دیا (جن کے زخموں سے خون اس طرح بہتا تھا) جس طرح مشکیزے کے دہانے سے پانی نکلتا ہے۔

حَالِ عِبَارَتِ: (رَكَدْنَا) رَكَّ، يَرَكُّ، رَكًّا وَتَرَدَادًا وَرَدَّةً سے بمعنی روکنا، ہٹانا (طَعْنٌ) نیزہ زنی، خنجر زنی (الخُرْبَةُ) ہر گول اور کشادہ سوراخ کہتے ہیں۔ ”فِي أَذْنِهِ أَوْ سِقَانِهِ أَوْ أُذِيمَةُ خُرْبَةٌ“ اس کے کان یا اس کے مشکیزہ یا اس کی کھال میں سوراخ ہے۔ (الْمَزَادُ) مُزَادَةٌ کی جمع بمعنی مشکیزہ۔

تَشْبِيح: یعنی ہم نے ان دشمنوں کے خلاف خوب نیزہ زنی کرتے ہوئے ان کو ایسا زخم دیا۔ جس طرح مشکیزے کے سوراخ سے پانی بہتا ہے اسی طرح ان کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔

(۵۳) وَحَمَلْنَاهُمْ عَلَى حَرَمٍ ثَهْلَانِ شِلَالًا وَدُمِيَّيَ الْأُنْثَسَاءِ

تَرْجِمَةٌ: اور ہم نے انہیں متفرق کر کے تھلان کی چوٹی پر چڑھا دیا اس حال میں کہ ان کی رانوں کی رگیں خون ڈے رہی تھیں۔ حَالِ عِبَارَتِ: (حَرَمٌ) پہاڑ کی نگلی ہوئی نوک یعنی چوٹی، جمع: حُرُومٌ (ثَهْلَانِ) چوٹی کا نام ہے۔ (الشِّلَالُ) متفرق ساٹی، بکھرے ہوئے لوگ۔ (دُمِيَّ) مصدر دُمِيَ بمعنی خون آلود ہونا (أُنْثَسَاءُ) ٹانگ کے نچلے حصہ کی رگ۔

تَشْبِيح: بھاگتے ہوئے چونکہ ان پر نیزوں کے وار ہوئے اس لئے ان کی رانوں سے خون بہنے لگا۔

(۵۴) وَجَبْنَاَهُمْ بِطَعْنٍ كَمَا تُسْهَزُ فَنِي جَمَّةِ الطَّوِيِّ الْبِدْلَاءُ
ترجمہ: ہم نے انہیں اس طرح نیزہ مار کر لوٹا دیا جس طرح پختہ کنویں کے گہرے پانی میں ڈول ہلائے جاتے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (جَبَّهْنَا) جَبَّهْتُ مصدر سے بمعنی سختی سے پیش آنا جَبَّهْتُ، يَجْبُهُ، جَبَّهْتُ سے بری طرح پیش آنا، ضرورت سے روک دینا۔ (تُسْهَزُ) مَجْهُول نَهَزَ، يَنْهَزُ، نَهَزَ سے نَهَزَ بِالذَّلْوِ فِي الْبَشْرِ۔ ڈول کو پانی بھرنے کے لئے کنویں میں ڈال کر ہلانا۔ (الْجَمَّةُ) پانی کی بڑی مقدار، گہرا پانی، جَمَّ: جُمَمٌ وَجِمَامٌ (الطَّوِيُّ) مَنْ دَارَ كُنُوَارٍ یعنی پختہ کنواں، جمع: اَطْوَاءُ (دَلَاءٌ) دَلَوُ کی جمع، ڈول، بالٹی (مَوْنَثٌ ہے کبھی مذکر بھی استعمال ہوتا ہے)۔

تَشْبِيْحٌ: ہم نے ان کے ساتھ اس طرح نیزہ بازی کی کہ نیزہ مار کر پھر اس کو بدن میں گھمادیتے تھے تاکہ اس کا زخم کاری اور وسیع ہو جائے۔

(۵۵) وَفَعَلْنَا بِهِمْ كَمَا عَلِمَ اللَّهُ وَمَا إِنْ لِلْحَنَائِئِينَ ذِمَاءُ
ترجمہ: ہم نے ان کے ساتھ ایک (ہولناک) کام کیا جیسا کہ خدا خوب جانتا ہے (ہم نے ان کو خوب قتل کیا) اس حالت میں کہ مقتولین کا خون بہا نہیں دیا گیا (لہذا ان مقتولین کے خون بالکل ہدر گئے)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (فَعَلْنَا) مصدر فَعَّلٌ سے جب باکے صلہ کے مستعمل ہو تو معنی بری طرح پیش آنے کے ہوتا ہے۔ (حَنَائِئِينَ) حَنَائِنُ کی جمع بمعنی ہلاک ہونے والا۔ (ذِمَّ) دَمٌ کی جمع بمعنی خون یہاں مراد خون بہا ہے۔
تَشْبِيْحٌ: یعنی ہم نے ان پر حملہ نہیں کیا تھا لیکن جب وہ ہم پر حملہ آور ہوئے تو ہم ان کے ساتھ وہ ہولناک کام کیا جو خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے اور ہم نے انہیں اچھی طرح قتل کیا۔ اور جو لوگ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں ان کا خون بہا نہیں ہوتا۔

(۵۶) ثُمَّ حُجِّرًا أَغْنَى ابْنُ أُمِّ قَطَامٍ وَلَهُ فَارِسِيَّةٌ خَضُرَاءُ
ترجمہ: پھر حجر یعنی ام قطام کا بیٹا (ہم سے برسرِ پیکار ہوا) اور اس کیساتھ (ہتھیاروں کے زنگار کی وجہ سے) سبز فاری لشکر تھا (جو اس کی مدد پر تھا)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (حُجِّرًا) سے مراد امرء القیس کا باپ حجر بن حارث ہے۔ (أُمِّ قَطَامٍ) یہ ام قطام بنت سلمہ ہے جو مشہور شاعر امرء القیس کی دادی ہے۔ (فَارِسِيَّةٌ خَضُرَاءُ) سبز فاری لشکر۔

تَشْبِيْحٌ: پھر حجر یعنی ام قطام کا بیٹا ہم سے لڑنے کیلئے آیا، جس کو سبز فاری لشکر کی مدد حاصل تھی۔

(۵۷) أَسَدٌ فِي اللَّقَاءِ وَرَدَّ هَمْوُسٌ وَرَبِيعٌ إِنْ شَمَّرَتْ غُبْرَاءُ
ترجمہ: وہ (حجر) لڑائی میں (شجاعت اور بہادری کے اعتبار سے) گلابی رنگ کا شیر تھا جس کے پیر چلنے میں چمکتے ہوں اور اگر قحط پڑ جائے تو وہ (غرباء کی نفع رسانی میں) موسمِ ربیع تھا۔

حَارِثُ عِبَارَاتٍ: (اَسَدٌ) شیر (زاور مادہ دونوں کیلئے) جمع اَسَادُوْ اُسُوْدُ وَاُسُدُّ وَاُسُدُّ (اللقاء) مُدْبِهُرٌ، جَنگ (وَرْدٌ) گلاب گلاب کا پھول۔ اس کا واحد وَرْدَةٌ ہے گلابی رنگ۔ جمع: وَرْدٌ وَوَرَادٌ، اب "اَسَدٌ وَرْدٌ" کا معنی ہوگا گلابی رنگ کا شیر (هُمُوسٌ) دبے پاؤں چلنے والا شیر، وہ شیر جس کے چلنے سے کچھ آہٹ سنائی دے۔ (شَمَرْتُ) تَشْوِيْرٌ مصدر سے بمعنی دامن چڑھانا / چھا جانا (الغبراء) قحط کا سال۔

تَشْرِیْح: اس شعر میں حجر کی باوجود مخالفت کے تعریف کی گئی تاکہ مقابل کی بہادری سے اپنی شجاعت ظاہر ہو سکے۔

(۵۸) وَفَكَكُنَا غُلَّ امْرِئِ الْقَيْسِ عَنْهُ بَعْدَ مَا طَالَ حَبْسُهُ وَالْعَنَاءُ تَرْجَمَةً: اور ہم نے امرؤ القیس سے اس کے طوق کو (جو بحالت قید اس کی گردن میں تھا) اتار پھینکا اس کے بعد کہ اس کی قیدو مشقت دراز ہو گئی تھی (وہ ایک عرصہ سے اعداء کے ہاتھوں قید و بند کی مشقتیں جھیل رہا تھا۔

حَارِثُ عِبَارَاتٍ: (فَكَكُنَا) فَكٌّ، يَفْكُ، فَكًّا سے کھولنا، الگ کرنا، جھڑانا (الغُلُّ) گلے میں پڑا ہوا لوہے کا طوق، جمع: اَغْلَالٌ (الحبس) قید، رکاوٹ، جمع: حُبُوسٌ (العناء) کلفت، مشقت، تکان۔

تَشْرِیْح: یعنی امرؤ القیس کے اوپر جو مشکل وقت تھا اس مشکل وقت میں ہم ہی اس کے کام آئے۔

(۵۹) وَمَعَ الْجَوْنِ جَوْنُ آلِ بَنِي الْأَوْسِ عَنُوْدٌ كَأَنَّهَا دَفُوءٌ تَرْجَمَةً: اور بنی اوس کے جون (نامی شخص) کے ساتھ ایک زیادہ برسنے والا ابر (کثیر لشکر) تھا جو (تیز روی میں) باز کی طرح تھا۔

حَارِثُ عِبَارَاتٍ: (جَوْنٌ) ایک شخص کا نام ہے جو معدیکرب کا چچا زاد بھائی تھا۔ (بنی اَوْسٌ) قبیلہ کا نام ہے۔ (عَنُوْدٌ) موسلا دھار برسنے والا بادل۔ اس کی جمع عُنُدٌ آتی ہے (دَفُوءٌ) بمعنی لمبی گردن والی عمدہ نسل کی اونٹنی۔ یہاں اس سے مراد باز ہے۔

تَشْرِیْح: یعنی جون نامی شخص غالباً وہ بادشاہ تھا بہت زیادہ برسنے والے بادلوں کی طرح کثیر لشکر جو تیز روی میں باز کی طرح لپک کر اپنے حلیفوں کی مدد کے لئے پہنچا۔

(۶۰) مَا جَزِعْنَا تَحْتَ الْعَجَاجَةِ إِذْ وَلَّوْا شِلَالًا وَإِذْ تَلَطَّيْنَا الصَّلَاةُ تَرْجَمَةً: ہم (لڑائی کے) غبار کے نیچے نہیں گھبرائے جب کہ وہ متفرق ہو کر پشت پھیر کر بھاگے اور (لڑائی کی) آگ بھڑک اٹھی۔

حَارِثُ عِبَارَاتٍ: (جَزِعْنَا) جَزَعٌ، يَجْزِعُ، جَزَعًا وُجُوعًا سے کسی آفت و تکلیف سے گھبرا جانا، گھبرا جانا (عَجَاجَةٌ) گردوغبار، دھواں جمع: عَجَاجٌ (شِلَالًا) متفرق (تَلَطَّيْنَا) بھڑکی (صَلَاةٌ) آگ، ایندھن۔

تَنْبِيْهِ: یعنی ہم اس وقت بھی نہیں گھبرائے جب لڑائی کے میدان میں غبار کے نیچے تھے جبکہ بہت سے لوگ متفرق ہو کر بھاگ رہے تھے ہم اس وقت بھی پوری بہادری کے ساتھ لڑ رہے تھے۔

(۶۱) **وَاقْدُنَاهُ رَبَّ غَسَّانٍ بِالْمُنْذِرِ كَرُّهَا اِذْ لَا تُكَالُ الدِّمَاءُ تَجَمُّ:** (ہماری بھلائی کی تیسری دلیل یہ ہے کہ) ہم نے غسان کے بادشاہ کو منذر کے بدلہ میں جبراً مار ڈالا جب کہ خون برابر نہیں کئے جا رہے تھے (اور لوگ قصاص لینے سے عاجز تھے)۔

حَلَّ عِبَارَت: (اقْدُنَاهُ) مصدر اِقَادَةٌ سے مقتول کے بدلے قاتل کو قتل کرنا۔ (رَبَّ غَسَّانٍ) غسان کا بادشاہ، رَبَّ کا استعمال غیر اللہ کے لئے بلا اضافت نہیں ہوتا۔ (كُرُّهَا يَا كُرُّهَا) جبراً، مجبوراً، بادل نا خواستہ (تُكَالُ) مصدر كَيْلٌ سے بمعنی ناپ، مراد بدلہ لینا ہے۔ (الدِّمَاءُ) خون بہا۔

تَنْبِيْهِ: یعنی ہماری عمرو بن ہند کے ساتھ خیر خواہی کی تیسری نشانی یہ ہے کہ ہم نے منذر کے بدلے غسان کے بادشاہ کو جبراً قتل کر ڈالا خون برابر نہیں کئے جا رہے تھے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ بدلہ لینے سے عاجز تھے۔

(۶۲) **وَاتَيْنَاهُمْ بِتِسْعَةِ اَمْلَاكِ كِرَامٍ اَسْلَابُهُمْ اَغْلَاءُ تَجَمُّ:** اور ہم نے منذر اور اس کے قبیلہ کو (حجر کی اولاد میں سے) نو شہزادے پکڑ کر لادئے جو شریف تھے اور جن کا عارت کردہ سامان بہت قیمتی تھا۔

حَلَّ عِبَارَت: (اَمْلَاكِ) و مَلُوْكَ جمع مَلِكُ کے بمعنی بادشاہ، یہاں مراد بادشاہ زادہ یعنی شہزادے ہیں۔ (كِوَامٍ) معزز (اَسْلَابُ) جمع سَلْبُ کی بمعنی لوٹ کا مال، چھینا ہوا سامان (اَغْلَاءُ) قیمتی۔

تَنْبِيْهِ: یعنی ہم نے بنی حجر کے نو معزز شہزادے قصاص میں بنو منذر کو پکڑا دیئے جن کے پاس قیمتی ساز و سامان بھی تھا۔

(۶۳) **وَوَلَّيْنَا عَمْرَوُ بْنَ اِمِّ اَنَاسٍ مِنْ قَرِيْبٍ لِّمَّا اَتَانَا الْحِجَاءُ تَجَمُّ:** اور ہم نے ام ایاس کے بیٹے عمرو (بادشاہ کے ماموں) کو حال ہی میں جنا جب کہ ہمارے پاس مہر آگیا (لہذا ہم بادشاہ کے نانہال ہیں)۔

حَلَّ عِبَارَت: (عَمْرُو) ام ایاس کا بیٹا، بادشاہ کے ماموں ہیں (حِجَاءُ) بمعنی عطیہ مراد حق مہر۔

(۶۴) **مِثْلُهَا تُخْرِجُ النَّصِيْحَةَ لِلْقَوْمِ فَلَاةٌ مِنْ دُونِهَا اَفْلَاءُ تَجَمُّ:** اس جیسی رشتہ داری قوم کے خلوص کا باعث ہوتی ہے۔ یہ ایک تعلق ہے جس کے ورے اور بہت سے تعلقات ہیں۔

حَلَّ عِبَارَت: (مِثْلُهَا) میں حاضیر قرابہ کی طرف رائج ہے (النَّصِيْحَةُ) بمعنی اخلاص، ہمدردی جمع: نَصَائِحُ

(الفَلَاءُ) بیابان (ایسا ویرانہ، جنگل جہاں دور دور تک سبزہ اور پانی نہ ہو) جمع: فَلَاوُ و فَلَواتُ (آفلاء) جنگلات یعنی تعلقات۔
تَشْرِیح: یعنی ہمارے درمیان انتہائی قریبی رشتہ داری ہے جو خلوص پر مبنی ہے ایسی قرابت جس سے جنگل سے بھی وسیع قراتیں وابستہ ہیں۔

(۶۵) فَاتْرُكُوا الطَّيْخَ وَالتَّعَاشِيَّ وَإِمَّا تَعَاشُوا فِيهِ التَّعَاشِيَّ الدَّاءُ تَرْجُمَةً: پس (اے بنی تغلب) تم تکبر اور ظلم کو ترک کر دو اور اگر تم بحکف اندھے بنو گے تو پھر اس میں بیماری ہے (جو تمہیں ہلاکت میں ڈال دے گی)۔

حَلِّ عِبَارَتٍ: (طَيْخُ) تکبر و غرور (تَعَدَى) ظلم (تَعَاشَى) بے تکلف، اندھے بننا۔ (دَاءُ) بیماری، مرض۔
تَشْرِیح: یعنی اے بنی تغلب! تم بے جا ظلم و ستم اور تکبرانہ رویہ چھوڑ دو۔ یہ ظلم و ستم اور تکبر ایسی بیماری ہے جو تمہیں ہلاکت میں ڈال دے گی۔

(۶۶) وَاذْكُرُوا حِلْفَ ذِي الْمَجَازِ وَمَافِيهِ الْعُهُودُ وَالْكَفَلَاءُ تَرْجُمَةً: سوچ ذی المجاز کی قسم اور ان عہدوں اور کفیلوں کو یاد کرو جو اس میں پیش کئے گئے تھے (اور بدعہدی نہ کرو)۔
حَلِّ عِبَارَتٍ: (حِلْفُ) حاک کے سرہ کے ساتھ ہو تو معنی معاہدہ، گٹھ جوڑا تا ہے اور اس کی جمع اَحْلَافٌ ہے اور حاک فتح کے ساتھ ہو تو معنی معاہدہ کے ساتھ قسم کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ (ذی الْمَجَازِ) جگہ کا نام ہے (عُھودُ) عہد کی جمع بمعنی معاہدہ (كُفَلَاءُ) کفیل کی جمع بمعنی ضامن ہے۔

تَشْرِیح: اس شعر کے ذریعے اس عہد و پیمان کو یاد دلانا مقصود ہے جو مقام ذی المجاز میں مخالفین نے باہمی طور پر نہ لڑنے کا کیا تھا۔
(۶۷) حَذَرَ الْجَوْرِ وَالتَّعَدَّى وَهَلْ يَنْقُضُ مَا فِي الْمَهَارِقِ الْأَهْوَاءُ تَرْجُمَةً: (جو عہود) ظلم و زیادتی کے ڈر کی وجہ سے (پیش کئے گئے تھے) اور کیا (تمہاری) نفسانی خواہشات اس تحریر کو کم کر سکتی ہے جو دستاویزوں میں (لکھی ہوئی) ہے (ہرگز نہیں بلکہ وہ تحریر علیٰ حالہ باقی رہے گی)۔

حَلِّ عِبَارَتٍ: (حَذَرَ) حَذَرًا سے ڈرنا اور بچنا (الْجَوْرُ) ظلم و زیادتی، جمع: جَوْرَةٌ و جُورَةٌ (التَّعَدَّى) زیادتی (مَهَارِقُ) مَهْرَقُ کی جمع بمعنی تحریر، دستاویز (أَهْوَاءُ) هَوَىٰ کی جمع ہے بمعنی نفسانی خواہش۔

تَشْرِیح: یعنی جو عہد نامے ظلم و تعدی سے بچنے کیلئے لکھے گئے تھے۔ کیا ذاتی خواہشات کیلئے ان کو توڑنا چاہتے ہو؟ ہرگز نہیں بلکہ وہ تحریر علیٰ حالہ باقی رہے گی۔

(۶۸) وَاعْلَمُوا أَنَّنَا وَإِيَّاكُمْ فِيمَا اشْتَرَطْنَا يَوْمَ اخْتَلَفْنَا سَوَاءُ تَرْجُمَةً: اور اس بات کو خوب جان لو کہ ہم اور تم ان شرائط میں جو حلف کے دن قرار پائی تھیں بالکل برابر ہیں (ہم پر کوئی زیادہ

پابندی نہیں اور اگر ہمیں ان کا ایفاء لازم ہے تو تم پر بھی ان کو پورا کرنا ضروری ہے)

حَارِثُ عِبَارَتٌ: (اَشْتَرَطْنَا) ہم نے شرطیں طے کی تھیں (اِخْتَلَفْنَا) جب ہم نے آپس میں اختلاف کیا تھا۔ (السَّوَاءُ) برابر، ہموار مانند، جمع: اَسْوَاءُ۔

تَشْبِيْهِج: ان کی پابندی ہم دونوں پر لازم ہے۔ یعنی جن شرائط و قیود کی بنا پر ہمارے درمیان معاہدہ ہوا تھا۔

(۶۹) **عَنَّا بَاطِلًا وَظُلْمًا كَمَا تُعْتَرُ عَنْ حَجْرَةِ الرَّيِّضِ الطَّبَّاءُ**

تَرْجَمَةٌ: تم ہم پر جھوٹا اعتراض اور ظلم کرتے ہو۔ جیسا کہ بکریوں کے باڑے کے (صدقہ کے) عوض میں ہرنیاں ذبح کر دی جاتی ہیں (حالانکہ منت بکری کی تھی اسی طرح تم دوسروں کی بلا ہمارے ذمہ ڈالتے ہو)۔

حَارِثُ عِبَارَتٌ: (عَنَّا) آڑے آنا، اعتراض کرنا (بَاطِلًا) بے بنیاد، بے حقیقت (تُعْتَرُ) ذبح کر دی جاتی ہے۔

(الحَجْرَةُ) جانوروں کا باڑہ، گھر کا زیرین کمرہ، جمع: حُجُرٌ (الرَّيِّضُ) چرواہوں سمیت باڑے موجود بکریاں اور چوپائے یہاں صرف بکریاں مراد ہیں (طَبَّاءُ) طَبِیْبَہ کی جمع بمعنی ہرنی۔

تَشْبِيْهِج: یعنی تم لوگ بلا وجہ ہم پر اعتراض اور ظلم کرتے ہو حالانکہ تمہیں اعتراض تو دوسروں پر کرنی چاہئے یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی شخص نذر تو بکریاں ذبح کرنے کی مانے اور چھری ہرنوں کی گردن پر چلا دے۔

(۷۰) **أَعْلَيْنَا جُنَاحُ كَنْلَةٍ أَنْ يَغْنَمَ غَازِيَهُمْ وَمِنَّا الْجَزَاءُ**

تَرْجَمَةٌ: کیا بنی کندہ کا یہ گناہ کہ ان کا غازی (تم سے) غنیمت (چھین) لے جائے، ہمارے سر ہے اور کیا اس کا بدلہ ہماری طرف سے ہونا چاہئے۔

حَارِثُ عِبَارَتٌ: (الجُنَاحُ) گناہ، جرم (كَنْلَةٍ) ثور بن عقیر نامی شخص کا لقب ہے غالباً یا بنی کندہ قبیلہ کا نام ہے۔ (يَغْنَمُ) غنیمت لے جائے (الْجَزَاءُ) بدلہ، ثواب، سزا۔

تَشْبِيْهِج: تم ان کا تو کچھ نہ بگاڑ سکتے اور ہم پر اس کا غصہ اتارتے ہو۔

(۷۱) **أَمْ عَلَيْنَا جَرًّا إِسَادٍ كَمَا نِيْطُ بِجَوْزِ الْمُحْمَلِ الْأَعْبَاءُ**

تَرْجَمَةٌ: کیا ایاد کا گناہ بھی ہم پر ہے؟ یہ تمہارا بہتان ایسا ہی ناقابل برداشت ہے جیسا کہ لدے ہوئے اونٹ کے (کمر کے) وسط پر اور بوجھ رکھ دیئے جائیں (یعنی یہ مصیبت پر مصیبت ہے)۔

حَارِثُ عِبَارَتٌ: (جَرًّا) جُرْحی بمعنی جنابت، گناہ (إِسَادٍ) ایک آدمی کا نام ہے۔ (نِيْطُ) النُّوْطُ، سے جانور پر لدے

ہوئے دو جانب کے وزنوں کے ساتھ درمیان کا زائد بوجھ، جمع: الْوِطَاطُ وَنِيْطَاطُ (جَوْزُ) کسی چیز کا درمیانی حصہ، بیچ، وسط۔ (الْمُحْمَلُ) بوجھل، لدہا ہوا، بھاری، وہ اونٹ جس پر سامان لا دیا گیا ہو (الْأَعْبَاءُ) بوجھ، سامان۔

تَنْبِيْهِاتُ: یعنی ایاد کے گناہ کا الزام ہم پر ڈال کر ہمیں ناقابل برداشت بوجھ اٹھانے پر مجبور کر رہے ہو یہ ایمانی سچے صاحبِ کلمہ ایک اونٹ سامان سے لدا ہوا ہواس پر مزید سامان لا دیا جائے یعنی ایک کے بعد دوسرا الزام ہم پر لگا دیا جاتا ہے۔

(۷۲) لَيْسَ مِنَّا الْمُضَرَّبُونَ وَلَا قَيْسٌ وَلَا جَنْدَلٌ وَلَا إِلْحِذَاءُ
تَرْجُمَةٌ: پٹنے والے یا پٹنے والے ہم میں سے نہیں اور نہ قیس و جندل و جداء ہم میں سے ہیں۔

حَارِثُ عِبَارَاتُ: (الْمُضَرَّبُونَ) ضَرْبٌ سے مارنا، پیٹنا، یا تو مزید فیہ سے اسم فاعل ہے معنی ہونگے، پٹنے والے یا اسم مفعول ہو تو معنی پٹنے والے ہونگے۔ (قیس اور جندل اور جداء) تینوں یا تو قبل کے نام ہیں یا افراد کے نام۔
تَنْبِيْهِاتُ: مضربون اگر بصیغہ مفعول ہے تو بنی تغلب کو عار دلانا مقصود ہے اور اگر بصیغہ فاعل ہے تو اپنی براءت کرنا اور ان کو عار دلانا مقصود ہے۔

(۷۳) أُمُّ جَنْأَيَا بَنِي عَتِيقٍ فَإِنَّا مِنْكُمْ إِنُ غَدَرْتُمْ لِبَرَاءِ
تَرْجُمَةٌ: کیا بنی عتیق کے گناہ ہمارے ذمہ ہیں؟ پس اگر تم غدر کرو گے تو تمہاری ہم پر کوئی ذمہ داری نہیں (ہم تمام غداروں سے بیزار ہیں)۔

حَارِثُ عِبَارَاتُ: (جَنْأَيَا) جَنْأِيَّةُ کی جمع ہے بمعنی قابل سزا جرم، گناہ، قصور، خطا۔ (بَنِي عَتِيقٍ) قبیلہ کا نام ہے۔ (إِنُ غَدَرْتُمْ) اگر تم غدر کرو گے، یعنی دھوکہ دینا۔ غَدَارِي کرنا، بے وفائی کرنا۔
تَنْبِيْهِاتُ: یعنی بنی عتیق کے گناہ کا بھی ہمیں ذمہ دار ٹھہراتے ہو۔ دوسروں کے گناہ ہمارے سر تھوپتے رہتے ہو لیکن اگر تم نے ہم سے غدار کی۔ تو تمہاری ہم پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ ہم تمام غداروں سے بیزار ہیں۔

(۷۴) وَتَمَانُونَ مِنْ تَمِيمٍ بِأَيْدِهِمْ رِمَاحٌ صُلُورُهُنَّ الْقَضَاءُ
تَرْجُمَةٌ: بنو تميم کے اسی بہادروں نے (تم سے جنگ کی) جن کے ہاتھوں میں ایسے نیزے تھے جن کی بھالیں موت تھیں (تم ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے)۔

حَارِثُ عِبَارَاتُ: (تَمِيمٍ) سے مراد قبیلہ بنو تميم ہے (رِمَاحٌ) دُمُحٌ کی جمع، بمعنی نیزہ۔ (صُلُورٌ) صُلُورٌ کی جمع ہے بمعنی ہر چیز کا سامنے والا حصہ، پہلا اور ابتدائی حصہ، جیسے صُلُورُ الْكِتَابِ صدر الرماح یعنی نیزوں کی بھالیں، بھال، نوک (الْقَضَاءُ) فیصلہ، حکم، خداوندی، موت، جمع: أَقْضِيَّةٌ

تَنْبِيْهِاتُ: شاعر اپنے مخالف قبیلہ کے لوگوں کو وہ حملہ یاد دلارہا ہے جو بنو تميم کے اسی جوانوں نے ان پر کی تھی۔

(۷۵) تَرَكُوهُمْ مُلَحَّجِينَ وَأَبْوَا بِزَهَابٍ يُصَمُّ مِنْهَا الْحُدَاءُ
تَرْجُمَةٌ: ان اسی بہادروں نے ان لوگوں کو (جن پر وہ چڑھ کر گئے تھے) ٹکڑے ٹکڑے کر کے چھوڑا اور ایسے اموال غنیمت

(اونٹ) لے کر لوٹے کہ جن کی حدی خوانی بہر ابنائے دیہی تھی (یعنی وہ اونٹ اور ان کے حدی خوان بہت کثیر تعداد میں تھے)۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (مُلَحِّجِیْنَ) تَلَحُّیْبُ مصدر از باب تفعیل سے بمعنی نکلنے کرنا (أَبُو) أَبٌ، یَابِی، آيَا وَايَا وَايَةُ
 وَايَةُ سے لوٹنا (نَهَابٌ) وَ نُهُوبٌ جمع: نَهَبٌ کی بمعنی مال غنیمت، لوٹی ہوئی چیز (يُصَمُّ) ہر ابنادیتی ہے (جَدَاءُ) حدی خوانی،
 اونٹوں کے ہانکنے کا گیت۔

تَشْرِیْحٌ: یعنی شاعر اس شعر میں ان اسی بہادروں کے کارناموں کا ذکر کرتا ہے۔

(۷۶) اَمْ عَلَيْنَا جَرًّا حَنِيفَةً اَوْ مَا جَمَعْتُ مِنْ مُحَارِبٍ غُبْرَاءُ
تَرْجِمَةٌ: کیا بنوحیفہ اور ان بنو محارب کا گناہ جن کو (مقام) غمراء نے اپنے اندر جمع کیا تھا ہم پر ہے (اس کا بدلہ کیا تم ہم سے
 لینا چاہتے ہو؟)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (جَوًّا) بمعنی گناہ، جنایت (حَنِيفَةً اور مُحَارِبٍ) سے مراد قبیلہ بنوحیفہ اور قبیلہ بنو محارب ہے (غُبْرًا)
 مقام غمراء، جگہ کا نام ہے۔

تَشْرِیْحٌ: یعنی دوسروں کے گناہ اور جرائم ہمارے کھاتے میں ڈال کر ہم سے بدلہ لینا چاہتے ہو۔

(۷۷) اَمْ عَلَيْنَا جَرًّا قِضَاعَةً اَمْ لَيْسَ عَلَيْنَا فِيمَا جَنَوْنَا اِذْءَاءُ
تَرْجِمَةٌ: کیا قضاہ کا گناہ (کہ انہوں نے تمہیں لوٹا) ہم پر ہے؟ نہیں بلکہ جو کچھ انہوں نے کیا ہم اس میں ذرا ملوث نہیں۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (قِضَاعَةً) بنو قضاہ قبیلہ کا نام ہے۔ (اِذْءَاءُ) نَذِی کی جمع: تری، آلودگی۔

تَشْرِیْحٌ: یعنی بنی قضاہ نے تمہیں لوٹا۔ وہ الزام بھی ہم پر ڈال دیا۔ لیکن یہ یاد رکھو اس لوٹ مار میں ہم ذرا بھی ملوث نہیں۔

(۷۸) ثُمَّ جَاؤُوا يَسْتَرْجِعُونَ فَلَمْ تَرُ جِيعَ لَهُمْ شَامَةً وَلَا زَهْرَاءُ
تَرْجِمَةٌ: (جب قضاہ کے لوگ ان کا مال لوٹ کر لے چلے تو) پھر وہ (تغلب) ان سے اپنا مال واپس لینے آئے لیکن ان کے
 لئے نہ سیاہ اونٹنی واپس ہوئی نہ سفید (یعنی اپنا کوئی مال ان سے واپس نہ لے سکے)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (يَسْتَرْجِعُونَ) مصدر اِسْتَرْجَاعِ باب استفعال سے لوٹانا (شَامَةً) کالی اونٹنی (زَهْرَاءُ) سفید اونٹنی۔
تَشْرِیْحٌ: یعنی بنی قضاہ سے اپنے لوٹے ہوئے واپس لینے کیلئے گئے تو انہوں نے انہیں کچھ بھی واپس نہیں کیا اور یہ ان سے کچھ
 بھی واپس نہ لے سکے۔

(۷۹) لَمْ يُحِلُّوا بَنِي رِزَاحٍ بِبَرْقَاءٍ نَطَاعٍ لَهُمْ عَلَيْهِمْ دُعَاءُ
تَرْجِمَةٌ: انہوں نے بنی رزاح کو (مقام) نطاح کی پھرلی زمین میں ایسے حال میں نہیں اتارا کہ وہ (بنی رزاح) ان کے لئے
 بددعا کر سکتے بلکہ ان کو جان سے مار کر چھوڑا۔

حَارِثُ عِبَارَاتٍ: (يُحَلِّوْا) اِحْلَالٌ مصدر سے بمعنی بسانا/ اتارنا (بَنَى رَزَاحٌ) قبیلہ کا نام ہے۔ (بُرُقَاءٌ) جمع: بُرَاقِی بمعنی سخت پھریلی زمین (نَطَاحٌ) جگہ کا نام۔

تَنْبِيْهِ: یعنی ان لیروں نے بنی رزاح کو لوٹنے کے بعد ان کو جان سے مار دیا۔ اور ان میں سے کسی کو زندہ نہیں چھوڑا۔

(۸۰) ثُمَّ فَانَعَوْا مِنْهُمْ بِقَاصِمَةِ الظَّهْرِ وَلَا يَرْدُّ الْغَلِيلُ الْمَاءُ
تَرْجُمَةٌ: پھر ان سے ایک ایسی مصیبت لے کر واپس ہوئے جو کر توڑ دینے والی تھی اور اپنی (کینہ کی) سوزش اندرونی کو نہیں بجاتا ہے (پس یہ بنی تغلب حسد و کینہ کی آگ میں جلتے رہے ان کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے)۔

حَارِثُ عِبَارَاتٍ: (فَاءٌ وَ) فِئِیْ مصدر سے بمعنی لوٹنا/ واپس ہونا (قَاصِمَةٌ) قَضَمٌ مصدر سے، توڑنا (الظَّهْرُ) کمر، پیٹھ (يَرْدُّ) از باب نصر سے بَرَدًا و بُرُوْدًا، بھٹنا اہونا۔ (غَلِيلٌ) شدت کی پیاس، پیاس کی شدت، جمع: غَلَالٌ
تَنْبِيْهِ: یعنی بنی تغلب حسد و کینہ کی آگ میں جلتے رہے ان کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے۔

(۸۱) ثُمَّ خَيْلٌ مِنْ بَعْدِ ذَاكَ مَعَ الْغَلَاقِ لَا رَافَةَ وَلَا اِبْقَاءَ
تَرْجُمَةٌ: پھر اس کے بعد غلاق کے ساتھ ایک لشکر (تم پر چڑھ آیا) جس میں شفقت کا مادہ تھا اور نہ رحم کا (لہذا اس نے بے دردی سے تم کو مارا)۔

حَارِثُ عِبَارَاتٍ: (خَيْلٌ) گھوڑے سواروں کی جماعت، لشکر، جمع: اَخْيَالٌ و خُبُولٌ (غَلَاقٌ) ایک شخص یا قبیلہ کا نام ہے (رَافَةٌ) مہربانی، شفقت، رحم۔ اِبْقَاءٌ رحم کرنا، شفقت کرنا، ابقی سے۔

تَنْبِيْهِ: پھر قبیلہ غلاق نے تم پر لشکر کشی کی ایسی بے دردی سے تم پر حملہ ہوا اور تمہیں تہس نہس کر کے رکھ دیا۔

(۸۲) وَهُوَ الرَّبُّ وَالشَّهِيدُ عَلَى يَوْمِ الْحِجَارَيْنِ وَالْبَلَاءُ بَلَاءُ
تَرْجُمَةٌ: وہ (عمر و بن ہند) مالک ہے اور حیارین کی جنگ کا گواہ ہے (جس میں ہم کو فتح دی نصیب ہوئی تھی) جب کہ بڑا کٹھن وقت تھا۔

حَارِثُ عِبَارَاتٍ: (الرَّبُّ) مالک (الشَّهِيدُ) گواہ (يَوْمٌ) بمعنی دن لیکن یہاں دن سے مراد لڑائی کے خاص دن ہے۔ (حِيارَيْنِ) جگہ کا نام ہے۔ (البَلَاءُ) آزمائش، مصیبت، کٹھن۔

﴿ختم شد﴾